جلد ثالث

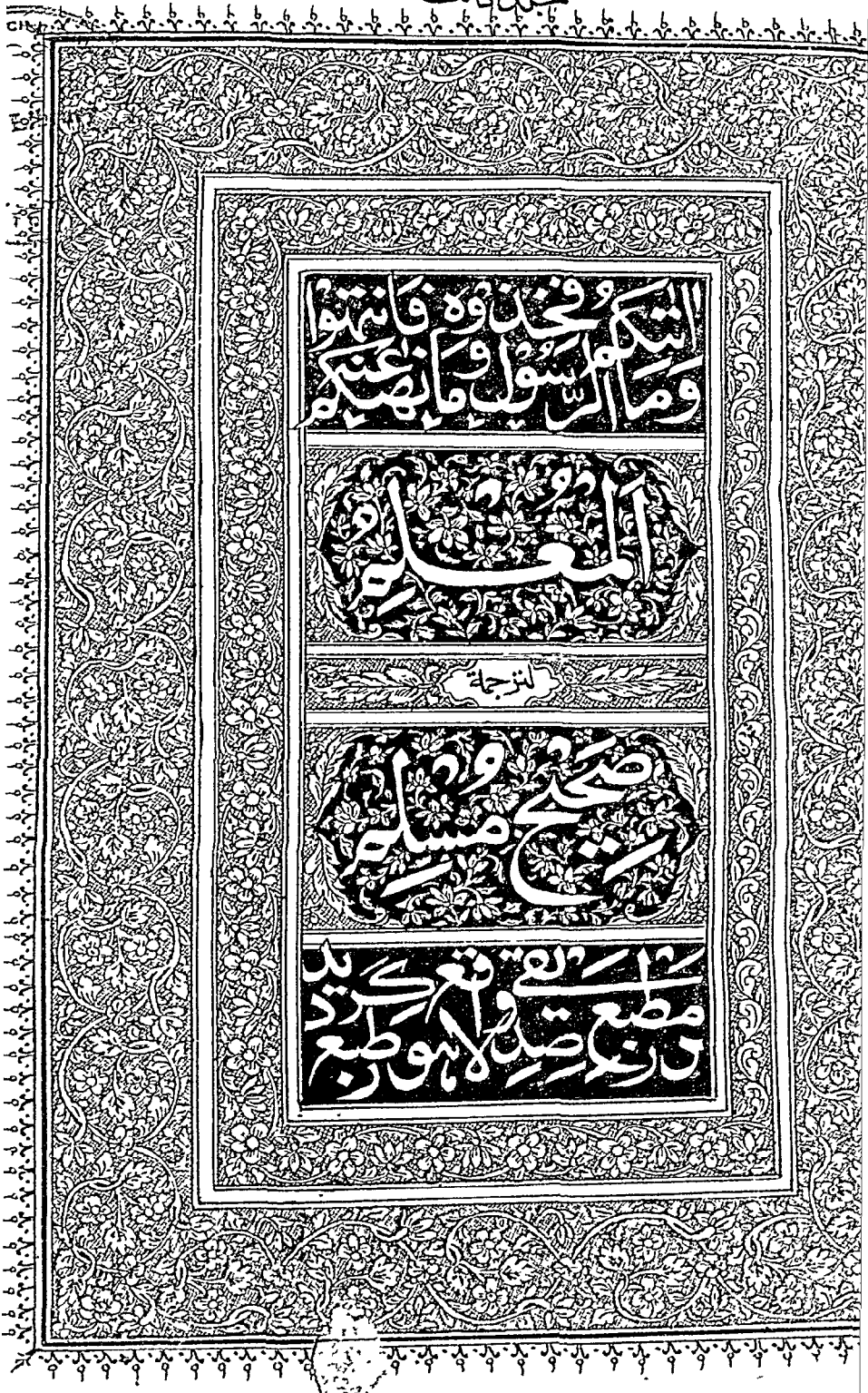
وما اتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا
المعلم
لمترجمة
صحیح مسلم
در مطبع نولکشور واقع کردید

فہرست کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثالث

صفحہ	مطالب کتاب
۹۵۷	کتاب زکوۃ کے بیان مین۔
〃	فائدہ تحقیق وسق اور صاع اور رطل کی
۹۵۸	فائدہ تحقیق اوقیہ اور درہم کی
۹۶۲	باب صدقہ فطر کے بیان مین۔
۹۶۶	زکوۃ نہ دینے کا عذاب
۹۷۴	زکوۃ لینے والون کو راضی رکھنے کا بیان
〃	زکوۃ نہ دینے کی سختی عذاب کی
۹۸۰	باب سخاوت کی فضیلت مین۔
〃	فائدہ بیان اسم پاک کے ماتھون کا۔
۹۸۲	باب اہل وعیال کے خرچ کے بیان مین۔
۹۸۳	باب پہلے اپنی ذات پر پھر اپنے گھر والو پھر قرابت والون پر خرچ کرنے کا بیان۔
〃	باب فضیلت مین خرچ اور صدقہ کے اقربا اور زوج اور اولاد اور ماباپ کو اگرچہ مشرکین ہون۔
۹۸۷	میت کے ایصال ثواب کا بیان
۹۸۸	ہر نیکی صدقہ ہے۔
۹۹۴	ایک کھجور یا ایک نیک کام کی بات بھی صدقہ ہے اور دوزخ سے آڑ کرنے والا ہے۔

صفحہ	مطالب کتاب
۹۹۹	بوجھہ ڈھو کر مزدوری صدقہ کرنا اور صدقہ کی برائی کرنے کی نہی کا بیان
〃	دودھ کا جانور مانگے دینے کے بیان مین۔
۱۰۰۰	باب سخی اور بخیل کی مثال کے بیان مین
۱۰۰۲	صدقہ دینے والیکو ثواب ہے۔ اگرچہ صدقہ فاسق وغیرہ کو پہنچے۔
۱۰۰۳	خازن امانت دار اور عورت کو صدقہ کا ثواب ملنا جب وہ اپنے شوہر کی اجازت سے خواہ صاف اجازت ہو یا دستور کی راہ سے اجازت ہو صدقہ دیوے۔
۱۰۰۶	صدقہ سے اور چیز ملانے کا بیان۔
۱۰۰۷	باب خرچ کرنے کی فضیلت اور گن گن رکھنے کی کراہت مین۔
۱۰۰۸	تھوڑی صدقہ کی فضیلت اور اسکو حقیر نہ جاننے کا بیان۔
〃	صدقہ چھپا کر دینے کی فضیلت۔
۱۰۰۹	افضل صدقہ کسکا ہے۔
۱۰۱۰	یہ بیان کہ اوپر کا ہاتھہ نیچے کے ہاتھہ سے بہتر ہے۔

صفحہ	مطالب کتاب
۱۰۱۱	سوال کرنے کی برائی ۔
۱۰۱۶	جسکو سوال جائز ہے اوسکا بیان
۱۰۱۷	بے مانگے جو چیز آجاوے اُسکا لینا کیسا ہے
۱۰۱۹	حرص دنیا کی مذمت
۱۰۲۱	قناعت کی فضیلت
〃	دنیا کی زینت پر مغرور نہ ہونے کے بیان مین ۔
۱۰۲۴	صبر و قناعت کی فضیلت
۱۰۲۵	**باب** دل پرچانے والون کا اور خوارج کا بیان ۔
۱۰۵۰	**باب** زکوۃ حرام ہونے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اولاد پر اور وہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ہین ۔
۱۰۵۵	**باب** ہدیہ حلال ہونے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کے لیے اگرچہ ہدیہ دینے والا اُسکا صدقہ لیکر مالک ہوا ہو ۔
۱۰۵۷	**باب** صدقہ لانیوالے کو دعا دینے کا
۱۰۵۸	**باب** زکوۃ لینیوالے کو راضی رکھنیکا جب تک وہ مال حرام طلب نہ کرے
۱۱۵۹	**روزہ کی کتاب**
۱۰۶۰	روزہ اور افطار چاند دیکھکر کرین ۔

صفحہ	مطالب کتاب
۱۰۶۵	ہر شہر مین وہین کی رویت معتبر ہے
۱۰۶۶	چاند کے چھوٹے بڑے ہونیکا اعتبار نہین
۱۰۶۷	عید کے دو مہینے ناقص نہین ہوتے
۱۰۶۸	روزہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے
۱۰۷۱	سحر کی فضیلت
۱۰۷۲	روزہ تمام ہونے کا وقت
۱۰۷۴	صوم وصال کی ممانعت
۱۰۷۷	روزے مین بوسہ لینا کیسا ہے ۔
۱۰۸۰	روزے مین جنب کو اگر صبح ہوجاوے تو روزہ صحیح ہے اسکا بیان
۱۰۸۴	روزے مین جماع کی حرمت
۱۰۹۷	مسافر کے صوم اور افطار کا بیان ۔
۱۰۹۴	حاجی کو عرفات مین افطار کرنا
۱۰۹۵	صوم عاشورا کا بیان
۱۱۰۳	عیدین مین روزہ حرام ہے
۱۱۰۵	ایام تشریق مین روزہ حرام ہے ۔
〃	اکیلی جمعہ کو روزہ رکھنیکی کراہت
۱۱۰۷	وعلی الذین کا یطیقونہ کا نسخ
۱۱۰۹	ایک رمضان کی قضا دوسرے رمضان تک جائز ہے ۔
۱۱۱۰	میت کیطرف سے روزہ رکھنیکا بیان
۱۱۱۲	جب صائم کو کوئی کھانے کو بلاوے تو کیا

صفحہ	مطالب کتاب
۱۱۱۴	روزے کی فضیلت کا بیان
۱۱۱۷	جہاد مین روزے کی فضیلت
〃	نیت کا بیان نفل روزے مین
۱۱۱۸	روزے مین بھولے سے کھانا یا پینا
۱۱۱۹	سوا رمضان کے اور روزون کا بیان
۱۱۲۲	صوم دہر کی ممانعت اور صوم داؤدی کی فضیلت ۔
۱۱۳۱	ہر ماہ مین تین روزون کا استحباب
۱۱۳۴	شعبان کے روزون کا بیان
۱۱۳۵	محرم کے روزے کا بیان
۱۱۳۶	ستہ شوال کا بیان ۔
〃	شب قدر کی فضیلت
۱۱۴۴	**کتاب اعتکاف کی**
۱۱۴۷	رمضان کے اخیر دہے مین زیادہ کوشش کرنے کا بیان
۱۱۴۸	عشرہ ذیحجہ کے روزون کا بیان
〃	**کتاب الحج**
۱۱۴۹	محرم کو کون سا لباس پہننا چاہیے
۱۱۵۴	حج کی میقاتون کا بیان ۔
۱۱۵۷	لبیک کا بیان ۔
۱۱۵۹	کیفیت حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۱۶۱	مدینہ والون کا میقات ذوالحلیفہ ہے
〃	احرام باندھنا اونٹ کے اٹھتے وقت
۱۱۶۴	احرام سے پہلے خوشبو لگانا ۔

صفحہ	مطالب کتاب
۱۱۶۷	شکار حرام ہونا محرم کے لیے
۱۱۷۴	جن جانورون کا مارنا محرم کو درست ہے اون کا بیان
۱۱۷۷	محرم کو عذر کی وجہ سے سر منڈانا جائز ہے
۱۱۷۹	محرم کو عذر کی وجہ سے پچھنی لگانا جائز ہے
۱۱۸۰	محرم کو آنکھون کا علاج جائز ہے
۱۱۸۱	محرم کو بدن اور سر دھونا جائز ہے ۔
۱۱۸۲	محرم مرجائے تو کیا کرین
۱۱۸۴	محرم بیماری مین احرام کھولنے کی شرط کر سکتا ہے ۔
۱۱۸۶	حائضہ اور نفسا کا احرام
〃	بقیہ کیفیت حج رسول صلی اللہ علیہ وسلم
۱۱۸۸	احرام کی قسمون کا بیان ۔
۱۲۰۰	حج کے مہینون کے نام
۱۲۲۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان
۱۲۵۵	احرام مین یہ نیت کرنا کہ جو دوسرے نے کی وہی میری نیت ہے ۔
۱۲۵۸	تمتع کا جواز
۱۲۶۳	تمتع مین قربانی واجب ہے
۱۲۶۶	قران مین احرام نہ کھولے جب تک حج تمام نہ ہو ۔
۱۲۶۷	حاجی راہ مین معذور ہو جاوے تو وہ کیونکر

صفحہ	مطالب کتاب
	احرام کہولے
۱۲۷۰	افراد اور قران کا بیان
〃	طواف قدوم اور سعی کا بیان
۱۲۷۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ہوتے ہوئے کسی کے قول پر عمل نہ کرنا چاہیے۔
۱۲۷۲	عمرے والے کا احرام سعی سے پہلی نہیں کہلتا۔
۱۲۷۹	حج کے مہینون مین عمرہ کا جائز ہونا
۱۲۸۱	قربانی کا اشعار اور تقلید
۱۲۸۲	احلال کے باب مین ابن عباس کا فتوی
۱۲۸۴	بال کترنا ہی جائز ہے اور حلق واجب نہیں
۱۲۸۴	تمتع اور قران کا جائز ہونا
۱۲۸۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے
۱۲۹۰	رمضان مین عمرے کی فضیلت
۱۲۹۱	مکہ مین کہان سے داخل ہو۔
۱۲۹۲	ذی طوی مین اوترنے کا بیان
۱۲۹۴	رمل کا مستحب ہونا طواف مین
۱۲۹۸	رکن یمانی کا بوسہ نہ لینا طواف مین
۱۲۹۹	حجر اسود کے بوسہ کا بیان
۱۳۰۱	سواری پر طواف کرنا
۱۳۰۲	سعی کا رکن ہونا۔

صفحہ	مطالب کتاب
۱۳۰۷	سعی دوبارہ نہین ہوتی
۱۳۰۸	حاجی لبیک کب موقوف کرے
۱۳۱۱	لبیک اور تکبیر جب منا سے عرفات کو جاوے۔
۱۳۱۲	عرفات سے مزدلفہ لوٹنے کا بیان
۱۳۱۶	مزدلفہ مین نماز صبح کی سویرے پڑہنا
۱۳۱۷	ضعیفون اور عورتون کو مزدلفہ سے سویرے روانہ کردینا۔
۱۳۲۱	جمرہ عقبہ کی کنکریان مارنے کا بیان
۱۳۲۳	جمرہ عقبہ کی رمی سوار ہوکر کرنا
۱۳۲۴	کنکری مٹر کے برابر ہونا۔
۱۳۲۵	کون سے وقت رمی مستحب ہے
〃	کنکریون کے عدد کا بیان
۱۳۲۶	حلق قصر سے افضل ہے
۱۳۲۸	پہلے رمی کرے پھر قربانی پھر حلق
۱۳۳۰	رمی سے پہلے ذبح کردے یا حلق تو درست ہوجاوے گا
۱۳۳۴	طواف افاضہ یوم النحر کو کرے
〃	محصب مین اترنے کا بیان
۱۳۳۷	ایام تشریق مین شب کو منا مین رہے۔
۱۳۳۸	حج مین پانی پلانے کی فضیلت
۱۳۳۹	قربانیون کی کہال وغیرہ صدقہ دینا

صفحہ	مطالب کتاب
۱۳۴۰	قربانی مین شرکت کا بیان
۱۳۴۲	اونٹ کو کھڑے کرکے نحر کرنا
۱۳۴۳	قربانی کو حرم مین بھیجنے کا بیان
۱۳۴۵	قربانی کی اونٹ پر سواری کا بیان
۱۳۴۷	جب قربانی کا جانور راہ مین چلنے سے تھک جائے کیا کرے
۱۳۴۸	طواف وداع کا بیان
۱۳۵۱	کعبہ کے اندر جانا مستحب ہے
۱۳۵۶	کعبہ کو توڑ کر بنانے کا بیان
۱۳۶۳	بوڑھے اور میت کیطرف سے حج کرنے کا بیان
۱۳۶۵	حج ساری عمر مین ایک بار فرض ہے۔
۱۳۶۶	عورت بے محرم کے حج کے لیے سفر نہ کرے۔
۱۳۷۲	جب جانور پر سوار ہو تو کیا ذکر کرے
۱۳۷۴	سفر حج وغیرہ سے لوٹنے کا بیان
۱۳۷۵	بطحاء ذوالحلیفہ مین اترنے کا بیان
۱۳۷۶	مشرک کے حج اور برہنہ طواف کرنے کی نہی۔
۱۳۷۸	حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان
۱۳۷۹	حاجیون کے اترنے کا مکہ مین بیان

صفحہ	مطالب کتاب
۱۳۸۰	مہاجر کا مکہ مین رہنے کا بیان
۱۳۸۱	مکہ مین شکار کی حرمت
۱۳۸۶	تیار اٹھانا مکہ مین بے ضرورت منع ہے
״	مکہ مین بے احرام کے جانا روا ہے۔
۱۳۸۸	مدینہ منورہ کی فضیلت
۱۴۰۲	مدینہ کی سکونت کی فضیلت
۱۴۰۳	طاعون سے مدینہ کا محفوظ ہونا
״	مدینہ کا طابہ اور طیبہ نام ہونا
۱۴۰۵	مدینہ والون کی جو بدخواہی کرے اسکا بیان
۱۴۰۶	مدینہ مین رہنے کی ترغیب
۱۴۰۷	مدینہ کا چھوڑ دینا آخیر زمانہ مین
۱۴۰۸	قبر اور منبر کے درمیان جنت کی کیاری
״	کوہ احد کی فضیلت
۱۴۰۹	مکہ کی مسجد اور مدینہ کی مسجد مین نماز کی فضیلت
۱۴۱۲	تین مسجدون کے سوا اور کہین سفر نہ کرنا
״	تقوی پر کس مسجد کی بنا ہے
۱۴۱۳	مسجد قبا کی فضیلت
۱۴۱۴	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ثالث المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم

کتاب الزکوٰۃ

یہ کتاب ہے زکوۃ کے بیان مین زکوۃ لغت مین بڑہنے اور پاک کرنے کو کہتے ہین اور زکوۃ شرع سے چونکہ مال کی ترقی اور برکت ہوتی ہے اور دینے والا اس کا گناہون سے اور رزائل اخلاق سے پاک ہوجاتا ہے اس لیے اس کو زکوۃ کہا اور بعضے لوگون نے کہا اسکا اجر بڑہتا ہے اس لیے زکوۃ کہا اور بعضون نے کہا زکوۃ اپنے دینے والے کا تزکیہ کرتی ہے یعنے گواہی دیتی ہے اس کے سچے ایمان کی جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلصَّدَقَۃُ بُرْھَانٌ یعنے صدقہ دعوے ایمان کی دلیل ہے اور قاضی عیاض نے نقل کیا مازری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ زکوۃ شرع مین مواساۃ کے لیے نہین اور مواسات نہین ہوتی مگر بڑہتی ہوئے مال مین اسی لیے مال نصاب مین جو نامی یعنے بڑہنے والا ہو جیسے نقد اور کھیتی اور چارپائے ہین زکوۃ واجب ہوتی ہے اور اس قسم کے مال مین بالاجماع زکوۃ واجب ہے اور اس کے سوا اور مالون مین اختلاف ہے جیسے عروض وغیرہ مین یعنے سامان خانگی وغیرہ مین عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَۃٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَۃٌ ترجمہ ابو سعید خدری نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا پانچ وسق سے کم مین زکوۃ نہین اور نہ پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے کم مین ف نووی نے فرمایا ہے کہ وسق یعنے ٹوکرا ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ہر صاع پانچ رطل اور ثلث رطل کا بغدادی کے حساب سے اور بغداد کے رطل مین کئی قول ہین سب سے مشہور یہ ہے کہ رطل بغدادی ایکسو اٹھائیس درہم اور چار اسباع ایک درہم کے اور بعضون نے ایک سو تیس درہم کہے ہین غرض پانچ وسق اس حساب سے ایکہزار چھ سو رطل ہوئے اور حافظ ترمذی نے بھی فرمایا ہے کہ صاع نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی پانچ رطل اور ثلث رطل کا ہوتا ہے اور صاع کوفہ والون کا آٹھ رطل کا ہوتا ہے تمام ہوا کلام ترمذی کا مترجم کہتا ہے پانچ وسق تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے اور من چالیس سیر کا اور امام نووی نے

تحقیق وسق اور صاع اور رطل کی

فرمایا کہ اوقیہ شرعیہ باجماع عدد تین وفقہاء اہل لغت کے چالیس درہم ہے اور یہی اوقیہ حجاز کا ہے اور اصحاب شافعیہ نے باجماع کہا ہے کہ ہر درہم چھ دانق ہے اور دس درہم کے سات مثقال ہوتے ہین اور مثقال جاہلیت اور اسلام مین یکسان رہا ہے مترجم کہتا ہے اور پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوتے ہین اور تولون کے حساب سے دوسو درہم ساڑھے باون تولے ہوتے ہین اور یہہ نصاب چاندی کی ہے کہ اس سے کم مین زکوۃ واجب نہین عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ عمرو بن یحیے نے اس اسناد سے مثل اسکی روایت کی عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهٖ بِخَمْسِ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ترجمہ یحیے نے ابو سعید خدری سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ پانچ انگلیون سے اشارہ فرما کے وہی حدیث فرماتے تھے جو اوپر گذری عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ ترجمہ ابی سعید راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم مین زکوۃ واجب نہین اور نہ پانچ اونٹ سے کم مین اور نہ پانچ اوقیے سے کم مین عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ ترجمہ ابی سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق (یعنی تولکر ایا کوئی) سے کم مین کھجور مین زکوۃ نہین اور نہ غلہ مین اس سے کم مین زکوۃ ہے عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ لَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ لَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ ترجمہ ابو سعید نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلہ اور کھجور مین زکوۃ نہین جب تک کہ پانچ وسق تک نہ ہو اور نہ پانچ اونٹون سے کم مین اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی مین ف ہر اوقیہ چالیس درہم کا ہے پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوئے اور اس زمانہ مین کہ سن ایک ہزار تین سو چھیاسی ہے پانچ اوقیے ساڑھے باون روپیہ کلدار ہوتے ہین اور تیس ریال فرانسہ یکمہ مین ہوتا ہے اور مغربی ریال ساڑھے بائیس ہوتے ہین اور سونے کی نصاب بیس دینار ہے اور دینار ساڑھے تین روپیہ کا ہوتا ہے اور درہم پانچ ماشہ کچھ زیادہ کا ہوتا ہے اور وسق

فائدہ تحقیق اوقیہ اور درہم کی

ساڑھے سات کا اور چار سو کا اور دو سو پانچ کا اور پانچ سو کا اور سیر اسی روپیہ کلدار کا بہ تفصیل روپیہ
کی مولنا اسحاق صاحب سے ہے اور باقی عبد الصمد سراج محدث مکہ زاد اللہ شرفا و تعظیما سے خبر دی
اسکی مترجم کو مولوی محمد صاحب سہارنپوری مہاجر مکہ نے اللہ رحمت کرے اخیر وقت قرارت مسلم کے
عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اُمَیَّۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ مَھْدِیٍّ ترجمہ اسمعیل ہی حدیث
مثل اوپر کی روایت کی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَرَاہُ الثَّوْرِیَّ وَمَعْمَرٌ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اُمَیَّۃَ بِھٰذَا
الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ مَھْدِیٍّ وَیَحْیٰی بْنِ اٰدَمَ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ بَدَلَ التَّمْرِ تَمْرٌ ترجمہ
وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس میں تمر کی جگہہ تمر کا لفظ ہے یعنے پہلوں میں زکوۃ نہیں جب تک پانچ وسق نہ
ہوں عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم اَنَّہٗ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ
لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَۃٌ ترجمہ
وہی ہے جو اوپر گذرا اور اس میں پانچ اوقیہ ورق کے ہیں آپنے فرمایا کہ زکوۃ نہیں ف ورق
بکسر راء مہملہ چاندی کو کہتے ہیں مضروب ہو خواہ غیر مضروب اور اہل لغت کا اس میں اختلاف ہے کہ
اصل اسکی کیا ہے بعضوں نے کہا ہر چاندی پر استعمال کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا ورق اسکو
بولینگے جو سکہ ہو اور بے سکہ کی چاندی پر مجازاً بول سکتے ہیں اور اکثر اہل لغت کا یہی قول ہے اور
نصاب سونے کی کسی روایت صحیح میں وارد نہ ہوئی مگر بعض احادیث میں بیس مثقال مروی ہوا ہے
اگرچہ وہ روائتیں ضعیف ہیں مگر اوپر اجماع ہو گیا ہے اور امت نے ان روایتوں کو قبول کر لیا ہے
اور یہ سب کا اتفاق ہو گیا ہے کہ جانوروں میں اور سونے چاندی میں جب تک پورا سال نہ گزرے زکوۃ
واجب نہیں ہوتی سوا ان چیزوں کے جنمیں عشر لیا جاتا ہے اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے شافعی نے
کہ جو چاندی دو سو درہم سے کم ہو اس میں زکوۃ نہیں اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے مگر مذہب انکا
بے دلیل ہے اور یہ احادیث پر حجت ہیں اور شافعی کا یہ بھی قول ہے کہ دراہم مغشوشہ یعنے کھوٹے
روپیوں میں بھی زکوۃ واجب نہیں جب تک اون سے سارٹھے باون تولہ کو نہ پہونچے جو نصاب ہر
چاندی کی اور یہ حدیث اون کی موید ہے (نووی) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَذْکُرُ اَنَّہٗ سَمِعَ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْمَا سَقَتِ الْاَنْھَارُ وَالْغَیْمُ الْعُشُوْرُ وَفِیْمَا سُقِیَ بِالسَّانِیَۃِ
نِصْفُ الْعُشْرِ ترجمہ جابر نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے جسمیں نہروں سے

ف اوراق من الورق صدقۃ

اور مینہ سے پانی دیا جاوے اسمین دسوان حصہ زکوۃ ہے اور جو اونٹ لگا کر سینچی جاوے اسمین بیسوان حصہ ف یہ حکم ہے زراعتون کا کہ اگر وہ آسمان کے یا ندی کے پانی سے پیدا ہون جس مین محنت کم ہوتی ہے تو دسوان حصہ زکوۃ ہے ورنہ بیسوان حصہ اور اسپر اتفاق ہے مگر اس مین اختلاف ہے کہ جتنی چیزین زمین سے نکلتی ہین جیسے پھل اور غلہ اور پھول وغیرہ سب مین زکوۃ ہے سوا گھاس اور لکڑی کے یا خاص چیزون مین ہے غرض ابو حنیفہ کے نزدیک ان سب مین ہے اور جمہور نے بعض مین زکوۃ خاص کی ہے جیسے گیہون اور جو اور جوار اور کھجور اور انگور ہے اور حضرت عمر اور علی اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہم کا قول ہے کہ سبز ترکاریون مین زکوۃ نہین اور زمین عشری رہنے کے ساتھ اسکا یہی حکم ہے سینچی ہوئی کا ہے یعنی اوس مین بھی عشر دینا ہوتا ہے اور عشری وہ زمین ہے جس مین اوپر سے پانی دینے کی حاجت نہ ہو بلکہ اس کے درخت اپنی جڑون سے رطوبت زمین کی جذب کرین اور تر و تازہ رہین عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی المسلم فی عبدہ ولا فرسہ صدقۃ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے غلام اور گھوڑے مین زکوۃ نہین ف نووی نے کہا ہے کہ یہ حدیث اصل ہے اس بات کی کہ ضروری چیزون مین زکوۃ نہین جیسے گھوڑے غلام ہین اور یہی قول ہے تمام علما کا سلف سے خلف تک مگر ابو حنیفہ اور ان کے شیخ حماد بن سلیمان اور امام زفر نے اسمین بھی زکوۃ واجب کہی ہے اور کہا ہے کہ جب گھوڑے زیادہ ملے ہون یا صرف مادہ ہون تو ہر ایک مین ایک دینار زکوۃ دے یا نہین اوس کی قیمت کر کے ہر دو سو درہم مین پانچ درہم دے مگر اون کی کوئی حجت نہین اور یہ حدیث صریح اون کے مذہب کے رد کرنے والی ہے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المسلم فی عبدہ ولا فرسہ صدقۃ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فی العبد صدقۃ الا صدقۃ الفطر ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کی زکوۃ نہین مگر صدقہ فطر ہے ف نووی نے کہا اس سے ثابت ہوا کہ صدقہ فطر غلام کیطرف سے مالک کو دینا ضرور ہے خواہ غلام اپنی خدمت کے لیے ہو خواہ تجارت کے لیے اور امام مالک اور شافعی اور جمہور کا یہی مذہب ہے اور اہل کوفہ نے کہا ہے کہ تجارت کے غلامون مین صدقہ فطر واجب نہین اور داود ظاہری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مالک پر صدقہ غلام کا واجب نہین بلکہ

غلام اپنی مزدوری مین سے باجازت مالک کے ادا کرے اور قاضی نے ابی ثور سے بھی یہی نقل کیا ہے اور شافعی اور جمہور علما کا مذہب مکاتب کے لیے یہ ہے کہ نہ اوسپر فطرہ واجب ہے نہ مالک پر اور عطا اور مالک اور ابی ثور کے نزدیک سید پر واجب ہے اور بعض اصحاب شافعی بھی اسی کے قائل ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مکاتب غلام ہے جبتک کہ اوسپر ایک درہم بھی باقی ہے اور مکاتب وہ غلام ہے کہ جس سے اسکے مالک نے کہا ہو کہ اتنا روپیہ مثلاً سو دو سو ہمکو کما کر دیدے تو تو آزاد ہے عن ابی ہریرۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر علی الصدقۃ فقیل منع ابن جمیل وخالد بن الولید والعباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما ینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ واما خالد فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ واعتادہ فی سبیل اللہ واما العباس فہی علی ومثلہا معہا ثم قال یا عمر اما شعرت ان عم الرجل صنو ابیہ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو زکوۃ وصول کرنے کو بھیجا اور انہون نے آکر کہا کہ ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ان صاحبون نے زکوۃ نہین دی تو آپ نے فرمایا کہ ابن جمیل تو اس کا بدلا لیتا ہے کہ وہ محتاج تہا اللہ نے اسکو امیر کردیا اور خالد پر تم زیادتی کرتے ہو اسلیے کہ اوس نے تو زرہین اور ہتیار تک اللہ کی راہ مین دیدیے ہین (یعنے پھر زکوۃ کیون نہ دیگا) اور رہے عباس سو انکی زکوۃ اور اتنی ہی اور میرے ذمہ ہے پھر آپنے فرمایا اے عمر چچا تو آدمی کے برابر ہے ف نووی نے فرمایا ہے کہ انہون خالد سے زکوۃ مانگی اس خیال سے کہ شاید وہ تجارت کے لیے ہین اور زکوۃ اس مین واجب ہے اور حضرت نے فرمایا کہ وہ تو جہاد کے لیے ہین اور ابھی حولان حول نہین ہوا اور یا یہ مراد ہے کہ جب اوس نے مال سارا اللہ کی راہ مین کردیا ہے تو زکوۃ واجب کیون نہ ادا کرے گا اور بعضون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مال تجارت پر زکوۃ واجب ہوتی ہے اور جمہور کا مذہب یہی ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب ہوتی ہے اور داؤد ظاہری نے کہا ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب نہین اور جناب مولینا مولوی صدیق حسن صاحب نے روضۃ الندیہ اسکی شرح مین لکہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اگرچہ تجارت جاری تہی مگر کوئی دلیل جو تجارت کے مال مین زکوۃ واجب کرے وارد نہین ہوئی اور وہ جو ابو داؤد اور دار قطنی اور بزار نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم فرماتے تہے کہ ہم زکوۃ دیتے رہین اون مالون کی جو بیچنے کے لیے رکہی ہین

ف مولوی قطب الدین نے مظاہر حق مین کہا ہے کہ اموال تجارت مین زکوۃ واجب ہونے پر اجماع ہے

توسکو ابن حجر نے تلخیص مین کہا ہے کہ اس کی اسناد مین جہالت ہے اور حاکم اور دارقطنی نے عمران سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ اونٹ مین صدقہ ہے اور بکری مین صدقہ ہے اور بز مین صدقہ ہے اور بز نسائی نقطہ دار سے ضعیف ہے حافظ ابن حجر نے اسکو فتح الباری مین ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ اوس کے سب طرق ضعیف ہین اور ایک سند کو اسکے کہا ہے کہ کچھ مضائقہ نہین (یہ کہنا بھی ضعف ہونے سے خالی نہین) اور ایسی روایتون سے حجت قائم نہین ہوتی اور فرضیت قطعی ثابت نہین ہو سکتی علی الخصوص ایسے امور مین جو نہایت کثرت سے جاری ہین اور ابن دقیق العید نے کہا ہے کہ مستدرک مین جو یہ حدیث آئی ہے تو اس مین یہ لفظ ہے کہ بز مین صدقہ ہے اور بے نقطہ کی راے گیہون کے مضمون مین ہے اور کہا ہے کہ اگر دارقطنی نے اسکو نقطہ دار راے سے روایت کیا ہے مگر طرق اوس کے ضعیف ہین اور حاکم نے اگرچہ اسکی حدیث کی اسناد کی تصحیح کی ہے جیسے کہ محلی شرح منہاج مین ہے مگر جب اوس مین احتمال ہو گیا کہ وہ لفظ راے ہے یا نا نقطہ دار سے تو استدلال کے قابل نہ رہا اور حاکم کے مقابلہ مین حافظ ابن حجر اوس کے تضعیف کر رہے ہین اور ابو ہریرہ سے اوپر مروی ہو چکا کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے غلام اور گھوڑے مین صدقہ نہین اس سے معلوم ہوا کہ کسی حال مین صدقہ نہین اور ابن منذر نے اگرچہ نقل کیا ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب ہونے پر اجماع ہوا ہے مگر یہ نقل اون کی صحیح نہین معلوم ہوتی کیونکہ اول تو ظاہر یہ جو ایک فرقہ محدثین اسلام کا ہے اس کے وجوب کا انکار کر رہا ہے پھر اجماع اس کے وجوب پر کیونکر ہو سکتا ہے اور یہ جو خالد کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ اون سے تجارت کا مال خیال کر کے زکوۃ طلب کی (یعنے جیسے ابھی ازدی کی کلام مین اسی فائدہ کے ابتدا مین گذرا) اس سے معلوم ہوا کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب ہے یہ استدلال بھی صحیح نہین معلوم ہوتا کیونکہ اول تو یہ ثابت نہین کہ وہ تجارت کا تھا دوسرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمادیا کہ اوس نے خدا کی راہ مین وقف کر دیا ہے اور بعد وقف کے زکوۃ نہین تیسرے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وہ ایسا سخی اور دل والا ہے کہ سب مال اپنا خدا کی راہ مین دے چکا ہے تو زکوۃ کیون رکھیگا غرض اس سے اموال تجارت مین زکوۃ کا وجوب نہین ثابت ہوتا غرض وجوب زکوۃ پر تجارت کے مال مین کوئی دلیل قطعی موجود نہین اور اصل اشیا مین برات ہے جب تک دلیل وجوب کی ثابت نہو اور اجماع کا حجت ہونا اس کے درمیان خود اختلاف ہے کہ حصول المامول اور ارشاد الفحول مین مذکور ہے تمام ہوا کلام صولیا صدیق حسن صاحب کا مترجم کہتا ہے غرض یہ ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ کی فرضیت قطعی نہین ہے اسلیے اکابر نے تصحیح کی

ہے اس قول کی کہ منکر اس کا کافر نہیں اور موافقت جمہور اگر کوئی ادا کرے تو ثواب ہے خالی نہیں مگر امام کو جبرًا وصول کرنا نہیں پہونچتا کہ اخذ مال مسلم بغیر حق لازم نہ آوے **باب** زکوٰۃ الفطر باب صدقہ فطر کے بیان میں **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوٰۃ الفطر من رمضان علی الناس صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر رمضان کے بعد لوگوں پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا ہے ہر آزاد اور غلام مرد و عورت پر جو مسلمان ہو **ف** صدقہ فطر جمہور سلف و خلف کے نزدیک فرض ہے اسحدیث کے ظاہر کے رو سے اور بعض اہل عراق اور اصحاب مالک اور بعض اصحاب شافعی نے کہا ہے کہ سنت ہے واجب نہیں اور امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے کہ واجب ہے فرض نہیں اسلیے کہ ان کے مذہب میں واجب اور فرض میں فرق ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ وہ منسوخ ہو گیا جب زکوٰۃ فرض ہوئی اور یہ غلط ہے اور ثواب یہ ہے کہ وہ فرض و واجب ہے (کذا قال النووی فی شرحہ) اور حدیث میں اشارہ ہے کہ وقت وجوب اوسکا رمضان کے بعد ہے چنانچہ شافعی کا قول ہے کہ غروب شمس جب ہو پچھلی تاریخ میں رمضان کے اور رات شروع ہو عید الفطر کی جب واجب ہوتا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک طلوع فجر سے عید کے واجب ہوتا ہے۔

عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی کل عبد او حر صغیر او کبیر **ترجمہ** ابن عمر نے کہا مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر غلام اور آزاد پر چھوٹے اور بڑے پر **عن** ابن عمر قال فرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ رمضان علی الحر و العبد و الذکر الانثی صاعا من تمر او صاعا من شعیر قال فعدل الناس بہ نصف صاع من بر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بزکوٰۃ الفطر صاع من تمر او صاع من شعیر قال ابن عمر فجعل الناس عدلہ مدین من حنطۃ **ترجمہ** نافع نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا ابن عمر نے کہا کہ پھر لوگوں نے تجویز کیا کہ دو مد گیہوں کے قیمت میں اوسکے برابر ہوتے ہیں **ف**

جمہور کا مذہب یہی ہے کہ صدقہ فطر ترکے کیطرف سے بھی دینا چاہیے جیسے اس کے اوپر کی حدیث مین ہو چکا اور ان روایتون سے ثابت ہوا کہ جیسے شہر والون پر اسکا وجوب ہے ویسے ہی گاؤن والونپر اور جنگلیون پر اور یہی مذہب ہے مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جماہیر علما کا اور عطا اور زہری اور ربیعہ اور لیث کا قول ہے کہ سوائے شہر والون کے اور دن پر نہین واجب ہوتا اور ان روایتون سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو اپنے اہل و عیال کی قوت سے عید کے دن زیادہ رکھتا ہو اوسپر صدقہ واجب ہے اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ جس کو زکوۃ لینا روا ہے اوسپر صدقہ واجب نہین اور امام مالک اور ان کے اصحاب مین اختلاف ہے اور ان روایتون سے یہ بھی ثابت ہوا کہ زوجہ پر بھی واجب ہوتا ہے کہ وہ صدقہ اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب ہے حنفیہ کا اور امام مالک اور شافعی اور جمہور کا قول ہے کہ شوہر اسکیطرف سے دیوے جیسے عورت کو نفقہ دیتا ہے اور معلوم ہوا کہ یہ جو فرمایا باب کی پہلی روایت مین کہ جو مسلمان ہو اس سے کافر نکل گئے غرض کسیکا غلام یا بیوی یا لڑکا یا باپ اگر کافر ہو تو اس کیطرف سے صدقہ فطر دینا واجب نہین اگرچہ نفقہ ان کا واجب ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور جماہیر علما کا اور کوفیون اور سحاق اور بعض سلف کا قول یہ ہے کہ غلام کافر سے بھی دینا واجب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر آدمی کیطرف سے ایک صاع واجب ہے پھر اگر سوکھے گیہون کے اور انگور خشک کی ہو تو بالاجماع ایک صاع واجب ہے اور اگر گیہون اور انگور ہو تو مالک اور شافعی اور جمہور کے نزدیک جب ہی صاع ہے واجب ہے اور ابو حنیفہ اور امام احمد حنبل کے نزدیک نصف صاع واجب ہے اور جمہور کی حجت ابو سعید کی روایت ہے جو آگے آتی ہے کہ اوسمین ایک صاع انگور کا مذکور ہے اور اسی طرح ایک صاع طعام کا اور طعام اہل حجاز کی اصطلاح مین گیہون کو کہتے ہین اور صاع کا بیان اسکے اوپر کے باب مین ہو چکا **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوۃ الفطر من رمضان علی کل نفس من المسلمین حر او عبد او رجل او امراۃ صغیر او کبیر صاعا من تمر او صاعا من شعیر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا صدقہ فطر کا رمضان کے بعد ہر ایک مسلمان پر آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا ایک صاع کھجور کا یا جو کا۔

عن ابی سعید الخدری یقول کنا نخرج زکوۃ الفطر صاعا من طعام او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من اقط او صاعا من زبیب **ترجمہ** ابو سعید کہتے

تھے کہ صدقہ فطر نکالتے تھے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) ایک صاع طعام کا (یعنے گیہون کا) یا ایک صاع جَو کا یا کھجور کا یا پنیر کا یا انگور کا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا نُخْرِجُ اِذْ کَانَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ عَنْ کُلِّ صَغِیْرٍ وَّ کَبِیْرٍ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْکٍ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِیْبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُہٗ حَتّٰی قَدِمَ عَلَیْنَا مُعَاوِیَۃُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا فَکَلَّمَ النَّاسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَکَانَ فِیْمَا کَلَّمَ بِہٖ النَّاسَ اَنْ قَالَ اِنِّیْ اَرٰی اَنَّ مُدَّیْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِکَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَاَمَّا اَنَا فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُہٗ کَمَا کُنْتُ اُخْرِجُہٗ اَبَدًا مَّا عِشْتُ (ترجمہ ابو سعید خدری کہتے ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے آزاد و غلام کیطرف سے ایک صاع گیہون یا ایک صاع پنیر یا جو یا کھجور یا انگور نکالتے تھے پھر جب حضرت معاویہ حج کو یا عمرے کو آئے تو لوگون مین منبر پر وعظ کہا اور اس مین کہا کہ مین جانتا ہون کہ دو مد (یعنے نصف صاع) شام کے سرخ گیہون کا برابر ہوتا ہے ایک صاع کھجور کے (یعنے قیمت مین) سو لوگون نے اسی کو لے لیا اور ابو سعید نے کہا مین تو وہی نکالی جاؤن گا جو نکالتا تھا (یعنے ایک صاع) جب تک جیون گا (سبحان اللہ یہ اتباع تھا حدیث کا اور نفرت تھی رائے اور قیاس سے) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ کُنَّا نُخْرِجُ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْنَا عَنْ کُلِّ صَغِیْرٍ وَّ کَبِیْرٍ حُرٍّ وَّ مَمْلُوْکٍ مِّنْ ثَلَاثَۃِ اَصْنَافٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُہٗ کَذٰلِکَ حَتّٰی کَانَ مُعَاوِیَۃُ فَرَاٰی اَنَّ مُدَّیْنِ مِنْ بُرٍّ تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَاَمَّا اَنَا فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُہٗ کَذٰلِکَ (ترجمہ مضمون اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس مین انگور کا ذکر نہین) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کُنَّا نُخْرِجُ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ مِنْ ثَلَاثَۃِ اَصْنَافٍ الْاَقِطِ وَالتَّمْرِ وَالشَّعِیْرِ (ترجمہ ابو سعید نے کہا صدقہ فطر ہم دیتے تھے پنیر اور کھجور اور جو سے) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ مُعَاوِیَۃَ لَمَّا جَعَلَ نِصْفَ الصَّاعِ مِنَ الْحِنْطَۃِ عَدْلَ صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ اَنْکَرَ ذٰلِکَ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَّقَالَ لَا اُخْرِجُ فِیْھَا اِلَّا الَّذِیْ کُنْتُ اُخْرِجُ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِیْبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ (ترجمہ ابو سعید نے کہا جب حضرت معاویہ نے نصف صاع گیہون کا مقرر کیا ایک صاع کھجور کے برابر تو ابو سعید نے انکار

کیا اور کہا کہ مین تو وہی دون گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دیتا تہا ایک صاع کیہوں یا ایکو
یا جو یا پنیر عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بزکوۃ الفطر ان تؤدی قبل
خروج الناس الی الصلوۃ ترجمہ عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا
کیا جاوے نماز کو نکلنے سے پہلے ف اوپر کی روایتون پر اعتماد کیا ہے حنفیہ نے کہ نصف صاع
حنطہ صدقہ فطر مین دینا ان کے آگے کافی ہے حسب تجویز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور جمہور اس
کے خلاف ہین ہم اور فرماتے ہین کہ یہ قول صحابی ہے اور ابو سعید وغیرہ نے جو مدت تک آن حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کیخدمت مین رہے حضرت معاویہ کا خلاف کیا اور حضرت کے زمانہ کا جو معمول تہا اسکو سند
لائے پہر حضرت معاویہ کے قول کو کیون کر ترجیح ہو سکتی ہے آپ کے زمان مبارک کے معمولی بات
پر دوسری یہ کہ حضرت معاویہ نے تصریح کر دی کہ یہ میری رائے ہے اور یہ اصول کا قاعدہ ہے کہ
جب صحابہ کا اختلاف ہو تو کسی کا قول ادلے نہین ہو سکتا لہذا اب حدیث اور قیاس دونون کو دیکھنا
چاہیے تو دونون سے ثابت ہوا ایک صاع کا مشروط ہونا حدیث مین تو آہی چکا ہے اور قیاس ہی
چاہتا ہے کہ ایکو کیہوں کے برابر گیہون بہی رہی اور سب وقت بہی ہے کہ عیدگاہ جانے سے پہلے
ادا کر دیا جاوے جیسا حدیث مین آچکا عن عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم امر بالخراج زکوۃ الفطر ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ ترجمہ عبداللہ نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا کر دیا جاوے لوگون کے نماز کے جانے سے
پہلے **باب** اثم مانع الزکوۃ وکونہ تدخل النار عن ابی ہریرۃ یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ذہب ولا فضۃ لا یؤدی منہا حقہا الا اذا
کان یوم القیمۃ صفحت لہ صفائح من نار فاحمی علیہا فی نار جہنم فیکوی بہا جنبہ
وجبینہ وظہرہ کلما ردت اعیدت لہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ
حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار قیل یا رسول اللہ فالابل
قال ولا صاحب ابل لا یؤدی منہا حقہا ومن حقہا حلبہا یوم وردہا الا اذا کان یوم
القیمۃ بطح لہا بقاع قرقر اوفر ما کانت لا یفقد منہا فصیلا واحدا تطأہ بأخفافہا
وتعضہ بأفواہہا کلما مر علیہ اولہا رد علیہ اخرہا فی یوم کان مقدارہ خمسین

ألف سنة حتى يقضى بين العباد فيرى سبيله إما إلى الجنة وإما إلى النار قيل يا رسول الله
فالبقر والغنم قال ولا صاحب بقر ولا غنم لا يؤدي منها حقها إلا إذا كان يوم القيمة
بطح لها بقاع قرقر لا يفقد منها شيئا ليس فيها عقصاء ولا جلحاء ولا عضباء تنطحه بقرونها
وتطأه بأظلافها كلما مر عليها أولاها رد عليها أخراها في يوم كان مقداره خمسين
ألف سنة حتى يقضى بين العباد فيرى سبيله إما إلى الجنة وإما إلى النار قيل يا رسول الله
فالخيل قال الخيل ثلثة لرجل وزر وهي لرجل ستر وهي لرجل أجر فأما التي هي له وزر
فرجل ربطها رياء وفخرا ونواء على أهل الإسلام فهي له وزر وأما التي هي له ستر فرجل
ربطها في سبيل الله ثم لم ينس حق الله في ظهورها ولا رقابها فهي له ستر وأما التي هي له أجر
فرجل ربطها في سبيل الله لأهل الإسلام في مرج وروضة فما أكلت من ذلك المرج
والروضة من شيء إلا كتب له عدد ما أكلت حسنات وكتب له عدد أرواثها وأبوالها
حسنات ولا قطع طولها فاستنت شرفا أو شرفين إلا كتب الله له عدد آثارها وأرواثها
حسنات ولا مر بها صاحبها على نهر فشربت منه ولا يريد أن يسقيها إلا كتب الله له عدد
ما شربت حسنات قيل يا رسول الله فالحمر قال ما أنزل علي في الحمر شيء إلا هذه الآية
الفاذة الجامعة من يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره رواه مسلم ابوہریرہ
کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چاندی سونے کا مالک ایسا نہیں کہ زکوٰۃ اس کی نہ دیتا
ہو مگر وہ قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ اوسکی چاندی سونے کی تختے بنائے جاوینگے آگ کے اور وہ جہنم کی آگ
میں گرم کیے جاوینگے پھر اسکا ماتھا اور کروٹیں اس سے داغی جاوینگی اور اسکی پیٹھ اور جب وہ ٹھنڈی ہوجاویگے
پھر گرم کیے جاوینگے پچاس ہزار برس کے دن پھر اسکو بھی عذاب ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہو اور بندوں
کا اور اس کی کچھ راہ نکلے جنت یا دوزخ کیطرف اون سے عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے پھر اونٹوں کا
کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا جو اونٹ والا اپنے اونٹوں کا حق نہیں دیتا اور اسکے حق میں سے ایک یہ بھی ہے
کہ دودہ دوہے جس دن انکو پانی پلاوے (عرب کا معمول تھا کہ تیسرے یا چوتھے دن اونٹوں کو پانی پلانے
لے جاتے وہاں مسکین جمع رہتے مالک اونٹوں کے انکو دودہ دوہکر پلاتے حالانکہ یہ واجب نہیں ہے
مگر آپ نے اونٹوں کا ایک حق اسکو بھی قرار دیا ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اونٹ لوٹایا جاوے گا

بیک برابر زمین پر اور وہ اونٹ نہایت فربہ ہوکر آوین گے کہ ان مین سے کوئی بچہ بھی باقی نہ رہے گا اور اسکو اپنے کھرون سے روندینگے اور موہنہ سے کاٹین گے پھر جب ان مین کا پہلا جانور روندتا چلا جاوے گا پیچھلا آجاویگا یون ہی عذاب ہوتا رہے گا سارے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہوجاوے بندون کا پھر اوس کی کہ راہ انکی جنت یا دوزخ کیطرف پھر عرض کی اے رسول اللہ کے اور گائے بکری کا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا کہ کوئی گائے بکری والا ایسا نہین جو اوس کی زکوۃ نہ دیتا ہو مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اوڑھا یا جاوے گا ایک چٹیل صاف زمین پر اور ان گائے بکرون مین سب آوینگی کوئی باقی نہ رہے گی اور ایسے ہون گی کہ کوئی اون مین سینگ موڑی ہوئی نہ ہوگی نہ بے سینگ کی سینگ توڑی اور اکر اوسکو مارینگی اپنے سینگون سے اور روندینگی اپنے کھرون سے جب اگلی اوسپر سے گذر جاوے گی پچھلی پھر آوے گی یہی عذاب ہوگا اوسپر پچاس ہزار برس کے دن پھر یہانتک کہ فیصلہ ہوجاوے بندون کا پھر اوس کی راہ کی جاوے جنت یا دوزخ کیطرف پھر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اور گھوڑے آپ نے فرمایا گھوڑے تین طرح پر مین ایک اپنے مالک پر بار ہی یعنے وبال ہے دوسرا اپنے مالک کیلیے ڈھانپنے والا ہی تیسرا اپنے مالک کے ثواب کا سامان ہے اب اوس وبال والے گھوڑے کا حال سنو جو باندھا ہے اس لیے کہ لوگون کو دکھاوے اور لوگون مین بڑہارے اور مسلمانون سے عداوت کرے سو یہ اپنے مالک کے حق مین وبال ہے اور وہ جو عیب ڈھانپنے والا ہے وہ گھوڑا ہے کہ اوسکو اللہ کی راہ مین باندھا ہے (یعنے جہاد کے لیے) اور اوسکی سواری مین اللہ کا حق انہین بھولتا اور نہ اوسکی گھاس چارے مین کمی کرتا ہے تو وہ اسکا عیب ڈھانپنے والا ہے اور جو ثواب کا سامان ہے اسکا کیا کہنا وہ وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اللہ کی راہ مین اہل اسلام کی مدد اور حمایت کے لیے کسی چراگاہ یا باغ مین پھر اوس نے جو کھایا اس چراگاہ یا باغ سے اوسکی گنتی کے موافق نیکیان اوس کے مالک کے لیے لکھی گئین اور اوس کی لید اور پیشاب تک نیکیون مین لکھا گیا اور جب وہ اپنی لمبی رسی توڑ کر ایک دو ٹیلہ پر چڑھ جاتا ہے تو اوس کے قدمون اور اوسکی لید کی گنتی کے موافق نیکیان لکھی جاتی ہین اور جب اسکا مالک کسی ندی پر سے لیجاتا ہے اور وہ گھوڑا اسمین سے پانی پی لیتا ہے اگرچہ مالک کو پلانے کا ارادہ بھی نہ تھا تب بھی اوس کے لیے اوسکے قدمون کے موافق نیکیان لکھی جاتی ہین جو اوسنے پیکر ہین (یہ ثواب تو بے ارادہ پانی پی لینے مین ہے پھر جب پانی پلانے کے ارادے لے جاوے تو کیا کچھ ثواب نہ پاوے گا) پھر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اور گدہے کا حال فرمایئے آپنے

فرمایا گدھون کے وسطمیرے اوپر کوئی حکم نہین اوتر الجز اس آیت کی جو بے مثل اور جمع کرنے والی ہے فمن یعمل آخر آیت تک یعنے جس نے ذرہ کے برابر نیکی کی وہ اسے دیکھے گا یعنے قیامت کے دن اور جس نے ذرہ برابر بدی کی وہ بھی اوسے دیکھے گا ف اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ سزا جنس گناہ سے ہے دوسرے یہ کہ جو نعمت خدا کا حق نہ ادا کیا جاوے وہ باعث وبال ہے تیسرے وجوب ہونا زکوۃ کا گائے بیل مین اور یہ روایت اوس کے وجوب کی روایتون سب سے زیادہ صحیح ہے چوتھے استدلال کیا ہے اسی حدیث سے حنفیہ نے کہ گھوڑون مین بھی زکوۃ واجب ہے اور مذہب اون کا یہ ہے کہ اگر سب گھوڑے نر ہون تو زکوۃ نہین اور اگر نر و مادہ ملے ہوئے ہون یا صرف مادہ ہون تو اون مین زکوۃ ہے اور مالک کو اختیار ہے چاہے ہر گھوڑے کے بدلے ایک دینار دے چاہے انکی قیمت جوڑ کر چالیسوان حصہ قیمت کا ادا کرے اور امام مالک اور شافعی اور جماہیر علما کے نزدیک گھوڑون مین زکوۃ نہین اگلی حدیث کے موافق کہ آپنے فرمایا مسلمان پر اوسکے گھوڑے کی زکوۃ نہین اور جو حق اس حدیث مین مذکور ہے اس سے اسکی خبر گیری مراد ہے اور کسی دوست کو مانگی دینا یا پنجمین فضیلت مجاہد کے گھوڑے کی کہ مرد عابد زاہد گوشہ نشین چلہ کش سے ہزار درجہ اسکا گھوڑا افضل ہے چھٹی استدلال کیا ہے اس حدیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجتہاد روا نہین آپ جو حکم فرماتے تھے وحی سے فرماتے تھے اسلیے گدھون کے بارے مین آپنے فرمایا کہ مجھپر کچھ وحی نہین ہوئی مگر جمہور کا مذہب یہ ہے کہ آپ کو اجتہاد جائز تھا مگر گدھون کے بارے مین آپ کا اجتہاد یہی ٹھیرا کہ ان مین زکوۃ فرض نہی کی جاوے عن زید بن اسلم ہذا الاسناد بمعنی حدیث حفص بن میسرۃ الا اخرہ غیر انہ قال ما من صاحب ابل لا یؤدی حقہا ولم یقل منہا حقہا وذکر فیہ لا یفقد منہا فصیلا واحدا وقال یکلو بہا جنباہ وجبہتہ وظہرہ ترجمہ زید بن اسلم نے اسی اسناد سے یہی روایت بیان کی کہ اوس مین کچھ لفظون کا فرق ہے مطلب وہی ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب کنز لا یؤدی زکوتہ الا احمی علیہ فی نار جہنم فیجعل صفائح فتکوی بہا جنباہ وجبینہ حتی یحکم اللہ بین عبادہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ ثم یری سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار وما من صاحب ابل لا یؤدی زکوتہا الا بطح لہا بقاع قرقر کاوفر ما کانت تستن علیہ کلما مضت علیہ اخراہا ردت علیہ اولاہا حتی یحکم اللہ بین عبادہ

فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ
صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ تَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَ
تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ كُلَّمَا مَضَى عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا
حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يُرَى
سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قَالَ سُهَيْلٌ وَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ الْبَقَرَ أَمْ لَا قَالُوا فَالْخَيْلُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ أَوْ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا قَالَ سُهَيْلٌ أَنَا
أَشُكُّ الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّتِي
هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيُعِدُّهَا لَهُ فَلَا تُغَيِّبُ شَيْئًا فِي بُطُونِهَا إِلَّا كَتَبَ
اللَّهُ لَهُ أَجْرًا وَلَوْ رَعَاهَا فِي مَرْجٍ مَا أَكَلَتْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا أَجْرًا وَلَوْ
سَقَاهَا مِنْ نَهَرٍ كَانَ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُغَيِّبُهَا فِي بُطُونِهَا أَجْرٌ حَتَّى ذَكَرَ الْأَجْرَ فِي أَبْوَالِهَا
وَأَرْوَاثِهَا وَلَوِ اسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خَطْوٍ تَخْطُوهَا أَجْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ
سِتْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكَرُّمًا وَتَجَمُّلًا وَلَا يَنْسَى حَقَّ ظُهُورِهَا وَبُطُونِهَا فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا وَأَمَّا الَّتِي
هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا أَشَرًا وَبَطَرًا وَبَذَخًا وَرِيَاءَ النَّاسِ فَذَاكَ الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ
وِزْرٌ قَالُوا فَالْحُمُرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةَ الْجَامِعَةَ الْفَاذَّةَ
مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۔ ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی صاحب کنز (یعنے خزانہ) والا ایسا نہین ہے جو زکوۃ ندیتا ہو مگر گرم کیا جاوے گا
وہ خزانہ اسکا جہنم کی آگ مین اور اوس کے تختے بنائے جاوین گے پھر داغی جاوین گی اس سے دونو کروٹین
اور ماتھا اوسکا جب تک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالے اپنے بندون کا اسنے بڑے دن مین جسکا اندازہ پچاس
ہزار برس ہے پھر اوسکی راہ نکلے جنت کو جانے کی یا دوزخ کو اور اور جو اونٹ والا ایسا ہو کہ انکی زکوۃ ندیتا
ہو وہ لٹایا جاوے گا ایک چٹیل زمین پر بین اور وہ اونٹ آوینگے نہایت فربہ ہو کر جیسے دنیا مین بہت فربہ
کے وقت تھے اور وہ اسکو روندینگے اور جب ان مین کا پچھلا اوسپر نکل جاوے گا اگلا پھر لوٹ آوے گا
(یہی صحیح ہے اوپر کی روایت مین وارد ہوا ہے کہ جب ان مین کا پہلا روندتا چلا جاویگا پچھلا آجاوے
گا یہ راوی کی غلطی ہے اسلیے کہ اس مین معنے صحیح نہین ہوتے (نووی) یہانتک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالے

الذہبی

اپنے بندون کا اتنے بڑے دن مین جسکا اندازہ پچاس ہزار برس ہے پھر اوسکی راہ نکالے جنت مین جانے
کی یا دوزخ مین اور جو بکری والا ان کی زکوۃ نہین دیتا وہ لٹایا جاوے گا ایک چٹیل برابر زمین مین اسے
وہ آوین گی بہت موٹی ہوکر جیسے دنیا مین تھین اور اسکو روندین گی اپنے کھرون سے اور کوچے گی
اپنے سینگون سے کہ ان مین کوئی سینگ موڑی ہوئی اور بے سینگ والی نہ ہوگی جب اول پھر سے پچھلی
گذر جاوے گی اگلی پھر آجاوے گی یہی عذاب ہوتا رہیگا جبتک اسہ فیصلہ کرے اپنے بندون کا اسے دن پر
جسکا اندازہ پچاس ہزار برس ہے تمہاری گنتی کے حساب سے پھر اسکی راہ نکالی جاوے گی جنت کیطرف یا
دوزخ کیطرف سہیل نے کہا اور مین نہین جانتا کہ بیل کا بھی ذکر آپ نے کیا یا نہین پھر عرض کی اور گھوڑے
اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا گھوڑون کی پیشانی مین بہتری یا فرمایا گھوڑے کی پیشانی مین بہتری بندھی ہے
سہیل نے کہا مجھے اوس مین شک ہے کہ آپ نے فرمایا ان مین بہتری ہے قیامت کے دن تک (یعنے
جہاد کا بڑا سامان گھوڑا ہے اور بہتری دین دنیا کی جہاد مین ہے) پھر فرمایا گھوڑے تین قسم ہین ایک تو
آدمی کے لیے ثواب ہے دوسرا پردہ ہے (اسکے عیبون کا) تیسرا وبال و عذاب ہے سو جو ثواب ہے وہ اس شخص
کا ہے جس نے گھوڑا باندھا اللہ کی راہ مین اور طیار رکھا اوسکے واسطے (یعنے جہاد کو) سو وہ تو جو خائب کرتا
ہے اپنے پیٹ مین اسہ اوسکے مالک کے لیے ثواب لکھتا ہے (یعنے اسکا دانہ چارہ سب موجب ثواب ہے) اور
اگر اوسکو کسی چراگاہ مین چرایا تو جو کچھ اوس نے کہایا اللہ نے اوسے ثواب مین لکھا یا جس نہر سے اس نے
پانی پلایا اوس کے ہر قطرہ پر جو اوس نے پیٹ مین اٹھایا ایک ثواب ہے یہانتک کہ اوسکی پیشاب اور لید
مین ثواب کا ذکر فرمایا اور اگر ایک دو ٹیلے پر کود گیا تو ہر قدم پر جو اوس نے دھرا ایک ثواب لکھا گیا اور جو مالک
کا پردہ ہے وہ اسکا گھوڑا ہے جس نے احسان کرنے کو اور اپنی خیل کے لیے باندھا اور اوسکی سواری کا حق
نہ بھولا (یعنے دوستون کو مانگ دیا کبھی کبھی غزا کو چڑھا لیا) اور نہ اوس کے پیٹ کا (یعنے دانے
چارے پانی مصالح کی خبر رکھے اوسکی تکلیف اور آرام مین اور جو وبال و عذاب ہے وہ اسکا گھوڑا ہے
جس سے اترانے اور سرکشی اور شرارت کرے اور لوگون کو دکھانے کے لیے باندھا سو وہ اوسپر وبال
ہے پھر عرض کی کہ گدہے کا حال فرمایئے اے رسول اللہ کے فرمایا اللہ نے مجھپر اوسکے لیے کوئی حکم نہین اوتارا
مگر یہ آیت جامع بے مثل فَمَنْ يَّعْمَلْ الآية عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ
ترجمہ سہیل سے دوسری سند سے بھی روایت آئی ہے عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَدَلَ

عقصاء عضباء وقال فيكوى بها جنبه وظهره ولم يذكر جبينه ترجمہ سہیل سے میری
سند سے یہی روایت آئی اور اوسمیں عضباء کا لفظ ہے اور پیشانی کے داغ کا ذکر نہیں عن ابی هريرة رضی
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال اذا لم يؤد المرء حق الله او الصدقة في ابله و
ساق الحديث بحديث سهيل عن ابيه ترجمہ ابی ہریرہ سے یہی روایت مروی ہوئی جو سہیل نے
اپنے باپ سے اور یہ روایت کی عن جابر بن عبد الله الانصاري يقول سمعت رسول الله صلی
الله علیه وسلم يقول ما من صاحب ابل لا يفعل فيها حقها الا جاءت يوم القيمة اكثر
ما كانت قط وتعد لها بقاع قرقر تستن عليه بقوائمها واخفافها ولا صاحب بقر لا يفعل
فيها حقها الا جاءت يوم القيمة اكثر ما كانت وتعد لها بقاع قرقر تنطحه بقرونها
وتطوه بقوائمها ولا صاحب غنم لا يفعل فيها حقها الا جاءت يوم القيمة اكثر ما كانت
وتعد لها بقاع قرقر تنطحه بقرونها وتطوه باظلافها ليس فيها جماء ولا منكسر قرنها ولا صاحب
كنز لا يفعل فيه حقه الا جاء كنزه يوم القيمة شجاعا اقرع يتبعه فاتحا فاه
فاذا اتاه فر منه فيناديه خذ كنزك الذي خبأته فانا عنه غني فاذا رأى ان لا
بد منه سلك يده في فيه فيقضمها قضم الفحل قال ابو الزبير سمعت عبيد بن عمير يقول
هذا القول ثم سألنا جابر بن عبد الله عن ذلك فقال مثل قول عبيد وقال ابو الزبير سمعت
عبيد بن عمير يقول قال رجل يا رسول الله ما حق الابل قال حلبها على الماء واعارة
دلوها واعارة محلبها ومنيحتها وحمل عليها في سبيل الله ترجمہ جابر نے کہا سنا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو اونٹ والا حق نہ ادا کرے وہ قیامت کے دن آوے گا اور وہ اونٹ
بھی بہت سے بہت ہو کر آوین گے اور مالک انکا ایک چٹیل زمین پر بٹھایا جاوے گا اور وہ اوسپر اپنے پیرون
اور کھرون سے کودین گے اور جو گائے والا اسکا حق نہ ادا کرے گا وہ قیامت کے دن آوین گی بہت سی
بہت اور اسکو بٹھا کر ایک چٹیل زمین میں اپنے سینگون سے کونچین گے اور پیرون سے روندینگی اور جو بکری
والا اسکا حق ادا نہیں کرتا وہ بھی قیامت کے دن بہت سی بہت ہو کر آوین گی اور اسکو ایک چٹیل زمین میں
بٹھا کر اپنے سینگون سے کونچے گی اور اپنے کھرون سے روندینگی اور ان میں بے سینگ کی کوئی نہ ہوگی
اور نہ کوئی سینگ ٹوٹی اور جو خزانہ والا ایسا ہے کہ اسکا حق ادا نہیں کرتا وہ قیامت کے دن آوے گا

ایک گنجا اژدہا بن کر (یعنے جس کی زہر کی تیزی سے اوس کے خود بال جھڑ جاتے ہین اور اپنی دم پر اتنا کھڑا ہوجاتا ہے کہ سوار کے سر تک اوسکا مونہہ پہنچ جاتا ہے) اور اسکے پیچھے لگے گا مونہہ کھولکر جب اوس کے پاس آوے گا تو مارک اوس سے بھاگے گا اور وہ پکارے گا کہ اے اپنا خزانہ جو تو نے چھپا رکھا تھا کہ مجھے اوسکی حاجت نہین ہے (شاید یہ ندا اللہ کیطرف سے ہوگی پھر جب وہ دیکھے گا کہ یہ مجھے نہین چھوڑتا تو اوس کے مُنہ مین ہاتھہ ڈالدے گا اور وہ اسے ایسا چبائیگا جیسے اونٹ چباتا ہے ابو الزبیر نے کہا ہم نے سنا عبید بن عمیر سے کہ وہ یہی بات کہتے تھے پھر ہمنے جابر سے پوچھا تو وہ بھی بولے مثل عبید بن عمیر کی اور ابو الزبیر نے کہا سنا مین نے عبید بن عمیر سے کہ ایک شخص نے عرض کی اے رسول اللہ کے اونٹ کا حق کیا ہے فرمایا اسکو پانی پر وہ لیجانا (کہ ہمیشہ جانورون کو آرام ہوتا ہے اور فقیرون کو کچھ دودھ مل جاتا ہے) اور اسکا دول مانگے کو دینا (یعنے پانی پلانے کا) اور اسکی زکوٰۃ نطفہ لینے کے لیے مانگے دینا اور اسکو اللہ کی راہ مین سواری مین دینا (یعنے جہاد مین) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُقْعِدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُورَةُ الْقَرْنِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَمَنِيحَتُهَا وَحَلْبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَا يُؤَدِّي زَكٰوتَهُ إِلَّا تَحَوَّلَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ حَيْثُ مَا ذَهَبَ وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ وَيُقَالُ هٰذَا مَالُكَ الَّذِي كُنْتَ تَبْخَلُ بِهِ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ترجمہ جابر بن عبداللہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اونٹ والا اور گائے والا اور بکری والا اوس کی زکوٰۃ نہین دیتا وہ قیامت کے دن بٹھایا جاوے گا ایک چٹیل زمین پر اور کھرون والا جانور اسکو اپنے کھرون سے روندے گا اور سینگون والا اپنے سینگون سے کھینچے گا اور سدن کوئی جانور بے سینگ کا نہ ہوگا نہ کوئی سینگ ٹوٹا ہوگا نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا ہے حق اسکا آپ نے فرمایا اسکے نر کو نطفہ کے لیے دینا اور اوسکی دول کو مانگے دینا اور اسکو دودھ پینے کے لیے مانگے دینا اور پانی جب پلا دیں اسکو دودھ لینا (اونٹون کو چوتھے پانچوین دن پانی پلانے کو لاتے ہین اور وہان فقرا جمع ہوتے ہین ہر وہان دودھنے مین بھی جانورون کو آرام ہوتا ہے اور فقرا کو بھی دودھ ملجاتا ہے) اور اللہ کی راہ مین انکو سواری اور بوجھ لادنے کو دینا اور جو صاحب مال اپنے مال کی زکوٰۃ نہین دیتا وہ مال اسکا قیامت کے دن ایک اژدہا گنجا

بنجاوے گا اور اپنے مالک کے پیچھے دوڑے گا جدہر وہ بھاگے گا اور وہ اس سے بھاگے گا پھر کہا جاویگا کہ یہ
وہی مال ہے جسمین تو بخیلی کرتا تہا (یعنے زکوۃ نہ دیتا تہا صدقہ فطر نہ ادا کرتا تہا) پھر جب وہ دیکھیگا کہ یہ میرا پیچھا نہ
چھوڑے گا تو اوس کے مونہہ مین ہاتہہ ڈالدے گا اور وہ اژدہا اسکا ہاتہہ ایسا چبا ڈالے گا جیسے اونٹ چباتا ہے

باب اِرْضَاءِ السُّعَاةِ زکوۃ کے تحصیلداروں کے راضی کرنے کا بیان **عَنْ** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُصَدِّقِیْنَ
یَاْتُوْنَنَا فَیَظْلِمُوْنَنَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِیْکُمْ قَالَ جَرِیْرٌ
مَا صَدَرَ عَنِّیْ مُصَدِّقٌ مُنْذُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَهُوَ عَنِّیْ
رَاضٍ ترجمہ جریر نے کہا چند لوگ گاؤن کے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور عرض کی بعضے
تحصیلدار ہمارے پاس آتے ہین اور وہ ہمپر زیادتی کرتے ہین (یعنے جانور اچھے سے اچھا لیتے ہین حالانکہ
متوسط لینا چاہیے) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم راضی کر دیا کرو اپنے تحصیلداروں کو (یعنی
اگرچہ وہ تمپر زیادتی بھی کرین) جریر نے کہا جب سے مین نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کوئی
تحصیلدار میرے پاس سے نہین گیا مگر خوش ہوکر **ف** یعنے اُن سے نرمی سے بات کر دی تکرار نہ کر و جو حق
زکوۃ ہے اوسکو بخوشی ادا کرو اور اُس زیادتی سے ہے تحصیلداروں کی وہ زیادتی مراد ہے جس سے فاسق نہ ہو
ورنہ درصورت فسق کے وہ قابل عزل ہے اور اس صورت مین حد شرعی سے زیادہ اوسکو دینا روا نہین

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** تَغْلِیْظِ
عُقُوْبَةِ مَنْ لَّا یُؤَدِّی الزَّکٰوةَ زکوۃ نہ دینے کی سختی عذاب کی **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَیْتُ اِلَی
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ
الْکَعْبَةِ قَالَ فَجِئْتُ حَتّٰی جَلَسْتُ فَلَمْ اَتَقَارَّ اَنْ قُمْتُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مَنْ
هُمْ قَالَ هُمُ الْاَکْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَ
مِنْ خَلْفِہٖ وَعَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَّلَا بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَّا
یُؤَدِّیْ زَکٰوتَهَا اِلَّا جَاءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْظَمَ مَا کَانَتْ اَسْمَنَهٗ تَطَؤُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَ
تَطَاُہٗ بِاَظْلَافِهَا کُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرٰیهَا عَادَتْ عَلَیْہِ اُوْلٰهَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ
ابوذر نے کہا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا اور آپ کعبہ کے سایہ مین بیٹھے ہوئے تہے

جب مجھکو دیکھا فرمایا وہی نقصان والے ہین رب کعبہ کی قسم تب مین آپکے پاس آیا اور بیٹھ گیا اور نہ ٹھہر سکا کہ کھڑا ہوگیا اور عرض کی اے رسول اللہ میرے ماباپ آپ پر فدا ہون کون ہین آپنے فرمایا وہ بہت مال والے ہین مگر جس نے خرچ کیا ادہر اور ادہر اور جدہر مناسب ہوا اور دیا آگے سے اور پیچھے سے اور دہنے سے اور بائین سے اور ایسے لوگ تھوڑے ہین (یعنے جہان دین کی تائید اور خدا رسول کی مرضی دیکھی دہان بے تکلف خرچ کیا) اور جو اونٹ والا گائے والا بکری والا کہ اونکی زکوۃ نہین دیتا قیامت کے دن آوینگے وہ جانور اون سب دنون سے موٹے ہوکر اور چربیلے جیسے دنیا مین تھے اور اپنے سینگون کی اس کو پہنچین گے اور اپنے کھرون سے اسکو روندین گے جب پچھلا اسکا گذر جاوے گا اگلا پھر اوسپر آجاوے گا یہی عذاب ہوتا رہے گا جب تک فیصلہ ہو بندون کا **عن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَنْتَهَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَةِ فَذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا عَلَی الْاَرْضِ رَجُلٌ یَّمُوْتُ فَیَدَعُ اِبِلًا اَوْ بَقَرًا اَوْ غَنَمًا لَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَهَا **ترجمہ** ابوذر سے دوسری سند سے وہی روایت مروی ہے مگر اسمین اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اوس پروردگار کی کہ میرے جان اوس کے ہاتھ مین ہے کہ جو زمین پر مرجاوے اور اونٹ اور گائے اور بکری چھوڑجاوے اور اوسکی زکوۃ نہ دیوے آگے وہی حدیث بیان کی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ اُحُدًا ذَهَبًا تَاْتِیْ عَلَیَّ ثَالِثَةٌ وَّعِنْدِیْ مِنْهُ دِیْنَارٌ اِلَّا دِیْنَارًا اَرْصُدُهٗ لِدَیْنٍ عَلَیَّ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ آرزو نہین کہ یہ احد کا پہاڑ میرے لیے سونا ہوجاوے اور تین دن سے زیادہ میرے پاس ایک دینار ہی باقی رہے مگر وہ دینار کہ مین اپنے کسی قرضخواہ کے دینے کو اٹھا رکھون **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرَّةِ الْمَدِیْنَةِ عِشَاءً وَنَحْنُ نَنْظُرُ اِلٰی اُحُدٍ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنَّ اُحُدًا ذَاکَ عِنْدِیْ ذَهَبًا اُمْسِیْ ثَالِثَةٌ وَّعِنْدِیْ مِنْهُ دِیْنَارٌ اِلَّا دِیْنَارًا اُرْصِدُهٗ لِدَیْنٍ اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِهٖ فِیْ عِبَادِ اللّٰهِ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَهٰکَذَا عَنْ شِمَالِهٖ قَالَ ثُمَّ مَشَیْنَا فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْاَکْثَرِیْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا مِثْلَ مَا صَنَعَ فِی الْمَرَّةِ الْاُوْلٰی

قال ثم مشينا قال يا ابا ذر كما انت حتى آتيك قال فانطلق حتى توارى عني قال سمعت
لغطا وسمعت صوتا قال فقلت لعل رسول الله صلى الله عليه وسلم عرض له قال فهممت
ان اتبعه قال ثم ذكرت قوله لا تبرح حتى آتيك قال فانتظرته فلما جاء ذكرت له
الذي سمعت فقال ذاك جبريل اتاني فقال من مات من امتك لا يشرك بالله شيئا
دخل الجنة قال قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق ترجمہ ابی ذر نے کہا
مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا مدینہ کی کنکریلی زمین مین بعد دوپہر کے اور ہم احد کو دیکھ
رہے تھے تب مجھسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر مین نے عرض کی حاضر ہون اے رسول
اللہ کے آپ نے فرمایا مین نہین چاہتا کہ یہ احد میرے پاس سونا ہوکر تین دن ہی اسمین سے ایک دینار میرے
پاس بچے مگر وہ دینار کہ مین کسی قرض کے سبب سے اٹھا رکھون اور اگر یہ سونا ہوجاوے تو مین اللہ کے بندون
مین یون یون باٹون اور آپنے اپنے آگے ایک لب بہر کر اشارہ کیا اور اسیطرح داہنے اور بائین اشارہ کیا
ابوذر نے کہا پھر ہم چلے اور آپ نے فرمایا اے ابوذر اور مین نے عرض کی حاضر ہون اے رسول اللہ کے آپنے
فرمایا بہت مال والے وہی ہین جو اب کم پانے والے ہین قیامت کے دن (یعنے زہد کے درجات عالیہ سے محروم رہینگے
مگر جس نے خرچ کیا ادہر ادہر اور جدہر مناسب ہوا آپنے پھر ویسا ہی اشارہ کیا جیسے پہلے کیا تھا پھر ہم چلے اور
آپنے فرمایا اے ابوذر تم یونہی رہنا جیسے اب ہو (یعنے یہان سے کہین جانا نہین جبتک مین نہ آؤن اور پھر
آپ چلے گئے یہانتک کہ میری نظرون سے غائب ہوگئے پھر مین نے کچھ گنگناہٹ اور آواز سنی اور دل
مین کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی دشمن ملا ہو اور مین نے ارادہ کیا کہ آپکے پیچھے جاؤن اتنے
مین یاد آیا کہ آپنے فرمایا تھا یہین رہنا جب تک مین نہ آؤن تمہارے پاس سو غرض مین آپکا منتظر رہا پھر آپ
جب تشریف لائے تو مین نے اس آواز کا جو سنی تھی آپسے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تھے ان
کے اوپر سلامتی ہو اور وہ میرے پاس آئے اور انہون نے فرمایا کہ جو مرے آپکی امت سے اور شریک نہ کیا
ہو اوس نے اللہ کا کسی چیز کو (یعنے پختہ شدہ جھنڈے نیزے گورو چلہ بنی دولی بھوت وپری کو) وہ جنت مین
جاویگا (یعنے بعد سزا پانے اپنے گناہون کے یا بخشے جانے کے بسبب رحمت کاملہ ارحم الراحمین
کے یا بشفاعت انبیاء اولیا کے) مین نے کہا اگرچہ اوس نے زنا کی ہو اور چوری کی ہو جبرئیل نے کہا اگرچہ
اوسنے زنا اور چوری بھی کی ہو ف اس حدیث مین ترغیب ہے صدقہ پر تمام امور خیر مین اور اشارہ

ہے اس طرف کہ کوئی امر خیر مین مال کو نہ دے بلکہ جو بات ترقی ایمان و اسلام اور رفاہ عام کی ہو سب مین بدل خوشی مال کو خرچ کرے یہی شکریہ ہے بہت مال ہونے کا نہ یہ کہ اپنی ہوائے نفسانی اور تقاضائے شیطانی مین اسراف کیا کرے اور اس روایت سے اور پچھلی دو آیتین گذرین ان سے معلوم ہوا کہ قسم بغیر ضرورت کے تاکید کلام کے لیے بھی کھانا درست ہے اور احادیث صحیحہ مین ایسی قسمین بہت آئی ہین اور اہل سنت کا ایک بہت بڑا مسئلہ اس حدیث سے ثابت ہوا جسکا معتزلہ نے انکار کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اصحاب کبائر یعنی جو لوگ کبیرہ گناہون مین آلودہ ہوئے ہین اور توحید پر مرے ہین وہ دوزخ سے نکلین گے اور جنت مین جاوین گے اگرچہ ایک مدت اپنے گناہون کی سزا پانے کو دوزخ مین مقیم و معذب رہین اور خوارج نے بھی اسکا انکار کیا ہے اور دنیا اور چوری معلوم ہوا کہ تمام کبائر مین زیادہ بیحیائی کی بات ہے عن ابی ذر قال خرجت لیلۃ من اللیالی فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی وحدہ لیس معہ انسان قال فظننت انہ یکرہ ان یمشی معہ احد قال فجعلت امشی فی ظل القمر فالتفت فرانی فقال من ھذا فقلت ابوذر جعلنی اللہ فداک قال یا اباذر تعال قال فمشیت معہ ساعۃ فقال ان الاکثرین ھم المقلون یوم القیمۃ الا من اعطاہ اللہ خیرا فنفح فیہ یمینہ و شمالہ و بین یدیہ و وراءہ و عمل فیہ خیرا قال فمشیت معہ ساعۃ فقال اجلس ھھنا قال فاجلسنی فی قاع حولہ حجارۃ فقال لی اجلس ھاھنا حتی ارجع الیک قال فانطلق فی الحرۃ حتی لا ادرہ فلبث عنی فاطال اللبث ثم انی سمعتہ وھو مقبل وھو یقول وان سرق وان زنی قال فلما جاء لم اصبر فقلت یا نبی اللہ جعلنی اللہ فداک من تکلم فی جانب الحرۃ ما سمعت احدا یرجع الیک شیئا قال ذاک جبریل عرض لی فی جانب الحرۃ فقال بشر امتک انہ من مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ قلت یا جبریل وان سرق وان زنی قال نعم قال قلت وان سرق وان زنی قال نعم قال قلت وان سرق وان زنی قال نعم وان شرب الخمر ترجمہ ابوذر نے کہا مین نکلا ایک رات اور دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے چلے جاتے ہین کوئی آپ کے ساتھ نہین ہے تو مین سمجھا کہ آپ کو منظور ہے کہ کوئی ساتھ نہ آوے (ورنہ صحابہ کب آپ کو اکیلا چھوڑتے تھے) تو مین یہ سمجھکر چاندنی کے سایہ مین چلنے لگا (تاکہ حضرت انکو نہ دیکھین) تو آپ نے میری طرف مڑکر دیکھا اور فرمایا یہ کون ہے مین نے

عرض کی ابوذر امیں تجھکو آپ پر سے فدا کرے آپ نے ابوذر آدر پھر آپ کے ساتھ مین چلا تھوڑی دیر اور آپ نے فرمایا
جو لوگ دنیا مین بہت مال والے ہین وہ کم درجہ والے ہین قیامت کے دن مگر جسے اللہ تعالی مال دیوے اور وہ پھونک
پر اور داہنے اور بائین اور آگے اور پیچھے اور کرے اس مال سے بہت خوبیان پھر انہون نے کہا مین
آپ کے ساتھ تھوڑی دیر ٹھہرا رہا پھر آپ نے فرمایا یہان بیٹھو اور مجھے ایک صاف زمین مین بٹھا دیا گرد اوس کے
کالے پتھر تھے اور مجھسے فرمایا تم یہین بیٹھے رہو جبتک مین لوٹ کر آؤن اور آپ چلے گئے اون پتھرون مین یہانتک
کہ مین آپ کو نہ دیکھتا تھا اور وہان بہت دیر تک ٹھیرے رہے پھر مین نے سنا کہ آپ کہتے تھے کہ اگر چوری
کرے اور زنا کرے پھر آئے تو مجھسے صبر نہ ہوسکا اور مین نے کہا اے نبی اللہ کے اللہ تعالی مجھے آپ پر فدا کرے
(سبحان اللہ یہ کمال عشق اور محبت کا فقرہ ہے کہ صحابہ کے زبان زد رہتا تھا رضی اللہ عنہم) کون تھا اون
کالے پتھرون مین مین نے تو کسی کو نہ دیکھا جو آپ کو جواب دیتا آپ نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے کہ وہ
میرے آگے آئے ان پتھرون مین اور مجھ سے فرمایا بشارت دو اپنی امت کو کہ جو مرا اور اوس نے اللہ کے ساتھ
کسی چیز کو شریک نہ کیا داخل ہوگا وہ جنت مین مینے کہا اے جبرئیل اگرچہ وہ چوری کرے اور زنا کرے انہون
نے کہا ہان مین نے پھر دوبارہ کہا اگرچہ وہ چوری کرے یا زنا کرے انہون نے کہا ہان مین نے پھر تیسری بار
کہا اگرچہ وہ چوری اور زنا کرے انہون نے کہا ہان اگرچہ وہ شراب بھی پیے ف نووی نے کہا
اس سے شراب کی سخت مذمت معلوم ہوئی کہ گویا ذہن مین جبرئیل کے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ بات
بڑا گناہ تھا اور چوری اور زنا سے بڑھکر تھا جب اسکو ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعجب دور کرنے

کو عن الاحنف بن قیس قال قدمت المدینۃ فبینا انا فی حلقۃ فیھا ملأ من قریش اذ
جاء رجل اخشن الثیاب اخشن الجسد اخشن الوجہ فقام علیھم فقال بشر الکانزین
برضف یحمی علیہ فی نار جھنم فیوضع علی حلمۃ ثدی احدھم حتی یخرج من
نغض کتفیہ ویوضع علی نغض کتفیہ حتی یخرج من حلمۃ ثدییہ یتزلزل
قال فوضع القوم رؤسھم فما رأیت احدا منھم رجع الیہ شیئا قال فادبر وا تبعتہ
حتی جلس الی ساریۃ فقلت ما رأیت ھؤلاء الا کرھوا ما قلت لھم فقال ان
ھؤلاء لا یعقلون شیئا ان خلیلی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم دعانی فاجبتہ
فقال اتری احدا فنظرت ما علی من الشمس وانا اظن انہ یبعثنی فی حاجۃ لہ فقلت

اراکہ قال ما یسرنی ان لی بمثلہ ذھبا انفقہ کلہ الا ثلاثۃ دنانیر ثم ھؤلاء لا یجمعون
الدنیا لا یعقلون شیئا قال قلت مالک ولاخوتک من قریش لا تعتریھم وتصیب منھم
قال لا وربک لا اسالھم عن دنیا ولا استفتیھم عن دین حتی الحق باللہ ورسولہ ترجمہ
احنف نے کہا مین مدینہ مین آیا اور ایک حلقہ مین بیٹھا تھا کہ اوس مین قریش کے سردار تھے کہ ایک شخص آیا
موٹے کپڑے پہنے ہوئے سخت جسم والا اور سخت چہرہ والا اور ان کے پاس کھڑا ہوا اور کہا کہ خوشخبری
دو مال جمع کرنے والون کو گرم پتھر کی جو جہنم کی آگ مین تپایا جاوے گا اور اوسکی چھاتی کی نوک پر رکھا
جاوے گا یہانتک کہ شانے کی ہڈی سے پھوٹ نکلیگا اور شانے کی ہڈی پر رکھا جاوے گا تو چھاتیون
کی نوک سے پھوٹ نکلیگا وہ پتھر ایسا ہی ہلتا ہوا آر پار ہوتا رہے گا کہا راوی نے پھر جھکا لیے لوگون نے
اپنے سر اور مین نے اون مین سے کسی کو نہ دیکھا کہ انکو کچھ جواب دیتا اور پھر وہ پھرے اور مین اُن کے
پیچھے ہوا (کیون نہون یہ طالب حدیث ہین) یہانتک کہ ایک کھنبے کے پاس بیٹھ گئے اور مین نے کہا کہ میرے
تو یہی خیال کرتا ہون کہ آپ نے جو کچھ کہا انکو بہت برا لگا تو انہون نے فرمایا کہ یہ کچھ عقل نہین رکھتے (یعنے
دین کی) اور میرے دوست ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بلایا اور مین گیا اور فرمایا کہ تم کوہ احد کو
دیکھتے ہو مین نے اپنے اوپر کی دھوپ کو خیال کیا اور یہ سمجھا کہ شاید آپ مجھکو کسی اپنے کام کو وہان بھیجا
چاہتے ہین اور مین نے عرض کی کہ ہان دیکھتا ہون آپنے فرمایا کہ مین یہ نہین چاہتا کہ اس کے پاڑ کے
برابر سونا ہو اور اگر ہو بھی تو مین خرچ کردون مگر تین دینار (دینے جنکا اور پہ ذکر ہوا کہ قرض کے لیے رکھلو)
پر یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہین اور کچھ نہین سمجھتے پھر مین نے اون سے کہا کہ تمہارا اپنے بھائیون قریش کے ساتھ
کیا حال ہے کہ تم اُن کے پاس کسی حاجت کے لیے نہین جاتے اور نہ اون سے کچھ لیتے ہو انہون نے کہا مجھ
قسم ہے تمہارے رب کی کہ نہ مین اون سے دنیا مانگون گا نہ دین مین کچھ پوچھون گا (اس لیے
کہ مین ان سے زیادہ جانتا ہون) یہان تک کہ ملون گا مین اللہ سے اور اس کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سے ۱۲ اس حدیث مین تعلیم ہے زہد اور بے رغبتی کی دنیا سے
اور تہدید اور تنبیہ ہے مانعان زکوۃ کو اور جمہور کے نزدیک کنز جسکی برائی قرآن مین اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ
الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ مین آئی ہے اور اسی طرح اس حدیث مین وہی جس مال کی زکوۃ نہ دیجاوے اور جب زکوۃ
دیا جاوے پھر وہ کنز نہ رہا خواہ وہ زیر زمین ہو یا کم اور حضرت ابوذر امیر الزاہدین کا مذہب یہ تھا کہ جو اپنی حاجت

ضروری سے زیادہ آدمی رکھنا چھوڑدے وہ سب کنز ہے غرض ان کا مذہب مشہور وہی ہے مگر صحیح وہی ہے جو جمہور کا مذہب مذکور ہوا **عَنْ** اَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ فِيْ نَفَرٍ فَمَرَّ اَبُوْذَرٍّ وَهُوَ يَقُوْلُ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِكَيٍّ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوْبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ اَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ قَالَ ثُمَّ تَنَحّٰى فَقَعَدَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا اَبُوْذَرٍّ قَالَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ قُبَيْلُ قَالَ مَا قُلْتُ اِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ مَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْعَطَاءِ قَالَ خُذْهُ فَاِنَّ فِيْهِ الْيَوْمَ مَعُوْنَةً فَاِذَا كَانَ ثَمَنًا لِدِيْنِكَ فَدَعْهُ

ترجمہ احنف بن قیس نے کہا میں چند لوگوں میں قریش کے بیٹھا ہوا تھا اور ابوذر آئے اور فرمانے لگے بشارت دو کنز جمع کرنے والوں کو ایسے داغ سے جو ان کے پیٹ پر لگائے جاوینگے اور ان کے کروٹوں سے نکل جاوینگے اور انکی گدیوں میں لگائے جاوینگے تو انکی پیشانیوں سے نکل آوینگے پھر وہ کنارے ہو گئے اور میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا یہ ابوذر ہیں اور میں ان کیطرف کھڑا ہوا اور میں نے کہا یہ کیا تھا جو میں نے سنا کہ ابھی آپ کہہ رہے تھے انہوں نے کہا میں وہ ہی کہہ رہا تھا جو سنا میں نے ان کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر میں نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں اس عطا میں (یعنے جو مال غنیمت سے امراء مسلمانوں کو دیا کرتے ہیں) انہوں نے فرمایا تم اسکو لیتے رہو کہ اسمیں مدد خرچ ہے پھر جب یہ تمہارے دین کی قیمت ہو جاوے تب چھوڑ دینا (یعنے دینے والے تم سے مدہنت فی الدین چاہیں تو لینا چھوڑ دینا)

بَابُ الْحَثِّ عَلَى النَّفَقَةِ وَتَبْشِيْرِ الْمُنْفِقِ بِالْخَلَفِ باب سخاوت کی فضیلت میں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلْاٰنُ سَحَّاءُ لَا يَغِيْضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ترجمہ ابوہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے خرچ کر کہ میں بھی تیرے اوپر خرچ کروں اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے رات دن کے خرچ کرنے سے کچھ کم نہیں ہوتا **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہاتھ ایک چیز ہے بلا کیفیت کہ اللہ پاک کے لیئے ثابت ہے اور اسی سے خرچ فرماتا ہے اور پکڑتا ہے اور تولتا ہے اور دونوں ہاتھ اسکے قرآن سے ثابت ہیں کہ فرماتا ہے لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اور فرماتا ہے بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ اور ان آیتوں سے اور بہت سی حدیثوں سے جنمیں دونوں ہاتھ کا ذکر ہے بخوبی ثابت ہوا کہ یہ صفت قدرت کی مغایر ہے ورنہ قدرت کا تثنیہ محال ہے

فائدہ بیان اللہ پاک کے ہاتھوں کا

پس تاویل اُن کے قدرت سے باطل ہے اور یہ قول ہے جہمیہ اور معتزلہ کا چنانچہ تصریح کی اسکی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصیت نامہ مین جو فقہ اکبر مشہور ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ قَالَ لِیْ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْکَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمِیْنُ اللّٰہِ مَلْاٰی لَا یَغِیْضُھَا سَحَّاءُ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ اَرَاَیْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَغِضْ مَا فِیْ یَمِیْنِہٖ قَالَ وَعَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ وَبِیَدِہِ الْاُخْرٰی الْقَبْضُ یَرْفَعُ وَیَخْفِضُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ تم لوگون پر خرچ کرو مین تم پر خرچ کرون اور فرمایا کہ اللہ کا سیدھا ہاتھہ بھرا ہوا ہے کم نہین ہوتا رات دن کے خرچ کرنے سے بھلا غور تو کرو کہ کیا کچھ خرچ کیا ہوگا جب سے آسمان اور زمین کو بنایا تو اب تک ذرا بھی کم نہین ہوا جو اوس کے سیدھے ہاتھہ مین ہے اور عرش اسکا پانی پر ہے اور اوس کے دوسرے ہاتھہ مین موت ہے اور جسکو چاہتا ہے بلند کرتا ہے جسکو چاہتا ہے پست کرتا ہے ف اس حدیث مین تصریح ہے کہ اوس تعالیٰ شانہ کے دو ہاتھہ ہین اور تاویل ہاتھہ کی قدرت سے باطل ہے اور صحابہ اور تابعین اور تمام اسلاف صالحین انپر بغیر تاویل ایمان لاتے رہے اور محالات سے ہے یہ امر کہ تاویل ضرور ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے نہ بیان فرماتے یہانتک کہ گذار دنیا سے تشریف لیجاتے اور اصول مین ثابت ہوچکا ہے کہ تاخیر بیان کی اس کے وقت سے جائز نہین اور یہ بھی محال ہے کہ صحابہ کے کان مین لفظ ید کا جسکی اردو ہاتھہ ہے پڑتا اور ان کے عقیدون کے خلاف ہوتا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مراد کو جو حقیقت مین اس لفظ سے مبائنت رکھتی ہو دریافت نہ کرتے اور سلف صالحین صحابہ سے نہ پوچھتے پس معلوم ہوا کہ یہ تاویل باطل ہے اور بہ تقلید فلاسفہ مسلمانون مین پھیلی ہے پس مومن کامل کو ضرور ہے کہ ان سب صفات پر جیسے کتاب و سنت مین وارد ہوئے ہین ایمان رکھے اور کیفیت اسکی خدا کے سپرد کرے یہی طریقہ ہے اسلاف صالحین کا صحابہ و تابعین سے اور ائمہ مجتہدین سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اس روایت مین جو لفظ فیض وارد ہوا ہے یہ دو طرح مروی ہوا ایک قاف اور بے کے ساتھہ اور یہی مشہور روایت ہے اور معنے اس کے موت کے ہے جیسے ترجمہ مین مذکور ہوئے دوسری فا اور بے کے ساتھہ اسکے معنے احسان اور عطا اور رزق واسع کے ہین اور بلندی اور پستی

سے مراد کشادگی اور تنگی رزق کی ہے **باب** فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوكِ وَاثْمِ مَنْ ضَيَّعَهُمْ اَوْ حَبَسَ نَفَقَتَهُمْ عَنْهُمْ باب اہل وعیال کے خرچ کے بیان مین **عَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى اَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُو قِلَابَةَ وَبَدَاَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ اَبُو قِلَابَةَ وَاَيُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ صِغَارٍ يُعِفُّهُمْ اَوْ يَنْفَعُهُمُ اللّٰهُ بِهِ وَيُغْنِيهِمْ ترجمہ ثوبان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر اشرفی جسکو آدمی خرچ کرتا ہے وہ ہے جسے اپنے گھر والون پر خرچ کرتا ہے (اسلیے کہ بعضے انمین سے ایسے ہین کہ اون کا نفقہ فرض ہے جیسے بیوی صغیر اولاد) اور اسیطرح وہ اشرفی جسکو اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اللہ کی راہ مین (یعنے جہاد مین) اور وہ اشرفی جسکو خرچ کرتا ہے اپنے رفیقون پر اللہ کی راہ مین اور ابو قلابہ نے کہا شروع کیا عیال سے پھر کہا ابو قلابہ نے کہ اوس سے بڑھکر کسکا ثواب ہے جو اپنے چھوٹے بچون پر خرچ کرتا ہے یا نفع دیوے انکو اللہ پاک اوس کے سبب سے اور بے پرواہ کردے انکو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے آدمی کو نفقات واجبہ مین خرچ کرنا ضرور ہے پھر نفقات مستحبہ مین جب واجبات سے فاضل ہو **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارٌ اَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ وَدِينَارٌ اَنْفَقْتَهُ عَلَى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِي اَنْفَقْتَهُ عَلَى اَهْلِكَ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک اشرفی تمنے اللہ کی راہ مین دی اور ایک اپنے غلام پر خرچ کی (یا کسی غلام کے آزاد ہونے مین دی) اور ایک مسکین کو دی اور ایک اپنے گھر والون پر خرچی تو ثواب کی رو سے بڑی وہی اشرفی ہے جو اپنے گھر والون پر خرچی **عَنْ** خَيْثَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِذْ جَاءَهُ قَهْرَمَانٌ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ اَعْطَيْتَ الرَّقِيقَ قُوتَهُمْ قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَاَعْطِهِمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوتَهُ ترجمہ خیثمہ نے کہا ہم عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کا داروغہ آیا اور انہون نے پوچھا کہ تمنے غلامون کو خرچ دیدیا اوس نے کہا نہین انہون نے کہا دیدو اسلیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کو اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جسکو خرچ دیتا ہے اوسکا خرچ روک رکھے **باب**

لا یبتدیٔ فی النفقۃ بالنفس ثم اھلہ ثم القرابۃ باب پہلے اپنے ذات پر پھر اپنے گھر والون پر پھر قرابت والونپر خرچ کرنے کا بیان **عن** جابر انہ قال اعتق رجل من بنی عذرۃ عبدا لہ عن دبر فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الک مال غیرہ قال لا قال من یشتریہ منی فاشتراہ نعیم بن عبد اللہ العدوی بثمان مائۃ درھم فجاء بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدفعھا الیہ ثم قال ابدا بنفسک فتصدق علیھا فان فضل شیء فلاھلک فان فضل عن اھلک شیء فلذی قرابتک فان فضل عن ذی قرابتک شیء فھکذا وھکذا یقول فبین یدیک وعن یمینک وعن شمالک **ترجمہ** جابر نے کہا ایک شخص نے ایک غلام آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد (یعنے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے) اور اس کی خبر پہونچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو آپ نے فرمایا تیرے پاس اور مال ہے اوس نے کہا نہین تب آپ نے فرمایا کون خریدتا ہے اسکو مجھ سے تو نعیم نے اوسکو آٹھسو درہم کو خرید لیا اور درہم حضرت پاس لے آئے آپ نے مالک غلام کو دیے اور فرمایا کہ پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو پھر اگر بچے تو اپنے گھر والون پر پھر بچے تو اپنے ناطے والونپر پھر بچے تو ادھر ادھر اور اشارہ کرتے تھے آپ آگے اور داہنے اور بائین **ف** نووی نے فرمایا اسحدیث مین کئی فائدے ہین ایک تو مال خرچ کرنے کی ترتیب دوسرے جب دو خرچ آن پڑین تو اس مین سے جسکی تاکید زیادہ ہو اوسکو مقدم رکھنا تیسرے یہ کہ جب مال ضرورت سے زیادہ ہو تو جمیع انواع خیر مین خرچ کرے نہ ایک نوع خاص مین چوتھے معلوم ہوا کہ بیع مدبر کی روا ہے اور مدبر وہی غلام ہے جس سے میان کہے کہ میرے بعد تو آزاد ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ بیع مدبر روا ہے اور امام مالک اور انکے اصحاب کا مذہب ہے کہ روا نہین مگر جبکہ مالک پر قرض ہو اور یہ حدیث صاف انپر حجت ہے **عن** جابر ان رجلا من الانصار یقال لہ ابو مذکور اعتق غلاما لہ عن دبر یقال لہ یعقوب وساق الحدیث بمعنی حدیث اللیث **ترجمہ** جابر سے دوسری سند مذکور ہے اور اس سے بھی وہی روایت مروی ہوئی اتنی بات زیادہ ہے کہ اس مالک کا نام ابو مذکور تھا اور غلام کا یعقوب **باب** فضل النفقۃ والصدقۃ علی الاقربین والزوج والاولاد والوالدین ولو کانوا مشرکین **باب** فضیلت مین خرچ اور صدقہ کے اقربا اور زوج اور اولاد اور ماباپ کے اگرچہ مشرک ہون

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا وَكَانَ اَحَبُّ
اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا
وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ اَرْجُوْ
بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيْهَا وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي
الْاَقْرَبِيْنَ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ

ترجمہ انس نے کہا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ مدینہ میں بہت مالدار تھے اور بہت محبوب مال ان کا بیرحا ایک باغ تھا مسجد نبوی کے آگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں جاتے تھے اور اسکا میٹھا پانی پیتے تھے انس نے کہا جب یہ آیت اتری کہ نہ پہنچو گے تم نیکی کی حد کو جب تک نہ خرچ کرو گے اپنی محبوب چیزوں کو اللہ کی راہ میں تو ابوطلحہ نے کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ تم نیکی کی حد کو نہ پہنچو گے جب تک اپنے محبوب مال نہ خرچو اور میرے سب مالوں میں زیادہ محبوب بیرحا ہے اور وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور میں اللہ سے اسکو ثواب کا اور اس کے آخرت میں جمع ہو جانے کا اللہ کے پاس امیدوار ہوں سو اسکو آپ جہاں چاہیں رکھدیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خوب یہ تو بڑے نفع کا مال ہے یہ تو بڑے نفع کا مال ہے میں نے سنا جو تم نے کہا اور میں مناسب جانتا ہوں کہ تم اسے اپنے عزیزوں میں بانٹ دو پھر اوسکو ابوطلحہ نے اپنے عزیزوں اور چچازاد بھائیوں میں بانٹ دیا **ف** نووی نے فرمایا اس سے کئی فائدے ہوئے اول یہ کہ جائز ہے یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور مطرف بن عبداللہ بن شخیر کہتے تھے کہ یہ روا نہیں بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اللہ نے فرمایا اور مضارع کا صیغہ بولنا روا نہیں غرض یہ حدیث اوں پر حجت ہے دوسرے یہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے صدقات اور خیرات میں اہل علم و فضل سے مشورہ لینا جیسے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ لیا۔ اور معلوم ہوا کہ صدقہ عزیزوں قریبوں کو دینا افضل ہے بہ نسبت غیروں کے جب عزیز محتاج ہوں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب قرابت قریبہ کے لوگ نہ ہوں تو قرابت بعیدہ والوں کو دے اس لیے کہ ابوطلحہ نے وہ

بابع ابی بن کعب اور حسان بن ثابت کو تقسیم کیا اور وہ ان کی ساتوین داد امین جاکر ملتے ہین چنانچہ اگر
آتا ہے **عن** انس قال لما نزلت هذه الآية لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون قال
ابو طلحة اراى ربنا يسالنا من اموالنا فاشهدك يا رسول الله اني قد جعلت ارضي
بيرحاء لله قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلها في قرابتك قال فجعلها في
حسان بن ثابت وابي بن كعب **ترجمہ** انس نے کہا جب آیتہ مذکورا تری ابوطلحہ نے کہا ہم دیکھتے
ہین کہ ہمارا پالنے والا رزق دینے والا ہمارے مال طلب فرماتا ہے (اور ہم کو نہایت فخر کی جگہ ہے
کہ شاہنشاہ عالی جاہ بے پروہ ادنی غلام سے کوئی شے طلب فرماوے زہے وزہے قسمت) سو مین
گواہ کرتا ہون آپ کو اے رسول اللہ کہ مین نے اپنی زمین جسکا نام بیرحا ہے اللہ کے نذر کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے قرابت والون کو دیدو سو انہون نے حسان اور ابی بن کعب کو بانٹ
دیا **عن** میمونة بنت الحارث انها اعتقت وليدة في زمان رسول الله صلى الله عليه
وسلم فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لو اعطيتيها اخوالك كان
اعظم لاجرك **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہے کہ انہون نے ایک لونڈی آزاد کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ مین اور اسکا ذکر کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو آپ نے
فرمایا اگر تم اوسکو اپنے ماموں کو دے دیتین تو بڑا ثواب ہوتا **ف** اور بخاری مین اسیلی کی
روایت مین اخوانک وارد ہوا ہے یعنی تم اگر اپنی بہنون کو دیتی تو بہت ثواب ہوتا اور دونون روایتین
صحیح ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون بار ایسا ہی فرمایا اور اس مین ماں کے اقارب کے
ساتھہ سلوک کرنا ہے کہ ماں کا حق بڑا ہے **عن** زينب امرأة عبد الله قالت قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم تصدقن يا معشر النساء ولو من حليكن قالت فرجعت الى
عبد الله فقلت انك رجل خفيف ذات اليد وان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد امرنا
بالصدقة فاته فاسله فان كان ذلك يجزي عني والا صرفتها الى غيركم قالت
فقال لي عبد الله بل ائتيه انت قالت فانطلقت فاذا امرأة من الانصار ببابه رسول
الله صلى الله عليه وسلم حاجتي حاجتها قالت وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد
القيت عليه المهابة قالت فخرج علينا بلال فقلنا له ائت رسول الله صلى الله عليه

فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ بِالْبَابِ يَسْاَلَانِكَ اَتَجْزِي الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ
فِي حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا فَقَالَ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ ترجمہ زینب عبداللہ کی بی بی
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ عورتون کے صدقہ دو اگرچہ اپنے زیور سے ہو انہون
نے کہا پھر مین عبداللہ اپنے شوہر کے پاس آئی اور مین نے کہا کہ تم مفلس خالی ہاتھ آدمی ہو اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم لوگ صدقہ دین سو تم جاکر حضرت سے پوچھو کہ اگر مین تم کو دیدون اور
صدقہ ادا ہو جاوے تو خیر ورنہ اور کسیکو دون تو عبداللہ نے مجھسے کہا کہ تم ہی جاکر حضرت سے پوچھو پھر
مین آئی اور ایک عورت انصار کی حضرت کے دروازے پر کھڑی تھی اسکا بھی کام یہی تھا جو میرا تھا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب بہت تھا اور بلال نکلے تو ہم نے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس جاؤ اور انکو خبر دو کہ دو عورتین دروازے پر پوچھتے ہین کہ اگر اپنے شوہرون کو صدقہ دین تو ادا
ہو جاویگا یا نہین یا ان یتیمون کو دین جنکو وہ پالتے ہین اور حضرت کو یہہ خبر نہ دینا کہ ہم لوگ کون ہین زینب
نے کہا پھر بلال گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپنے فرمایا وہ کون ہین تو بلال نے
عرض کیا کہ ایک عورت ہے انصار کی اور زینب مین آپ نے فرمایا کون سی زینب ہین انہون نے کہا عبداللہ
کی بی بی تب فرمایا بلال سے آپنے کہ انکو اس مین دوہرا ثواب ہے ایک قرابت والون سے سلوک
کرنیکا دوسرا صدقہ کا عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَذَكَرْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ
عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ سَوَاءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ
ترجمہ زینب سے دوسری سند سے وہی مضمون مروی ہے اس مین یہ بات زیادہ ہے کہ مین مسجد مین تھی
اور حضرت نے مجھے دیکھا اور فرمایا صدقہ دو اگرچہ اپنے زیور مین سے ہو عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ
عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِيْ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ
بِنَا رَكِّهِمْ هٰذَا وَهٰكَذَا اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ نَعَمْ لَكِ فِيْهِمْ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ ترجمہ

زینب ام سلمہ سے روایت کرتی ہین کہ مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا مجھے ابی سلمہ کے بیٹون پر خرچ کرنے سے ثواب ہو اور مین انکو چھوڑنے والی نہین کہ ادہر اودہر پریشان پھرین جاوین اسلیے کہ وہ میرے بیٹے ہین آپنے فرمایا بیشک جو تم انپر خرچ کرتی ہو اسکے لیے ثواب ہے **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ ترجمہ ہشام بن عروہ نے دوسرے اسناد سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔

ف زینب کی ان سب روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صدقہ تطوع تہا (النووی) **عَنْ** اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً ترجمہ ابی مسعود نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جو خرچ کرتا ہے مسلمان اپنے گہر والون پر اور اس مین امید ثواب کی رکہتا ہے تو وہ صدقہ ہے اوس کے لیے **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ شعبہ سے دوسری سند سے بہی مروی ہے **عَنْ** اَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُ اُمِّيْ قَالَ نَعَمْ ترجمہ اسما ابی بکر کی صاحبزادی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری ماں آئی ہے اور وہ دین سے بیزار ہے (دوسری روایتون مین آیا ہے کہ وہ مشرک ہے) کیا مین اس سے سلوک اور احسان کرون آپ نے فرمایا ہان **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ اِذْ عَاهَدَهُمْ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُ اُمِّيْ قَالَ نَعَمْ صِلِيْ اُمَّكِ ترجمہ اسما نے عرض کی کہ میری ماں آئی اور مشرکہ ہے جس زمانہ مین کہ آپ نے قریش کہ سے صلح کی تہی پہر کیا مین اس سے احسان کرون آپ نے فرمایا ہان احسان کرو اپنی ماں سے **باب** وُصُوْلِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ اِلَيْهِ میت کو ایصال ثواب کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ اُفْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوْصِ وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَلَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص آئے اور انھون نے پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری ماں فورًا مرگئی اور وصیت نکرنے پائی اگر بولتے تو صدقہ دینے تو اگر مین صدقہ کرون اُسے ثواب ہے آپ نے فرمایا ہان **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا میت کی

م قالت یا رسول اللہ

طرف سے میت کو نفع دیتا ہے اور اسکو باتفاق علماے اہل سنت کے ثواب پہونچتا ہے اور اسیطرح دعا
کے پہونچنے مین بھی اجماع ہے اور دین کے ادا مین بھی اور ان سب مین نصوص وارد ہوے ہین اور ایسے
ہی قرض کا بھی اور ایسے ہی حج تطوع کا بھی اگر اوسنے وصیت کی ہو اور اختلاف ہی روزون مین جو میت
کے ذمہ ہین اور مذہب اجیر اوسکا جواز ہے اسلیے کہ احادیث صحیحہ مین وارد ہو چکا ہے اور اصحاب شافعیہ کے
مذہب مین قرارت قرآن کا ثواب میت کو نہین پہونچتا اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ وہ بھی پہونچتا
ہے اور احمد بن حنبل کا مذہب بھی ہے اور باقی نماز اور تمام عبادتین اسکا ثواب شافعیہ اور جمہور کے
نزدیک نہین پہونچتا اور امام احمد نے فرمایا ہے کہ سب کا ثواب پونچتا ہے حج کیطرح سے کذا قال النووی
مترجم کہتا ہے کہ ثواب کا وجود جب ہوگا کہ جب وہ مال حلال ہو اور کوی بدعت اوسکے ساتھہ مخلوط نہ
ہو جیسے سوم چہارم برسی ششماہی وغیرہ تاریخون کا اپنی جانب سے مقرر کرنا یا کھانے کے اقسام اپنی جہالت
سے مقرر کرنا کہ بی بی کی صحنک وہی خشکی ہی پر ہو اور نہ کھانے والی اپنی طرف سے مقرر کرنا کہ صحنک کو عرتیزہ
کہاوین مرونہ کہاوین دوحصی نہ کہاوے شاہ عبدالحق کا توشہ حقہ پینے والے نکہاوین چاہین شراب
پینے والے کھاوین اور پہر اسمین بیت الفاتحہ کے واسطے ہو نہ یہ کہ برادری مین نام ہو کہ واہ صاحب باوا
کا سوم کس دھوم سے کیا اور دادے کے چالیسوین مین جو حصے بانٹے اور مصارف صدقات مین خرچ کیا
جاوے غرض جب یہہ امور موجود ہون گے جب وجود ثواب کا متحقق ہوگا پہر ایصال کا خیال بھی ہو سکتا
ہے ورنہ بغیر ان امور کے ثواب ہی نہین ایصال کا کیا ذکر ہے جیسے وضو نہین تو نماز کا کیا ذکر **عن**
هشام بهذا الاسناد وفي حديث ابي اسامة ولم يوص كما قال ابن بشر ولم يقل ذلك
الباقون ترجمہ ہشام نے دوسری اسناد سے یہی روایت کی اور ابی اسامہ کی روایت مین یہ ہے
کہ انہون نے وصیت نہین کی جیسے ابن بشر کی روایت مین ہے اور اور راویون نے اسکا ذکر نہین کیا
باب بيان ان اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف ہر نیکی صدقہ ہے
عن حذيفة قال قال نبيكم صلى الله عليه وسلم وقال ابن ابي شيبة عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال كل معروف صدقة ترجمہ حذیفہ نے کہا تمہارے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے **ف** یعنی مثل صدقہ کے ہر نیکی مین ثواب ہی اور
کسی نیکی مین مین بخل نہ کرنا چاہیے **عن** ابي اسود الديلي عن ابي ذر ان ناسا من اصحاب

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ ذھب اھل الدثور
بالاجور یصلون کما نصلی ویصومون کما نصوم ویتصدقون بفضول اموالھم
قال اولیس قد جعل اللہ لکم ما تصدقون ان بکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ
وکل تحمیدۃ صدقۃ وکل تھلیلۃ صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونھی عن
منکر صدقۃ وفی بضع احدکم صدقۃ قالوا یا رسول اللہ ایاتی احدنا شھوتہ و
یکون لہ فیھا اجر قال ارایتم لو وضعھا فی حرام اکان علیہ فیھا وزر فکذلک اذا
وضعھا فی الحلال کان لہ اجر ۔ ترجمہ ابی الاسود دیلی سے روایت ہے کہ ابی ذر نے کہا کہ چند اصحاب
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مال والے سب ثواب لوٹ لے گئے ہم
لیے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں
اپنے زائد مالوں سے آپ نے فرمایا تمہارے لیے بھی تو اللہ تعالی نے صدقہ کا سامان کر دیا ہے کہ ہر تسبیح صدقہ
ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات سکھانا
صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ہر شخص کے بدن کے ٹکڑے میں صدقہ ہے لوگوں نے
عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم سے کوئی شخص اپنے بدن سے اپنی شہوت نکالتا ہے (یعنے اپنی بی بی سے
صحبت کرتا ہے) تو کیا اوس میں بھی ثواب ہے آپ نے فرمایا کیوں نہیں دیکھو تو اگر اوسے حرام میں صرف
کرے تو وبال ہو کہ نہیں اسیطرح جب حلال میں صرف کرتا ہے ثواب ہوتا ہے عن عائشۃ تقول
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ خلق کل انسان من بنی ادم علی ستین
وثلاثمائۃ مفصل فمن کبر اللہ وحمد اللہ واستغفر اللہ وعزل حجرا عن طریق الناس
او شوکۃ او عظما عن طریق الناس وامر بمعروف او نھی عن منکر عدد تلک
الستین والثلاثمائۃ السلامی فانہ یمشی یومئذ وقد زحزح نفسہ عن النار قال
ابو توبۃ وربما قالت یمسی ۔ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضے اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں سو جس نے اللہ کی بڑائی کی اور اللہ
کی حمد کی اور لا الہ الا اللہ کہا اور سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا اور پتھر لوگوں کی راہ سے ہٹا دیا یا کوئی
کانٹا یا ہڈی راہ سے ہٹا دی یا اچھی بات سکھائی یا بری بات سے روکا اس تین سو ساٹھ جوڑ دن کی

قال

گنتی کے برابر وہ اوسدن چل رہا ہے اور ہٹ گیا اپنی جان کو لیکر دوزخ سے ابو توبہ نے اپنی روایت
مین کہی کہا کہ شام کرتا ہے وہ اسی حال مین عن معاویۃ قال اخبرنی اخی زید بھذا الاسناد
مثلہ غیر انہ قال او امر بمعروف وقال فانہ یمسی یومئذ ترجمہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
نے بھی روایت کی دوسری اسناد سے اسی کی مثل صرف اتنا ہے کہ او امر بمعروف کہا یعنے واو
عطف کی جگہہ او کہا کہ وہ اسدن شام کرتا ہے عن عائشۃ تقول قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خلق کل انسان بنحو حدیث معاویۃ عن زید وقال فانہ یمشی یومئذ
ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے وہی روایت مروی ہوئی دوسری سند سے ف
اس روایت سے معلوم ہوا کہ کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ ہوا یہ سب دوزخ سے نجات دینے والیان ہین
عن ابی بردۃ عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی کل مسلم
صدقۃ قیل ارایت ان لم یجد قال یعتمل بیدیہ فینفع نفسہ ویتصدق قال قیل
ارایت ان لم یستطع قال یعین ذا الحاجۃ الملھوف قال قیل لہ ارایت ان لم یستطع
قال یامر بالمعروف او بالخیر قال ارایت ان لم یفعل قال یمسک عن الشر فانہا صدقۃ
ترجمہ سعید بن ابی بردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ دادا سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
کہ ہر مسلمان کے اوپر صدقہ ہے پھر عرض کی کہ اگر نہ ہو سکے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھہ سے محنت کرکے
کماوے اور اپنی جان کو نفع دے اور صدقہ بھی دے پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آپ نے
فرمایا حاجت والے کی جو سرت و افسوس کر رہا ہے مدد کرے پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آپ
نے فرمایا دستور کی اور نیک بات سکھا دے پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو فرمایا شر سے باز رہے
کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے ف ان سب صدقات سے صدقہ تطوع مراد ہے نہ صدقہ واجبہ عن
عبد الرحمن بن مھدی حدثنا شعبۃ بھذا الاسناد ترجمہ عبد الرحمن نے شعبہ سے دوسری سند
سے وہی روایت کی عن ابی ھریرۃ عن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر
احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل سلامی من الناس علیہ صدقۃ
کل یوم تطلع فیہ الشمس قال تعدل بین الاثنین صدقۃ وتعین الرجل فی دابتہ
فتحملہ علیھا او ترفع لہ علیھا متاعہ صدقۃ قال والکلمۃ الطیبۃ صدقۃ

وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ ترجمہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایتیں کیں اونہی میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہر آدمی کے ایک ایک جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے ہر روز جب آفتاب نکلتا ہے تو دو آدمیوں میں انصاف کر دینا یہ بھی ایک صدقہ ہے کسی کی مدد کر دینا اتنی ہی کہ اوسی سواری پر چڑھا دیا یا اسکا مال لاد دیا یہ بھی ایک صدقہ ہے اور فرمایا کہ عمدہ بات یہ بھی ایک صدقہ ہے اور ہر قدم جو وہ مسجد کو جاتے رکھتا ہے نماز کے لیے یہ بھی ایک صدقہ ہے اور تکلیف کی چیز راہ سے ہٹا دینا یہ بھی ایک صدقہ ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن بندے صبح کرتے ہیں دو فرشتے اترتے ہیں اور ایک تو یہ کہتا ہے کہ یا اللہ خرچ کرنے والے کو اور دے اور دوسرا کہتا ہے کہ یا اللہ بخیل کو تباہ کر ف معلوم ہوا کہ بخیل کو فرشتے بھی کوستے ہیں آدمی نے کوسا تو کیا برا کیا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَيُوشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِي بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الَّذِي أُعْطِيهَا لَوْ جِئْتَنِي بِهَا بِالْأَمْسِ قَبِلْتُهَا وَأَمَّا الْآنَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا ترجمہ جابر بن عبداللہ کہتے ہیں سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے صدقہ دو کہ قریب ہے کہ ایسا وقت آجاوے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لیکر نکلے گا اور جسکو دینے لگے گا وہ کہے گا کہ اگر تم کل لاتے تو میں لے لیتا مگر آج تو مجھے حاجت نہیں ہے غرض کوئی نہ ملے گا جو اسے قبول کرے ف اس حدیث میں اشارہ ہے کہ صدقہ دینے میں دیر نہ کرو جو کچھ دینا ہو آج دے دو کل پر مت رکھو اور ڈرانا ہے آخر زمانے کی حال سے کہ اسوقت مال کی کثرت ہوگی اور خزانے زمین کے نکل پڑیں گے اور برکتوں کا مینہ برسے گا اور یہ یاجوج و ماجوج کے ہلاک کے بعد ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گشت برداری اور مہدی علیہ السلام دین کی خدمت گذاری سے اس امت کو شرف حاصل ہوگا عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً

يَلْذَنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ بَرَّادٍ وَتَرَى الرَّجُلَ ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگون پر ایک زمانہ ایسا آوے گا کہ آدمی اپنا سونے کا صدقہ لیکر پھرے گا اور کوئی نہ ملے گا کہ اُسکو قبول کرے اور ایک ایک آدمی کو دیکھنے والا دیکھے گا کہ اوس کے پیچھے چالیس چالیس عورتین لگین ہونگین اور پناہ پکڑینگی اوس کی مردون کے کم ہونے سے اور عورتون کے زیادہ ہونے سے اور ابن برادکی روایت مین یہ ہے کہ دیکھے گا تو **ف** اسحدیث مین خبر ہے بڑی بڑی لڑائیون کی اور نہایت درجہ کثرت سے قتال کی کہ مردون مین کام آوین گے عورتین رہ جاوین گی کہ اپنے سود اسلف کام کاج کے لیے ایک مرد سے زیادہ نہ پاوین گی اور یہ حال وہی دجال ملعون کے بعد ہوگا جب حضرت عیسی علیہ السلام رونق افروز دنیا ہونگے اور پروردگار اون کے دیدار فرحت آثار سے اصحاب امت مرحومہ کو پُر انوار کرے گا اور سونے کی قید اس لیے لگائی کہ جب سونا لینے والا کوئی نہ ہوگا تو چاندی تانبے لینے روپیہ پیسے کو کون پوچھے گا **عن** اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ حَتّٰی يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكٰوةِ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰی تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آویگی جب تک کہ مال بہت نہ ہوجاوے اور یہ نہ نکلے یہانتک کہ آدمی اپنی زکوۃ لیکر نکلے اور کسیکو نپاوے گا جو اوسکو قبول کرے یہانتک کہ زمین عرب کی چراگاہ اور نہرین ہوجاوے **ف** یعنی قلت سے مردون کے زمین مین کوئی زراعت نہ کرے اور زمین بنجر پڑجاوی کہ جانورون کی چرائی کے سوا اور کسی کام کی نہو اور یہ لڑائی کی کثرت اور قتل کی شدت کے سبب سے ہو۔ **عن** اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰی يَهُمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ مِنْهُ صَدَقَةً وَّيُدْعٰی عَلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ لَا اِرَبَ لِیْ فِيْهِ ترجمہ ابی ہریرہ نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آویگی جب تک مال بہت ہو کر نہ نکلے اور یہانتک کثرت ہو کہ مال والا سوچے کہ اُسکا صدقہ کون لے گا اور آدمی صدقہ لینے کو بلایا جاوے تو وہ کہے کہ مجھے تو اس کی حاجت نہین ہے **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْنَی الْاَرْضُ اَفْلَاذُ كَبِدِهَا اَمْثَالُ الْاَسْطُوَانِ

مِنَ الذَّهَبِ الْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قُطِعَ يَدِي ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا

ابو ہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اپنے کلیجہ کے ٹکڑوں کو قے کر دے گی جیسے بڑے کہنے ہوتے ہیں سونے سے اور چاندی سے اور خونی آوے گا اور کہے گا کہ اسی کے لیے میں نے خون کیا تھا اور ناتوں کا کاٹنے والا آوے گا اور کہے گا کہ اسی کے لیے میں اپنے ناتے والوں کا حق کاٹ لیا اور چور آوے گا اور کہے گا کہ اسی کے واسطے میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر سب کو سب سے چھوڑ دینگے اور کوئی اس میں سے کچھ نہ لیگا ف اس حدیث میں خبر ہے کہ قیامت کے قریب زمین اپنے خزانے اوگل دے گی اور ہر شخص اوس کی برائی بیان کرے گا اور اسکی آفتوں اور بلاؤں کو یاد کرے گا اور کوئی نہ لیگا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَهُ حَتّٰى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ ترجمہ ابو ہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صدقہ دیتا ہے پاک مال سے اور اللہ قبول نہیں کرتا مگر پاک مال کو (یعنے حلال کو) پھر جب کوئی پاک مال سے صدقہ دیتا ہے تو رحمن اپنے داہنے کے ہاتھ میں اسکو لیتا ہے اگرچہ وہ ایک کھجور بھی ہو (عرب میں اس سے حقیر کوئی شے نہیں) اور وہ رحمن کی ہتھیلی میں بڑھتی رہتی ہے یہانتک کہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے جیسے کوئی اپنے گھوڑے کے بچھیرے کو پالتا ہے یا اونٹ کے بچے کو ف اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے ہاتھ میں اور اس میں چیزوں کو لیتا ہے اور پالتا ہے پرورش کرتا ہے اور بلا کیفیت اوسپر ایمان لانا ہر مومن پر ضرور ہے اور جو کیفیت اس کے وہم میں آوے اس سے اس تعالی شانہ کی ذات وصفات کو منزہ جانے یہی تصدیق انبیا ہے اور سوا اس کے اور جو میگویان متکلمان فلاسفہ ملاعنہ کے ہیں نعوذ باللہ منھا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَصَدَّقُ أَحَدٌ بِتَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ إِلَّا أَخَذَهَا اللّٰهُ بِيَمِينِهِ فَيُرَبِّيهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَلُوَّتَهُ حَتّٰى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ أَوْ أَعْظَمَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے وہی مضمون روایت کیا

دوسری سند ہے مگر اس مین اونٹ کے بچے کی جگہہ جوان اونٹنی مذکور ہے عَنْ سُهَيْلٍ وَبَعْدَهُ الْإِسْنَادُ فِي حَدِيثِ رَوْحٍ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ فَيَضَعُهَا فِي حَقِّهَا وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ فَيَضَعُهَا فِي مَوْضِعِهَا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اوس مین پاک کسب کا ذکر ہے اور یہ زیادہ ہے کہ اس صدقہ کو اپنے حق کی جگہہ مین خرچ کرے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَعْقُوبَ عَنْ سُهَيْلٍ ترجمہ ابی ہریرہ سے وہی مضمون بسند دیگر مروی ہوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اللہ تعالی پاک ہے (یعنے صفات حدوث اور سمات نقص و زوال سے) اور نہین قبول کرتا مگر پاک مال کو (یعنے حلال کو) اور اللہ پاک نے مومنون کو وہی حکم کیا جو مرسلین کو حکم کیا اور فرمایا اے رسولو کھاؤ پاکیزہ چیزین اور نیک عمل کرو مین تمہارے کامون کو جانتا ہون اور فرمایا اے ایمان والو کھاؤ پاک چیزین جو ہم نے تم کو دین پھر ذکر کیا ایسے مرد کا جو کہ لمبے لمبے سفر کرتا ہے اور گرد و غبار مین بھرا ہے اور پھر اپنا ہاتھہ آسمان کیطرف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے اے رب اے رب اور حالانکہ کھانا اوس کا حرام ہے اور پینا اسکا حرام ہے اور کپڑا اسکا حرام ہے اور غذا اوس کی حرام ہے پھر اوسکی دعا کیونکر قبول ہو ف یہ حدیث بڑی جڑ ہے ایمان و اسلام کی اور اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو کھانا کپڑا گھر مکان سب حلال کمانا ضرور ہے ورنہ اللہ کی مقبولیت سے ناامید ہونا چاہیے اور معلوم ہوا کہ حرام خور بھی اللہ کو اوپر ہی جانتے ہین کہ دعا مین ہاتھہ آسمان کیطرف اٹھاتے ہین پھر جو اس کے بھی منکر ہین وہ حرام خورون سے بھی بدتر ہین اور حلال خورون سے بھی کہتر

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ أَوْ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَأَنَّهَا حِجَابٌ مِنَ النَّارِ

ایک کھجور یا ایک کام کی بات بھی صدقہ ہے اور دوزخ سے آڑ کرنے والا ہے عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من استطاع منکم ان یستتر من النار ولو بشق تمرۃ فلیفعل
ترجمہ عدی نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کر سکے تم میں سے کہ بچے آگ سے
اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا ہی دیکر ہو تو بھی کر گذرے ف اور اسکو بھی حقیر جانے اور خوشی سے بجالاوے
کہ وہ بھی اگر مقبول ہو جاوے تو کافی ہے نجات کے لیے عن عدی بن حاتم قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا سیکلمہ اللہ لیس بینہ وبینہ ترجمان
فینظر ایمن منہ فلا یری الا ما قدم وینظر اشام منہ فلا یری الا ما قدم وینظر بین یدیہ فلا یری النار تلقاء وجہہ
فاتقوا النار ولو بشق تمرۃ زاد ابن نجیر قال الاعمش وحدثنی عمرو بن مرۃ عن خیثمۃ مثلہ وزاد
فیہ ولو بکلمۃ طیبۃ وقال اسحاق قال الاعمش عن عمرو بن مرۃ عن خیثمۃ ترجمہ
عدی نے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کو اللہ تعالی سے بات کرنی ہوگی
اس طرح کہ اللہ کے اور اس کے بیچ میں کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہوگا اور آدمی داہنی طرف دیکھیگا تو
اس کے اگلے چھپے عمل نظر آوینگے اور بائیں دیکھیگا تو وہی نظر آوینگے اور آگے دیکھیگا تو کچھ نہ سوجھے
گا سوا دوزخ کے جو اوس کے سامنے ہوگی سو بچو آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دیکر بھی ہو اور
دوسری روایت میں یہ زیادہ ہے کہ اگرچہ ایک پاکیزہ بات بھی کہکر ہو ف اس سے معلوم
ہوا کہ کلمہ طیبہ بھی سبب نجات کا ہے اور کلمہ طیبہ سے یا تو کلمہ توحید مراد ہے یا جو بات ایسی ہو کہ اس سے
کسی نیک بندہ کا جی خوش ہو اور وہ خوشی مباح یا مستحب ہو اور اس میں ترغیب ہے صدقہ کی اور
تعلیم ہے کہ صدقہ قلیل دینے میں آدمی عار نکرے اور نہ لینے والا اس سے شرمادے عن عدی
ابن حاتم قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النار فاعرض واشاح ثم
قال اتقوا النار ثم اعرض واشاح حتی ظننا انہ کانما ینظر الیہا ثم قال اتقوا
النار ولو بشق تمرۃ فمن لم یجد فبکلمۃ طیبۃ لم یذکر ابو کریب ابو معاویۃ وقال حدثنا
ابو معاویۃ قال حدثنا الاعمش ترجمہ عدی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا دوزخ
کا اور منہ پھیر لیا اور بہت منہ پھیرا اور فرمایا بچو تم دوزخ سے پھر منہ پھیرا اور بہت منہ پھیرا یہانتک
کہ گمان کیا ہم نے کہ گویا وہ اسکی طرف دیکھ رہے ہیں پھر فرمایا بچو تم دوزخ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دیکر ہو
اور یہ بھی نہ پاوے تو اچھی کوئی بات کہکر سہی اور ابو کریب کی روایت میں گویا کا لفظ نہیں ہے ۔

ف سبحان اللہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور طرز کلام تھا کہ صحابیون کو کمال خوف و خطر دوزخ کا ہوجاوے اور شاید اللہ تعالیٰ نے آپ کی سامنے دوزخ کردی ہو یہ بھی کچھ بعید نہین اس لیے کہ دوزخ اور جنت دونون موجود ہین اور جو موجود ہو اسکا دیکھنا محال نہین ہم نے ایسے لوگون کو دیکھا ہے جنہون نے بارہا دوزخ اور جنت کی بیداری مین سیر کی ہے **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْھَا وَاَشَاحَ بِوَجْھِہٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَبِکَلِمَۃٍ طَیِّبَۃٍ ترجمہ عدی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اور اوس سے پناہ مانگی اور تین بار سر نہیہ پھیرا اور فرمایا بچو تم آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دیکر ہو اور اگر وہ بھی نہ ملے تو اچھی بات کہکر **عن** مُنذِر بن جریر عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَدْرِ النَّھَارِ قَالَ فَجَاءَہٗ قَوْمٌ حُفَاۃٌ عُرَاۃٌ مُجْتَابِی النِّمَارِ اَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِی السُّیُوْفِ عَامَّتُھُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ کُلُّھُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰی مَا بِھِمْ مِنَ الْفَاقَۃِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ فَصَلّٰی ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا وَالْاٰیَۃَ الَّتِیْ فِی الْحَشْرِ اِتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِیْنَارِہٖ مِنْ دِرْھَمِہٖ مِنْ ثَوْبِہٖ مِنْ صَاعِ بُرِّہٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِہٖ حَتّٰی قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّۃٍ کَادَتْ کَفُّہٗ تَعْجِزُ عَنْھَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰی رَاَیْتُ کَوْمَیْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِیَابٍ حَتّٰی رَاَیْتُ وَجْہَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَھَلَّلُ کَاَنَّہٗ مُذْھَبَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا بَعْدَہٗ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُھَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْءٌ ترجمہ منذر بن جریر اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے دن کے شروع مین سو کچھ لوگ آئے ننگے پیر ننگے بدن گلے مین چمڑے کے کفنیان ڈالی ہوئی یا چمڑے کی عبائین پہنی ہوئی اپنی تلوارین لٹکائی ہوئی اکثر بلکہ سب ان مین قبیلہ مضر کے لوگ

تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بدل گیا اون کے فقر و فاقہ کو دیکھکر اور آپ اندر گئے پھر باہر آئے (یعنے پریشان ہوگئے) سبحان اللہ کیا شفقت تھی اور کیسی ہمدردی تھی) اور بلال کو حکم فرمایا کہ اذان کہو اور تکبیر کہی اور نماز پڑہی اور خطبہ پڑہا اور یہ آیت پڑہی کہ اے لوگو ڈرو اللہ سے جس نے تم کو بنایا ایک جان سے (یہ اس لیے پڑہی کہ معلوم ہو کہ ساری بنی آدم آپس مین بہن بہائی ہین) اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا تک پھر سورہ حشر کی آیت پڑہی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور غور کرو کہ تمنے اپنی جانون کے لیے کیا بھیجا رکھا ہے جو کل کام آوے (پھر تو صدقات کا بازار گرم ہوا) اور کسینے اشرفی کسی نے درہم کسی نے کپڑا کسی نے ایک گیہون کسینے ایک صاع کھجور دینا شروع کیے یہانتک کہ آپ نے فرمایا ایک مٹھی بھی کھجور کا ہو (جب بھی لاؤ) پھر انصار مین سے ایک شخص ایک توڑا لایا کہ اسکا ہاتھ تھکا جاتا تھا بلکہ تھک گیا تھا (واہ شاباش جوان مرد اللہ ایسی ہی توفیق دے سب مسلمانون کو) پھر تو لوگون نے تار باندہ دیا یہانتک کہ مین نے دو ڈھیر دیکھے کھانے اور کپڑے کے اور یہانتک (صدقات جمع ہوئے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو مین دیکھتا تھا کہ چمکنے لگا تھا گویا کہ سونے کا ہو گیا جیسے کندن پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے اسلام مین اچھی نیک بات (یعنے کتاب و سنت کی بات) جاری کی اوس کے لیے اپنے عمل کا بھی ثواب ہی اور جو لوگ اس کے بعد عمل کرین (اوسکی دیکھا دیکھی) اون کا بھی ثواب ہی اور بغیر اسکے کہ ان لوگون کا کچھ ثواب گھٹے اور جس نے اسلام مین اچھی چال ڈالی (یعنے جس سے کتاب و سنت نے روکا ہے) اوس کے اوپر اوس کے عمل کا بھی بار ہے اور اون لوگون کا بھی جو اوس کے بعد عمل کرین بغیر اس کے کہ اون لوگون کا بار کچھ گھٹے ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی لوگون کی ہمدردی دیکھکر ہوئی اور غریبون کی پرورش اور لوگون کا خرچ کرنا بے دریغ اللہ کی راہ مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اور مسلمانون کی شفقت اپنے بھائیون پر دیکھکر اور ایسے مقام مین ہر مسلمان کو شادی مبارک چاہیے اور اسمین سے اہل بدعت جنکو مذاق حدیث نہین ہے اپنی احداث بدعات پر استدلال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ روایت مخصص ہے کل بدعۃ ضلالۃ کی اور مراد اس سے محدثات باطلہ ہین اور بدعہ مذمومہ اور غرض اون کی یہ ہے کہ جو بدعات اپنے نفس کے موافق ہون انکو اس کلیہ سے خارج کرکے جاری رکھین حالانکہ یہ استدلال اور تقریر اون کے محض باطل ہے کئی وجوہ سے اول یہ کہ یہان حضرت نے کسی نئے احداث کا ذکر نہین کیا جو یہ حدیث احداث کو

مخصص ہوتا ثانیاً یہ کہ صحابہ نے ہر وقت کوئی نئی بات نہیں کی تھی کہ جسپر آپ نے یہ فرمایا ہو پس اس سے نئی بات مراد لینا محض سباق وسیاق کلام سے موہنہ موڑنا ہے ثالثاً یہ کہ سن اور سنت کے معنے طریقہ مسلوکہ ہیں لغت میں نہ احداث امر جدید تو اب اس حدیث میں وہی طریقہ مسلوکہ کو جاری کر دینا مراد ہے نہ یہ کہ کوئی نئی بات نکالنا رابعاً یہ کہ صدہا حدیثوں میں احداث اور بدعت کی برائی آئی ہے پھر اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو حسن کیوں فرماتے اور جب یہ بات ثابت ہو چکی تو اب یہ سمجھنا چاہیے کہ جو سنتیں اور مستحبات ایسی ہیں کہ جن پر لوگوں نے التفات اور عمل چھوڑ دیا اس پر جس نے عمل جاری کیا وہ سنت حسنہ کا جاری کرنا ہوا اور اسیطرح جو مکروہات ومحرمات شرعی کے ترویج کرنے لگا وہ قول ثانی میں داخل ہوا اس صورت میں کل محدثہ بدعۃ کی تاویل بھی نہیں کرنی پڑتی اور نہ کلام شارع میں مناقات لازم آتی ہے اب باقی رہی وہ امور جو بعد سلف صالحین کے بضرورت جاری ہوئے جیسے کلام اللہ کے اعراب وغیرہ ان کو بدعت کہنا بھی بے ادبی ہے بلکہ بضرورت شرعی ان کو ملحق بالسنۃ کہنا چاہیے اسی طرح جو امور بعینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خیر القرون میں پائے گئے وہ سنت اور جنکا نظیر پایا گیا اور بعینہ بنائے گئے وہ ملحق بالسنۃ کہے جاوینگے تو نہ منافات کلام شارع میں آتی ہے کہ کسی کلیہ کی تاویل کرنی پڑتی ہے اور نہ خرابیاں لازم آتی ہیں وذلک تحقیق انیق **عَنْ** مُنْذِرِ بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدْرَ النَّھَارِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَفِیْ حَدِیْثِ مُعَاذٍ مِنَ الزِّیَادَۃِ قَالَ ثُمَّ صَلَّی الظُّھْرَ ثُمَّ خَطَبَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں اتنی بات زیادہ ہے کہ پھر آپ نے ظہر کی نماز پڑھی اور خطبہ پڑھا **عَنِ** الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَاہُ قَوْمٌ حُفَاۃٌ عُرَاۃٌ مُجْتَابِی النِّمَارِ وَسَاقُوا الْحَدِیْثَ بِقِصَّتِہٖ وَفِیْہِ فَصَلَّی الظُّھْرَ ثُمَّ صَعِدَ مِنْبَرًا صَغِیْرًا فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ فِیْ کِتَابِہٖ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ **ترجمہ** منذر بن جریر نے وہی روایت کی اتنی بات زیادہ ہے کہ پھر آپ نے ظہر پڑھی اور چھوٹے منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور اما بعد کہا اور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب میں اوتارا ہے آخر حدیث تک۔

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ اِلَی

سینہ عرب میں کہتے ہیں دو دو والے جانور کو چند روز دینا کہ پھر دودھ بیکر پھیر دین یا بالکل ہی دے ڈالنا کہ پھر
نہ پھرے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی اَنْ یُّقْرَعَ
خِصَالًا وَقَالَ مَنْ مَنَحَ مَنِیْحَۃً غَدَتْ بِصَدَقَۃٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَۃٍ ترجمہ
ابی ہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے کئی باتوں سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جس نے
کا شام کے دودھ پینے سے **باب** مَثَلِ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِیْلِ باب سخی اور بخیل کے مثال میں **عَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْمُتَصَدِّقِ
کَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَیْہِ جُنَّتَانِ اَوْ جُبَّتَانِ مِنْ لَدُنْ ثُدِیِّھِمَا اِلٰی تَرَاقِیْھِمَا فَاَمَّا الْمُنْفِقُ
قَالَ الْاٰخَرُ فَاِذَا اَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ اَنْ یَّتَصَدَّقَ سَبَغَتْ عَلَیْہِ اَوْ مَلَأَتْ وَاِذَا اَرَادَ الْبَخِیْلُ
اَنْ یُّنْفِقَ قَلَصَتْ عَلَیْہِ وَاَخَذَتْ کُلُّ حَلْقَۃٍ مَوْضِعَھَا حَتّٰی تُجِنَّ بَنَانَہٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَہٗ قَالَ
فَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ یُوَسِّعُھَا وَلَا تَتَّسِعُ ترجمہ ابوہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ
سلم سے روایت کی کہ فرمایا مثال خرچ کرنے والے کی اور صدقہ دینے والے کی (یہاں راوی سے
غلطی ہوئی اور صحیح یہ ہے کہ مثال بخیل کی اور صدقہ دینے والے کی) مانند اس شخص کی ہے کہ اوس
اوپر دو کرتے ہوں یا دو زرہیں (راوی کو شک ہے مگر دو زرہیں صحیح ہے) اون دونوں کی چھاتی
سے گلے تک پھر جب خرچ کرنے والا چاہے اور دوسرے راوی نے کہا کہ جب صدقہ دینے والا صدقہ
دینا چاہے تو وہ زرہ کشادہ ہو جاوے اور اس کے سارے بدن پر پھیل جاوے (یعنے اسی طرح صدقہ
دینے والے کا دل کشادہ ہوتا ہے اور جی کھول کر خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے) اور جب بخیل خرچ
کرنا چاہے تو وہ زرہ اوسپر تنگ ہو جاوے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر بچس جاوے یہانتک کہ ڈھانک
لیوے اوس کے پوروں تک کو اور مٹا دیوے اس کے قدموں کی نشان کو جو زمین پر ہوں اور ابوہریرہ
کہا کہ وہ اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا **۵** یہ فقرہ یہانتک کہ ڈھانپ لیوے اوس
پوروں کو اور مٹا دیوے اوسکے نشان قدم کو) یہ بخیل کے شان میں ہے کہ اسکی زرہ اتنی کشادہ
ہو جاتی ہے مگر یہ راوی سے غلطی ہوئی کہ اس نے بخیل کی شان میں ذکر کر دیا اور اسکے بعد کا فقرہ کہ وہ
اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا یہ بخیل کی شان میں ہے جیسے اگلی روایت میں ہے

مذکور ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَیْدِیْهِمَا اِلٰی ثَدْیَیْهِمَا وَتَرَاقِیْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتّٰی تَغْشٰی اَنَامِلَهٗ وَتَعْفُوْ اَثَرَهٗ وَجَعَلَ الْبَخِیْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا قَالَ فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِاِصْبَعِهٖ فِیْ جَیْبِهٖ فَلَوْ رَاَیْتَهٗ یُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان فرمائی کہ انکی مثال دو آدمیوں کی سی ہے کہ اون دونوں پر دو زرہیں ہوں ہوں کہ اون دونوں کے ہاتھ انکی چھاتیوں میں بندھے ہوں اور ان کے گلوں میں پھر صدقہ دینے والا جب ارادہ کرے صدقہ دینے کا تو وہ زرہ اوسکی کشادہ ہوجاوے یہانتک کہ اسکے پورے کو ڈھانپ لے (اور اوس کے ہاتھ بھی کھل جاویں اسکی کشادہ ہونیسے) اور اُس کے قدم کے نشان جو زمین پر ہوں اوسکو بھی مٹادے (یعنے سخی کے عیب سخاوت سے ڈھنپ جاتے ہیں بالکل معاف ہوجاتے ہیں اور وہ زرہ گویا زمین پر لٹکتی ہے کہ اوس کے قدموں کے نشانوں کو مٹاتی ہے اور بخیل کا حال ایسا ہے کہ جب ارادہ کرتا ہے صدقہ کا زرہ اوسکی تنگ ہوجاتی ہے اور ہر حلقہ اس کا اپنی جگہ پر پہنس جاتا ہے اور کہا راوی نے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے گریبان میں ہاتھ سے اشارہ کرتے ہے (تاکہ سامعین کے ذہن میں اوس کے تنگ ہونے کی تصویر بن جاوے) اور اگر تم ان کو دیکھتے تو کہتے کہ وہ کشادہ کرنا چاہتے ہے اور زرہ کشادہ نہ ہوتی ہی **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کرتا پہننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بخاری نے یہی باب بنایا ہے کہ گریبان کرتے کا سینہ پر رکھنا چاہیے اس لیے کہ اس قصہ سے ایسا ہی کرنا آپ کا معلوم ہوتا ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ اِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَیْهِ حَتّٰی تُعَفِّیَ اَثَرَهٗ وَاِذَا هَمَّ الْبَخِیْلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَلَیْهِ وَانْضَمَّتْ یَدَاهُ اِلٰی تَرَاقِیْهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰی صَاحِبَتِهَا قَالَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِیَدِهٖ اَنْ یُوَسِّعَهَا فَلَا یَسْتَطِیْعُ ترجمہ

ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ایسی ہے جیسے دو آدمی کہ ان پر زرہ ہو لوہے کی پھر جب سخی نے چاہا صدقہ دیوے زرہ اوسکی کشادہ ہوگئی یہانتک کہ اوس کے قدموں کا اثر مٹانے لگی اور جب بخیل نے چاہا کہ صدقہ دیوے وہ تنگ ہوگئی اور اس کے ہاتھ اس کے گلے میں پھنس گئے اور ہر حلقہ اپنے دوسرے حلقہ میں کس گیا راوی نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے پھر وہ کوشش کرتا ہے کہ کشادہ ہو مگر وہ نہیں کشادہ ہوتی

باب ثبوت اجر المتصدق وان وقعت الصدقۃ فی ید ناس وفحوی صدقہ دینے والے کو ثواب ہے اگرچہ صدقہ فاسق وغیرہ کو پہونچے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رجل لاتصدقن اللیلۃ بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعھا فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی زانیۃ قال اللھم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعھا فی ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی غنی قال اللھم لک الحمد علی غنی لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعھا فی ید سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق علی سارق فقال اللھم لک الحمد علی زانیۃ وعلی غنی وعلی سارق فاتی فقیل لہ اما صدقتک فقد قبلت اما الزانیۃ فلعلھا تستعف بھا عن زناھا ولعل الغنی یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ ولعل السارق یستعف بھا عن سرقتہ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا میں آج کی رات کچھ صدقہ دون اوس وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا (یہ صدقہ کو چھپانا منظور تھا کہ رات کو لیکر نکلا) اور ایک زناکار عورت کے ہاتھ میں دیدیا پھر صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کی رات ایک شخص زناکار کے ہاتھ صدقہ دے گیا اوس نے کہا یا اللہ تیرے کو ہیں سب خوبیاں کہ میرا صدقہ زناکار کو جا پڑا اور پھر اوس نے کہا کہ آج اور صدقہ دون پھر نکلا اور ایک غنی مالدار کو دیدیا اور لوگ صبح کو چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی مالدار کو صدقہ دیگیا اوس نے کہا اے اللہ تجھی کو ہیں سب خوبیاں میرا صدقہ مالدار کے ہاتھ جا پڑا تیسرے دن پھر اوس نے کہا میں صدقہ دون اور وہ نکلا اور صدقہ ایک چور کے ہاتھ میں دیدیا اور صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی چور کو صدقہ دے گیا اوس نے کہا اے اللہ تجھی کو ہیں سب خوبیاں میرا صدقہ زناکار عورت اور مالدار مرد اور چور کے ہاتھ میں جا پڑا پھر اس کے پاس ایک شخص آیا یعنی

فرشتہ یا نبی اوس زمانے کے علیہ السلام) اور اس نے کہا کہ تیرے سب صدقے قبول ہوگئے زنا کار عورت کا تو اس نظر سے کہ شاید وہ اوس دن زنا سے باز رہی ہو (یعنے کہ پیٹ کے لیے زنا کرتی تھی) رہا غنی اسکا اسلیے قبول ہوا کہ شاید اوسے شرم آوے اور عبرت ہو کہ اور لوگ صدقہ دیتے ہین لاؤ مین بھی دون اور وہ خرچ کرے اللہ تعالے کے دیے ہوئے مال سے اور چور کا صدقہ اس لیے کہ شاید وہ اس شب کو چوری نہ کرے (اس لیے کہ آج کا خرچ تو ہوگیا) **ف** یہ صدقہ نفل تھا کہ اس مین جسکا کلیجہ ترہو ثواب ہے مگر زکوۃ فرض غنی کو دے گا تو زکوۃ ادا نہ ہوگی **باب** اَجْرِ الْخَازِنِ الْاَمِیْنِ وَالْمَرْاَۃِ اِذَا تَصَدَّقَتْ مِنْ بَیْتِ زَوْجِھَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ بِاِذْنِہِ الصَّرِیْحِ اَوِ الْعُرْفِیِّ خازن امانت دار اور عورت کو صدقہ کا ثواب ملنا جب وہ اپنے شوہر کی اجازت سے خواہ صاف اجازت دیوے یا دستور کے راہ سے اجازت ہو صدقہ دیوے **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْاَمِیْنَ الَّذِیْ یُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ یُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِہٖ فَیُعْطِیْہِ کَامِلًا مُوَفَّرًا طَیِّبَۃً بِہٖ نَفْسُہٗ فَیَدْفَعُہٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ لَہٗ بِہٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَیْنِ ترجمہ ابو موسے سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خزانچی مسلمان امانت دار ہو جو خرچ کرتا ہو اور کبھی فرمایا دیتا ہو جسکا حکم ہوا ہو اور پوری رقم دیتا ہو (یعنے تحریر پہ رشوت نکالتا ہو) اور پوری چیز دیتا ہو اپنے دل کی خوشی کے ساتھ اور جسکو حکم ہوا ہو اوس کو پہونچاوے وہ بھی ایک صدقہ دینے والا ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ طَعَامِ بَیْتِھَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ کَانَ لَھَا اَجْرُھَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِھَا اَجْرُہٗ بِمَا کَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ لَا یَنْقُصُ بَعْضُھُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَیْئًا ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے اناج سے خرچ کرے بغیر فساد کے (یعنے جتنا دستور ہے جیسے فقیر کو ٹکڑا یا سائل کو ایک مٹھی جبین شوہر کی رضا عادۃً سے معلوم ہوتی ہے) تو ہوگا اسکو ثواب اوس کے خرچ کرنے کا اور شوہر کو اس کے کمانے کا اور خزانچی کو بھی اسی کی مثل کہ ایک کو ثواب سے دوسرے کا ثواب نہ گھٹے گا (یعنے ہر ایک کو خداوند تعالی ایک ثواب دے گا) نہ یہ کہ ایک کو ثواب سے دوسرے کو شریک کردے **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ طَعَامِ زَوْجِھَا ترجمہ منصور نے اسی اسناد سے روایت کی فرق اتنا ہے کہا طعام خاوند اپنے سے **عَنْ** عَائِشَۃَ

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ
كَانَ لَهَا اَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ
مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
عورت اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرے بغیر فساد کے تو ہوگا واسطے عورت کے اجر اوسکا اور واسطے
خاوند کے مثل اُس کی بہ سبب کمانے اس کے کے اور واسطے عورت کی بہ سبب خرچ کرنے اس کے
کے۔ اور خزانچی کو بھی مثل اسکی سو اس بات کے کہ کم کیا جاوے اجر اون کے سے کوئی چیز عَنْ
الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ اعمش سے اسیکی مثل مروی ہوا عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى اَبِي اللَّحْمِ
قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ
قَالَ نَعَمْ وَالْاَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ ترجمہ عمیر جو غلام آزاد ہین ابی اللحم کے انہون نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مین اپنے مالکون کے مال سے کچھ صدقہ دون تو آپ نے فرمایا ہان اور
ثواب اوس کا تم دونون کو ہو آدھا آدھا ف ابی اللحم کے معنے گوشت سے انکار سے کہنے والا یہ صحابی
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نام اون کا عبداللہ کہا یا خلف یا ہورمز اور انہون نے
زمانہ جاہلیت مین قبل اسلام کے اون جانورون کا گوشت کہانا چھوڑ دیا تھا جو بتون کے اوپر چڑھائے
جاتے تھے اور یہ حنین مین شہید ہوئے لطیفہ سبحان اللہ صحابہ کا کیا حال تھا کہ قبل اسلام بھی
ایک فطری تقوے رکھتے تھے ایک زمانہ کے مسلمان ہین کہ سیکڑون برے شیخ سدو کے مضم
کر جانے ہین اور ڈکار تک بھی نہین لیتے عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى اَبِي اللَّحْمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ اَمَرَنِيْ مَوْلَايَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَنِيْ مَسَاكِيْنُ فَاَطْعَمْتُهُمْ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِيْ
فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهٗ
فَقَالَ يُعْطِيْ طَعَامِيْ بِغَيْرِ اَمْرِهٖ قَالَ اَلْاَجْرُ بَيْنَكُمَا ترجمہ عمیر نے جو غلام آزاد ہین
ابی اللحم کے انہون نے کہا مجھے حکم دیا میرے مالک نے کہ گوشت سکھاون اور ایک فقیر آگیا سو
مین نے اسے کہانے کے موافق دیدیا اور جب مالک کو خبر ہوئی تو مجھے مارا اور مین رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے ذکر کیا سبحان اللہ آپ امان ہے قیمتیون اور میوون اور مٹھائیون
کے) آپ نے اسکو بلایا اور فرمایا اسکو کیون مارا انہون نے عرض کی کہ یہ میرا کہانا میرے بغیر حکم کے

دے دیتا ہے تو آپ نے فرمایا تو اب تم دونو کو ہے **ف** غرض اذن دو طرح کا ہے ایک تو زبان سے مالک نے یا شوہر نے کہدیا ہو کہ اس سائل کو یہ دیدو یا عادت سے مالک اور شوہر کے معلوم ہو کہ وہ سائل اور فقیر کے دینے سے ناراض نہین ہوتا یہ اذن عرفی ہے غرض جب تک ان دونون قسم مین سے کسی قسم کا اذن نہ ہو تو اوس کے مال مین دوسرے کو خواہ بی بی ہو یا لونڈی غلام تصرف روا نہین اور عمیر سے جو یہ فعل واقعہ ہوا تو انکو خیال ہوا کہ مولی اس سے مانع نہون گے اسی خیال سے دیدیا بعد معلوم ہوا کہ وہ راضی نہ تھے اس لیے عمیر کو واجب ہوا کہ انہون نے مولی کی رضامندی کے خیال سے کیا تھا اور ثواب دونون کو ہے اسکے مراد یہ ہے کہ دونو کو الگ الگ ثواب ہے نہ یہ کہ ایک ہی ثواب مین دونون کا حصہ ہے جیسا ظاہر سے مفہوم ہوتا ہے اور یہی تاویل اس حدیث کی معتبر ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصم المرأۃ وبعلھا شاھد الا باذنہ ولا تاذن فی بیتہ وھو شاھد الا باذنہ وما انفقت من کسبہ من غیر امرہ فان نصف اجرہ لہ ترجمہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور کئی حدیثین ذکر کین اون مین سے یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی عورت روزہ (نفل) نہ رکھے اور شوہر اسکا حاضر ہو مگر اس کے حکم سے اور نہ اوس کے گھر مین کسی (اپنے محرم کو) آنے دے جب وہ حاضر ہو مگر اس کے حکم سے (پھر جب وہ حاضر نہ ہو تو بدرجہ اولی اوس کے بغیر حکم اور رضا کے جو پہلے سے معلوم نہ ہو چکی ہو کسیکو آنے نہ دینا چاہیے) اور جو خرچ کرتی ہے اسکی کمائی سے بغیر اوس کے حکم (خاص) کے (اگرچہ حکم عرفی موجود ہے) تو اس مین سے بھی اوسکے مرد کو آدھا ثواب ہے (یعنے مرد کو کمانے کا عورت کو دینے کا) **ف** یعنے نامحرم کو آنے دینا ہی نہ چاہیے اور محرم کو جب شوہر نہو تو آنا جانا منع ہے رہا جب وہ حاضر ہو یعنے گھر مین ہو یا شہر مین اور اس کی مرضی بھی معلوم ہو تو مضائقہ نہین اور روزہ سے جسکا دن معین نہین جیسے قضا کے روزے یا نفل کے سوا رمضان کے اور یہ نہی روزے سے شافعیہ کے نزدیک نہی تحریمی یعنے جب تک شوہر اجازت نہ دے ایسا روزہ حرام ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ مرد کو ہر وقت حق ہے کہ جب چاہے اس سے صحبت کرے اور عورت کو ضرور ہے کہ اوس کی فرمانبرداری کرے بغیر تاخیر و تامل کے اور روزہ کے سبب سے اسکا خیر مین خلل واقعہ ہوتا ہے لہذا بغیر اوس کے حکم کے جائز نہین سبحان اللہ اس شریعت غرا اور ملت بیضا

ہین ہر ایک کے حق کی کیا رعایت ہے واہ واہ واہ) **باب** فضل من ضم الی الصدقۃ غیرھا من البر صدقہ سے اور چیز ملانے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من انفق زوجین من مالہ فی سبیل اللہ نودی فی الجنۃ یا عبد اللہ ھذا خیر فمن کان من اھل الصلوٰۃ دعی من باب الصلوٰۃ ومن کان من اھل الجہاد دعی من باب الجہاد ومن کان من اھل الصدقۃ دعی من باب الصدقۃ ومن کان من اھل الصیام دعی من باب الریان قال ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا رسول اللہ ما علی احد یدعی من تلک الابواب من ضرورۃ فھل یدعی احد من تلک الابواب کلھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم وارجو ان تکون منھم ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس خرچ کیا ایک جوڑا (یعنے دو پیسے یا دو روپیہ یا دو اشرفی) اپنے مال سے اللہ کی راہ مین پکارا جاوے گا جنت مین کہ اے بندہ اللہ کے یہان آ تیرے لیے یہان خیر و خوبی ہے پھر جو نماز کا عاشق ہے وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائیگا اور جو جہاد کا عاشق ہے وہ جہاد کے دروازے سے اور جو صدقہ کا وہ صدقہ کے دروازے سے اور جو روزہ کا وہ ریان کے دروازے سے ابوبکر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے جو سب دروازون سے پکارا جاویگا اوسکو کیا کام کرنا ضرور ہے کیا کوئی ایسا ہوگا جو سب دروازون سے پکارا جاویگا آپنے فرمایا کہ ہان اور مین (اللہ کے فضل سے) امید رکھتا ہون کہ تم انہی مین ہو **فائدہ** یون تو ہر مومن سب قسم کی نیکیان بجا لاتا ہے مگر ہر شخص کی طبیعت مین ایک قسم کی نیکی کا شوق ذوق زیادہ ہوتا ہے جیسے بہادر کو جہاد کا سخی کو صدقہ کا تو وہ اسے نیکی والون مین گنا جاوے گا اور حدیث نے کر توڑدی رد فضل کی جو طعن کرتے ہین ابوبکر صدیق پر یعنے یہ صاف نص اور تصریح ہے اس کی کہ خاتمہ آپ کا حسن اور خوبی پر ہوگا اور جنت مین ہر دروازے کے لوگ مشتاق ہون گے کہ آپ ادہر سے آوین تو ہم کو فخر ہووے پھر جو جنت والون کے باعث افتخار کو بڑا جانے وہ آفت نار مین پڑ کر خوار ہو اور ریان کے معنے سیر و آسودہ اور خنک کر دینے والا چونکہ روزہ دار بھوکے پیاسے رہتے ہین اس لیے وہ دروازہ اُن کے لیے خاص ہوا **عن** الزہری باسنادیونس ومعنی حدیثہ ترجمہ زہری سے بھی اسی معنے مروی ہوا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انفق زوجین فی سبیل اللہ دعاہ خزنۃ الجنۃ کل خزنۃ باب ای فل ھلم

فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذٰلِكَ الَّذِيْ لَا تَوَىٰ عَلَيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک جوڑا خرچ کیا اللہ کی راہ مین بلاتے ہین اوس کو سب خزانچی جنت کی ہر دروازے کے اور کہتے ہین کہ آ اے فلانے آؤ تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ایسے شخص پر تو پھر کوئی خرابی نہین آنے کی یا ایسے شخص کو تو کچھ مشکل نہین آپ نے فرمایا مین امید رکھتا ہون کہ تم بھی اُن مین ہو (یعنے سب دروازون سے جنت کو پکارے جاؤ) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِيْ امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون تم مین سے آج روزہ دار ہے ابوبکر نے کہا مین آپ نے فرمایا کون جنازہ کے ساتھ گیا ابوبکر نے کہا مین آپ نے فرمایا کس نے مسکین کو آج کھانا کھلایا ابوبکر نے کہا مین آپ نے فرمایا کون آج مریض کی عیادت کو گیا تھا ابوبکر نے کہا مین تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ سب کام ایک شخص مین جب جمع ہوتے ہین تو وہ ضرور جنت مین جاتا ہے ف احدیث مین بعضے جاہل واعظ جو جمعہ کے دن کی قید لگاتے ہین وہ محض بے اصل ہے

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْاِنْفَاقِ وَكَرَاهَةِ الْاِحْصَاءِ باب خرچ کرنے کی فضیلت اور گن گن رکھنے کی کراہت مین

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِيْ اَوْ اَنْضِحِيْ اَوِ انْضَحِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ترجمہ اسماء ابی بکر کی صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ کر اور گن گن نہ رکھ ورنہ اللہ بھی تجھے گن کر دے گا (یعنے کم دے گا) ف راوی کو شک ہے کہ انفقی کہا یا اوس کے سوا اور لفظ کہا عَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِيْ اَوِ انْضَحِيْ اَوْ اَنْفِقِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ عَلَيْكِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ نہ سنیت رکھ نہین تو اللہ تجھ پر سنیت رکھے گا (یعنے نہ دیگا) عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم قال لھا نحو حدیثھم ترجمہ اسماء کی وہی حدیث وہی سنے **عن** اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنھما انھا جاءت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا نبی اللہ لیس لی شیء الا ما ادخل علی الزبیر فھل علی جناح ان ارضخ مما یدخل علی فقال ارضخی ما استطعت ولا توعی فیوعی اللہ علیک ترجمہ اسماء ابی بکر کی صاحبزادی رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ ہی نہین مگر جو زبیر میرے کردیتے ہین تو کیا مجھے گناہ ہوگا اگر مین اسمین سے کچھ صدقہ دون آپنے فرمایا جتنا تم دے سکو اتنا دو اور سینت نہ رکھو نہین تو اللہ بھی تمہے نہ دے کر سینت رکھیگا **فا** زبیر کے دینے سے یہ مراد ہے کہ جو ان کے خرچ کو دیتے ہون کہ اسمین انہی اختیار ہے یا اذن عرفی اون کا ہو خرچ کرلے اور صدقہ دینے کے لیے جیسے ہم اوپر کہہ آئے ہین **باب** الحث علی الصدقۃ ولو بالقلیل والا تمتنع من القلیل لاحتقارہ تھوڑے صدقہ کی فضیلت اور اوس کو حقیر نجاننے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول یا نساء المسلمات لا تحقرن جارۃ لجارتھا ولو فرسن شاۃ ترجمہ ابوہریرہ راوی ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو کوئی تم مین سے اپنے ہمسائے کو حقیر نجانے اگرچہ ایک بکری کا کہر ہی دے (یعنی نہ لینے والا اوسکو حقیر سمجھکر انکار کرے نہ دینے والا شرمندہ ہوکر دینے سے باز رہے) **باب** فضل اخفاء الصدقۃ صدقہ چھپا کر دینے کی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ الامام العادل وشاب نشاء بعبادۃ اللہ ورجل قلبہ معلق فی المساجد ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل دعتہ امراۃ ذات منصب وجمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاھا حتی لا تعلم یمینہ ما تنفق شمالہ ورجل ذکر اللہ تعالیٰ خالیا ففاضت عیناہ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات شخص ہین کہ اللہ اُن کو اپنے سایہ مین جگہہ دے گا (یعنے عرش کے نیچے) جسدن اوس کے سوا اور کوئی سایہ نہوگا ایک تو حاکم منصف (جو کتاب و سنت کے مطابق فیصلہ کرے خواہ بادشاہ ہو خواہ کوتوال وغیرہ) دوسرے وہ جوان جو

اللہ کی عبادت کے ساتھ بڑھا ہو تیسرے وہ شخص جو مسجد سے نکلے اور دل اوسکا مسجد مین لگا رہے
چوتھے وہ دو شخص کہ محبت کرین آپس مین اللہ کے واسطے اوسی کے لیے ملین اور اسی کے لیے جدا ہون
پانچوین جو مرد ایسا متقی ہو کہ اوسے کوئی عورت حسب نسب والی مالدار زنا کے لیے بلاوے اور وہ
کہے مین اللہ سے ڈرتا ہون (اور زنا سے باز رہے) چھٹی جو صدقہ دے ایسا چھپا کر کہ داہنے کو خبر نہ
ہو کہ بائین ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور یہ تصحیف ہے صحیح یہ ہے کہ بائین ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ داہنا
کیا خرچ کرتا ہے) ساتوین جو اللہ کو اکیلے مین یاد کرے اور اوس کی آنکھ ٹپک پڑین (یعنی اللہ
کی محبت یا خوف سے) **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَقَالَ رَجُلٌ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ
مِنْهُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْهِ ترجمہ ابوہریرہ سے وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اور
اوس مین یہ ہے کہ جو شخص مسجد سے نکلے اور دل اُس کا مسجد مین لگا ہو جب تک پھر لوٹ کر نہ آوے

باب بَیَانِ اَنَّ اَفْضَلَ الصَّدَقَةِ صَدَقَةُ الصَّحِیْحِ التَّحِیْحِ افضل صدقہ کس کا ہے **عن**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰی
وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا اَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ
ترجمہ ابوہریرہ نے کہا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی اے
رسول اللہ کے افضل اور ثواب مین بڑا صدقہ کون سا ہے آپنے فرمایا کہ صدقہ دیوے تو اور تو
تندرست ہو اور حریص ہو اور خوف کرتا ہو محتاجی کا اور امید رکھتا ہو امیری کی وہ افضل ہے
اور یہانتک صدقہ دینے مین دیر نہ کرے کہ جب جان حلق مین آجاوے تو کہنے لگے یہ فلانے
کا ہے یہ مال فلانے کو دو اور وہ تو خود اب فلانے کا ہو چکا (یعنے تیرے مرتے ہی وارث لوگ
لے لین گے) **ف** ایسا صدقہ دینا گویا حلوائی کی دکان دادی کی فاتحہ مین **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ
الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَمَا وَاَبِیْكَ لَتُنَبَّاَنَّهٗ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی
الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ

لِثُلَاثِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا تو آپ نے فرمایا آگاہ ہو قسم ہے تیرے باپ کی باقی حدیث وہی ہے **ف** اور حدیثوں میں اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھانے کو منع اور شرک فرمایا ہے اور یہاں جو آپ سے قسم اُس کے باپ نکل گئی یہ عادت کی راہ سے زبان پر جاری ہو گئی تعمداً اور قصداً نہیں تھی قصداً ایسی قسم کھانا منع ہے **عن** عَمَّارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ کون سا صدقہ افضل ہے **باب** بَیَانِ اَنَّ الْیَدَ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَاَنَّ الْیَدَ الْعُلْیَا هِیَ الْمُنْفِقَةُ وَاَنَّ الْیَدَ السُّفْلٰی هِیَ الْاٰخِذَةُ اسباب میں یہ بیان ہے کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور اس بیان میں کہ اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ پکڑنے والا ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَهُوَ یَذْکُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَالْیَدُ الْعُلْیَا الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَی السَّائِلَةُ ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ منبر پر صدقہ کا ذکر کرتے تھے اور کسی سے سوال نہ کرنے کا اور فرمایا کہ اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ مانگنے والا ہے **عن** حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَوْ خَیْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًی وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ ترجمہ حکیم بن حزام نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل صدقہ وہ ہے جس کے بعد صدقہ دینے والا غنی رہے (یعنی یہ نہیں کہ سب مال لٹا کر آپ فقیر ہو بیٹھے) اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور صدقہ پہلے اوسکو دے جس کا اُن نفقہ اپنے ذمہ ہے (جیسے لونڈی غلام نوکر چاکر) **عن** حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِطِیْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِیْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ یُبَارَكْ لَهٗ فِیْهِ وَكَانَ كَالَّذِیْ یَاْكُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ

مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى ترجمہ حکیم نے کہا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا تو آپ نے دیا مین نے پھر مانگا پھر دیا پھر مانگا پھر دیا پھر فرمایا کہ یہ مال ہرا ہرا میٹھا میٹھا ہے سو جس نے اسکو لیا بغیر مانگے یا لیا دینے والے کی خوشی سے نہ آپ زبردستی تقاضا کر کے اوس مین برکت ہوتی ہے اور جس نے اپنے نفس کو ذلیل کر کے لیا (یعنے سوال کر کے لجاجت کر کے) اوس برکت نہین ہوتی اور اُسکا حال ایسا ہوتا ہے کہ کہاتا ہے اور سیر نہین ہوتا اور اوپر کا ہاتھہ عمدہ ہے نیچے کے ہاتھہ سے **عَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی كَفَافٍ وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی ترجمہ ابی امامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے آدم کے تو جو چیز ضرورت سے زیادہ ہو اوس کو خرچ کرتا رہ یہ بہتر ہے تیرے لیے اور اگر اوسکو بھی روک رکھے جیسے ضرورت کے موافق کو روکتا ہے تو برائی تیرے حق مین اور تجھپر ملامت نہین ضروری خرچ کے موافق رکھنے مین اور صدقہ پہلے اسکو دے جسکا خرچہ تیرے ذمہ پر ہو اور اوپر کا ہاتھہ بہتر ہے نیچے کے ہاتھہ سے **بَابُ** النَّهْیِ عَنِ الْمَسْئَلَةِ سوال کرنے کی برائی **عَنْ** مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ اِیَّاكُمْ وَاَحَادِیْثَ اِلَّا حَدِیْثًا كَانَ فِیْ عَهْدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَاِنَّ عُمَرَ كَانَ یَخِیْفُ النَّاسَ فِی اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا اَنَا خَازِنٌ فَمَنْ اَعْطَیْتُهٗ عَنْ طِیْبِ نَفْسٍ فَمُبَارَكٌ لَّهٗ فِیْهِ وَمَنْ اَعْطَیْتُهٗ عَنْ مَّسْئَلَةٍ وَّشَرَهٍ كَانَ كَالَّذِیْ یَاْكُلُ وَلَا یَشْبَعُ ترجمہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا بچو تم حدیث کی روایت سے مگر وہ حدیثین جو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ مین تھین اسلیے کہ حضرت عمر لوگون کو ڈرایا کرتے تھے اللہ پاک سے اور سنا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اللہ تعالی جس کی بھلائی چاہتا ہے اوسکو دین کی سمجھ دیتا ہے اور سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مین تو فقط خزانچی ہون پھر جسکو مین دل کی خوشی سے دون (یعنے بغیر سوال اور لجاجت سائل کے) تو اوسمین اسکو برکت ہوتی ہے اور جس کو مین مانگنے سے اور اوسکے ستانے سے دون اسکا حال ایسا ہے کہ گویا

کہاتا ہے اور بیت نہین پہرتا ف حضرت معاویہ کے زمانہ مین ممالک یہود ونصاری کی فتح ہوئی اور روایات اہل کتاب کی لوگون مین کثرت سی پہیلی اس لیے آپنے یہ حکم کیا کہ حضرت عمر کے زمانہ کی روایات کیطرف رجوع کرو کہ وہ زمانہ ربط وضبط کا تہا اور غیر قومون سے اختلاط نہ تہا اور بعد اون کے پہر کتب حدیث مدون ہو گئی اور علم من جمیع الوجوہ محفوظ ہو گیا عَنْ مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِی الْمَسْئَلَۃِ فَوَاللّٰہِ لَا یَسْئَلُنِیْ اَحَدٌ مِّنْکُمْ شَیْئًا فَتُخْرِجُ لَہٗ مَسْئَلَتُہٗ مِنِّیْ شَیْئًا وَاَنَا لَہٗ کَارِہٌ فَیُبَارَکُ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتُہٗ ترجمہ حضرت معاویہ نے کہا کہ فرمایا رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے تم سوال مین ہٹ نکیا کرو اسلیے کہ اسہ کی قسم مجہہ سے جو نانگتا ہے کوئی چیز اور اُس کے سوال کی سبب سی میرے پاس سے چیز خرچ ہوتی ہے اور مین اوسکو برا جانتا ہون تو اوس مین برکت کیونکر ہوگی عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ وَھْبِ بْنِ مُنَبِّہٍ دَخَلْتُ عَلَیْہِ فِیْ دَارِہٖ بِصَنْعَاءَ فَاَطْعَمَنِیْ مِنْ جَوْزَۃٍ فِیْ دَارِہٖ عَنْ اَخِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِیَۃَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ ترجمہ عمرو بن دینار نے وہب بن منبہ سے روایت کی اور کہا کہ مین انکے گہر گیا صنعا مین اور مجہے انہون نے اپنے احاطہ کے جوز کہلائے اور ان کے بہائی نے روایت کی کہ مین نے سنا معاویہ بن ابی سفیان سے کہ سنا مین نے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم سے پہر روایت بیان کی مثل اوسکی جو اوپر گذری عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ وَھُوَ یَخْطُبُ یَقُوْلُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَیُعْطِی اللّٰہُ ترجمہ حضرت معاویہ خطبہ پڑہتے تہے اور روایت کی کہ سنا مین نے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس کی اللہ تعالی بہلائی چاہتا ہے اسکو دین مین سمجہ دیتا ہے اور مین تو بانٹنے والا ہون اور دیتا تو اسہ ہے ف اس حدیث مین معلوم ہوا کہ دین مین سمجہ پیدا ہونے سے بہتری کوئی نہین کہ اوس سے آدمی کی دنیا و آخرت دونون درست ہو جاتی ہے پس ہر مسلمان کو اس مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور معلوم ہوا کہ دینے والا اسہ کے سوا کوئی نہین آنحضرت صلی اسہ علیہ وسلم بہی باوجود علو مرتبت اور رفع منزلت کے بانٹنے ہی والے ہین پہر بد ہو شہید کدہر رہی پہر یہ نادان لوگ جو اولیا انبیا سے اپنی حاجات طلب کرتے ہین اللہ

جبر و اکثر ہین محض بے دین اور جاہل ہین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس المسکین بھذا الطواف الذی یطوف علی الناس فترده اللقمۃ واللقمتان والتمرۃ والتمرتان قالوا فما المسکین یا رسول اللہ قال الذی لا یجد غنی یغنیہ ولا یفطن لہ فیتصدق علیہ ولا یسأل الناس شیئا ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین جو گھومتا رہتا ہے اور لوگون کے گرد رہتا ہے اور ایک دو لقمہ یا ایک دو کھجور لیکر لوٹ جاتا ہے پھر لوگون نے عرض کی کہ مسکین کون ہے اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا جسکو اتنا خرچ نہین ملتا جو اوس کی ضروریات بشری کو کفایت کرتا ہو اور نہ لوگ اوسے مسکین جانتے ہین کہ اُس کو کچھ صدقہ دین اور نہ وہ لوگون سے کچھ مانگتا ہے ف بہت سے اہل وعیال والے غریب مسلمان ایسے ہی ہین کہ باوجود محنت و مشقت کے اون کے ضروریات کو موافق نہین ملتا اور تنگدست قرضدار رہتے ہین ایسون کو دینا اور ایسون کی دلجوئی اور مدد کرنا ہزار مسکین کے دینے سے اولی ہے ہر مالدار کو اُسکا خیال ضرور ہے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس المسکین بالذی ترده التمرۃ والتمرتان ولا اللقمۃ واللقمتان ان المسکین المتعفف اقرؤا ان شئتم لا یسألون الناس الحافا ترجمہ ابو ہریرہ روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین ہے جو ایک دو کھجور یا ایک دو لقمہ لیکر لوٹ جاتا ہے مسکین وہ ہے جو سوال نہین کرتا تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگون سے مانگتے نہین لپٹ کر

عن عطاء بن یسار وعبد الرحمن بن ابی عمرۃ انہما سمعا ابا ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث اسمٰعیل ترجمہ وہی حدیث جو اوپر گذری دوسری سند سے مروی ہوئی

عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزال المسئلۃ باحدکم حتی یلقی اللہ ولیس فی وجہہ مزعۃ لحم ترجمہ عبد اللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ تم مین کا آدمی مانگتا رہے گا یہانتک کہ اللہ سے ملیگا اور اُس کے مونہہ پر ایک ٹکڑا بھی گوشت کا نہ ہوگا یعنے حشر مین ف گوشت کا نہ ہونا چہرہ پر عبارت ہے گویا بے آبرو ہونے اور کمرو اور ذلیل ہونے

سے یعنے سوال ہو جب ذلت و بے آبروئی ہے عَنْ اَخِی الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ مُضْغَۃً ترجمہ زہری کے بھائی سے یہی روایت مروی ہوئی مگر اس مین گوشت کے ٹکڑے کا ذکر نہین عَنْ حَمْزَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَاہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰی یَاْتِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَیْسَ فِیْ وَجْھِہٖ مُزْعَۃُ لَحْمٍ ترجمہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی ہمیشہ لوگون سے سوال کرتا رہتا ہے یہانتک کہ قیامت کے دن آوے گا اور اوس کے مونہہ پر ایک بوٹی گوشت کی نہ ہوگی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَھُمْ تَکَثُّرًا فَاِنَّمَا سَاَلَ جَمْرًا فَلْیَسْتَقِلَّ اَوْ لِیَسْتَکْثِرْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگون سے مانگتا رہتا ہے اون کے مال اپنا مال بڑہانے (یعنے نہ ضرورت اور کفاف کے لیے) تو وہ چنگاریان مانگتا ہے پھر چاہے کم لے چاہے زیادہ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاَنْ یَّغْدُوَ اَحَدُکُمْ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَھْرِہٖ فَیَتَصَدَّقَ بِہٖ وَیَسْتَغْنِیَ بِہٖ مِنَ النَّاسِ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ رَجُلًا اَعْطَاہُ اَوْ مَنَعَہٗ ذٰلِکَ فَاِنَّ الْیَدَ الْعُلْیَا اَفْضَلُ مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر کوئی صبحکو جاکر ایک گٹھا لکڑی کا اپنی پیٹھ پر لاوے اور اس سے صدقہ دے اور اپنا کام بھی نکالے لوگون کا محتاج نہ ہو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ لوگون سے مانگتا پھرے کہ وہ دیوین یا نہ دیوین اور بلاشبہہ اوپر کا ہاتھہ افضل ہے نیچے کے ہاتھہ سے اور پہلے صدقہ اوسکو دے جو تیرے سر روٹی کہاتا ہے عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَتَیْنَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَاَنْ یَّغْدُوَ اَحَدُکُمْ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَھْرِہٖ فَیَبِیْعَہٗ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ بَیَانٍ ترجمہ قیس نے کہا ہماری پاس ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم اگر کوئی صبحکو جاوے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیان لاوے اور بیچے آگے وہی روایت کی جو اوپر گذری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّحْتَزِمَ اَحَدُ

کُم حُزمَتَہ مِن حَطَبٍ فَیَحمِلَھَا عَلٰی ظَھرِہٖ فَیَبِیعَھَا خَیرٌ لَّہٗ مِن اَن یَّسئَالَ رَجُلًا اَعطَاہُ
اَو مَنَعَہٗ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی لکڑی
کا گٹھا لاوے اپنی پیٹھ پر اور اوسکو بیچے تو یہ اوس کے حق مین بہتر ہے سوال کرنے سے کسی شخص سے
کہ معلوم نہین کہ وہ دیوے یا نہ دیوے عَن اَبِی اِدرِیسَ الخَولَانِیِّ عَن اَبِی مُسلِمٍ الخَولَانِیِّ قَالَ
حَدَّثَنِی الحَبِیبُ الاَمِینُ اَمَّا ھُوَ فَحَبِیبٌ اِلَیَّ وَاَمَّا عِندِی ھُوَ فَاَمِینٌ عَوفُ بنُ مَالِکٍ
الاَشجَعِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ قَالَ کُنَّا عِندَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ تِسعَۃً
اَو ثَمَانِیَۃً اَو سَبعَۃً فَقَالَ اَلَا تُبَایِعُونَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَکُنَّا حَدِیثَ عَھدٍ
بِبَیعَۃٍ فَقُلنَا قَد بَایَعنَاکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اَلَا تُبَایِعُونَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَبَسَطنَا اَیدِیَنَا وَقُلنَا قَد بَایَعنَاکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ فَعَلَامَ نُبَایِعُکَ قَالَ تَعبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشرِکُوا
بِہٖ شَیئًا وَالصَّلَوَاتِ الخَمسَ وَتُطِیعُوا وَاَسَرَّ کَلِمَۃً خَفِیَّۃً وَلَا تَسئَلُوا النَّاسَ شَیئًا
فَلَقَد رَاَیتُ بَعضَ اُولٰئِکَ النَّفَرِ یَسقُطُ سَوطُ اَحَدِھِم فَمَا یَسئَالُ اَحَدًا یُنَاوِلُہٗ اِیَّاہُ
ابی ادریس خولانی ابو مسلم خولانی سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے مجھ سے کہا کہ روایت کی مجھسے ایک
دوست امانت دار نے اور بیشک وہ میرے دوست اور میرے نزدیک امانت دار ہین عوف بن مالک اشجعی
انھون نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے نو یا آٹھ یا سات آدمی اور آپ نے فرمایا
تم بیعت نہین کرتے رسول اللہ صلعم سے اور ہم انہین دنون بیعت کر چکے تھے تو ہمنے عرض کی کہ ہم تو آپسے بیعت کر چکے ہین رسول
اللہ تعالیٰ کے پھر آپنے فرمایا تم بیعت نہین کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمنے عرض کی
کہ ہم آپسے بیعت کر چکے ہین آپنے پھر فرمایا تم بیعت نہین کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر
ہمنے اپنے ہاتھ بڑھائے اور عرض کیا کہ ہم تو بیعت اول کر چکے ہین اب کس بات کی بیعت کرین آپ
نے فرمایا کہ عبادت کرو اللہ کی اور نہ شریک کرو اوسکے ساتھ کسی کو اور پنجگانہ نماز کی اور اللہ
کی فرمانبرداری کرو اور ایک بات چپکے سی کہی کہ لوگون سے کچھ نہ مانگو تو مین نے اون مین سے بعضون
کو دیکھا کہ اون کا کوڑا اگر گر پڑتا تھا (یعنے اونٹ پر سے) تو کسی سے سوال نکرتے کہ وہ اٹھا دیوے ف
یہ کمال ایفائے بیعت تھی اور نہایت درجہ کی پرہیزگاری اور اطاعت الٰہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم کی اور یہہ بہت بڑا درجہ ہے اور ابو مسلم جو اس حدیث کے راوی ہین وہ بڑے زاہد ہین اور

اور کرامات اون کے مشہور ہین اسلام لائے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور اسود عنسی مردود جو دعوے نبوت کا کرتا تھا اوس نے اون کو آگ مین ڈال دیا اور وہ نہ جلے پھر لاچار ہوکر اُن کو چھوڑ دیا اور وہ ہجرت کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف چلے کہ آپ نے وفات فرمائی اور بڑے بڑے صحابہ سے ملاقات کی ہے مثل ابی بکر صدیق وغیرہ رضی اللہ عنہم کی اور باسیر اتفاق ہے محدثین اور مورخین اور ارباب سیر کا اور سمعانی نے انساب مین جو نقل کیا ہے کہ وہ حضرت معاویہ کے زمانہ مین ایمان لائے یہ غلط ہے باتفاق مورخین وغیرہم کے (النووی)

باب مَنْ تَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ جسکو سوال جائز ہے اوسکا بیان **عَنْ** قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ حَتّٰى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتًا يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا

ترجمہ قبیصہ نے کہا مین قرضدار ہوگیا تھا ایک بڑی رقم کا (یعنے دو قبیلون کی اصلاح وغیرہ کے لیے یا کسی اور امر خیر کے واسطے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا تم ٹھہرو کہ ہمارے پاس صدقات کا مال آوے تو ہم اس مین سے کچھ تمکو دین پھر آپ نے فرمایا اے قبیصہ سوال حلال نہین مگر تین شخصون کو ایک تو وہ جو قرضدار ہوجاوے (یعنے کسی امر خیر مین) تو حلال ہوجاتا ہے اوسکو سوال یہانتک کہ ملجاوے اوسکو اوتنا مال پھر سوال سے باز رہے دوسرے وہ شخص کہ پہونچی ہو آفت اوس کے مال مین کہ ضائع ہوگیا ہو مال اُسکا تو حلال ہوجاتا ہے سوال اُسکو یہانتک کہ ملجاوے اُسکو اتنی رقم کہ درست ہوجاوے اوسکی گذران راوی کو شک ہے کہ قوام فرمایا یا سداد معنی دونون کے ایک ہین تیسرا وہ کہ پہونچا ہو اوسکو فاقہ اور تین شخص عقلمندون مین سے اوسکی قوم کے گواہی دین کہ اُسکو بیشک فاقہ پہونچا ہے اسکو بھی سوال جائز ہے جبتک کہ اپنی

گذران درست ہونے کے موافق نہ پائے اور سوا ان لوگون کے اسکو قبضہ سوال حرام ہے اور سوا ان
کے جو سوال کرنے والا ہے وہ حرام کہا ہے **باب جواز الاخذ بغیر سوال ولا تطلع بے**
مانگے جو چیز آجائے اسکا لینا کیسا ہے **عن** سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عن ابیہ قال سمعت عمر بن الخطاب یقول قد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی
العطاء فاقول اعطہ افقر الیہ منی حتی اعطانی مرۃ مالا فقلت اعطہ افقر الیہ
منی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ خذہ وما جاءک من ھذا المال وانت غیر
مشرف ولا سائل فخذہ وما فلا تتبعہ نفسک ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے انھون نے
حضرت عمر سے روایت کی کہ حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ مال دیا کرتے تھے
اور مین کہتا تھا کہ جو مجھ سے زیادہ احتیاج رکھتا ہو اوسکو عنایت کیجیے یہانتک کہ ایک بار مجھے آپ
نے کچھ مال دیا اور مین نے عرض کیا کہ جسے مجھ سے زیادہ حاجت ہو اوسے عنایت فرمائیے آپ نے فرمایا
اس کو لے لو اور اُس مال مین سے جو تمہارے پاس بغیر لالچ کے اور بغیر مانگے آجاوے اوسکو لے لیا کرو
اور جو اس طرح نہ آوے اوسکا خیال بھی نہ کرو **فائدہ** یہ حدیث مثل حدیث سے نکلی ہے مصرع
چیز یکہ بے سوال رسد دادۂ خداست اور حدیث سے کمال زہد اور بے رغبتی اور لالچ اور ایثار
حضرت عمر کا معلوم ہوتا ہے اور اس مین علماء کا اختلاف ہے کہ جسکو مال آجاوے اوسے قبول کرنا چاہیے
یا نہین اور اسمین تین مذہب ہین اور صحیح و مشہور مذہب یہ ہے کہ سوا سلطان کے اور کا مال قبول
کرنا مستحب ہے اور جمہور کا یہی قول ہے اور عطیہ سلطان کا سو بعضون نے اسکو حرام کہا ہے اور بعضون
نے حلال۔ اور صحیح یہ ہے کہ عطایاے سلطانی مین مال حرام غالب ہے غرض اگر مال حرام غالب ہو تو
لینا روا نہین ورنہ خیر مباح ہے اور ایسا ہے جو ایسے شخص کے پاس مال آوے جو اُسکا مستحق نہین اور
اُسمین مال حرام غالب نہین تو لینا روا ہے اگر لینے والے مین کوئی مانع شرعی موجود نہ ہو اور بعضون
نے اس مباح کو واجب کہا ہے خواہ سلطان سے ہو یا اوس کے غیر سے اور بعضون نے مستحب کہا ہے سلطان
کے عطیہ کو نہ اور **عن** سالم بن عبد اللہ عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان یعطی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ العطاء فیقول لہ عمر
اعطہ یا رسول اللہ افقر الیہ منی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذہ فتموّلہ

أَوْ تَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ قَالَ سَالِمٌ فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا وَّلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَهُ ترجمہ سالم بن عبداللہ اپنے باپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن خطاب کو کچھ مال دیا کرتے تھے اور وہ عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ کسی ایسے شخص کو عنایت کیجیے جو مجھ سے زیادہ احتیاج رکھتا ہو تو ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مال لو اور اپنے پاس رکھو زیادہ صدقہ دیدو اور جو ہر قسم کے مال سے تمہارے پاس آوے اور تم نے اوس کی خواہش نہ کی ہو اور نہ مانگا ہو تو اوسکو لیا کرو اور اپنے دل سے خواہش نہ کیا کرو سالم نے کہا اسی سبب سے ابن عمر کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے اور اگر کوئی دیتا تھا تو پھیر نہ دیتے تھے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ السَّعْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی روایت اس سند سے مروی ہوئی عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ أَنَّهٗ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَأَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ خُذْ مَا أُعْطِيْتَ فَإِنِّيْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيْتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ ترجمہ ابن ساعدی سے روایت ہے کہ انہون نے کہا مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کا عامل کیا جب مین فارغ ہوا اور صدقہ کا مال انکو لاکر دیدیا تو مجھے کچھ اجرت دینے کا حکم کیا مین نے کہا مین نے تو اللہ کے واسطے یہ کام کیا ہے اور مزدوری میری اللہ پر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مین جو دیتا ہون لے لو ایک بار مین نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین صدقہ تحصیل کیا تھا اور آپ نے مجھے بھی کچھ اجرت دی اور مین نے بھی ایسا ہی کہا جیسے تم نے کہا سو مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بغیر مانگے تمہارے کچھ ملے تو کھاؤ اور صدقہ دو عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّهٗ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ ترجمہ وہی روایت اس

دوسری سند سے مروی ہوئی **باب کراھۃ الحرص علی الدنیا** حرص دنیا کی مذمت **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قلب الشیخ شاب علی حب اثنتین حب العیش والمال ترجمہ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھے کا جینے اور مال کی حرص جوان ہے **ف** یہ مصرع اس حدیث کے موافق ہے مصرع مرد چون پیر شود حرص جوان گردد **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلب الشیخ شاب علی حب اثنتین طول الحیاۃ وحب المال ترجمہ ابوہریرہ سے وہی روایت مروی ہوئی اس میں طول کا لفظ زیادہ ہے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھرم ابن آدم ویشب منہ اثنتان الحرص علی العمر ترجمہ مضمون وہی ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ ترجمہ وہی روایت ہے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بمثلہ ترجمہ وہی روایت ہے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان لابن آدم وادیان من مال لابتغی وادیا ثالثا ولا یملا جوف ابن ادم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب ترجمہ انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی کو دو جنگل ہوں مال کے تو ہی وہ تیسرا ڈھونڈتا ہے اور پیٹ نہیں بھرتا آدمی کا مگر مٹی اور رجوع ہوتا ہے اللہ اوسپر جو توبہ کرے (یعنے جو دنیا کی حرص سے باز آوے اوسے کنج قناعت عطا فرماتا ہے) **ف** یہ شعر اس حدیث کے موافق ہے شعر چشم تنگ کور دنیادار را یا قناعت پر کند یا خاک گور **عن** انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فلا ادری اشیئ انزل الیہ کان یقولہ بمثل حدیث ابی عوانۃ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ آپ پر یہ بات اوتری تھی یا خود فرماتے تھے پھر بیان کی روایت ابوعوانہ کی جو اوپر گذری **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لو کان لابن آدم وادٍ من ذھب احب ان لہ وادیا اخر ولن یملا

اثنتین

فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَاللّٰهُ يَتُوْبُ عَلٰى مَنْ تَابَ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا اگر آدمی کو ایک جنگل سونے کا ہو تو بھی آرزو کرے کہ دوسرا اور ہو اور اُسکا مونہہ نہیں بھرتی مگر مٹی (گور کی) اور اللہ رجوع کرتا ہے اوس کیطرف جو توبہ کرے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ مِلْاَ وَادٍ مَالًا لَاَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ اِلَيْهِ مِثْلُهٗ وَلَا يَمْلَاُ نَفْسَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَاللّٰهُ يَتُوْبُ عَلٰى مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَا اَدْرِیْ اَمِنَ الْقُرْاٰنِ هُوَ اَمْ لَا قَالَ وَفِیْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالَ فَلَا اَدْرِیْ اَمِنَ الْقُرْاٰنِ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر آدمی کا ایک میدان مال سے بھرا ہو تو بھی چاہے کہ اوسی کے برابر اور ہو اور آدمی کا جی کسی چیز سے نہیں بھرتا سوا مٹی کے اور رجوع ہوتا ہے اللہ اوسپر جو توبہ کرے ابن عباس نے کہا مین نہیں جانتا کہ یہ قرآن مین سے ہے یا نہیں اور زہیر کے روایت مین یہ ہے کہ مین نہیں جانتا قرآن مین سے ہے یا نہیں اور ابن عباس کا نام نہیں لیا

عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ بَعَثَ اَبُوْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى قُرَّاءِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ فَدَخَلَ اِلَيْهِ ثَلَاثُ مِائَةِ رَجُلٍ قَدْ قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ اَنْتُمْ خِيَارُ اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَقُرَّاؤُهُمْ فَاتْلُوْهُ وَلَا يَطُوْلَنَّ عَلَيْكُمُ الْاَمَدُ فَتَقْسُوَ قُلُوْبُكُمْ كَمَا قَسَتْ قُلُوْبُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَاِنَّا كُنَّا نَقْرَاُ سُوْرَةً كُنَّا نُشَبِّهُهَا فِی الطُّوْلِ وَالشِّدَّةِ بِبَرَاءَةٍ فَاَنْسَيْتُهَا غَيْرَ اَنِّیْ قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَكُنَّا نَقْرَاُ سُوْرَةً كُنَّا نُشَبِّهُهَا بِاِحْدَى الْمُسَبِّحَاتِ فَاَنْسَيْتُهَا غَيْرَ اَنِّیْ قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ فَتُكْتَبُ شَهَادَةً فِیْ اَعْنَاقِكُمْ فَتُسْاَلُوْنَ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ ابی الاسود نے کہا ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرہ کے قاریون کو بلوا بھیجا اور وہ سب تین سو قاری اُنکے پاس آئے اور اُنھون نے قرآن پڑھا اور ابو موسی نے اُن سو کہا کہ تم بصرہ کے سب لوگون سے بہتر ہو اور وہان کے قاری ہو سو قرآن پڑھتے رہو اور بہت مدت گذر جانے سے سُست نہ ہو جاؤ کہ تمہارے دل سخت ہو جاوین جیسے تم سے اگلون کے دل سخت ہو گئے

اور ہم ایک سورۃ پڑھا کرتے تھے جو طول مین اور سخت وعیدون مین برات کی برابر تھی پھر مین اسے بھول گیا بگر اتنی بات یاد ہی کہ اگر آدمی کے دو میدان ہوتے مال کے تب بھی تیسرا ڈھونڈتا رہتا اور آدمی کا پیٹ نہین بھرتا مگر مٹی سے اور ہم ایک سے رت اور پڑھتے تھے اور اُسکو مسبحات مین کی ایک سورت کی برابر جانتے تھے مین وہ بھی بھول گیا مگر اُسمین سے یہ آیت یاد ہے اے ایمان والو کیون کہتے ہو وہ بات جو کرتے نہین اور جو بات ایسی کہتے ہو کہ کرتے نہین وہ تمھاری گردنون مین لکھ دی جاتی ہے گواہی کے طور پر کہ اُسکا سوال ہوگا تم سے قیامت کے دن **ف** ان سب حدیثون مین مذمت دنیا کی حرص کی اور برائی ہے دنیا کی بہت چاہنے کی اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہی

شعر اہل دنیا کا فران مطلق اند ✤ روز و شب در زق زق و در بق بق اند ✤ اور بشارت ہی حضرت انسان کو کہ بے مرے ان کا پیٹ نہین بھرتا اگرچہ سونے کی انٹیون سے انکا گھر بھر جاوے

باب فَضْلِ الْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا قناعت کی فضیلت

عن اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰی عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ ترجمہ روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امیری سامان بہت ہونے سے نہین ہے بلکہ امیری دل سے ہے **ف** یعنی سامان دنیا بہت ہی مگر آدمی پر حرص غالب ہی جب بھی امیر نہین اور دل غنی ہے تو بے مال کے بھی بے پرواہ ہے

باب التَّحْذِيْرِ مِنَ الْاِغْتِرَارِ بِزِيْنَةِ الدُّنْيَا وَمَا يَبْسُطُ مِنْهَا دنیا کی زینت پر مغرور نہ ہونے کے بیان مین

عن اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا اَخْشٰی عَلَيْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ اِلَّا مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِی الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِی الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَاْتِیْ اِلَّا بِخَيْرٍ اَوَخَيْرٌ هُوَ اِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ اَوْ بَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَاَكَلَتْ فَمَنْ يَاْخُذُ مَالًا بِحَقِّهٖ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ يَاْخُذْ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الَّذِیْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

ترجمہ ابوسعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر لوگون مین وعظ کہا اور فرمایا اسم کی قسم لے لوگو مین تمہارے لیے اور کسی چیز سے نہین ڈرتا ہون مگر اُس سے جو اللہ نکالتا ہے تمہارے لیے دنیا کی زینت تو ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا خیر کا نتیجہ شر بھی ہوتا ہے (یعنے دنیا کی دولت اور حکومت آنا اور اسلام کی ترقی ہونا تو خیر ہے اسکا نتیجہ برا کیونکر ہوگا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے تھوڑی دیر پھر فرمایا تجھے کیا کھا (پھر اوس کے سوال کو پوچھ لیا کہ کہین بھول نگیا ہو تو مطابقت جواب کی سوال کے ساتھہ اوسکی سمجھہ مین نہ آوے) اوس نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا خیر کا نتیجہ شر بھی ہوتا ہے آپنے فرمایا کہ نہین خیر کا نتیجہ تو خیر ہی ہوتا ہے مگر اتنی بات ہے کہ بہار کے دنون مین جو سبزہ اوگتا ہے (اور اوسے تم خیر ہی جانتے ہو) وہ نہین مارتا ہے ہیضہ سے اور نہ قریب المرگ کرتا ہے مگر ہر اچرنے والے کو کہ وہ کہا جاتا ہے یہانتک کہ اوس کی کوکہین بھول جاتی ہین اور سورج کے سامنے ہوکر پتلا گوبر لگتا ہے یا موتنے لگتا ہے پھر جگالی کرنے لگتا ہے اور پھر چرنے جاتا ہے (یہانتک کہ اسی لوٹ پوٹ مین ایک دن مرجاتا ہے) یہی حال اُس مال کا ہے کہ جو اُسکو حق کے ساتھہ لیتا ہے اوسکو برکت ہوتی ہے اور جو ناحق طور پر لیتا ہے اوس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے کہ کہا جاتا ہے اور پیٹ نہین بھرتا (جیسے اوس ہری چرنے والی کا) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ مَا یُخْرِجُ اللّٰہُ لَکُمْ مِنْ زَہْرَۃِ الدُّنْیَا قَالُوْا وَمَا زَہْرَۃُ الدُّنْیَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بَرَکَاتُ الْاَرْضِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَہَلْ یَاْتِیْ الْخَیْرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا یَاْتِیْ الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ اِنَّہٗ لَا یَاْتِیْ الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ اِنَّ کُلَّ مَا اَنْبَتَ الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَۃَ الْخَضِرِ فَاِنَّہَا اَکَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاہَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثُمَّ اجْتَرَّتْ وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَکَلَتْ اِنَّ ہٰذَا الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِحَقِّہٖ وَوَضَعَہٗ فِیْ حَقِّہٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَۃُ ہُوَ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِغَیْرِ حَقِّہٖ کَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ

ترجمہ وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ نے تین بار فرمایا کہ خیر کا نتیجہ خیر ہی ہوتا ہے اور اخیر مین فرمایا جس نے اُسکو (یعنے مال کو حق کی راہ سے لیا اور راہ حق مین رکھا تو کیا خوب مدد اوس سے ملتی ہے (یعنے درجات عالیہ صدقات وخیرات اور

سبرات کی اوسکو عنایت ہوتے ہین) باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَہٗ فَقَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَیْکُمْ بَعْدِیْ مَا یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتِھَا فَقَالَ رَجُلٌ اَوَیَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَسَکَتَ عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقِیْلَ مَا شَاْنُکَ تُکَلِّمُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا یُکَلِّمُکَ قَالَ وَرَاَیْنَا اَنَّہٗ یُنْزَلُ عَلَیْہِ فَاَفَاقَ یَمْسَحُ عَنْہُ الرُّحَضَآءَ وَقَالَ اَیْنَ ھٰذَا السَّآئِلُ وَکَاَنَّہٗ حَمِدَہٗ فَقَالَ اِنَّہٗ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَۃَ الْخَضِرَۃِ فَاِنَّھَا اَکَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاھَا اسْتَقْبَلَتْ عَیْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَاِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ ھُوَ لِمَنْ اَعْطٰی مِنْہُ الْمِسْکِیْنَ وَالْیَتِیْمَ وَابْنَ السَّبِیْلِ اَوْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّہٗ مَنْ یَّاْخُذْہُ بِغَیْرِ حَقِّہٖ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَیَکُوْنُ عَلَیْہِ شَھِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ ابوسعید نے وہی روایت بیان کی مگر یہ بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تھے اور ہم آپ کے گرد بیٹھے اور آگے آپ نے وہی مضمون فرمایا دنیا کی زینت کا تب ایک شخص نے عرض کی کہ کیا خیر کا نتیجہ شر ہوتا ہے آپ چپ ہو رہے لوگون نے اوس شخص سے کہا تو نے کیون ایسی بات کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے بات نہین کی اور ہم کو خیال ہوا کہ آپ پر وحی اترتی ہے اتنے مین آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا اُس سائل نے اچھی بات کہی پھر آپ نے وہی مثال سبزہ چرنے والی کی بیان کی اور فرمایا یہ مال ہرا میٹھا ہے اور بہت اچھا رفیق ہے اوس مسلمان کا جو مسکین کو اور یتیم اور مسافر کو دیا اور کچھ فرمایا اخیر مین یہ فرمایا کہ وہ مال اوسپر قیامت کے دن گواہ ہوگا باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا ۱۲ اسمعیل مین آپنے اپنی امت مرحومہ کو دنیا کی زینت اور کثرت سے ڈرایا اور اُن کو ڈرایا جنکو مال حلال ہاتھ آوے اور راہ حق مین خرچ ہو اُن ملاعین دنیا کا تو ذکر ہی نہین جو مال حرام اکٹھا کرتے ہین اور اپنے پیٹون مین آگ بھرتے ہین اور سائل نے پوچھا کہ خیر کا انجام شر کیونکر ہو سکتا ہے آپنے فرمایا کہ ہان یہ ٹھیک ہے مگر دنیا کی زینت خیر حقیقی نہین بلکہ اسمین بندون کا امتحان اور فتنہ ہے کہ اسمین مشغول ہو کر ہزارون خدا کو بھول جاتے ہین اور آپسمین بغض اور نفسانیت پیدا کرتے ہین پھر اوسپر سبزہ کی مثال فرمائی کہ گو بظاہر پانی کا برسنا

سبزہ کا ہونا زندگی کا باعث ہے مگر بدپیٹ جانوروں کے لیے وہی سبب ہلاکت کا ہوتا ہے **باب**
فضل التعفف والصبر والقناعۃ والحث علی کل ذلک اس صبر و قناعت کی فضیلت **عن**
ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ناسا من الانصار رضی اللہ عنہم سالوا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاھم ثم سالوہ فاعطاھم حتی اذا نفد ما عندہ قال ما
یکن عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستعفف یعفہ اللہ ومن یستغن یغنہ
اللہ ومن یصبر یصبرہ اللہ وما اعطی احد من عطاء خیرا واوسع من الصبر ترجمہ ابوسعید
نے کہا چند لوگوں نے انصار کے کچھ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے انکو دیا انہوں نے
پھر مانگا پھر دیا یہانتک کہ جب تمام ہوگیا جو کچھ آپ کے پاس تھا تو آپ نے فرمایا میرے پاس جو مال ہوتا ہے
تو میں تم سے دریغ نہیں کرتا اور جو سوال سے بچے اللہ اوسے بچاتا ہے اور جو اپنے دل کو بے پرواہ
رکھے اللہ اسکو بے پرواہ کردیتا ہے اور جو صبر کی عادت ڈالے اللہ اوسپر صبر آسان کردیتا ہے اور
کوئی عطائے الٰہی بہتر اور کشادگی والی صبر سے زیادہ نہیں **ف** اس حدیث میں قناعت اور صبر
اور تنگی دنیا پر راضی رہنے کی تعلیم اور ترغیب ہے **عن الزھری بھذا الاسناد نحوہ** ترجمہ
زہری سے دوسری سند سے وہی روایت مروی ہوئی **عن** عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ
تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قد افلح من اسلم ورزق کفافا وقنعہ
اللہ بما اتاہ ترجمہ عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مراد کو پہونچا
اور چھٹکارا پایا اوس نے جو اسلام لایا اور موافق ضرورت کے رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسکو اپنی روزی
پر قناعت دی **عن** ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اللھم اجعل رزق آل محمد قوتا ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ محمد کے تابعوں کی روزی موافق ضرورت کے رکھ
ف یعنی دنیا کی طمع و ترياق اور ساز و براق اور حمل اثقال کے تحمل شاق اور زبردستی کی دھوم
دھام اور ہجوم عوام اور ناحق کے زق زق اور اہل معاملات کی بق بق سے محفوظ رکھ اور اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ موافق ضرورت کی روٹی ملنا فقر اور غنی دونوں سے افضل ہے خیر الامور اوسطہا اور
قوت اہل لغت کی نزدیک رزق کو کہتے ہیں اور اس سے دنیا کم رکھنے کی فضیلت ثابت ہوئی اور کفایت

کرنے کی قوت لائیت پر بابُ اِعطاءِ المؤلفۃِ وَمَن یُّخافُ عَلیٰ اِیمانِہٖ اِن لَّم یُعطَ وَاحتِمالِہٖ
مَن سَألَ بِفُحشٍ وَبَیانِ الخَوارِجِ وَاَحکامِہِم باب دل پرچانے والون کا اور خوارج کا بیان
عَن عُمَرَ بنِ الخَطّابِ رَضِیَ اللہُ تَعالیٰ عَنہُ قَسَمَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَسمًا فَقُلتُ اللہ
یَا رَسُولَ اللہِ لَغَیرُ ھٰؤُلاءِ کانَ اَحَقَّ بِہٖ مِنہُم قالَ اِنَّہُم خَیَّرُونِی اَن یَسألُونِی بِالفُحشِ
اَو یُبَخِّلُونِی فَلَستُ بِباخِلٍ ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کچھ صدقہ کا مال تقسیم کیا اور مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم اللہ کی اوس کے مستحق
اور لوگ تھے آپنے فرمایا اُنھون نے مجھے مجبور کیا دو باتون مین کہ یا تو یہ مجھسے بیحیائی سے مانگین یا مین اُن
کے آگے بخیل ٹھیرون سو مین بخیل کرنے والا نہین ہون ف غرض یہ کہ انھون نے مجھسے بہت الحاح
سے سوال کیا بسبب ضعف ایمان کے اور اگر مین اُنکو نہ دیتا تو بخیل کہتے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلون
اور سخت دل اور ضعیف الایمان لوگون سے مدارات کرنا ضرور ہے اور اس مصلحت سے اُنکو مال دینا
روا ہے عَن اَنَسِ بنِ مالِکٍ رَضِیَ اللہُ تَعالیٰ عَنہُ قالَ کُنتُ اَمشِی مَعَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ
عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیہِ رِدآءٌ نَجرانِیٌّ غَلِیظُ الحاشِیَۃِ فَاَدرَکَہٗ اَعرابِیٌّ فَجَبَذَہٗ بِرِدآئِہٖ
جَبذَۃً شَدِیدَۃً فَنَظَرتُ اِلیٰ صَفحَۃِ عاتِقِ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَقَد اَثَّرَت بِہَا
حاشِیَۃُ الرِّدآءِ مِن شِدَّۃِ جَبذَتِہٖ ثُمَّ قالَ یَا مُحَمَّدُ مُرلِی مِن مالِ اللہِ الَّذِی عِندَکَ فَالتَفَتَ
اِلَیہِ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَضَحِکَ ثُمَّ اَمَرَ لَہٗ بِعَطآءٍ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ چلا جاتا تھا اور آپ ایک نجران (شہر کا نام
ہے) کی چادر اوڑھے ہوئے تھے جسکا کنارہ موٹا تھا اور آپ کو ایک گاؤن کا آدمی ملا اور آپ کو
چادر سمیت کھینچا بہت زور سے کہ مین نے دیکھا آپکی گردن کے مونڈھے پر چادر کا نشان بن گیا اور
اُسکا حاشیہ گڑ گیا اوس کے زور سے کھینچنے کے سبب سے پھر کہا اے محمد حکم کر میرے لیے اس مال مین
سے کچھ دینے کا جو اللہ کا دیا آپکے پاس ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کیطرف دیکھا اور
ہنسے اور حکم کیا اُسکو کچھ دینے کا ف اور اُسکی اس گاؤزوری پر کچھ غصہ نہ فرمایا یہ کمال خلق اور
حلم تھا آپکا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلون کی گستاخیون اور بے ادبیون پر حلم وصبر و درگذر کرنا
اور اُن کے سوء ادب کے بدلے مین اُن سے احسان کرنا چاہیے اور خوش خلقی برتنا چاہیے جیسے آپ ہنس

دیے اور اُس کو کچھ دلوا بھی دیا اور اس سے ہنسی کا جواز بھی سمجھا گیا عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ وَفِیْ حَدِیْثِ عِکْرِمَۃَ بْنِ عَمَّارٍ مِّنَ الزِّیَادَۃِ قَالَ ثُمَّ جَبَذَہٗ اِلَیْہِ جَبْذَۃً تَرَحَّجَ لَہٗ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَخْرَجِ الْاَعْرَابِیِّ وَفِیْ حَدِیْثِ ھَمَّامٍ فَجَاذَبَہٗ حَتّٰی اَنْشَقَّ الْبُرْدُ وَحَتّٰی بَقِیَتْ حَاشِیَتُہٗ فِیْ عُنُقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ اسحٰق سے بذریعہ انس کے وہی روایت مروی ہے اور عکرمہ بن عمار کی روایت میں یہ مضمون زیادہ ہے کہ اُس اعرابی نے ایسا کھینچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس اعرابی کے گلے سے لگ گئی اور ہمام کی روایت میں یہ ہے کہ ایسا کھینچا کہ چادر مبارک پھٹ گئی اور کنارہ اوس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں رہ گیا باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْبِیَۃً وَلَمْ یُعْطِ مَخْرَمَۃَ شَیْئًا فَقَالَ مَخْرَمَۃُ یَا بُنَیَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُ لِیْ قَالَ فَدَعَوْتُہٗ لَہٗ فَخَرَجَ اِلَیْہِ وَعَلَیْہِ قَبَاءٌ مِّنْھَا فَقَالَ خَبَأْتُ ھٰذَا لَکَ قَالَ فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَقَالَ رَضِیَ مَخْرَمَۃُ ترجمہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تقسیم کیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں اور مخرمہ کو کوئی نہ دی تب مخرمہ نے کہا اے میرے بیٹے میرے ساتھ چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو میں اُن کے ساتھ گیا اور اُنھوں نے کہا تم گھر میں جاکر اونہی بلا دیں نے حضرت کو بلایا آپ نکلے اوس میں کی ایک قبا اوڑھی ہوئی اور فرمایا کہ یہ میں نے تمہارے واسطے رکھ چھوڑی تھی اور پھر آپ نے مخرمہ کو دیکھا اور فرمایا مخرمہ خوش ہو گئے عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَدِمَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْبِیَۃٌ فَقَالَ لِیْ اِبْنُ مَخْرَمَۃَ انْطَلِقْ بِنَا اِلَیْہِ عَسٰی اَنْ یُّعْطِیَنَا مِنْہُ شَیْئًا قَالَ فَقَامَ اَبِیْ عَلَی الْبَابِ فَتَکَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَوْتَہٗ فَخَرَجَ مَعَہٗ قَبَاءٌ وَھُوَ یُرِیْہِ مَحَاسِنَہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ خَبَأْتُ ھٰذَا لَکَ خَبَأْتُ ھٰذَا لَکَ ترجمہ مسور نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبائیں آئیں اور مجھ سے میرے باپ مخرمہ نے کہا اے میرے بیٹے میرے ساتھ چلو شاید ہمکو بھی اُس میں سے کچھ دیں غرض میرے باپ دروازہ پر کھڑے رہے اور بات کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آواز پہچانی اور نکلے اور آپ کے پاس ایک قبا تھی اور آپ اسکے پھول بوٹوں کی

طرف نظر کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ میں نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی یہ میں نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی ف اسمیں سخاوجود وبذل وعطا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہے اور اپنے یارون کا خیال کرنا اور اُنکی دلجوئی اور مدارات عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَاَنَا جَالِسٌ فِیْهِمْ قَالَ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا لَمْ یُعْطِهٖ وَهُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَیَّ فَقُمْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُہٗ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِیْلًا ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَا اَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِیْلًا ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَا اَعْلَمُ فِیْہِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَغَیْرُہٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْہُ خَشْیَۃَ اَنْ یُّكَبَّ فِی النَّارِ عَلٰی وَجْهِهٖ وَفِیْ حَدِیْثِ الْحُلْوَانِیِّ تَكْرَارُ الْقَوْلِ مَرَّتَیْنِ ترجمہ سعد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگون کو کچھ مال دیا اور مین بھی اون مین بیٹھا تھا اور آپنے ایک شخص کو چھوڑ دیا جو میرے نزدیک اُن سب سے اچھا تھا سو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اُسکو مومن سمجھتا ہون آپ اُسکو کیون نہین دیتے مین اُسے اللہ کی قسم مومن جانتا ہون آپنے فرمایا شاید مسلم ہو پھر مین تھوڑی دیر چپ رہا اور پھر اوس کی خوبی نے جو مجھے معلوم تھی مجھپر غلبہ کیا اور مین نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اُسے کیون نہین دیتے اُسکو اللہ کی قسم مین مومن جانتا ہون آپنے فرمایا شاید مسلم ہو پھر مین چپ رہا اور پھر اوس کی خوبی نے جو مجھے معلوم تھی مجھپر غلبہ کیا اور مین نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ کہ آپ اُسے کیون نہین دیتے اللہ کی قسم مین اُسے مومن جانتا ہون آپنے فرمایا شاید مسلم ہو پھر تیسری بار مین آپنے فرمایا کہ مین اکثر ایک کو دیتا ہون اور دوسرا میرے نزدیک اُس سے اچھا ہوتا ہے اس خیال سے کہ اگر مین اُسے نہ دون گا تو یہ اوندھے مونہہ دوزخ مین چلا جائیگا اور حلوانی کی روایت مین وہ قول جو تین بار مروی ہوا وہی بار ہے ف اسمین صاف تصریح ہے کہ ضعیف الایمان لوگون کو اسلئے دیتا ہون کہ وہ تکلیف پاکر ایمان سے پھر نہ جائین اور حالانکہ کامل الایمان موجود ہوتے ہین کہ وہ ہرگز تکلیف کے خوف سے دین سے پھرنیوالے نہین اور اُنہین کو مؤلفۃ القلوب کہتے ہین عَنِ الزُّهْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَعَلٰی مَعْنٰی حَدِیْثِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ ترجمہ زہری سے دوسری

فواللہ

سند سے یہی مضمون مروی ہوا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ هٰذَا يَعْنِي حَدِيْثَ الزُّهْرِيِّ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ بَيْنَ عُنُقِيْ وَكَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ اَقْبَلَا اَيْ سَعْدُ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ ترجمہ محمد بن سعد سے بھی روایت زہری کی مروی ہوئی اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گردن اور شانہ کے بیچ میں ہاتھ مارا اور فرمایا کیا لڑتے ہو اے سعد پھر آگے وہی بات فرمائی (یہ آپ نے محبت سے فرمایا کہ کیا تم ہم سے لڑتے ہو حالانکہ ان کی کیا مجال تھی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑتے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا يَوْمَ حُنَيْنٍ حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَاءَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دَمِهِمْ قَالَ اَنَسٌ فَحُدِّثَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَقَالَ لَهٗ فُقَهَاءُ الْاَنْصَارِ اَمَّا ذَوُوْ رَاْيِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَّاَمَّا اُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ قَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دَمِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ اَفَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ فَقَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا قَالَ فَاِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ اَثَرَةً شَدِيْدَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنِّيْ عَلَى الْحَوْضِ قَالُوْا سَنَصْبِرُ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا چند لوگوں انصار کو حنین کے دن کہا جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اموال ہوازن میں سے کچھ مال بغیر لڑے بھڑے دلوا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو قریش میں سے سو اونٹ دیے تو انصار کے لوگ کہنے لگے اللہ اپنے رسول کو بخشے کہ وہ قریش کو دیتے ہیں ہمیں چھوڑ کر اور ہماری تلواریں ابھی تک قریش کا خون ٹپکا رہی ہیں انس بن مالک نے کہا کہ اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی اور آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور ان کو ایک چمڑے کے خیمہ میں جمع کیا پھر جب سب جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا یہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھے پہونچی ہے تب اُن میں سے سمجھ دار لوگوں نے کہا کہ جو ہم میں فہمیدہ لوگ ہیں یا رسول اللہ اونہوں نے تو کچھ بھی نہیں کہا اور بعضے کم سن لوگ ہم میں کے بولے اللہ بخشے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قریش کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے اور ہماری تلواریں اون کے خون ابھی تک ٹپکا رہی ہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بعض ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی کافر تھے اُن کا دل خوش کرنے کو اور تم لوگ خوش نہیں ہوتے اس سے کہ لوگ تو مال لیکر اپنے گھر چلے جاویں اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ سو البتہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ تم جو لیکر گھر جاؤ گے وہ اُس سے بہتر ہے جو وہ لیکر گھر جائیں گے (البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن ساری دنیا سے بہتر ہے) پھر سب انصار نے کہا ہاں یا رسول اللہ ہم راضی ہوئے پھر آپ نے فرمایا آگے تمہارے اور بہت لوگ مقدم کیے جاویں گے (یعنے تمہیں چھوڑ کر اوروں کو دیں گے) تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ ملاقات کرو تم اللہ سے اور اُس کے رسول سے کہ میں حوض (کوثر) پر ہونگا اُنہوں نے کہا اب ہم صبر کرینگے (یعنی اللہ دلوتو) **فائدہ** نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے ذکر کیا کہ اس حدیث میں یہ تصریح نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو خمس (یعنے پانچوان حصہ) نکالنے کے قبل دیا یا جو دیا اوسکو خمس میں نہیں گنا اور باقی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اُنکو خمس میں سے دیا ہے اور اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کو خمس کا اختیار ہے کہ جس طرح چاہے خرچ کرے اور جن کو چاہے اُنمیں سے زیادہ دے یا ایک شخص کو اُس میں سے بہت کچھ دیدے اور اسیطرح امام کو اختیار ہے کہ خمس کو مصالح مومنین میں خرچ کرے اور چاہے تو کسی مالدار کو بہت کچھ دے دے کسی مصلحت کی نظر سے اور حضرت نے انصار سے فرمایا کہ آگے جو حکام ہونگے وہ تم کو چھوڑ کر اوروں کے تئیں اموال دنیاوی دیا کرینگے سو تم کو ضرور ہے کہ بقاء اُخروی پر نظر رکھو اور مجھ سے حوض کوثر پر ملنے کا خیال باندھے رہو اور ابھی سے صبر کی عادت ڈالو **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال لما افاء اللہ علی رسولہ ما افاء من اموال ھوازن راقتص الحدیث بمثلہ غیر انہ قال قال انس لم نصبر ونقل انا انس حدیثہ اسنانھم **ترجمہ** انس بن مالک سے وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اوسی روایت کی مثل جو گذری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ انس نے کہا پھر ہم لوگ صبر نہ کر سکے اور انس سے میں انا کا لفظ نہیں کہا باقی مضمون وہی ہے **کھا** مسلم نے اور روایت کی ہمسے زہیر بن حرب نے اون سے یعقوب نے اون سے ابن شہاب کے بھتیجے نے اون سے اُن کے چچا نے

اُن سے انس بن مالک نے اور روایت کی حدیث مثل اُسکی (جو گذری) اور اوس مین یہی ہے کہ انس نے کہا ہم
ہم صبر نکر سکے جیسے روایت یونس کی ہے زہری سے (جو اوس کے اوپر گذری) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ فَقَالَ اَفِيْكُمْ اَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ
قَالُوْا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنَ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ فَقَالَ
اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّمُصِيْبَةٍ وَاِنِّيْ اَرَدْتُ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَأَلَّفَهُمْ اَمَا
تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْ
سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو ایک جگہہ جمع کیا اور فرمایا تم مین کوئی غیر ہے اُنہون نے
کہا نہین مگر ایک ہماری بہن کا لڑکا آپنے فرمایا بہن کا لڑکا قوم مین داخل ہے پھر فرمایا قریش نے ابھی جاہلیت
کو چھوڑا ہے اور ابھی مصیبت سے نجات پائی ہے اور مین چاہتا ہون کہ اُنکی فریاد رسی کرون اور اون کی دلجوئی
کرون اور کیا تم خوش نہین ہوتے ہو کہ لوگ دنیا لیکر چلے جاوین اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ (باقی
رہی میری محبت اور رفاقت تمہارے ساتھ وہ تو ایسی ہے) کہ اگر سب لوگ ایک میدان کی راہ لین اور انصار
ایک گھاٹی کی (جو دو پہاڑون کے بیچ مین ہو) تو مین انصار ہی کی گھاٹی مین جاؤن (اور اُن کا ساتھہ
کبھی نہ چھوڑون) ف اس حدیث مین فضیلت انصار کی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن کے
ساتھہ معلوم ہوئی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَسَّمَ النَّبِيُّ
فِيْ قُرَيْشٍ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ اِنَّ سُيُوْفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ وَاِنَّ غَنَائِمَنَا
تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ مَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ
عَنْكُمْ قَالُوْا هُوَ الَّذِيْ بَلَغَكَ وَكَانُوْا لَا يَكْذِبُوْنَ قَالَ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ
بِالدُّنْيَا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَ
النَّاسُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَ
الْاَنْصَارِ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب مکہ فتح ہوا تو غنیمت قریش مین بانٹی گئی اور انصار
نے کہا یہ بڑی تعجب کی بات ہے کہ ہماری تو تلوارین خون بہاوین اور غنیمت یہ لوگ لیجاوین اور یہ خبر حضرت
کو پہنچی سو آپنے انکو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ یہ کیا بات ہے جو مجھے تم سے پہونچی ہے اُنہون نے عرض کی کہ ہان

وہی بات ہے جو آپ کو پہونچی اور وہ لوگ کبھی جھوٹ نہین بولتے تھے تب آپ نے فرمایا کیا کہ خوش نہین آتا
کہ اور لوگ دنیا لیکر اپنے گھر جاوین اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ اور میرا حال تو یہ ہی کہ اگر لوگ
ایک میدان کی راہ لین یا گھاٹی کی اور انصار ایک وادی یا گھاٹی کی تو مین انصار کی وادی مین چلون یا
اونہی کی گھاٹی مین عمرو ابن عنبسہ نے کہا جب حنین کا دن ہوا ہوازن اور غطفان اور اور قبیلون کے لوگ اپنی اولاد اور جانورون کو لیکر
النبی آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار غازی تھے اور مکہ کے لوگ بھی جنکو طلقا کہتے ہین پھر یہ سب
ایک بار پیٹھ دے دیے یہانتک کہ حضرت اکیلے رہ گئے اور اسدن دو آوازین دین کہ اون کے بیچمین
کچھ نہین کہا پہلے وہنی طرف آپنے مونہہ کیا اور پکارا کہ اے گروہ انصار کے تو انصار نے جواب دیا
کہ ہم حاضر ہین اے رسول اللہ کے آپ خوش ہون کہ ہم آپکے ساتھ ہین پھر آپ نے بائین طرف مونہہ کیا اور
پکارا اے گروہ انصار کے تو اونہون نے پھر جواب دیا اور کہا کہ ہم حاضر ہین اے رسول اللہ کے آپ خوش
ہون کہ ہم آپکے ساتھ ہین اور آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے اوس وقت اوتر پڑے اور فرمایا کہ مین اللہ کا
بندہ ہون (مقام بندگی سے بڑھکر کوئی فخر کا مقام نہین شیخ اکبر نے اسکی خوب تصریح کی ہے کہ مقام
عبدیت خاص ہے انبیاے واسطے اور کسیکو اس مقام مین شرکت نہین سبحان اللہ کا بندہ ہونا کتنی

بڑی نعمت ہے کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے بیت داغ غلامیت کرد باید خسپر دلبند ✣ صدر ولایت
شود بندہ کہ سلطان خریدہ اور اوسکا رسول اور شکست کہا گئی مشرک لوگ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو بہت لوٹ کا مال ہاتھہ آیا اور آپ نے اوسکو مہاجرین مین تقسیم کردیا اور مکہ کے لوگون مین اور انصار کو اگر
مین سے کچھہ نہ دیا تب انصار نے کہا کہ کہین گھڑی مین توہم بلائے جاتے اور لوٹ کا مال اورون کو دیا
جاتا ہے اور آپ کو یہ خبر لگی سو آپنے انکو ایک خیمہ مین اکھٹا کیا اور فرمایا کہ اے گروہ انصار کے یہ کیا
بات ہے جو مجھکو تم سے پونچی ہے تب وہ چپ ہورہے آپنے فرمایا اے گروہ انصار کے کیا تم خوش نہین ہوتے
ہو اس پر کہ لوگ دنیا لیکر چلے جاوین گے اور تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو لیجاکر اپنے گھر مین رکھہ
چھوڑوگے اُنھون نے کہا کہ بیشک اے رسول اللہ کے ہم راضی ہو گئے پھر آپنے فرمایا اگر لوگ ایک گھاٹی
مین چلے اور انصار دوسری مین تو مین انصار کی گھاٹی کی راہ لون ہشام نے کہا مین نے کہا
اے ابو حمزہ تم اُسوقت حاضر تھے اُنھون نے کہا مین آپ کو چھوڑکر کہان جاتا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَفْتَتَحْنَا مَكَّةَ ثُمَّ اِنَّا غَزَوْنَا حُنَيْنًا قَالَ فَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ بِاَحْسَنِ صُفُوْفٍ
رَاَيْتُ قَالَ نَصَفَتِ الْخَيْلُ ثُمَّ صُفَّتِ الْمُقَاتِلَةُ ثُمَّ صُفَّتِ النِّسَاءُ مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ ثُمَّ صُفَّتِ الْغَنَمُ
ثُمَّ صُفَّتِ النَّعَمُ قَالَ وَنَحْنُ بَشَرٌ كَثِيْرٌ قَدْ بَلَغْنَا سِتَّةَ اٰلَافٍ وَعَلَى مُجَنِّبَةِ خَيْلِنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ
قَالَ فَجُعِلَتْ خَيْلُنَا تَلُوْذُ خَلْفَ ظُهُوْرِنَا فَلَمْ نَلْبَثْ اَنِ انْكَشَفَتْ خَيْلُنَا وَفَرَّتِ الْاَعْرَابُ وَ
مَنْ تَعْلَمُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَنَادٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ يَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ
ثُمَّ يَا لِلْاَنْصَارِ يَا لِلْاَنْصَارِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ هٰذَا اَحَدُ حَدِيْثِ عُمَيَّةَ قَالَ قُلْنَا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَايْمُ اللّٰهِ مَا اَتَيْنَاهُمْ حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ
قَالَ فَقَبَضْنَا ذٰلِكَ الْمَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا اِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرْنَاهُمْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى مَكَّةَ
قَالَ فَنَزَلْنَا قَالَ يَجْعَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الرَّجُلَ الْمِائَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ
كَنَحْوِ حَدِيْثِ قَتَادَةَ وَاَبِي التَّيَّاحِ وَهِشَامِ بْنِ زَيْدٍ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا
ہمنے مکہ فتح کیا (بعونہ تعالی) پھر جہاد کیا حنین پر اور مشرک خوب صفین باندہ کر آئے جو مین نے دیکھین
اور پہلے گھوڑون نے صف باندہی (یعنے سوارون نے) پھر لڑنت لوگون نے پھر عورتون نے
اُن کے پیچھے پھر صف باندہی بکریون نے پھر چارپایون نے اور ہم بہت لوگ تھے کہ پہونچ گئے تھے

چھ ہزار کو (اور یہ راوی کی غلطی ہے حقیقت مین اوسدن بارہ ہزار آدمی تھے جیسا اوپر کی روایت مین گذرا) اور ہماری ایک جانب کے سوار دینے خالد بن ولید رسالدار تھے اور ایک بارگی ہمارے گھوڑے پیٹھ کیطرف جھکنے لگے اور ہم نہ ٹھہرے یہانتک کہ ننگے ہوئے گھوڑے ہمارے اور گاؤن کے لوگ بھاگنے لگے اور جو لوگون کو کہ مین جانتا ہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈانٹا کہ ہان اے مہاجرین ہان اے مہاجرین پھر ڈانٹا کہ اے انصار اے انصار اور انس نے کہا یہ حدیث ایک جماعت کی ہے یا کہا یہ حدیث سیر بچیاؤن کی ہے پھر ہمنے کہا حاضر ہین ہم اے رسول اللہ کے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور کہا انس نے اللہ کی قسم کہ ہم پہونچے نہین تھے کہ اللہ تعالے نے انکو شکست دیدی اور ہمنے ان کا سب مال لے لیا پھر ہم طائف کیطرف چلے اور انکو چالیس روز تک گھیرا پھر مکہ لوٹ آئے اور اوترے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک کو سو اونٹ عنایت فرمانے لگے پھر آگے باقی حدیث ذکر کی جیسے روایت قتادہ اور ابی التیاح اور ہشام بن زید کی اوپر گذری **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ قال اعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا سفیان بن حرب صفوان بن امیۃ وعیینۃ بن حصن والاقرع بن حابس کل انسان منھم مائۃ من الابل واعطی عباس بن مرداس دون ذلک فقال عباس بن مرداس **شعر** اتجعل نھبی ونھب العبید بین عیینۃ والاقرع فما کان بدر ولا حابس یفوقان مرداس فی المجمع وما کنت دون امرئ منھما ومن یخفض الیوم لا یرفع قال فاتم لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مائۃ **ترجمہ** حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان اور صفوان اور عیینہ اور اقرع ان سب کو سو سو اونٹ دیے اور عباس بن مرداس کو کچھ کم دیے تو عباس نے یہ شعر کہے جو اوپر مذکور ہوئے تب آپ نے اُن کے سو اونٹ پورے کر دیے **ف** اور مضمون اُن شعرون کا یہ ہے کہ آپ میرا اور میرے گھوڑے کا حصہ جسکا نام عبید تھا عیینہ اور اقرع کے بیچ مین تقسیم فرماتے ہین حالانکہ عیینہ اور اقرع دونون مرداس سے یعنے مجھسے کسی مجمع مین بڑھ نہین سکتے اور مین اُندونون سے کچھ کم نہین ہون اور آج جس کی بات نیچی ہوگئی وہ پھر اوپر نہوگی **عن** عمر بن سعید بن مسروق بھذا الاسناد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم غنائم حنین فاعطی ابا سفیان بن حرب مائۃ من الابل وساق الحدیث بنحوہ وزاد واعطی علقمۃ بن علاثۃ مائۃ **ترجمہ**

عمر بن سعید بن مسروق نے دوسری اسناد سے یہی روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے غنائم حنین تقسیم کیے اور ابوسفیان کو سو اونٹ دیے اور حدیث بیان کی مانند اوسکی اور علقمہ بن علاثہ کو سو دیے سکن عمر بن سعید بہذا الاسناد ولم یذکر فی الحدیث علقمہ بن علاثۃ ولا صفوان بن امیۃ ولم یذکر الشعر فی حدیثہ ترجمہ عمر بن سعید سے اس سند سے یہی روایت مروی ہوئی اور اسمین علقمہ بن علاثہ اور صفوان بن امیہ کا ذکر نہین نہ شعرون کا عن عبد اللہ بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما افتتح حنینا قسم الغنائم فاعطی المؤلفۃ قلوبھم فبلغہ ان الانصار یحبون ان یصیبوا ما اصاب الناس فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخطبھم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال یا معشر الانصار الم اجدکم ضلالا فھداکم اللہ برعالۃ فاغناکم اللہ بی ومتفرقین فجمعکم اللہ بی ویقولون اللہ ورسولہ امن قال الا تجیبونی فقالوا للہ ولرسولہ امن قال اما انکم لو شئتم ان تقولوا فقلتم وکذا وکذا وکان من الامر کذا وکذا الا شیاء عددھا زعم عمر وان لا یحفظھا فقال الا ترضون ان یذھب الناس بالشاء والابل وتذھبون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رحالکم الانصار شعار والناس دثار ولولا الھجرۃ لکنت امرءا من الانصار ولو سلک الناس وادیا وشعبا لسلکت وادی الانصار وشعبھم انکم ستلقون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض ترجمہ عبد اللہ بن یزید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین فتح کیا اور غنیمت تقسیم کی اور رسول اللہ کے دل کو مال دیا تو آپ کو خبر لگی کہ انصار چاہتے ہین کہ جیسا اور لوگون کو حصہ ملا ہو ویسا ہی ہم کو بھی ملے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا اے گروہ انصار کے کہ مین نے تم کو گمراہ نہین پایا پھر اللہ نے تم کو ہدایت کی میرے سبب سے اور کیا مین نے محتاج نہین پایا تم کو پھر اللہ نے میرے سبب سے تم کو بےپرہ کیا اور کیا مین نے تم کو متفرق نہین پایا پھر اللہ نے اکٹھا کر دیا تم کو (انصار مین دو قبیلے بہت بڑے تھے ایک اوس دوسرے خزرج اون مین سو برس سے برابر لڑائی چلی آتی تھی حضرت کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے اوسے دور کیا) اور وہ کہتے تھے اللہ اور رسول اسکا نہایت امانت دار ہے (یعنے جو آپ نے کیا وہی حق ہے اور ہم اوسپر راضی ہین) پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے جواب نہین دیتے انہون نے عرض کی کہ اللہ اور رسول اسکا بہت امانت دار ہے پھر آپ نے فرمایا کہ

کہ اگر تم چاہو کہ ایسا ایسا کہو اور کام ایسا ایسا ہو گئی چیزون کا آپنے ذکر کیا کہ عمر و کہتے ہین میں انہین
بھول گیا (ایسا ہو نہین ہو سکتا) پھر فرمایا کہ تم اس سے خوش نہین ہوتے کہ لوگ بکریان اور اونٹ لیکر اپنے
گھر جاوین اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر اپنے گھر جاؤ پھر فرمایا انصار استر ہین (یعنے بدن سے
ہمارے لگی ہوئے ہین جیسے استر لگا ہوتا ہے) اور باقی لوگ ابرہ ہین (یعنی بہ نسبت انصار کے ہمسے
دور ہین جیسے ابرہ بدن سے دور ہوتا ہے) اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو مین انصار مین کا ایک آدمی ہوتا اور
اگر لوگ ایک میدان اور گھاٹی مین جاوین تو مین انصار کی وادی اور گھاٹی مین جاؤن اور میرے بعد لوگ
تم کو بہت ڈالین گے (یعنے تمکو نذیکر اورون کو دین گے) تو تم صبر کرنا یہانتک کہ ملنا مجھسے حوض پر عن
عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال کان یوم حنین اثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناسا فی القسمۃ فاعطی الاقرع
ابن حابس مائۃ من الابل واعطی عیینۃ مثل ذلک واعطی اناسا من اشراف العرب واثرھم
یومئذ فی القسمۃ فقال رجل واللہ ان ھذہ لقسمۃ ما عدل فیھا وما اراد فیھا وجہ
اللہ قال فقلت واللہ لاخبرن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاتیتہ فاخبرتہ
بما قال فتغیر وجھہ حتی کان کالصرف ثم قال فمن یعدل اذا لم یعدل اللہ و
رسولہ ثم قال یرحم اللہ موسی قد اوذی باکثر من ھذا فصبر قال قلت لا جرم
لا ارفع الیہ بعدھا حدیثا ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جب حنین کا دن ہوا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگون کو غنیمت کا مال زیادہ دیا چنانچہ اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیے
اور عیینہ کو بھی ایسے ہی اور چند آدمیون کو سرداران عرب سے ایسا ہی کچھہ دیا اور اور لوگون سے ان کو
مقدم کیا تقسیم مین سو ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم یہ تقسیم ایسی ہے کہ اسمین عدل نہین ہے اور اسمین اللہ
کی رضامندی مقصود نہین تو مین اپنے دل مین کہا کہ اللہ کی قسم مین اسکی خبر دون گا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو اور مین آپکے پاس آیا اور مین نے آپ کو خبر دی تو آپ کا چہرہ بدل گیا جیسے خون ہوتا
ہے پھر آپنے فرمایا کہ کون عدل کرے گا اگر اللہ تعالی اور رسول اسکا عدل نہ کرے پھر فرمایا آپنے کہ اللہ
تعالی رحم کرے موسی علیہ الصلوۃ والسلام پر کہ اون کو اس سے زیادہ ستایا مگر انہون نے صبر
کیا اور مین نے اپنے دل مین کہا کہ آج سے مین آپ کو کسی بات کی خبر نہ دون گا (اسلیے کہ آپ کو اس
مین تکلیف ہوتی ہے) عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال قسم رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم قسما فقال رجل انها لقسمة ما ارید بها وجه الله قال فاتیت النبی صلی الله
علیہ وسلم فسارتہ فغضب من ذلک غضبا شدیدا واحمر وجهه حتی تمنیت انی لم اذکرہ
له قال ثم قال قد اوذی موسی باکثر من هذا فصبر ترجمہ عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کچھ مال بانٹا اور ایک شخص نے کہا یہ تقسیم ایسی ہے کہ اللہ کی رضامندی اس سے مقصود نہیں
پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر چپکے سے کہدیا اور آپ بہت غصہ ہوئے اور چہرہ آپکا
لال ہوگیا اور میں نے آرزو کی کہ کاش اسکا ذکر نکیا ہوتا تو خوب ہوتا پھر آپنے فرمایا موسی علیہ السلام کو
اس سے زیادہ ستایا اور انھوں نے صبر کیا (حضرت موسی علیہ السلام پردہ میں چھپکر نہاتے تھے جاہلوں
نے کہا ان کے انثیین بڑے ہیں ایک بار پتھر پر کپڑے رکھدیے وہ لے بھاگا آپ اوس کے پیچھے دوڑے
لوگوں نے دیکھ لیا کہ کچھ عیب نہیں اور جب حضرت ہارون کا انتقال ہوا اون کا جنازہ آسمان پر
ملکہ لے گئے جاہلوں نے کہا اونہوں نے انکو حسد سے مار ڈالا آخر وہ ایک تخت پر آسمان سے ظاہر ہوئے
اور انہوں نے کہا کہ موسی علیہ السلام نے مجھے نہیں مارا غرض اسطرح ہمیشہ جاہل لوگ انبیاء علماء کو بدنام
کرتے چلے آئے ہیں خدام حدیث اور وارثان علم رسول ہمیشہ صبر کرتے رہے ہیں) عن
جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنه قال اتی رجل بالجعرانة منصرفه من حنین وفی ثوب
بلال فضة ورسول الله صلی الله علیه وسلم یقبض منها یعطی الناس فقال یا محمد اعدل
قال ویلک ومن یعدل اذا لم اکن اعدل خبت وخسرت ان لم اکن اعدل فقال
عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه دعنی یا رسول الله فاقتل هذا المنافق فقال معاذ الله
ان یتحدث الناس انی اقتل اصحابی ان هذا واصحابه یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیهم
یمرقون منه کما یمرق السهم من الرمیة ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں تھے جب حنین سے لوٹے تھے اور بلال کے کپڑے میں کچھ چاندی تھی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مٹھی سی لے کر بانٹتے تھے اور لوگوں کو دیتے تھے تو ایک شخص آیا اور
اوس نے کہا عدل کرو اے محمد آپ نے فرمایا کون عدل کرے گا اگر میں عدل نہ کروں اور تو تو بڑا بد
نصیب اور بڑا نقصان والا ہوگیا اگر میں عدل نہ کروں (یعنے تو مجھے نبی سمجھکر ایمان لایا اور جب میں
ظالم ٹھہرا تو تیرا کہاں ٹکانا لگے گا) اسپر حضرت عمر نے عرض کی کہ مجھے فرمایئے کہ میں اس منافق کو

مارو والون اسی رسول اللہ کے آپنے فرمایا پناہ اللہ صاحب کی لوگ کہین گے کہ مین اپنے رفیقون کو مارتا ہون
(معلوم ہوا زبان خلق سے بچنا چاہیے) اور یہ شخص اور اوس کے یار قرآن کو پڑہین گے اور قرآن اونکے گلون
سے نہ اترے گا (یعنے دل مین اثر نہ کرے گا) اور قرآن سے ایسا نکل جاوین گے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے
(بعض وقت زور سے تیر مارو تو پار ہو جاتا ہے اور اُس مین خون تک نہین بہرتا) عن جابر بن عبد اللہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقسم مغانم وساق الحدیث ترجمہ وہی ہے دوسری سند سے
عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال بعث علی رضی اللہ تعالی عنہ وھو بالیمن
بذھبۃ فی تربتھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقسمھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بین الاربعۃ نفر الاقرع بن حابس الحنظلی وعیینۃ بن بدر الفزاری وعلقمۃ بن علاثۃ العامری
ثم احد بنی کلاب وزید الخیر الطائی ثم احد بنی نبھان قال فغضبت قریش فقالوا
یعطی صنادید نجد ویدعنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی انما فعلت ذلک
لاتالفھم فجاء رجل کث اللحیۃ مشرف الوجنتین غائر العینین ناتی الجبین
محلوق الراس فقال اتق اللہ یا محمد قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن یطع اللہ
ان عصیتہ ایامننی علی اھل الارض ولا تامنونی قال ثم ادبر الرجل فاستاذن رجل من
القوم فی قتلہ یرون انہ خالد بن الولید رضی اللہ تعالی عنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان من ضئضئ ھذا قوما یقرؤن القرآن لایجاوز تراقیھم یقتلون اھل الاسلام
ویدعون اھل الاوثان یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ لئن ادرکتھم
لاقتلنھم قتل عاد ترجمہ ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا حضرت علی نے یمن سے کچھ سونا بھیجا مٹی مین ملا
ہوا (یعنے کہان سے جیسا نکلا تہا ویسا ہی تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنے اُسے چار
آدمیون مین بانٹا اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور علقمہ بن علاثہ عامری اور ایک شخص بنی کلاب کے
اور دیا زید الخیر طائی کو پہر ایک اور شخص کو بنی نبہان سے اوسپر قریش بہت جلے اور کہنے لگے
آپ نجد کے سردارون کو دیتے ہین اور ہم کو نہین دیتے اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین
نے اس لیے دیا ہون کہ اُن کے دلون مین اسلام کی محبت پیدا ہو اتنے مین ایک شخص آیا کہ اوسکی
داڑہی گہنی تہی گال پہولی تہی آنکہین گڑہے گہسی ہوئین پیشانی اونچی تہا سر منڈا ہوا تہا اور اُس نے

کہ قرآن کا ترجمہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہوجاتا ہے پھر قرآن کا مضمون کیون کر گلے اوترے انکل جاوین گے
دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے (یعنے تمام اعمال صالحہ خیر وصدقات صلوۃ وزکوۃ حج وصیام سب کچھ
بجالاتے ہین مگر شرک وبدعت کی شومی سے جو اُن کے عقائد واعمال مین گھسی ہوئی ہے کوئی نیکی قبول نہین
جیسے تیر نکل گیا تو اوس مین خون بھی نہین بھرتا) راوی نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ آپ نے یہ بھی فرمایا
کہ اگر مین انکو پاؤن تو ثمود کیطرح قتل کرون ف آخر حضرت علی نے وہی کیا جزاہ اللہ عنا خیر الجزا
آمین اور زید کو جاہلیت مین زید الخیل کہا کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا نام اسلام
مین زید الخیر رکھدیا اسلیے یعنے نسخون مین زید الخیر آیا ہے اور دونون صحیح ہین اور ان روایتون سے
معلوم ہوا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہے شرع کا حکم ہے کہ وہ قتل کیا جاوے اور وہ کافر
اور ان روایتون مین اُسکا قتل جو مروی نہین اُسکی وجہ خود حضرت نے فرمادی کہ لوگ کہین گے کہ محمد صلی
علیہ وسلم اپنے یارون کو قتل کرتے ہین اور یہ امر لوگون کے بھاگنے اور نفرت کا سبب ہوگا اور آپ نے
تمام منافقون کے ساتھ یہی سلوک کیا تاکہ اورون کو الفت ہو اور شاید انکو بعد چندی ہدایت ہو
ان روایتون مین سے کسی مین اجازت مانگنا حضرت عمر کا روی ہے کسی مین خالد بن ولید کا اور دونون
صحیح ہین اسلیے کہ ہوسکتا ہے کہ دونون نے اجازت مانگی ہو اوسکے قتل کی اور نووی نے فرمایا ہے کہ
کا گلے سے نہ اوترنا مراد اس سے یہ ہے کہ سوالفظون کے تلاوت کرے اوس کے معانی سے اُنکو کچھ حصہ نہین
اور یہ قول نووی کا بھی مؤید ہے ہماری تصریح کا جو ہم اوپر کہہ آئے ہین کہ مراد اوس سے وہ ہین جو قرآن
قرآن سے نفور ہین اور ان حدیثون سے اُن لوگون نے استدلال کیا ہے جو خوارج کو کافر کہتے ہین
عیاض نے فرمایا ہے کہ مازری نے کہا ہے کہ خوارج کی تکفیر مین علماء کا اختلاف ہے اور یہ مسئلہ نہایت مشکل
ہے اسلیے کہ داخل کرنا کافر کا ملت مین اور خارج کرنا مسلمان کا ملت سے نہایت امر دشوار ہے اور
باقلانی کے اقوال اس مین مضطرب ہین اور اُنہون نے کہا ہے کہ یہ امر بہت مشکل ہے اسلیے کہ قوم نے
کے کفر کی تصریح نہین کی اور سبب اشکال کا یہ ہے کہ مثلاً معتزلہ کہتا ہے کہ اللہ عالم ہے مگر اسے
نہین اور زندہ ہے مگر اوسکو حیوۃ نہین اور اسلیے اوس کے کفر مین شک پڑجاتا ہے اس لیے کہ
مین یہ بات تو معلوم ہے کہ جو کہے کہ عالم نہین ہے یا حی نہین ہے وہ کافر ہے اور یہ بھی حجت قطعی
معلوم ہوچکا ہے کہ ایک ذات کا عالم ہونا اس طرح پر کہ اوسے علم نہ ہو یا حی ہونا اس طرح کہ

نہ ہو محال ہے اب ہم اگر یہ کہین کہ معتزلے نے جب علم الٰہی کی نفی کی تو اسکے عالم ہونے کی نفی کی اور یہ بالاجماع کفر ہے اور اس صورت مین اسکا عالم کہنا مفید نہین اور اگر یہ کہین کہ وہ علم کی نفی کرتا ہے اور اسکے عالم ہونے کا اقرار کرتا ہے تو وہ کافر نہ ہوا اگرچہ علم کی نفی سے عالم ہونے کی نفی لازم آتی ہے غرض یہی مقام اشکال کا ہے یہ کلام ہے مازری کا اور مذہب شافعی اور جماہیر علما کا یہ ہے کہ خوارج کی تکفیر نہ کیجاوے اور ایسی ہی قدریہ اور معتزلہ مین اور تمام اہل ہوا و بدع اور امام شافعی نے کہا ہے کہ مین گواہی تمام اہل ہوا کی قبول کرتا ہون مگر خطابیہ کی اور وہ ایک گروہ ہین رافضیون مین سے کہ وہ اپنے ہم مذہب کی گواہی جھوٹی دینا جائز جانتے ہین تمام ہوا مضمون نووی کا ساتھ تقدیم و تاخیر اور ایک نوع اختصار کے اور غنیۃ الطالبین مین جناب مستطاب مولنا شاہ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ خطابیہ منسوب ہین ابی الخطاب کیطرف اور اُن کا عقیدہ ہے کہ ہر زمانہ مین ایک نبی ناطق ہوتا ہے ایک صامت یعنے چپ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ناطق تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی صامت غرض اُنکی گواہی مقبول نہین **عن** عمارۃ بن القعقاع بھذا الاسناد قال وعلقمۃ بن علاثۃ ولم یذکر عامر بن الطفیل وقال ناشر الجبھۃ ولم یقل ناشر وزاد فقام الیہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالے عنہ فقال یا رسول اللہ الا اضرب عنقہ قال لا ثم ادبر فقام الیہ خالد سیف اللہ فقال یا رسول اللہ الا اضرب عنقہ قال لا وقال انہ سیخرج من ضئضیٔ ھذا قوم یتلون کتاب اللہ لینا رطبا وقال قال عمارۃ احسبہ قال لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل ثمود **ترجمہ** وہی مضمون ہے جو اگلی روایتون مین گذرا دوسری سند سے مروی ہوا ہے **عن** عمارۃ بن القعقاع بھذا الاسناد وقال بین اربعۃ نفر زید الخیر والاقرع بن حابس وعیینۃ بن حصن وعلقمۃ بن علاثۃ او عامر بن الطفیل وقال ناشر الجبھۃ کروایۃ عبد الواحد وقال انہ سیخرج من ضئضیٔ ھذا قوم وکرر یتلون کتاب اللہ لینا رطبا لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل ثمود **ترجمہ** عمار سے وہی مضمون مروی ہوا اور اسمین یہ ذکر نہین کہ مین اُنکو اگر پاؤن تو ثمود کیطرح قتل کردون **عن** ابی سلمۃ وعطاء بن یسار انھما اتیا ابا سعید الخدری رضی اللہ تعالے عنہ فسالاہ عن الحروریۃ ھل سمعت رسول اللہ صلعم یذکرھا فقال لا ادری من الحروریۃ ولکنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یخرج فی ھذہ الامۃ ولم یقل قوم منکم تحقرون صلوتکم مع صلوتھم ویقرؤن

القرآن لا یجاوز حلوقھم او حناجرھم یمرقون من الدین مروق السھم من الرمیۃ فینظر الرامی
الی سھمہ الی نصلہ الی رصافہ فیتمار ی فی الفوقۃ ھل علق بھا من الدم شئ ترجمہ ابوسلمہ اور
عطاء دونو ابوسعید کی پاس آئے اور کہا کہ حروریہ کی بابہ مین تم نے کچھ سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ آپ اُن کا کچھ ذکر کرتے تہے انہون نے کہا مین نہین جانتا کہ حروریہ کون ہین مگر مین آپ سے سنا ہی
کہ فرماتے تہے اس امت مین ایک قوم نکلے گی اور یہ نہین فرمایا کہ اس امت سی ہوگی غرض وہ ایسی ہونگی
کہ حقیر جانوگے تم اپنی نماز کو اُن کی نماز کے آگے اور قرآن پڑہین گے کہ اُن کے حلقون سے یا فرمایا
گلون سے نیچے نہ اُترے گا دین سے ایسے نکل جاوینگے جیسے تیر شکار سی کہ شکاری دیکہتا ہے اپنے تیر کی لکڑی
کو اور اوسکی پہال کو اور اوسکی پر کو اور غور کرتا ہے اوسکی کنارہ اخیر کو جو اوسکی چلکیون مین تہا کہ کہین
اوسکی کسی چیز مین کچہ خون بہرا ہے (تو دیکہتا ہے کہ کہین بھی نہین بھرا) عن ابی سعید الخدری
رضی اللہ تعالی عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقسم قسما اتاہ
ذو الخویصرۃ وھو رجل من بنی تمیم فقال یا رسول اللہ اعدل فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ویلک ومن یعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اعدل فقال عمر
ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ یا رسول اللہ ائذن لی فیہ اضرب عنقہ قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلوتہ مع صلوتہم وصیامہ مع صیامہم
یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ
ینظر الی نصلہ فلا یوجد فیہ شئ ثم ینظر الی رصافہ فلا یوجد فیہ شئ ثم ینظر الی
نضیہ فلا یوجد فیہ شئ وھو القدح ثم ینظر الی قذذہ فلا یوجد فیہ شئ سبق الفرث
والدم آیتھم رجل اسود احدی عضدیہ مثل ثدی المرأۃ او مثل البضعۃ تدردر ویخرجون
علی حین فرقۃ من الناس قال ابو سعید فاشھد ان سمعت ھذا من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم واشھد ان علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ قاتلھم وانا معہ
فامر بذلک الرجل فالتمس فوجد فاتی بہ حتی نظرت الیہ علی نعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الذی نعت ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس تہے اور آپ کچہ بانٹ رہے تہے کہ ذو الخویصرہ آیا ایک شخص بنی تمیم کا اور اوس نے

کہا کہ اے رسول اللہ کے عدل کرو تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرابی ہے تیری جب مین عدل نہ کرون گا تو کون کرے گا اور تو بالکل بدنصیب اور محروم ہوگیا اگر مین نے عدل نکیا اوس پر حضرت عمر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھے اجازت دیجیے کہ اوس کی گردن ماردون آپنے فرمایا جانے دو اسلیے کہ اگر چند یار ہون گے کہ تم حقیر سمجھوگے اپنی نماز کو اُنکی نماز کے آگے اور اپنے روزے کو اُنکے روزے کے آگے قرآن پڑہین گے کہ اون کے گلون سے نہ اوتریگا اسلام سے ایسا نکل جائین گے کہ جیسے تیر شکار سے کہ دیکھتا ہے تیر انداز اوس کے پیکان کو تو اوس مین کچھ بھرا نہین ہے پھر دیکھتا ہے اوسکی پیکان کی لکڑی کو تو اُسمین بھی کچھ نہین پھر دیکھتا ہے اُسکی کمان کو تو اُسمین بھی کچھ نہین پھر دیکھتا ہے اُسکی پر کو تو اُسمین بھی کچھ نہین اور تیر اس نکلکر کہ بیٹ اور خون سے نکل گیا اور نشانی اوس گروہ کی یہ ہے کہ اون مین ایک کالا آدمی ہوگا کہ ایک شانہ عورت کی پستان کا سا ہوگا یا فرمایا جیسے گوشت کا لوتھڑا اتہلتہلاتا ہوا اور وہ گروہ اُسوقت نکلیگا جب لوگون مین پھوٹ ہوگی ابوسعید کہتے ہین کہ مین گواہی دیتا ہون کہ مین نے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور گواہی دیتا ہون کہ حضرت علی رضے اللہ تعالے عنہ اون سے لڑے اور مین آپکے ساتھ تہا اور آپنے حکم فرمایا اوس کے ڈہونڈنیکا اور وہ ملا اور حضرت علی کے پاس لایا گیا اور مین نے اوس کو دیکھا کہ جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا ویسا ہی تہا ف ان روایتون مین کئی معجزے کہلے کہلے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جنکی آپ نے پہلے سے خبر دی اور ویسا ہی واقع ہوا۔ اول یہ کہ آپ نے فرمایا پھوٹ کے وقت نکلیگا چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نزاع تہی اور دونون تحکیم پر راضی ہوئے جب ہی ایک گروہ دس ہزار کا دونون لشکرون سے جدا ہوگیا اور دونون گروہون کی تکفیر کرنے لگا اور جب حضرت علی نے بشارت دی کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر تم اُس گروہ سے لڑوگے تو اون مین دس ہی نہ بچینگے اور تم مین کے دس ہی نہ مارے جاوینگے چنانچہ ویسا ہی ہوا پھر آگے روایتون مین آپ نے فرمایا کہ اُنکو قتل وہ فرقہ کرے گا جو حق سے قریب ہوگا یعنے حضرت علی کا فرقہ اور اُنہون نے ہی قتل کیا اور ان روایتون سے معلوم ہوا کہ حضرت علی حق پر تہے اور جن لوگون نے اُن سے خلاف کیا وہ باغی تھے اور یہ روایتین حجت ہین اہل سنت کی اُن روایتون سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امت آپکے بعد باقی رہے گی اور اُن مین برکت اور قوت ہوگی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ فرقہ مارقہ تشدد کرینگی بے موقع کہ جہان تشدد ضرور نہین اور ویسا ہی

ہوا اور فرمایا کہ ایک مرد ایسا ہوگا اور اسکا آنا ایسا ہوگا جیسا کہ ویسا ہی نکلا اور یہ بات ایسی ہے کہ کوئی فریب یا عقیل ہرگز ہرگز عقل سے نہیں کہہ سکتا بجز وحی الٰہی کے اور جو منکر نبوت اس میں غور کرے گا اور انصاف سے دیکھے گا تصدیق رسالت کرے گا وللہ الحمد **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ قَوْمًا یَکُوْنُوْنَ فِیْ اُمَّتِہٖ یَخْرُجُوْنَ فِیْ فُرْقَۃٍ مِّنَ النَّاسِ سِیْمَاھُمُ التَّحَالُقُ قَالَ ھُمْ شَرُّ الْخَلْقِ اَوْ مِنْ اَشَرِّ الْخَلْقِ یَقْتُلُھُمْ اَدْنَی الطَّائِفَتَیْنِ اِلَی الْحَقِّ قَالَ فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَھُمْ مَثَلًا اَوْ قَالَ قَوْلًا الرَّجُلُ یَرْمِی الرَّمِیَّۃَ اَوْ قَالَ الْغَرَضَ فَیَنْظُرُ فِی النَّصْلِ فَلَا یَرٰی بَصِیْرَۃً وَیَنْظُرُ فِی النَّضِیِّ فَلَا یَرٰی بَصِیْرَۃً وَیَنْظُرُ فِی الْفُوْقِ فَلَا یَرٰی بَصِیْرَۃً قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اَنْتُمْ قَتَلْتُمُوْھُمْ یَا اَھْلَ الْعِرَاقِ ترجمہ ابی سعید نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپ کی امت میں ہوگی اور وہ لوگ نکلیں گے جبکہ لوگوں میں پھوٹ ہوگی اور نشانی انکی سر مونڈانا ہوگی اور فرمایا آپ نے کہ وہ بدترین خلق ہیں قتل کرینگے انکو وہ لوگ دونوں گروہوں میں سے جو نزدیک ہونگے حق کے (اور وہ گروہ حضرت علی کا تھا) اور انکی ایک مثال آپنے بیان فرمائی یا ایک بات کہی کہ آدمی جب تیر مارتا ہے شکار کو یا فرمایا نشانہ کو اور نظر کرتا ہے پہال کو تو اس میں کچھ اثر نہیں دیکھتا اور نظر کرتا ہے تیر کی لکڑی میں تو کچھ اثر نہیں دیکھتا اور نظر کرتا ہے سوفار میں جو تیر انداز کی چٹکی میں رہتا ہے تو کچھ اثر نہیں پاتا ہے ابو سعید نے کہا کہ اے عراق والو تم ہی نے تو انکو قتل کیا ہے (یعنی حضرت علی کے ساتھ ہو کر) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمْرُقُ مَارِقَۃٌ عِنْدَ فُرْقَۃٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَقْتُلُھَا اَدْنَی الطَّائِفَتَیْنِ بِالْحَقِّ ترجمہ ابو سعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک فرقہ جدا ہوجاوے گا جب مسلمانوں میں پھوٹ ہوگی اور اوسکو قتل کرے گا وہ گروہ جو قریب ہوگا دونوں گروہوں میں حق سے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ فُرْقَتَیْنِ فَتَخْرُجُ مِنْ بَیْنِھِمَا مَارِقَۃٌ یَلِیْ قَتْلَھُمْ اَوْلَاھُمْ بِالْحَقِّ ترجمہ ابو سعید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں دو گروہ ہوجاوینگے اور ان دونوں میں ایک فرقہ جدا ہووے گا اور انکو قتل کرے گا وہ گروہ جو حق سے قریب ہوگا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمْرُقُ مَارِقَۃٌ فِیْ فُرْقَۃٍ مِّنَ النَّاسِ فَیَلِیْ قَتْلَھُمْ اَوْلَی الطَّائِفَتَیْنِ بِالْحَقِّ ترجمہ اسکا وہی جو ہوچکا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيْثٍ ذَكَرَ فِيْهِ قَوْمًا يَخْرُجُوْنَ عَلٰى فُرْقَةٍ مُخْتَلِفَةٍ تَقْتُلُهُمْ
أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْحَقِّ ترجمہ اسکا بھی وہی ہے عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ
السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُوْلَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ
الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَيَخْرُجُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ
قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ
لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ
فَاقْتُلُوْهُمْ فَإِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ سوید بن غفلہ نے
کہا کہ حضرت علی نے فرمایا جب مین تم سے روایت کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اگر مین آسمان
سے گر پڑون تو اس سے بہتر ہے کہ رسول اللہ پر وہ بات باندہون جو آپ نے نہین فرمائی اور جب مین
تمہارے اور اپنے بیچ مین کچھ بات کرون تو جان لو کہ لڑائی مین حیلہ اور فریب روا ہے اب سنو کہ
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے اخیر زمانہ مین ایک قوم نکلے گی
کہ اُن کے لوگ کم سن ہون اور کم عقل بات تو سب مخلوقات سے اچھی کہین گے اور قرآن ایسا پڑہین گے
کہ اون کے گلون سے نیچے اوترے گا اور دین سے ایسا نکل جاوین گے جیسے تیر شکار سے پھر جب تم اُن سے
ملو تو اُن کو مار واس لیے کہ اون کے مارنے سے تمکو قیامت کے دن اللہ کے پاس ثواب ملیگا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ اپنے مناقشات مین یہ بات نہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ
باندہ دین بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر جھوٹ باندہنا بڑا گناہ جانتے تھے اور اپنی ملامت
کا موجب سمجھتے تھے اسی لیے صحابہ بہایت عدول ہین کہ کوئی اون مین ضعیف نہین ہے نہ قابل جرح
عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی روایت دوسری سند سے مذکور ہوئی عَنِ
الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ
ترجمہ اعمش سے اس سند سے وہی روایت مروی ہوئی اور اسمین یہ مضمون نہین ہے کہ دین سے
ایسا نکل جاوین گے جیسے تیر شکار سے عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ
فِيْهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ أَوْ مُوَدَّنُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوْا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا

ترجمہ

وعد الله الذين يقتلونهم على لسان محمد صلى الله عليه وسلم قال قلت انت سمعته من محمد صلى الله عليه وسلم قال اى ورب الكعبة اى ورب الكعبة اى ورب الكعبة ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا خوارج کا فرمایا کہ ان میں ایک شخص ہوگا جس کا ہاتھ ناقص ہوگا یا پستان زن کے برابر ہوگا اور کہا کہ اگر تم فخر کرو تو میں بیان کروں جسکا وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے اُن کے قتل کرنیوالوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا تمنے سنا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے انہوں نے کہا ہاں قسم ہے رب کعبہ کی ہاں قسم ہے رب کعبہ کی ہاں قسم ہے رب کعبہ کی **عن** عبیدۃ قال لا احدثکم الا ما سمعت منہ فذکر عن علی نحو حدیث ایوب مرفوعا ترجمہ وہی روایت جو مروی ہوئی **عن** زید بن وہب الجہنی انہ کان فی الجیش الذی کانوا مع علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الذین ساروا الی الخوارج فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایہا الناس انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یخرج قوم من امتی یقرءون القرآن لیس قراءتکم الی قراءتہم بشیء ولا صلوتکم الی صلوتہم بشیء ولا صیامکم الی صیامہم بشیء یقرءون القرآن یحسبون انہ لہم وہو علیہم لا تجاوز صلوتہم تراقیہم یمرقون من الاسلام کما یمرق السہم من الرمیۃ لو یعلم الجیش الذین یصیبونہم ما قضی لہم علی لسان نبیہم لاتکلوا عن العمل وآیۃ ذلک ان فیہم رجلا لہ عضد لیس لہ ذراع علی رأس عضدہ مثل حلمۃ الثدی علیہ شعرات بیض تنتہبون الی معاویۃ واہل الشام وتترکون ہؤلاء یخلفونکم فی ذراریکم واموالکم واللہ انی لارجو ان یکونوا ہؤلاء القوم فانہم قد سفکوا الدم الحرام واغاروا فی سرح الناس فسیروا علی اسم اللہ قال سلمۃ بن کہیل فنزلنی زید بن وہب منزلا حتی قال مررنا علی قنطرۃ فلما التقینا وعلی الخوارج یومئذ عبد اللہ بن وہب الراسبی فقال لہم القوا الرماح وسلوا سیوفکم من جفونہا فانی اخاف ان یناشدوکم کما ناشدوکم یوم حروراء فرجعوا فوحشوا برماحہم وسلوا السیوف وشجرہم الناس برماحہم قال وقتل بعضہم علی بعض وما اصیب من الناس یومئذ الا

رجلان فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ التمسوا فیھم المخدج فالتمسوا فلم یجدوہ فقام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنفسہ حتی اتی ناسا قد قتل بعضھم علی بعض فقال اخروھم فوجدوہ مما یلی الارض فکبر ثم قال صدق اللہ وبلغ رسولہ قال فقام الیہ عبیدۃ السلمانی فقال یا امیر المومنین اللہ الذی لا الہ الا ھو لسمعت ھذا الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای واللہ الذی لا الہ الا ھو حتی استحلفہ ثلاثا وھو یحلف لہ ترجمہ زید سے روایت ہے کہ وہ اوس لشکر مین تھے جو حضرت علی کے ساتھ خوارج پر گیا تھا انہون نے کہا کہ حضرت علی نے فرمایا اے لوگو مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ایک قوم نکلے گی میری امت سے کہ قرآن پڑہین گے ایسا کہ تمہارا پڑہنا اون کے آگے کچھ نہ ہوگا اور نہ تمہاری نماز اونکی نماز کے آگے کچھ ہوگی اور نہ تمہارا روزہ اُن کے روزہ کے آگے کچھ ہوگا قرآن پڑہکر یہ سمجھین گے کہ ہمارا ہی مین فائدہ ہے اور وہ اُن کا ضرر ہوگا نماز اون کے گلون سے نہ اترے گی نکل جاوین گے اسلام سے جیسے تیر شکار سے اگر وہ لشکر جو اون پر جاویگا جان لے اس بشارت کو جس کو بیان فرمایا گیا ہے تمہارے نبی کی زبان مبارک پر تو بھروسا کرے اسی عمل پر (یہ سمجھ لے کہ اب عمل کی حاجت نہین اتنا ثواب اون کے قتل مین ہے) اور نشانی اُنکی یہ ہے کہ اُن مین آدمی ہے کہ اوس کے شانہ کے سر پر عورت کے سر پستان کی مثل ہے اور اُسپر بال ہین سفید رنگ اور حضرت علی نے فرمایا کہ تم جاتے ہو معاویہ کیطرف اور اہل شام پر اور انکو چھوڑی جاتے ہو کہ یہ تمہارے پیچھے تمہاری اولاد اور اموال کو ایذا دین اور مین اللہ سے امید رکھتا ہون کہ یہ وہی قوم ہے اسلیے کہ اُنہون نے خون بہایا حرام اور لوٹ لیا سونے کو لوگون کی سوا ان پر جلولا کا نام لیکر سلمہ بن کہیل نے کہا کہ پھر بیان کیا مجھ سے زید نے ایک ایک منزل کا یہانتک کہ کہا اونہون نے کہ گذرے ہم ایک پل پر (اور وہ پل نہاد برخان کا چنانچہ نسائی کی روایت مین وارد ہوا ہے) پھر جب دونون لشکر ملے اُسدن خوارج کا سپہ سالار عبداللہ بن وہب راسبی تھا اور اوس نے حکم دیا اُنکو کہ اپنے نیزے پھینک دو اور تلوارین میان سے نکال لو اسلیے کہ مین ڈرتا ہون کہ یہ لوگ تمپر دلیر ہو جہاڑ نہ کرین جیسے حرورا کے دن کی تھی سو وہ پھرے اور اپنے نیزے پھینک دیے اور تلوارین میان سے نکال لین اور لوگ اون سے جا ملے اور انکو اپنے نیزون سے کونچ لیا اور ایک پھر دوسرا مقتول ہوا اور حضرت علی کے

لشکر سے صرف دو آدمی کام آئے پھر حضرت علی نے فرمایا کہ ڈھونڈو اُس مین مخدج کو اور اُسکو ڈھونڈا
اور نہ پایا پھر حضرت علی خود کھڑے ہوئے اور اون مقتولون کی پاس گئے جو ایک دوسرے پر پڑے ہوئے تھے
اور آپ نے فرمایا کہ اُنکو ہٹاؤ پھر اوسکو پایا زمین سے لگا ہوا اور آپ نے کہا اللہ اکبر پھر فرمایا کہ سچا ہے
اللہ تعالی اور پیغام پہنچایا اوس کے رسول نے کہا راوی نے کہ پھر کھڑے ہوئے عبیدہ سلمانی اور
عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین قسم ہے اللہ تعالی کی کہ اوس کے سوا کوئی معبود نہین کہ آپ نے
سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ ہان قسم ہے اللہ پاک کی کہ نہین معبود ہے کوئی
سوا اوس کے یہانتک کہ تین بار اوس نے آپ کو قسم دی اور آپ نے قسم کہائی اسپر کہ سنا ہے مین نے
اسحدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** یہ قسم دلانا اُنکا صرف اس لیے تہا کہ لوگون
کو یقین آجاوے اور اس بشارت سے خوش ہون اور معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بخوبی
معلوم ہوجاوے اور یہ بہی معلوم ہو کہ حضرت علی اور اُنکے رفیق حقپر ہین اور وہ اس جنگ
مین مثاب ہین اور بر صواب **عن** عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَوْلٰی رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْحَرُوْرِیَّۃَ لَمَّا خَرَجَتْ وَھُوَ مَعَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالُوْا لَا حُکْمَ اِلَّا لِلّٰہِ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَلِمَۃُ حَقٍّ اُرِیْدَ بِھَا بَاطِلٌ اِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَفَ نَاسًا اِنِّیْ لَاَعْرِفُ صِفَتَھُمْ فِیْ ھٰؤُلَاءِ یَقُوْلُوْنَ الْحَقَّ
بِاَلْسِنَتِھِمْ لَا یَجُوْزُ ھٰذَا مِنْھُمْ وَاَشَارَ اِلَی حَلْقِہٖ مِنْ اَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰہِ اِلَیْہِ مِنْھُمْ اَسْوَدُ
اِحْدٰی یَدَیْہِ کَثْدِیُ شَاۃٍ اَوْ حَلَمَۃُ ثَدْیٍ فَلَمَّا قَتَلَھُمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ انْظُرُوْا فَنَظَرُوْا فَلَمْ یَجِدُوْا شَیْئًا فَقَالَ ارْجِعُوْا فَوَاللّٰہِ مَا کَذَبْتُ وَلَا کُذِبْتُ مَرَّتَیْنِ
اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ وَجَدُوْہُ فِیْ خَرِبَۃٍ فَاَتَوْا بِہٖ حَتّٰی وَضَعُوْہُ بَیْنَ یَدَیْہِ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ اَنَا حَاضِرٌ ذٰلِکَ مِنْ
اَمْرِھِمْ وَقَوْلِ عَلِیٍّ فِیْھِمْ زَادَ یُوْنُسُ فِیْ رِوَایَتِہٖ قَالَ بُکَیْرٌ وَحَدَّثَنِیْ رَجُلٌ عَنِ ابْنِ حُنَیْنٍ اَنَّہٗ
قَالَ رَاَیْتُ ذٰلِکَ الْاَسْوَدَ "ترجمہ عبیداللہ جو مولی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون سے
روایت ہے کہ حروریہ جب نکلے اور وہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تہے تو حروریون نے کہا
لَا حُکْمَ اِلَّا اللّٰہِ یعنے حکم نہین کسیکا سوا اللہ کے تو حضرت علی نے فرمایا کہ یہ کلمہ ایسا ہے کہ حق ہے مگر ارادہ
اُن کا اس سے باطل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تہا ایک لوگون کا کہ مین اُنکا

حال بخوبی جانتا ہون اور اُن کی نشانیان اُن لوگون مین پائی جاتی ہین اور وہ اپنی زبانون سے حق کہتے ہین مگر وہ اُس سے تجاوز نہین کرتا ہے اور اشارہ کیا عبید اللہ نے اپنے حلق کیطرف (یعنے حق بات حلق سے نیچے نہین اُترتی) اور اللہ کی مخلوق مین بڑے دشمن اللہ کے یہی ہین اون مین ایک شخص اسود ہے کہ ایک ماتھہ اُسکا ایسا ہے جیسے چوچے بکری کے یا سرپستان فرمایا پھر جب قتل کیا اُنکو علی بن ابیطالب نے تو فرمایا دیکھو پھر دیکھا تو وہ نہ ملا پھر فرمایا اُنھون نے کہ پھر جاؤ سو قسم ہے اللہ پاک کی کہ مین نے جھوٹ نہین کہا اور نہ مجھسے جھوٹ کہا گیا ہے (یعنے نبی نے مجھسے جھوٹ نہین فرمایا تمین نے تم سے جھوٹ کہا) دو بار یا تین بار یہی کہا پھر پایا اوسکو ایک کھنڈر مین اور لائے اُنکو یہانتک کہ رکھدیا لاشہ اُسکا حضرت علی کے آگے اور عبید اللہ نے کہا کہ مین حاضر تہا اوس جگہ جب اُنھون نے یہ کام کیا اور حضرت علی نے اُنکے حق مین یہ فرمایا اور یونس کی روایت مین اتنی بات زیادہ ہے کہ بکیر نے کہا اور روایت کی مجھہ سے ایک شخص نے ابن حنین نے کہ اُنھون نے کہا کہ مین نے دیکھا ہے اوس اسود کو **عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ اَوْ سَیَکُوْنُ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ قَوْمٌ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَخْرُجُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ اِلَیْہِ وَھُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَۃِ فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ فَلَقِیْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِیَّ اَخَا الْحَکَمِ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قُلْتُ مَا حَدِیْثٌ سَمِعْتُہٗ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَانَ اَوْ کَانَ اَفَذَکَرْتُ لَہٗ ھٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ وَاَنَا سَمِعْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعد میرے میری امت سے یا فرمایا اب ہوگی بعد میرے میری امت مین وہ قوم کہ قرآن پڑہین گے اور اُن کے حلقوم سے نیچے نہ اوترے گا دین سے وہ ایسا نکل جاوین گے جیسے کہ تیر نکلتا ہے شکار سے اور پھر نہ آوین گے وہ دین مین وہ ساری مخلوق سے بدتر ہین ابن صامت نے کہا کہ پھر مین ملا رافع بن عمرو غفاری سے جو حکم غفاری کے بھائی ہین اور اُنسے کہا وہ کیا حدیث ہے جو تمنے سنی ہے ابوذر سے ایسے ایسے اور ذکر کی مین نے یہ حدیث تو اُنھون نے کہا مین نے سنی ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ سَمِعْتُہٗ وَاَشَارَ بِیَدِہٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ بِاَلْسِنَتِھِمْ

لَا يُجَاوِزُ قِرَاءَتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ **وَحَدَّثَنَاهُ** أَبُو كَامِلٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ يَخْرُجُ مِنْهُ
اَقْوَامٌ **ترجمہ** سہل نے کہا سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے تھے آپ خوارج کا اور کہا
اونہون نے کہ سنا ہمین نے آپ کو کہ اشارہ کرتے تھے مشرق کیطرف اور فرماتے تھے کہ وہ ایسی قوم ہے کہ
قرآن پڑہتے ہین اپنی زبانون سے اور اوتر نہین ہے اونکے گلون سے نکل جاتے ہین وہ دین سے
جیسا نکل جاتا ہے تیر شکار سے اور روایت کی ہم سے یہ ابو کامل نے اونہون نے عبد الواحد سے اونہون نے
سلیمان سے اسی اسناد سے اور اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا نکلینگے اون سے کئی قومین **عَنْ**
سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْشَأُ نَشْءٌ قَوْمٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ
وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ **ترجمہ** سہل نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا ایک قوم نکلے گی
مشرق کیطرف سے سر منڈائے ہوئے **بَابُ** تَحْرِيمِ الزَّكٰوةِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَلٰى اٰلِهِ وَهُمْ بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ دُونَ غَيْرِهِمْ **باب** زکوۃ حرام ہونے کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم اور آپ کی اولاد پر اور وہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ہین **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
يَقُولُ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ اِرْمِ بِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ کہتے تھے کہ حسن بن علی نے ایک کھجور صدقہ کی اپنے مونہہ مین لیکر ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تھو تھو پھینکدے اسکو کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ صدقہ نہین کہاتے **ف** اس سے معلوم
ہوا کہ جس سے بڑون کو بچانا واجب ہے اس سے چھوٹون کو بھی بچانا واجب ہے اور یہ اُن کے ولیون کو ضرور ہے
اور اس سے تحریم صدقہ کی آپ پر اور آپ کی اولاد پر ثابت ہوئی اور وہ بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب
ہین یہ مذہب ہے شافعی علیہ الرحمہ کا اور جو اُنکے موافق ہین اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور مالک اور
ابو حنیفہ کا قول ہے کہ وہ صرف بنو ہاشم ہین اور قاضی نے کہا کہ بعض علماء کے نزدیک سب قریش اس
مین داخل ہین اور اصبغ مالکی نے کہا وہ اولاد ہین قصے کی اور دلیل شافعی کی یہ ہے کہ فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ایک ہی ہین اور آپ نے حصہ ذوی القربے کا انہین
مین تقسیم کیا اور یہ حکم زکوۃ مفروضہ کا ہے اور صدقہ تطوع ہین امام شافعی کے تین قول ہین اصح یہ ہے

کہ وہ بھی آپ پر حرام ہے اور آپ کی اولاد کو حلال ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونوں پر حرام ہے۔
تیسرا یہ ہے کہ دونوں پر حلال ہے اور بنی ہاشم اور بنی المطلب کے موالی میں بھی شافعیہ کے دو قول ہیں اور
صحیح یہی ہے کہ اُنپر بھی حرام ہے الحدیث اکروسی اور جو ابو رافع سے آگے آتی ہے اور دوسرا
یہ ہے کہ اُن کو حلال ہے اور کوفیون اور ابو حنیفہ کا قول بھی یہی ہے کہ حرام ہے اور بعض مالکیہ بھی یہی
کہتے ہیں اور مالک نے اباحت کا بیان کیا ہے اور دعوے کیا ہے ابن بطال مالکی نے کہ یہ اختلاف صرف موالی
بنی ہاشم میں ہے اور اون کے سوا اوروں کے موالی میں اختلاف نہیں یعنے اُنکو حلال ہے بالاجماع اور یہ
بات اُنکی کچھ نہیں بلکہ اصحاب شافعیہ کے نزدیک بنی ہاشم اور بنی المطلب دونو کے موالی پر حرام ہے اور
اُن میں کسی طرح کا فرق نہیں ہے (نووی) **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا
الصَّدَقَةُ **ترجمہ** شعبہ سے یہی روایت آئی ہے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہمکو صدقہ حلال نہیں **عَنْ** شُعْبَةَ
فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ اِنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ **ترجمہ** شعبہ سے اس روایت میں
یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہم صدقہ نہیں کھاتے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّيْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ
اَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے گھر جاتا ہوں اور اپنے بچھونے پر کھجور
پڑی پاتا ہوں اور اُٹھاتا ہوں کہ کھاؤں پر پھر ڈرتا ہوں کہ صدقہ کی نہ ہو اور پھینک دیتا ہوں۔
فائدہ اب عوام بلکہ خواص میں بھی اوسکی خلاف ہو رہی ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ شارع نے
طہارت ظاہری میں تخفیف فرمائی کہ جب تک نجاست معلوم نہ ہو تطہیر واجب نہیں بخلاف طہارت
لقمہ کے کہ اس سے بچنے کو صرف احتمال کافی رکھا اور لوگون کا قاعدہ اوسکے خلاف ہے کہ لقمہ حرام باوجود
یقین کے بھی نہ چھوڑینگے اور طہارت ظاہری میں وہ وساوس پیدا کرینگے کہ معاذ اللہ **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ
وَفِيْ بَيْتِيْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر
مذکور ہوا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اوروں کو ملجاتا ہے (تاکہ ہماری نکاح کا خرچ نکل آوے) پھر حضرت چپ ہو رہے بڑی دیر تک یہاں تک کہ ہم نے چاہا کہ پھر کچھ کہیں اور ام المومنین زینب ہم سے پردہ کی آڑ سے اشارہ فرماتی تھیں کہ اب کچھ نہ کہو پھر آپ نے فرمایا کہ زکوۃ آل محمد کے لائق نہیں یہ تو لوگوں کا میل ہے (شاید یہ مثل یہیں سے ہے کہ روپیہ پیسہ ہاتھ کی میل ہے) مگر تم میرے پاس محمیہ کو بلا لاؤ (یہ نام تھا آپ کے خزانچی کا) اور وہ جس کے اوپر مقرر تھے اور بلا لاؤ نوفل بن حارث بن عبد المطلب کو کہا راوی نے کہ پھر یہ دونو حاضر ہوئے اور آپ نے محمیہ سے فرمایا کہ تم اپنے لڑکے اس لڑکے فضل بن عباس کو بیاہ دو اور نوفل بن حارث سے فرمایا کہ تم اپنی لڑکی اس لڑکے سے بیاہ دو یعنی محبہ سے (یعنے عبد المطلب بن ربیعہ سے جو راوی حدیث ہیں) غرض میرا نکاح کر دیا آپنے اور محمیہ سے فرمایا کہ ان دونوں کا مہر جمس سے ادا کر دو اتنا اتنا زہری نے کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن عبد اللہ میرے شیخ نے تعداد مہر کی نہیں فرمائی

فائدہ قرآن مجید میں بلوغ کو نکاح فرمایا ہے حَتّٰی اِذَا بَلَغُوا النِّکَاحَ ویسا ہی اس روایت میں بھی ہے اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے کپڑے یا ہاتھ سے اشارہ فرمایا ہوگا اس لیے کہ لغت میں اسکو کہتے ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زکوۃ کا مال سادات کو مطلقاً حرام ہے خواہ کسی خدمت کے عوض میں دیا جاوے خواہ یوں دیا جاوے غرض آٹھوں اسباب جو قبول زکوۃ کے ہیں اُن سب میں سے کوئی وجہ ہو اُن کو لینا اور سکار رکھنا اور یہی صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک اور احادیث بھی اسی کی مؤید ہیں اور بعض لوگوں نے جو اجازت دی ہے اجرت تحصیل میں وہ ضعیف مذہب ہے بلکہ باطل ہے اور یہ حدیث صریح اس مذہب کو رد کرتی ہے اور اس مال کو میل جو فرمایا اس میں علت اُسکی حرمت کی بیان کر دی اور وہ میل اسلیے ہیں کہ زکوۃ کے نکالنے سے اون کا بقیہ مال پاک ہو جاتا ہے جیسے اللہ پاک فرماتا ہے خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَا لِلْفَضْلِ ابْنِ رَبِيعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اِئْتِيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَقَالَ فَاَلْقَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ رِدَاءَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَنَا اَبُو حَسَنٍ الْقَرْمُ وَاللّٰهِ لَا اَرِيمُ مَكَانِي حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيَّ عَمِّي

اَخْبَاَ کُمَا بِجُوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ ثُمَّ قَالَ لَنَا اِنَّ ھٰذِہِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا ھِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّھَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَیْضًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُدْعُوْا لِیْ مَحْمِیَۃَ بْنَ جَزْءٍ وَھُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اَسَدٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَعْمَلَہٗ عَلَی الْاَخْمَاسِ ترجمہ عبدالمطلب بن ربیعہ نے کہا کہ اون کے باپ ربیعہ اور ابن عباس دونون نے عبدالمطلب اور فضل بن عباس سے کہا کہ تم دونون جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حدیث بیان کی جیسے اوپر گذری اور اس مین یون ہے کہ حضرت علی نے اپنے چادر بچھائی اور لیٹ رہے اور کہا کہ مین باپ ہون حسن کا اور سید ہون قسم ہے اللہ تعالی کی کہ اس جگہہ سے نہ جاؤن گا جب تک تمہارے بیٹے نہ لوٹین تمہاری بات کا جواب لیکر جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجی ہے پھر یہ فرمایا یہ میل ہین لوگون کی اور یہہ محمد اور آل محمد کو جائز نہین اور فرمایا بلاؤ میرے پاس محمیہ بن جزء کو اور وہ ایک آدمی تھے قبیلہ بنی اسد کے کہ آپ نے اون کو تحصیلدار کیا تھا خمس پر **باب** اِبَاحَۃِ الْھَدِیَّۃِ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلِبَنِیْ ھَاشِمٍ وَلِبَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاِنْ کَانَ الْمُھْدٰی مَلَکَھَا بِطَرِیْقِ الصَّدَقَۃِ وَبَیَانِ اَنَّ الصَّدَقَۃَ اِذَا قَبَضَھَا الْمُتَصَدِّیْ عَلَیْہِ زَالَ عَنْھَا وَصْفُ الصَّدَقَۃِ وَحَلَّتْ لِکُلِّ اَحَدٍ مِّمَّنْ کَانَتِ الصَّدَقَۃُ مُحَرَّمَۃً عَلَیْہِ **باب** ہدیہ حلال ہونیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے لیے اگرچہ ہدیہ دینے والا اس کا صدقہ لیکر مالک ہوا ہو **عَنْ** جُوَیْرِیَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْھَا فَقَالَ ھَلْ مِنْ طَعَامٍ قَالَتْ لَا وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ اِلَّا عَظْمٌ مِّنْ شَاۃٍ اُعْطِیَتْہُ مَوْلَاتِیْ مِنَ الصَّدَقَۃِ فَقَالَ قَرِّبِیْہِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّھَا ترجمہ جویریہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی مسلمانون کی مان نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر مین آئے اور فرمایا کچھ کھانا ہے تو اُنھون نے عرض کی کہ نہین قسم ہے اللہ کی اے رسول اللہ تعالے کے ہمارے پاس کچھہ کھانا نہین ہے مگر چند ہڈیان بکری کی جو میری آزاد لونڈی کو صدقہ مین ملی ہین آپنے فرمایا لاؤ اس لیے کہ صدقہ تو اپنی جگہہ تک پہونچ گیا **فائدہ** یعنے جب صدقہ جسکو دینا تھا اوس تک پہونچ گیا اور اُس نے

دوسرکو ہدیہ دیا تو اب حرمت اوسکی جو سادات پر تھی باقی نہ رہی اسلیے کہ اب وہ ہدیہ ہوگیا اور صدقہ نہ رہا اور اس مین دلیل ہے شافعی اور اُنکے موافقین کو کہ گوشت قربانی کا جب کسی نے لے لیا تو اب اُسکو بیچنا اوسکو درست ہوگیا اور اگر کسی ایسے شخص کو ہدیہ دیا جسکو صدقہ لینا درست نہ تھا تو بھی اوسکو حلال ہوگیا اور بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ بیع اوس گوشت کی روا نہین مگر دلیل اُن کی معلوم نہین اور ظاہر اس روایت کے خلاف معلوم ہوتا ہے (نووی) **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی روایت جو اوپر گذری **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَهْدَتْ بَرِيْرَةُ لِنَبِيِّ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلَيْهَا فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ **ترجمہ** انس نے کہا ہدیہ دیا بریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ گوشت کہ اُسر کو کسینے صدقہ دیا تھا تو آپ نے لیا اور فرمایا اُن کو صدقہ ہے اور ہم کو ہدیہ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقِيْلَ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ کچھ گوشت گائے کا لایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کسینے کہا کہ یہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ کو ملا تھا تو آپ نے فرمایا اون پر صدقہ ہے اور ہم کو ہدیہ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ نے گائے کا گوشت کہایا ہے اور یہ روایت مسلم ہی مین ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ كَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْهَا وَتُهْدِيْ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوْهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ اُنھون نے فرمایا کہ بریرہ کے مقدمہ سے تین حکم شرعی ثابت ہوئے لوگ اوس کو صدقہ دیتے اور وہ ہم کو ہدیہ دیتی تو ذکر کیا ہم نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکا تو آپنے فرمایا وہ اوسپر صدقہ ہے اور تمکو ہدیہ ہے سو تم کہاؤ **ف** یہان ایک حکم بیان کیا دوسرا یہ ہے کہ ولا اُسی کو ہے جو آزاد کرے اور لونڈی جب آزاد ہو تو اوس کو اپنے خاوند کے پاس رہنے کا اختیار ہے **عَنِ** الْقَاسِمِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ **ترجمہ** قاسم سے وہی روایت مذکور ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا

سے وہی روایت مروی ہے مگر اوس مین یہ فرمایا کہ وہ ہمارے لیے اُس کیطرف سے ہدیہ ہے **عن** اُمّ عطیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت بعث الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ من الصدقۃ فبعثت الی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا منہا بشیء فلما جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عائشۃ قال ھل عندکم شیء قالت لا الا ان نسیبۃ بعثت الینا من الشاۃ التی بعثتم بہا الیہا قال انہا قد بلغت محلہا **ترجمہ** ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا بھیجا میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کو صدقہ کی تو مین نے اُس مین سے تھوڑا گوشت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھیجا پھر جب آپ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے اُنہون نے عرض کی کہ نہین مگر نسیبہ نے (یعنے ام عطیہ نے) ہمارے پاس کچھ گوشت بھیجا ہے اوس بکری مین سے جو آپ نے اُن کے پاس بھیجی تھی آپ نے فرمایا وہ اپنی جگہ پہونچ گئی **ف** یعنے صدقہ ام عطیہ کے واسطے تھا اُنکو پہونچ گیا اب تمہارے لیے ہدیہ ہے اب کھاؤ اور ہمین کھلاؤ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اُتی بطعام سال عنہ فان قیل ھدیۃ اکل منہا وان قیل صدقۃ لم یاکل منہا **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کھانا آتا پوچھ لیتے اگر ہدیہ ہوتا تو کھاتے اور صدقہ ہوتا تو نہ کھاتے **ف** یہ پوچھنا آپ کا ورع کی راہ سے تھا اور جب تک کہ لوگون کو جو آپ معلوم نہ تھا کہ آپ صدقہ نہین کھاتے اور اس سے اصل آکل و مشارب کا دریافت کرنا روا ہوا **باب** الدعاء لمن اتی بصدقتہ **باب** صدقہ لانے والے کو دعا دینے کا **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ قوم بصدقتہم قال اللھم صل علیہم فاتاہ ابی ابو اوفی بصدقتہ فقال اللھم صل علی آل ابی اوفی **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی جب کوئی قوم صدقہ لاتی تھی تو آپ اُن کے لیے فرماتے تھے یا اللہ رحمت کر اُن کے اوپر پھر آئے میرے باپ ابو اوفی اپنا صدقہ لیکر تو آپ نے فرمایا یا اللہ رحمت کر ابی اوفی کی آل پر **ف** یہ دعا فرمانا آپ کا بموجب اس آیت شریف کے تھا کہ اللہ پاک نے فرمایا وصل علیہم ان صلوتک سکن لہم اور مذہب مشہور علماء کا یہی ہے کہ یہ دعا زکوۃ دینے والے کو دینا مستحب ہے اور ظاہریہ کا قول ہے کہ واجب

ہے اور بعض اصحاب شافعیہ بھی اسیطرف گئے اور جمہور نے کہا ہے کہ یہ امر آیت مبارک کا ہمارے یہاں مستحب ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کیطرف بھیجا زکوۃ لینے کو اور انکو دعا کا حکم نہیں دیا اور جواب اس کا یہ ہے کہ دعا کا حکم اون کو قرآن شریف سے خود معلوم تھا اور جمہور نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ دعا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی باعث انکی تسکین کی تھی بخلاف اوروں کے اور امام شافعی نے دعا میں کہا ہے کہ مستحب ہے کہ یوں کہے اجرک اللہ فیما اعطیت وجعلہ لک طہورا وبارک لک فیما ابقیت مگر جب تک یہ الفاظ کسی روایت کی ثابت نہوں مجرد قول کسی کا ثبت استحباب نہیں ہوسکتا اور تحصیل دار کا یہ کہنا کہ اللھم صل علی فلان اسکو جمہور شافعیہ نے مکروہ کہا ہے اور یہی مذہب ہے ابن عباس اور امام مالک اور ابن عیینہ کا اور ایک جماعت سلف کا اور ایک جماعت نے اسکو جائز کہا ہے بسبب حدیث کے روسے اور حنفیون نے مکروہ کہا ہے کہ صلوۃ کا لفظ غیر انبیا کے لیے جائز نہیں مگر انبیا کی ذیل میں اس لیے کہ صلوۃ لسان سلف میں مخصوص با نبیا تھی جیسے عزوجل کا لفظ ہے اللہ پاک کیساتھ اور جیسے یہ نہیں کہہ سکتے کہ محمد عزوجل اگرچہ آپ بھی عزیز وجلیل ہیں اسیطرح یہ نہیں کہہ سکتے کہ ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم اور اگرچہ معنی اس کے بھی صحیح ہیں اور ہمارے اصحاب کا اختلاف ہے اسمیں کہ یہ نہی تنزیہہ ہے یا تحریم یا مجرد ادب ہے اور قول اصح اور مشہور یہ ہے کہ یہ مکروہ ہے بکراہت تنزیہی اسلیے کہ یہہ شعار ہے اہل بدع کا اور اُن کے شعار سے ہم منع کیے گئے ہیں اور اتفاق ہے اوسپر کہ غیر انبیا کے لیے لفظ صلوۃ بشراکت انبیا جائز ہے جیسے آیا ہے اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وازواجہ وذریتہ وانتابعہم اور شیخ ابو محمد جوینی جو اصحاب شافعیہ سے ہیں اونہون نے کہا ہے کہ سلام بھی بمعنے صلوۃ ہے اور اسکو اکیلا استعمال نہ کرے سوا انبیا کے اس لیے کہ اللہ تعالی نے صلوۃ وسلام کو قرین کیا غرض یوں نہ کہنا چاہیے کہ فلان علیہ السلام نے (مثلا کہیں کہ عبد الکریم علیہ السلام نے فرمایا) مگر مخاطبہ کے طور سے حی وميت سے کہنا درست ہے جیسے کہیں السلام علیک یا اسلام علیک واللہ اعلم (نووی) **عن** شعبۃ بھذا الاسناد غیر انہ قال صلی علیہم **ترجمہ** شعبہ سے بسند ثانی یوں ہی مروی ہے مگر اسمیں یہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ یا اللہ رحمت کر اُن پر **باب** ارضاء الساعی ما لم یطلب حراما **باب** تحصیلدار زکوۃ کو راضی رکھنے کا جب تک وہ کچھ مال حرام طلب نہ کرے **عن** جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وھو عنکم راض **ترجمہ**

جریر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زکوۃ لینے والا تمہارے پاس آوے تو چاہیے کہ راضی جاوے ف مقصود حدیث یہ ہے کہ حاکموں کی اطاعت کرو اُن کو راضی رکھو بات چیت نشست و برخاست میں اُنکو رنج نہ دو کہ اس میں مصلاح ذات البین ہے اور اجماع مسلمین ہے اور یہہ سب امور جب ہی تک ہیں کہ تم سے جبر اور ظلم کی راہ سے طلب نہ کرے کوئی چیز

کتاب الصیام

روزہ کی کتاب

فائدہ صوم اور صیام لغت میں مطلق امساک کے معنے میں ہے اور شرع میں امساک مخصوص ہے زمان مخصوص میں شخص مخصوص کا اوسکی شرائط کے ساتھہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب النار وصفدت الشیاطین ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو کھل جاتے ہیں دروازے جنت کے اور بند ہو جاتے ہیں دروازے دوزخ کے اور زنجیروں میں کس دیے جاتے ہیں شیاطین ف یہ حدیث دلیل ہے ایک بڑے مذہب صحیح کی اور اسپر گئے ہیں محققین اور بخاری علیہ الرحمۃ اور وہ یہہ ہے کہ فقط رمضان کہنا روا ہے بغیر لفظ شہر کے اور اس میں کچھ کراہت نہیں ہے اور اس میں تین مذہب ہیں اول یہہ کہ کسی حال میں صرف رمضان کہنا روا نہیں اور یہ قول ہے اصحاب مالک کا اور ان لوگوں نے دعوی کیا کہ رمضان نام ہے اللہ تعالیٰ کا پس اُسکا اطلاق بغیر بلا قید روا نہیں اور اکثر اصحاب شافعی اور ابن باقلانی کا قول یہ ہے کہ یہاں ایک قرینہ ہے کہ اوس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہاں اللہ پاک مراد نہیں اور مہینا مراد ہے پس اسمیں کراہت نہیں اور اگر قرینہ نہ ہو تو مکروہ ہے غرض جیسے لوگ کہتے ہیں ہم نے رمضان کا روزہ رکھا رمضان میں قیام شب کیا یہ مکروہ نہیں مگر یہ کہنا کہ رمضان آیا یا رمضان گیا یہہ مکروہ ہے اور یہ دوسرا قول ہے اور تیسرا وہی جسطرف بخاری وغیرہ گئے ہیں کہ خواہ قرینہ ہو یا نہ ہو رمضان کا اطلاق بلا کراہت روا ہے اور یہی صحیح اور صواب ہے اور اول کے دونو مذہب فاسد ہیں اور کھلنا اور بند ہونا دروازوں کا اور قید ہو جانا شیاطین کا حقیقت ہے مجاز نہیں یہی مذہب حق ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رمضان ہوتا ہے دروازے رحمت کے کھل جاتے ہیں اور دروازے دوزخ کے بند ہو جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں باندھے جاتے ہیں عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّعَمْ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ الخ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **بَابُ** وُجُوْبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْیَۃِ الْھِلَالِ وَالْفِطْرِ لِرُؤْیَۃِ الْھِلَالِ وَاَنَّہٗ اِذَا غُمَّ فِیْ اَوَّلِہٖ اَوْ اٰخِرِہٖ اَکْمَلَتْ عِدَّۃُ الشَّھْرِ ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا **باب** اس بیان میں کہ روزہ اور افطار چاند دیکھ کر کریں اور اگر بدلی ہو تو تیس تاریخ پوری کریں عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْھِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا اور فرمایا کہ نہ روزہ رکھو اور نہ افطار کرو جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو پھر اگر بدلی ہو جاوے تمہیں تو تیس دن پورے کرو (یعنے خواہ شعبان کے خواہ رمضان کے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ رَمَضَانَ فَضَرَبَ بِیَدَیْہِ فَقَالَ الشَّھْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا ثُمَّ عَقَدَ اِبْھَامَہٗ فِی الثَّالِثَۃِ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِہٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِہٖ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ ثَلَاثِیْنَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا اور اشارہ کیا اپنے دونوں ہاتھوں سے (یعنے دس انگلیوں سے) اور فرمایا کہ مہینہ ایسا ہے ایسا ہے ایسا ہے اور بند کر لیا اپنے انگوٹھے کو تیسری بار (یعنے اونتیس دن کا ہوتا ہے) پس اور فرمایا روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو چاند دیکھ کر پھر اگر تم پر بدلی ہو تو گن لو پورے تیس دن **فَاقْدُرُوْا لَہٗ** یعنے انتیس کو شعبان کی منگلا ابر ہو تو تیس شعبان کی پوری کر لو بعد اوس کے روزہ رکھو اسی طرح اگر انتیس رمضان کو بدلی ہو اور بسبب بدلی کے رویت نہ ہو تو تیس روزے پورے کر لو اور بعد اس کے عید کرو جمہور نے اس حدیث کے یہی معنے کیے ہیں اور احادیث اور روایات بھی اسی کے موید ہیں عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا ثَلَاثِیْنَ ثُمَّ صُوْمُوْا

اَبِیْ اُسَامَۃَ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا ہے عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَقَالَ الشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ الشَّھْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا اَقَالَ فَاقْدُرُوْا لَہٗ وَلَمْ یَقُلْ ثَلَاثِیْنَ ترجمہ عبید اللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مہینا انتیس کا بھی ہوتا ہے اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ایسا ایسا ایسا اور فرمایا کہ اندازہ کرو اسکا اور تیس کا لفظ نہیں فرمایا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ وہی مضمون ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْھِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہو چکا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَیْلَۃً لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ اِلَّا اَنْ یُّغَمَّ عَلَیْکُمْ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ وہی مضمون ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلشَّھْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَقَبَضَ اِبْھَامَہٗ فِی الثَّالِثَۃِ ترجمہ ابن عمر نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مہینا ایسا ایسا ایسا ہے اور انگوٹھے کو کم کر دیا تیسری بار میں (یعنے اونتیس کا بھی ہوتا ہے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آپ سے سنا کہ فرماتے تھے مہینا اونتیس کا بھی ہوتا ہے ف اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اونتیس کا رمضان ہونے سے اجر بھی نہیں گھٹتا اس لیے کہ وہ بھی مہینہ کامل ہے نہ ناقص عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلشَّھْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا اَعْشَرًا وَّعَشْرًا وَّتِسْعًا ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ہی ایسا ہی ایسا ہے یعنی دس اور دس
اور نو دن کا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ الشَّهْرُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ بِكُلِّ أَصَابِعِهِمَا وَنَقَصَ فِي
الصَّفْقَةِ الثَّالِثَةِ إِبْهَامَ الْيُمْنٰى أَوِ الْيُسْرٰى ترجمہ عبداللہ عمر کے بیٹے رضی اللہ عنہما فرماتے
تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ایسا ایسا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ مارے دو
بار اور سب انگلیاں کھلی رکھیں اور تیسری بار میں انگوٹھا دبا لیا یا بایاں کم کر لیا یعنے بند کر دیا اور
اشارہ ہوا اونتیس کا عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ
وَعِشْرُوْنَ وَطَبَّقَ شُعْبَةُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَكَسَرَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ عُقْبَةُ فِي
أَحْسِبُهُ قَالَ الشَّهْرُ ثَلَاثُوْنَ وَطَبَّقَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینا اُنتیس کا ہوتا ہے اور شعبہ نے دونوں ہاتھ اپنے ملا کر
اشارہ کیا اور تیسری بار میں انگوٹھے کو موڑ لیا عقبہ نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ اُنہوں نے کہا کہ
مہینہ تیس کا ہوتا ہے اور دونوں ہتھیلیوں کو تین بار ملایا عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا
وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي تَمَامَ ثَلَاثِيْنَ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ امی ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب
کرتے ہیں مہینا تو ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے اور تیسری بار میں انگوٹھا بند کر لیا اور
مہینا ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے یعنے تیس دن پورے ہوتے ہیں ف
قربان اُس نبی امی کے کہ اپنی امت مرحومہ کو ایسا تعلیم کیا کہ تمام جہان کے حساب والے گردھیں اور
ایک ذرا سی بات کو کس کس طرح سے اون کے ذہن نشین کر دیا اور رحمت کرے اللہ تعالےٰ
محدثین کو کہ اُنہوں نے کیسے آپکی تعلیمات اور ارشادات کی حفاظت کی کہ ایک ایک بات کو اسانید متعددہ
سے اور اسالیب مختلفہ سے جس جس طرح وارد ہوئے خوب یاد رکھا اور ایسی حفاظت کی کہ کسی امت
کو نصیب نہوئی الحمد للہ علےٰ ذٰلک عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّهْرَ
الثَّانِي ثَلَاثِيْنَ ترجمہ اسود سے اس اسناد سے بھی مروی ہوئی مگر اوس میں دوسرے تیس دن کے

مہینے کا ذکر نہیں عن سعد بن عبیدۃ قال سمع ابن عمر رجلا یقول اللیلۃ النصف فقال لہ ما یدریک ان اللیلۃ النصف سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الشہر ھکذا وھکذا واشار باصابعہ العشر مرتین وھکذا فی الثالثۃ واشار بامابعہ کلہا وحبس او خنس ابہامہ رترجمہ سعد بن عبیدہ نے کہا کہ سنا ابن عمر نے ایک آدمی کو کہ کہتا تھا کہ آج کی رات آدھا مہینا ہو گیا تو عبداللہ نے فرمایا تو نے کیا جانا کہ آجکی رات آدھا مہینا ہوا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مہینا ایسا ہوتا ہے اور اشارہ کیا اپنی انگلیوں سے دو بار اور ایسا ہی تیسری بار کیا اور سب انگلیوں سے اشارہ کیا اور بند کر لیا یا جھکا لیا اپنے انگوٹھے کو ف یعنے تم نے کیونکر جانا کہ آج کی رات آدھا مہینا ہوا اس لیے کہ مہینہ کبھی انتیس ہی کا ہوتا ہے پھر جب تک ماہ تمام نہ ہو اور معلوم نہ ہو کہ انتیس کا ہوا یا تیس کا تب تک کیونکر معلوم ہو کہ نصف ماہ کون سی رات کو ہوا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الہلال فصوموا واذا رایتموہ فافطروا فان غم علیکم فصوموا ثلثین یوما رترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم اوسکو دیکھو تب ہی افطار بھی کرو پھر اگر بدلی ہو جاوے تو تیس روز کے پورے رکھ لو (پھر اس کے بعد عید کرو) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ رترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ روزہ رکھو چاند دیکھکر اور افطار کرو چاند دیکھکر اور اگر بدلی ہو جاوے تو گنتی پوری کر دو یعنے تیس کی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غمی علیکم الشہر فعدوا ثلثین رترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الہلال فقال اذا رایتموہ فافطروا فان اغمی علیکم فعدوا ثلثین رترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تقدموا رمضان بصوم یوم ولا یومین الا رجل کان

یَصُوْمُ صَوْمًا فَلْیَصُمْهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے پیشگی ایک دو روزہ مت رکھو مگر وہ شخص جو ہمیشہ ایک دن میں روزہ رکھا کرتا تھا اور وہی دن آگیا تو خیر وہ رکھے اپنے مقرر دن میں رمثلاً جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور انتیس اور تیس تاریخ میں شعبان کے وہی دن آگئے تو کوئی لے عَنْ یَحْیٰی بْنِ کَثِیْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ یحیٰی سے اس اسناد سے مانند اسکی مروی ہے عَنِ الزُّھْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْسَمَ اَنْ لَّا یَدْخُلَ عَلٰی اَزْوَاجِہٖ شَھْرًا قَالَ الزُّھْرِیُّ فَاَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَیْلَۃً اَعُدُّھُنَّ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَدَاَ بِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ اَقْسَمْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَیْنَا شَھْرًا وَاِنَّکَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَّعِشْرِیْنَ اَعُدُّھُنَّ فَقَالَ اِنَّ الشَّھْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ ترجمہ زہری نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ اپنی بی بیوں پاس نہ آوین گے ایک مہینہ تک زہری نے کہا پھر خبر دی مجھکو عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی کہ انہوں نے فرمایا کہ جب انتیس روز گذرے اور مین گنتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ پہلے میرے پاس تشریف لائے (اور یہ فخریہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد کیا اور اس مین کمال محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون کے ساتھہ ثابت ہوئی) پھر مین نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس نہ آوین گے مہینہ بھر تک اور آپ انتیسوین ہی دن تشریف لے آئے اور مین دن گنتی تھی تو آپ نے فرمایا مہینا انتیس کا بھی ہوتا ہے عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعْتَزَلَ نِسَآءَہٗ شَھْرًا فَخَرَجَ اِلَیْنَا فِیْ تِسْعٍ وَّعِشْرِیْنَ فَقُلْنَا اِنَّمَا الْیَوْمَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَقَالَ اِنَّمَا الشَّھْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَصَفَّقَ بِیَدَیْہِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَحَبَسَ اِصْبَعًا وَّاحِدَۃً فِی الْاٰخِرَۃِ ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کنارہ کیا اپنی بیبیوں سے ایک مہینہ کو پھر نکلے ہمارے طرف انتیسوین دن سو ہمنے عرض کی کہ آج تو انتیسوان دن ہے تو آپنے فرمایا مہینا اتنا ہی ہوتا ہے اور دونوں ہاتھ تالی تین بار اور بند کر لی ایک انگلی پچھلی بار مین (یعنے انتیس کا اشارہ فرمایا) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ اعْتَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِسَآءَہٗ شَھْرًا فَخَرَجَ اِلَیْنَا صَبَاحَ

تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ طَبَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثَلَاثًا مَرَّتَيْنِ بِاَصَابِعِ يَدَيْهِ كُلِّهَا وَالثَّالِثَةَ بِتِسْعٍ قَبْضَهَا ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں سے ایک ماہ کی اور نکلے آپ اونتیسویں کی صبح کو سو بعضے لوگوں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالیٰ کے آج تو ہماری انتیسویں دن کی صبح ہے تو آپ نے فرمایا کہ مہینا انتیس کا بھی ہوتا ہے پھر ملائے آپ نے دونوں ہاتھ تین بار دو بار تو سب اونگلیوں کے ساتھ اور تیسری بار نو انگلیوں سے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ اَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهٖ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ اَوْ رَاحَ فَقِيْلَ لَهٗ حَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْنَا شَهْرًا قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَمِثْلِهٖ وہی مضمون ہے جو اوپر گذر چکا۔ **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَقَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا ترجمہ سعد سے بھی وہی اونتیس کا اشارہ مروی ہوا **عَنْ** سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا هٰكَذَا عِشْرِيْنَ وَعِشْرِيْنَ وَتِسْعًا مَرَّةً ترجمہ سعد نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ہے ایسا ہے ایسا ہے دس دس اور نو ایک بار **عَنْ** اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا ترجمہ اسمٰعیل سے وہی مضمون مروی ہے **بَابُ** بَيَانِ اَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ وَاَنَّهُمْ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ بِبَلَدٍ لَا يَثْبُتُ حُكْمُهٗ لِمَا بَعُدَ عَنْهُمْ **باب** اس بیان میں کہ ہر شہر میں وہیں کی رویت معتبر ہے اور دوسرے شہر کی رویت وہاں کام نہیں آتی **عَنْ** كُرَيْبٍ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بَعَثَتْهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ آخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتٰى رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَنْتَ رَاَيْتَهٗ فَقُلْتُ نَعَمْ وَرَاٰهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

فَقَالَ لٰكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ لَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ الثَّلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَفَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ فَقَالَ لَا هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَكَّ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى فِي تَكْتَفِي أَوْ تَكْتَفِي ترجمہ کریب کو ام الفضل بنت حارث نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیطرف بھیجا شام کو اونہون نے کہا کہ مین گیا شام کو اور اُن کا کام نکال دیا اور مین نے چاند دیکھا رمضان کا شام ہین جمعہ کی شب کو (یعنے پنجشنبہ کی شام کو) پھر مہینہ آیا آخر ماہ مین اور عبداللہ بن عباس نے پوچھا مجھسے اور ذکر کیا چاند کا کہ تم نے کب دیکھا مین نے کہا جمعہ کی شب کو انہون نے کہا تم نے خود دیکھا مین نے کہا ہان اور اور لوگون نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا حضرت معاویہ اور اور لوگون نے تو ابن عباس نے فرمایا کہ ہمنے تو ہفتہ کی شب کو دیکھا اور ہم پورے تیس روزے رکھینگے یا چاند دیکھہ لینگے تو مین نے کہا آپ کافی نہین جانتے دیکھنا معاویہ کا اور اون کا روزہ رکھنا آپنے فرمایا نہین ایسا ہے حکم کیا ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یحیی بن یحیی کو شک ہے کہ تکتفی کہا یا تکتفی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رویت ہلال کی عام نہین ہوتی یعنے جس شہر والے دیکھین وہ روزہ رکھین یا افطار کرین اور دوسرون کو اونکی رویت پر اعتماد ضرور نہین اور یہی مذہب صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک بلکہ نووی نے لکھا ہے کہ جہانتک قصر نہین ہوتا ہے نماز مین وہین تک رویت کا بھی اعتبار ہے اور بعضون نے کہا کہ اگر مطلع متفق ہو تو دوسرون کو بھی اعتبار ضرور ہے اور بعضون نے کہا ایک اقلیم تک اگر اتفاق ہے تو اعتبار ہے ورنہ نہین اور بعض کا قول ہے کہ رویت ایک جگہہ کی تمام روئے زمین کو کافی ہے اور انھون نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ ابن عباس نے اوس ایک شخص کی گواہی قبول نہین کی مگر ظاہر حدیث سے پہر دال ہے کہ اونہون نے رویت بعیدہ کا اعتبار نہین کیا (نووی) **باب** بَيَانِ أَنَّهُ لَا اعْتِبَارَ بِكِبَرِ الْهِلَالِ وَصِغَرِهِ وَأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَمَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ غُمَّ فَلْيُكْمِلْ ثَلَاثِينَ **باب** اس بیان مین کہ چاند کی چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہین اور جب بدلی ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو **عن** أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ قَالَ فَلَقِيَنَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ قَالَ

فَقُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةِ رَأَيْتُمُوْهُ ترجمہ ابو البختری نے کہا کہ ہم عمرہ کو نکلے اور جب بطن نخلہ کو پہونچے (کہ ایک مقام کا نام ہے) تو سب نے چاند دیکھنا شروع کیا اور بعضوں نے دیکھکر کہا کہ یہ تین رات کا چاند ہے (یعنے زیادہ ہونے کے سبب سے) اور بعضوں نے کہا دو رات کا ہے پھر ملے ہم ابن عباس سے اور اُن سے ذکر کیا کہ ہم نے چاند دیکھا اور کسینے کہا تین رات کا ہے اور کسینے کہا دو رات کا ہے تب اُنہوں نے پوچھا کہ تم نے کون سی رات مین دیکھا تو ہمنے کہا فلان فلان رات مین اونہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے اُسکو بڑھا دیا دیکھنے کے لیے اور وہ اسی رات کا تھا جس رات تم نے دیکھا

ف اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹا بڑا ہونیکا اعتبار نہین جب دیکھا اسی شب کا ہے خواہ اونتیسوین ہو یا تیسوین عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ قَالَ اَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَسْاَلُهٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَدَّهٗ لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ترجمہ وہی ہے مگر اس مین اتنا ہے کہ ذات عرق مین چاند دیکھا اور چھوٹے بڑے کی تصریح نہین **باب** بَيَانِ مَعْنٰى قَوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ دو مہینے عید کے ناقص نہین ہوتے اسکا بیان عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ ترجمہ ابی بکرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو ماہ عیدون کے ناقص نہین ہوتے ایک رمضان شریف دوسرا ذیحجہ

ف صحیح اور معتبر معنے تو اس کے یہی ہین کہ اندونون ماہ کا ثواب کسی طرح نہین گھٹتا خواہ انتیس کے ہون خواہ تیس کے غرض یہ ہے کہ ایک تاریخ کے کم ہونے سے ثواب کم نہین ہوتا اور بعضون نے کہا کہ ایک سال مین دونون ماہ اونتیس کے نہین ہوتے اگر ایک اونتیس کا ہوتا تو دوسرا تیس کا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ دونون ثواب مین برابر ہین ایک دوسرے سے کم نہین یعنے اگر رمضان مین روزے مین تو ذیحجہ مین مناسک حج ہین اور یہ سب قول ضعیف ہین صحیح وہی ہے جو اول گذرا

باب بَيَانِ اَنَّ الدُّخُوْلَ فِی الصَّوْمِ يَحْصُلُ بِطُلُوْعِ الْفَجْرِ وَاَنَّ لَهُ الْاَكْلَ وَنَحْوَهٗ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَبَيَانُ صِفَةِ فَجْرِ الَّذِیْ يَتَعَلَّقُ بِهِ الْاَحْكَامُ مِنَ الدُّخُوْلِ فِی الصَّوْمِ وَدُخُوْلِ

وَقْتِ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَغَیْرُ ذٰلِکَ وَھُوَ الْفَجْرُ الثَّانِیْ وَیُسَمّٰی الصَّادِقَ وَالْمُسْتَطِیْرَ وَاَنَّہٗ لَا اَثَرَ لِلْفَجْرِ الْاَوَّلِ فِی الْاَحْکَامِ وَھُوَ الْفَجْرُ الْکَاذِبُ الْمُسْتَطِیْلُ بِالْاُفُقِ کَذَنَبِ السِّرْحَانِ وَھُوَ الذِّئْبُ

باب اس بیان میں کہ روزہ طلوع فجر سے شروع ہوجاتا ہے اور اس بیان میں کہ کھانا پینا وغیرہ جائز ہے درمیانی سحری کھانے والے کے فجر کے طلوع ہونے تک اور فجر کی صفت کے بیان میں جس سے احکام متعلق رکھتے ہیں روزوں میں دخول کرنے اور صبح کے وقت کے داخل ہونے وغیرہ سے اور وہ فجر دوسری ہے جس کا نام صادق اور مستطیر ہے اور اس بیان میں کہ پہلی فجر کو احکام میں کچھ اثر نہیں اور وہ صبح کاذب ہے **عَنْ** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لَہٗ عَدِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَجْعَلُ تَحْتَ وِسَادَتِیْ عِقَالَیْنِ عِقَالًا اَبْیَضَ وَعِقَالًا اَسْوَدَ اَعْرِفُ اللَّیْلَ مِنَ النَّھَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ وِسَادَکَ لَعَرِیْضٌ اِنَّمَا ھُوَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَبَیَاضُ النَّھَارِ **ترجمہ** عدی بن حاتم نے کہا کہ جب یہ آیت اتری حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ یعنے کھاتے پیتے رہو جب تک کہ ظاہر ہوجاوے سفید دھاگا کالے دھاگے سے صبح کے تو عدی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میں اپنے تکیہ کے نیچے دو رسیاں رکھتا ہوں ایک سفید ایک کالی اوسی سے میں پہچان لیتا ہوں رات کو دن سے تب آپ نے فرمایا تمہارا تکیہ تو بڑا چوڑا ہے (یہہ مزاح کی راہ سے فرمایا کہ اتنا چوڑا ہے کہ صبح اوسکے نیچے سے ہوتی ہے) اس آیت میں تو سیاہی رات کی اور سفیدی دن کی مراد ہے **فا** غرض یہ ہے کہ دھاگے سے مراد رات اور دن ہے اور شاید عدی کی زبان میں یہ مجاز مستعمل نہ ہوگا اس لیے اُن کو دھوکا ہوا ابو عبید نے کہا ہے کہ خیط ابیض سے صبح صادق مراد ہے اور اس آیت سے اور روایت سے معلوم ہوا کہ صبح صادق سے اول سب رات ہے اور اس سے روکا آغاز ہے غرض صبح صادق اور رات میں کوئی فاصل نہیں اور یہی مذہب صحیح ہے اور یہی قول ہے جماہیر علماء کا۔

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ یَاْخُذُ خَیْطًا اَبْیَضَ وَخَیْطًا اَسْوَدَ فَیَاْکُلُ حَتّٰی یَسْتَبِیْنَھُمَا حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْفَجْرِ فَبَیَّنَ ذٰلِکَ **ترجمہ** سہل بن سعد نے کہا جب یہ آیت اتری کُلُوْا وَاشْرَبُوْا الی آخرہ کھاتے آدمی پکڑتے دو تاگے سفید اور سیاہ پھر کھاتے صبح کے روشن ہونے تک پھر اتاری اللہ تعالے نے مِنَ الْفَجْرِ پھر وہ (التباس) ظاہر ہوگیا **عَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ

قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ
قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَرَادَ الصَّوْمَ رَبَطَ اَحَدُهُمْ فِيْ رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْاَسْوَدَ وَالْخَيْطَ الْاَبْيَضَ
فَلَا يَزَالُ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهٗ رُؤْيَتُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوْا
اَنَّمَا يَعْنِيْ بِذٰلِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ترجمہ سہل بن سعد نے کہا جب یہ آیت اور تم کھاؤ اور پیو یہانتک
تو آدمی جبتک روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو دو تاگے اپنے پیر میں باندھ لیتا ایک سفید دوسرا سیاہ اور
کھاتا پیتا رہتا یہانتک کہ اوس کو دیکھنے میں کالے اور سفید کے فرق معلوم ہونے لگتا تب اللہ پاک نے
اُسکے بعد مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ اوتارا تب لوگون کو معلوم ہوا کہ تاگون سے مراد رات اور دن ہے۔

ف ان روایتون سے یہی معلوم ہوا کہ صبح صادق تاگے کیطرح عرض مشرق میں مستطیل
ہوتی ہے اور جو عمود کیطرح بلند ہو وہ صبح کاذب ہے اور وہ رات میں داخل ہے **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بِلَالًا لَا يُؤَذِّنُ
بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَاْذِيْنَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات سے اذان دیتے ہین تاکہ مسجد پڑھنے والے کھانے کو جاوین اور سحر سے
فارغ ہو جاوین اسوقت کہاتے پیتے رہا کرو یہانتک کہ ابن ام مکتوم کی اذان سنو اور وہ نابینا تھے
جب لوگ کہتے کہ صبح ہوئی صبح ہوئی جب اذان دیتے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى
تَسْمَعُوْا اَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ
قَالَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقَى هٰذَا ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے بلال اور ابن ام مکتوم نابینا تو آپ نے فرمایا
بلال رات سے اذان دیتا ہے سو تم کھاتے پیتے رہو یہانتک کہ اذان دیوین ابن ام مکتوم اور کہا
راوی نے کہ دونون کی اذان مین کچھ فرق نہ ہوتی تھی اتنا ہے تھا کہ یہ اوترتا وہ چڑھتا فائدہ
مراد یہ ہے کہ بلال اذان دیتے تھے قبل فجر کے اور انتظار کرتے تھے طلوع فجر کا اور وہین ٹھیرے ہوئے

کچھ پڑھتے رہتے پھر جب اور عبداللہ ابن ام مکتوم کو خبر کر دیتے کہ تم اذان دو پھر ابن ام مکتوم طہارت وغیرہ کر کے چڑھتے اور اذان دیتے طلوع فجر کے قبل **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی وہی روایت مروی ہوئی ہے **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِالْاِسْنَادَيْنِ كِلَيْهِمَا نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ ترجمہ وہی جو اوپر مذکور ہوا **عَنْ** اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِّنْكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ اَوْ قَالَ نِدَاءُ بِلَالٍ مِّنْ سُحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَذِّنُ اَوْ قَالَ يُنَادِيْ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوْقِظَ نَائِمَكُمْ وَقَالَ لَيْسَ اَنْ يَّقُوْلَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَصَوَّبَ يَدَهٗ وَرَفَعَهَا حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَفَرَّجَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی باز نہ رہے تم میں سے اپنے سحر کھانے سے بلال کی اذان سنکر اس لیے کہ وہ اسواسطے اذان دیتا ہے یعنی رات ہے کہ پھر جاوے جو نماز پر کھڑا ہے تم میں سے اور جاگ جاوے سونیوالا اور فرمایا کہ صبح وہ نہیں ہے جو ایسی ہو اور بلند کیا آپ نے ہاتھ کو (یعنے جو روشنی نیزہ کیطرح اوپر کو بلند ہوتی ہے وہ صبح صادق نہیں ہے) جبتک کہ ایسی نہ ہو اور پھیلا دیا آپ نے انگلیوں کو (یعنے جبتک کنارون میں فلک کے منتشر نہ ہو وہ صبح صادق نہیں) **عَنْ** سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْفَجْرَ لَيْسَ الَّذِيْ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَجَمَعَ اَصَابِعَهٗ ثُمَّ نَكَّسَهَا اِلَى الْاَرْضِ وَلٰكِنِ الَّذِيْ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَوَضَعَ الْمُسَبِّحَةَ عَلَى الْمُسَبِّحَةِ وَمَدَّ يَدَيْهِ سلیمان تیمی سے اس اسناد سے مروی ہے وہی روایت جو اوپر گذری مگر اس میں ایسا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ فجر وہ نہیں ہے جو ایسی ہو اور آپ نے سب انگلیوں کو جمع کیا اور انکو زمین کیطرف جھکایا (یعنے جو روشنی اوپر سے نیچے کو آوے وہ صبح صادق نہیں ہے بلکہ صبح صادق وہ ہے جو ایسی ہو اور آپنے کلمہ کی انگلی کلمہ کی انگلی پر رکھی اور دونوں ہاتھوں کو پھیلایا (یعنے اشارہ کیا کہ آسمان کے کنارون میں پھیلے) **عَنْ** سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَانْتَهٰى حَدِيْثُ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ قَوْلِهٖ يُنَبِّهُ نَائِمَكُمْ وَيُرْجِعُ قَائِمَكُمْ وَقَالَ اِسْحَاقُ قَالَ جَرِيْرٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَلَيْسَ اَنْ يَّقُوْلَ هٰكَذَا اَيْ فِي الْخَبَرِ هُوَ الْمُفْتَرِضُ وَلَيْسَ بِالْمُسْتَطِيْلِ ترجمہ سلیمان تیمی سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی اور تمام ہوئی روایت معتمر کی یہیں تک کہ آپ نے فرمایا اذان بلال کی اسلیے ہے کہ جگا دی تمہارے سوتون کو اور لوٹے تمہارے تہجد پڑھنے والا اور اسحاق نے کہا کہ

جریر نے کہا اپنی حدیث میں اور صبح وہ نہیں جو ایسی ہو (یعنے اونچی) لیکن وہ وہ ہے جو ایسی ہو (یعنے پھیلی ہوئی) **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت محمدا صلی اللہ علیہ وسلم لا یغرنکم اذان بلال من السحور ولا ھذا البیاض حتی یستطیر **ترجمہ** سمرہ بیٹے جندب کے کہتے تھے میں نے سنا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی بلال کی اذان سے دھوکا کھا کر سحر کھانے سے باز نہ رہے اور نہ یہ سفیدی (جو پہنے کی طرح بلند ہے) صبح ہے بلکہ صبح وہ ہے جو پھیلی ہو **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغرنکم اذان بلال ولا ھذا البیاض لعمود الصبح حتی یستطیر **ترجمہ** سمرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دھوکا نہ دے تم کو اذان بلال کی اور یہ سفیدی صبح کا ستون جب تک کہ وہ اسطرح چوڑی نہ ہو جاوے **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغرنکم من سحورکم اذان بلال ولا بیاض الافق المستطیل ھکذا حتی یستطیر ھکذا وحکاہ حماد بیدیہ قال یعنی معترضا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو یخطب یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یغرنکم من سحورکم اذان بلال ولا ھذا البیاض حتی یبدو الفجر او قال حتی یفجر الفجر **ترجمہ** اسکا اوپر کی روایتوں سے معلوم ہو سکتا ہے مضمون وہی ہے **عن** سمرۃ بن جندب یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** فضل السحور واستحبابہ واستحباب تاخیرہ وتعجیل الفطر سحر کی فضیلت اور اوس کی دیر میں کھانے کی فضیلت اور افطار جلدی کرنے کی فضیلت **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکۃ **ترجمہ** فرمایا سحر کھاؤ سحر میں برکت ہے **عن** عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فصل ما بین صیامنا وصیام اھل الکتاب اکلۃ السحر **ترجمہ** فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزہ میں سحر کے لقمہ کا فرق ہے **عن** موسی بن علی بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی روایت موسی سے مروی ہوئی **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال تسحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قمنا الی الصلوۃ قلت کم کان قدر ما بینھما قال

نمیر بن آیۃ ترجمہ زید نے کہا تھا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر کھڑے ہوئے نماز صبح کو میں نے کہا دونوں میں بیچ میں کتنی دیر ہوئی انہوں نے کہا پچاس آیت کے موافق عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قتادہ سے بھی یہی روایت آئی ہے عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ ترجمہ سہل سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ خیر پر رہیں گے جبتک افطار جلد کریں گے عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ سہل سے وہی مضمون مروی ہوا جو پر گذرا عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَيُّهُمَا الَّذِيْ يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قَالَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ كَذٰلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰى ترجمہ ابو عطیہ راوی ہے کہ انہوں نے کہا میں اور مسروق حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے مسلمانوں کی ماں دو شخص ہیں اصحاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک تو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں اور دوسرے افطار اور نماز میں دیر کرتے ہیں تو آپ نے پوچھا وہ کون ہیں جو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں تو ہمنے کہا وہ عبداللہ یعنی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں اور آپ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے زیادہ کیا ابو کریب نے اپنی روایت میں کہا دوسرے ابو موسیٰ ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول وقت افطار کرنا اور اول ہی وقت نماز پڑھنا بھی مسنون ہے اور یہی ہدی ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اور یہی لازم ہے ہر متبع سنت کو عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوْقٌ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَاْلُوْ عَنِ الْخَيْرِ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ترجمہ مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا صرف اتنا ہی فرق ہے کہ اس میں افطار اور مغرب کی تاخیر مذکور ہوئی ہے **باب** بَيَانِ وَقْتِ انْقِضَاءِ الصَّوْمِ وَخُرُوْجِ النَّهَارِ باب وقت وہ

تمام ہونے کا اور دن کے ختم ہونے کا عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ وَاَدْبَرَ النَّھَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَلَمْ یَذْکُرِ ابْنُ نُمَیْرٍ فَقَدْ ترجمہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات آئی اور دن گیا اور سورج ڈوبا پس روزہ دار نے افطار کیا اور ابن نمیر کی روایت میں فَقَدْ کا لفظ نہیں ہے ف یعنے غروب آفتاب کے بعد پھر تاخیر نہ کرے افطار میں جیسے بعضے وسواسی کہتے ہیں کہ ذرا ٹھہر و کیا بتیابی ہے اور کیا بے صبری ہے اور یہ نہیں جانتے کہ افطار اول ہی وقت مسنون ہے اور غروب آفتاب اور رات کا آنا اور دن کا جانا تینوں ایک ہی وقت میں ہوتا ہے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توضیح کے لیے تینوں کو جمع فرمایا۔ اور بعض مقام ایسے ہوتے ہیں کہ غروب آفتاب نہیں معلوم ہوتا ہے تو وہاں کا اندازہ وقت افطار بتاتا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ یَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ عَلَیْکَ نَھَارًا قَالَ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاہُ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِیَدِہٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ ھٰھُنَا وَجَاءَ اللَّیْلُ مِنْ ھٰھُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ ترجمہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں رمضان کے مہینے میں پھر جب آفتاب ڈوبا تو آپ نے فرمایا اے فلانے اتر اور ہمارے لیے ستو گھولو انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ابھی آپ پر دن ہے (یعنے اون صحابی کو یہ خیال ہوا کہ جب غروب کے بعد جو سرخی رہتی ہے وہ جاتی رہی جب دن جاتا ہے حالانکہ یہ غلط ہے) آپ نے پھر فرمایا کہ اتر اور یعنی اونٹ پر سے اور ہمارے لیے ستو گھولو پھر وہ اترے اور ستو گھولے اور آپ کے پاس لائے اور آپ نے پیے اور پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ جب سورج ڈوب جاوے اس طرف کو (یعنے مغرب میں) اور آجاوے رات اس طرف سے (یعنے مشرق سے) پس روزہ کھل چکا صائم کا عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَمْسَیْتَ قَالَ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ اِنَّ عَلَیْنَا نَھَارًا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَہٗ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ اللَّیْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ ھٰھُنَا وَاَشَارَ بِیَدِہٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ ترجمہ عبداللہ سے وہی مضمون مروی ہے مگر اتنا فرق ہے کہ اونہوں نے عرض

کی کہ اگر آپ تمام ہر نے دین تو خوب ہی اور آپ نے آخر مین فرمایا ہاتھ سے مشرق کیطرف اشارہ کرکے کہ رات کو دیکھو کہ دہر آئی تو افطار کر چکا صائم **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی یَقُوْلُ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ یَا فُلَانُ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا بِسِنْلِ حَدِیْثِ ابْنِ مُسْھِرٍ وَعَبَّادِ بْنِ عَوَّامٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنِ** الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ مُسْھِرٍ وَعَبَّادٍ وَعَبْدِ الْوَاحِدِ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَحَدٍ مِّنْھُمْ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ وَلَا قَوْلُہٗ وَجَاءَ اللَّیْلُ مِنْ ھٰھُنَا اِلَّا فِیْ رِوَایَۃِ ھُشَیْمٍ وَحْدَہٗ ترجمہ شیبانی نے ابن ابی اوفی سے وہی روایت بیان کی جیسے ابن مسہر اور عباد اور عبد الواحد کی روایتین اوپر مذکور ہوئین اور اُن مین سے کسی مین یہ نہین ہے کہ وہ مہینا رمضان کا تھا (یعنے اس سند مین یہ مذکور نہین) اور یہ قول ہے کہ جب آئی رات اس طرف سے مگر یہہ مذکور صرف ہشیم کی روایت مین ہے

بَابُ النَّھْیِ عَنِ الْوِصَالِ باب صوم وصال کی نہی مین **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْا اِنَّکَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی **عَنِ** الْاَعْمَشِ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وصال سے (یعنے روزہ پر روزہ رکھنے سے کہ جس کے بیچ مین افطار نہ ہو) تو لوگون نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ مین تمہارے طرح نہین ہون مجھے تو کھلایا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے (یعنے پروردگار کیطرف سے) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فِیْ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَنَھٰی ھُمْ قِیْلَ لَہٗ اَنْتَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَکُمْ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی ترجمہ مضمون وہی فقط اتنا فرق ہے کہ آپ نے رمضان مین وصال کیا اور لوگون نے بھی پھر آپ نے انکو منع فرمایا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ وَلَمْ یَقُلْ رَمَضَانَ ترجمہ ابن عمر سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس مین رمضان کا ذکر نہین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُوَاصِلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَیُّکُمْ مِّثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ یَّنْتَھُوْا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِھِمْ یَوْمًا ثُمَّ یَوْمًا ثُمَّ یَوْمًا ثُمَّ رَاَوُا الْھِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَاَخَّرَ الْھِلَالُ لَزِدْتُّکُمْ کَالْمُنَکِّلِ لَھُمْ حِیْنَ

ابوان ینتھوا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے جب ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ تو وصال کر لیتے ہین تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم مین سے کون ہی برابر میرے مین تو رات کو رہتا ہون کہ کھلاتا ہے مجھی پروردگار میرا اور پلاتا ہے پھر جب لوگ باز نہ رہے (یہ کمال محبت اور اطاعت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کی اور انھون نے اس نہی کو براہ شفقت سمجھا) وصال سے تو آپ نے انکے ساتھہ وصال کیا ایک روز پھر دوسرے روز پھر چاند دیکھا گیا اور فرمایا آپ نے کہ اگر چاند نہ ہوتا تو مین زیادہ وصال کرتا اور یہ فرمانا آپ کا زجر و توبیخ کی راہ سے تھا جب وہ باز نہ رہے وصال سے ف متفق ہین علما وصال کی نہی پر اور وہ روزہ پر روزہ رکھنا ہے بغیر اسکے کہ بیچ مین کچھہ کھاوے یا پیوے اور امام شافعی اور اُن کے اصحاب نے تصریح کی ہے اُس کی کراہت پر اور صحیح یہ ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور ایک قول تنزیہی کا بھی ہے مگر نہی کے جمہور علما قائل ہین اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ علما مختلف ہین احادیث وصال مین سو بعضون نے کہا ہے کہ نہی اُس سے بسبب رحمت اور شفقت کے ہے امت پر اور ایک جماعۃ نے سلف مین وصال فرمایا ہے پھر جو قادر ہوا وسکو مضائقہ نہین اور ابن وہب اور احمد اور اسحاق نے وصال کا جواز فرمایا سحر تک پھر نقل کی قاضی نے اکثر لوگون سے کراہت اسکی اور خطابی وغیرہ نے کہا کہ وصال خصائص مین سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حرام ہی امت پر اور جن لوگون نے جواز کا قول لیا ہے اُنھون نے استدلال کیا ہے کہ بعض طرق مسلم مین وارد ہوا ہی کہ آپ نے لوگون کو منع فرمایا بسبب رحمت کے اور یہ روایت بھی جس کی ذیل مین فائدہ ہے اُسکی جواز پر دلالت کرتی ہے ورنہ صحابہ کبھی اوسکے مرتکب نہ ہوتے بعد نہی کے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والوصال قالوا فانک تواصل یارسول اللہ قال انکم لستم فی ذلک مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی فاکلفوا من الاعمال ما تطیقون ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور رہو وصال سے تو کسینے عرض کی کہ آپ وصال کرتے ہین آپ نے فرمایا تم میرے برابر نہین ہو مین تو رات کاٹتا ہون اس لطف مین کہ کھلاتا ہے مجھکو پروردگار میرا اور پلاتا ہے اور تم اوتنے ہی افعال بجالاؤ جس کی طاقت رکھتے ہو عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی غیر

انکم قال فانکم لستم مثلی انی اظل یطعمنی ربی ویسقین وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والوصال قالوا انک تواصل قال انی لست مثلکم انی اظل یطعمنی ربی ویسقین فاکلفوا من الاعمال ما تطیقون رواہ البخاری ومسلم

ترجمہ تم لوگ وصال نہ کرو اور جو کرنا چاہے تو سحر تک کرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو وصال کرتے ہیں فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں مجھ کو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے پس تم لوگ اتنے ہی اعمال کا ذمہ لو جتنی تم کو طاقت ہو عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی عن الوصال بمثل حدیث عمارۃ عن ابی وائلۃ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وصال سے اور باقی وہی مضمون ہے جو عمارہ نے ابی وائلہ سے روایت کیا عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی رمضان فجئت فقمت الی جنبہ وجاء رجل فقام ایضا حتی کنا رہطا فلما احس النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا خلفہ جعل یتجوز فی الصلوٰۃ ثم دخل رحلہ فصلی صلوۃ لا یصلیہا عندنا قال قلنا لہ حین اصبحنا فطنت لنا اللیلۃ فقال نعم ذاک الذی حملنی علی الذی صنعت قال فاستدیوا حبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذاک فی الحر الشدید فاخذ رجال من اصحابہ یواصلون فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بال رجال یواصلون انکم لستم مثلی اما واللہ لو تمادی لی الشہر لواصلت وصالا یدع المتعمقون تعمقہم ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں نماز پڑھتے تھے (یعنے رات کو) سو میں آیا اور آپ کے بازو پر کھڑا ہو گیا اور دوسرا شخص آیا وہ بھی کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ ایک جماعت جمع ہو گئی (یعنے دس سے کم) پھر جب آپ نے ہماری سن گن پائی تو نماز ہلکی پڑھنے لگے (سبحان اللہ کیا شفقت تھی امت پر) پھر اپنے گھر میں تشریف لے گئے اور وہاں ایسی نماز پڑھی (یعنے بہت لمبی) کہ ہمارے ساتھ نہ پڑھتے تھے پھر ہم نے صبح کو ذکر کیا کہ آپ کو کیا خبر ہو گئی تھی رات کو ہماری اقتدا کی آپ نے فرمایا کہ ہاں اسی سبب سے تو میں نے کیا جو کچھ کیا (یعنے نماز ہلکی کی) پھر آپ وصال کرنے لگے اور وہ دن آخر ماہ کے تھے تو اور لوگ بھی وصال کرنے لگے تو آپ نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا کہ وصال کرتے ہیں تم میری مثل نہیں ہو اس کی قسم اگر مہینا زیادہ ہوتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ زیادتی کرنے والے اپنی زیادتی چھوڑ دیتے عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال واصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اول شہر رمضان فواصل ناس من المسلمین فبلغہ ذلک فقال لو مد لنا الشہر لواصلنا وصالا یدع المتعمقون تعمقہم انکم لستم مثلی او قال انی لست مثلکم انی اظل یطعمنی ربی

وکیستقیینی ترجمہ ابن نے کہا وصال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رمضان مین اور اور لوگون نے بھی اور آپ کو خبر پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ اگر مہینا لمبا ہوتا تو مین ایسا وصال کرتا کہ حاسد بڑھنے والے اپنی زیادتی چھوڑ دیتے رہنے مار جاتے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم سب آپ کے مارے ہوئے ہین تم تو میرے برابر نہین ہو فرمایا مین تمہاری مثل نہین ہون رات ہے جو پسنت خاک رہا عالم پاک مین اس طرح رہتا ہون کہ مجھے میرا رب کھلاتا ہے اور پلاتا ہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الوصال رحمۃ لھم فقالوا انک تواصل قال انی لست کھیئتکم انی یطعمنی ربی ویسقینی ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا منع کیا لوگون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے رحمت کے نظر سے اور عرض کی لوگون نے کہ آپ تو وصال فرماتے ہین تو آپ نے فرمایا مین تمہاری طرح کا نہین ہون مجھے تو کھلاتا ہے رب میرا اور پلاتا ہے

یہان پر مولف علیہ الرحمۃ نے بیاض چھوڑ دی ہے ف سبحان اللہ محدثین کی احتیاط کا کیا کہنا کہ آٹھ نو سو برس سے جو مولف کی کتاب مین بیاض چلی آتی ہے تو اوسکو نقل کرتے جاتے ہین اور اپنی طرف سے تصرف نہین کرتے یہ کسی اور کو کہان نصیب ہے فائدہ زاد المعاد مین ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے وصال کی تحقیق مین پورا کلام کیا ہے کہ زیادہ اوسپر ممکن نہین جسکو مزید تحقیق درکار ہو اوسے ملاحظہ فرمادے

باب

بیان ان القبلۃ فی الصوم لیست محرمۃ علی من لم تحرک شھوتہ باب روزہ کی حالت مین بوسہ کے بیان مین عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل احدی نسائہ ثم تضحک ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی صاحبہ کو بوسہ لیتے تھے اور آپ روزہ سے ہوتے تھے بی بی صاحبہ یہ فرماتی تھین اور ہنستی تھین عن سفیان قال قلت لعبد الرحمن بن القاسم اسمعت ابالک یحدث عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبلھا وھو صائم نسکت ساعۃ ثم قال نعم ترجمہ سفیان نے کہا کہ مین نے عبد الرحمن قاسم کے بیٹے سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو بوسہ لیتے تھے روزے

مین تو وہ تھوڑی دیر چپ ہو رہے پھر کہا کہ ہان عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے میرا اور وہ روزے سے ہوتے تھے اور کون اپنی شہوت ایسی روک سکتا ہے جیسے آپ روکتے تھے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلٰكِنَّهُ أَمْلَكُكُمْ لِإِرْبِهِ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے اور روزے سے تھے اور اپنی حاجت کو خوب قابو مین رکھنے والے تھے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مباشرت (یعنے بوس وکنار) کرتے تھے اور وہ روزہ دار ہوتے تھے عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْنَا هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ أَوْ مِنْ أَمْلَكِكُمْ لِإِرْبِهِ شَكَّ أَبُو عَاصِمٍ ترجمہ اسود نے کہا مین اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ہم نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے مین مباشرت کرتے تھے اونہون نے فرمایا کہ ہان مگر وہ بہت اپنی حاجت کو روکنے والے تھے عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ بِمِثْلِ لَا أَدْرِي ذَكَرَتْهُ ترجمہ اسود سے وہی مضمون مروی ہے جو اوپر گذرا عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلعم كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ خبر دی اُن کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بوسہ لیا اور آپ روزے سے تھے عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ یحیی بن ابی کثیر سے اس اسناد سے وہی مضمون مروی ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِي

فی شہر الصوم ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے روزوں کے مہینے میں عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل فی رمضان وھو صائم وہی مضمون ہے عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل وھو صائم حفصہ سے وہی مضمون مروی ہوا عن حفصۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ حفصہ سے وہی مضمون مروی ہوا عن عمر بن ابی سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایقبل الصائم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سل ھذہ سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فاخبرتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ذلک فقال یا رسول اللہ قد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما واللہ انی لارجاکم للہ واخشاکم ترجمہ عمر بن ابی سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ صائم بوسہ لیوے تو آپ نے فرمایا ام سلمہ سے پوچھو ام سلمہ نے خبر دی کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بوسہ لیتے ہیں تب عمر بن ابی سلمہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ تعالیٰ نے آپ کے تو اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور خوف کرنیوالا ہوں **فائدہ** غرض ان روایتوں سے بوسہ لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جواز اوس کا امت کے لیے ثابت ہوا اور ابوداؤد نے جو حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ آپ اُن کی زبان چوستے تھے اس میں مصدع راوی ضعیف ہے کہ سعدی نے کہا ہے کہ وہ کچھ طریق سے پہچانا ہوا ہے اور اسی طرح محمد بن دینار بھی اوس میں ضعیف ہے کہ یحیی نے اوسے ضعیف کہا ہے اور ابن ماجہ اور احمد نے جو میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اوس عورت مرد کو کہ روزہ دار تھی اور اُنہوں نے بوسہ لیا تو آپ نے فرمایا کہ روزہ اُن کا کھل گیا تو یہ روایت صحیح نہیں اور اُس میں ابی یزید خبی راوی ہے اور ابو یزید مجہول ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلقاً جواز بوسہ کا مذکور ہے کچھ جوان اور بوڑھے کی قید صحیح نہیں ہوئی آپ سے اور اُن کا فرق کسی حدیث صحیح سے ثابت نہیں اور اسی باب میں جو روایت ابوداؤد نے ذکر کی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک شخص نے پوچھا آپ سے کہ مباشرت صائم کو روا ہے یا نہیں تو آپ نے اجازت دی اور دوسرے نے

و وہی مضمون ہے عن حفصۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وھو صائم

پوچھا تو اوسکو منع فرمایا پھر جس کو رخصت دی تھی وہ بوڑھا تھا اور جسکو اجازت نہیں دی تھی وہ جوان تھا
اس مین اسرائیل راوی ہے اور اگرچہ اوس سے بخاری اور مسلم احتجاج کرتے ہین مگر اسرائیل اور اعرج کے
بیچ مین ابوالعنبس عددی کوفی ہے اور وہ ایسا شخص ہے کہ اوس کی حدیث تینی سے محدثین ساکت ہو گئے
اور نام اوسکا حارث بن عبید ہے غرض یہ فرق بھی قابل تسلیم نہین کذا فی زاد المعاد اور نووی نے فرمایا
ہے کہ امام شافعی اور اُن کے اصحاب کا مذہب ہے کہ بوسہ روزہ مین لینا حرام نہین اوس شخص کو جس کی
شہوت حرکت مین نہ آوے مگر اوسکا ترک اولی ہے اور مکروہ نہین ہے بوسہ اوُن کے نزدیک اوس کے حق مین
جس کی شہوت حرکت مین آوے اوس کو حرام ہے اور خوف ہو اوسکو کہ جماع کر بیٹھے گا اور بعضون نے اوس کے حق مین مکروہ
کہا ہے اور قاضی نے کہا ہے کہ اوسکی اباحت کی قائل ہے ایک جماعت صحابہ و تابعین سے اور یہی مذہب
ہے احمد اور اسحاق اور داؤد کا اور مطلق مکروہ کہا ہے امام مالک نے اور ابن عباس اور ابو حنیفہ اور ثوری
اور اوزاعی اور شافعی نے کہا ہے کہ جوان کو مکروہ ہے بوڑھے کو نہیں اور امام مالک سے بھی ایک روایت
ایسی ہی ہے اور روایت کی ابن وہب نے مالک سے اباحت اس کے صوم نفل مین نہ فرض مین اور اس مین اختلاف
ہے کہ بوسے لینے سے روزہ باطل نہین ہوتا مگر جب انزال ہو جاوے اور احتجاج کیا ہے اوس پر اس
حدیث سے جو سنن مین مشہور ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھلا دیکھو تو اگر کوئی کلی کرے اور مراد
یہ ہے کہ جیسے کلی مقدمہ ہے پینے کا اور مبطل روزہ کا نہین ویسے ہی بوسہ مقدمہ ہے جماع کا اور مبطل
روزہ کا نہین انتہی **باب** صحت صوم من طلع علیہ الفجر وہو جنب من جماع فی لیلۃ اور جنب ہونے مین جب کہ اگر صبح ہو جاوے
تو روزہ صحیح ہے اسکا بیان **عن** ابی بکر بن عبد الرحمن ان ابا ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول فی قصصہ من ادرکہ
الفجر جنبا فلا یصوم قال فذکرت ذلک لعبد الرحمن بن الحارث فذکر ذلک عبد الرحمن
لابیہ فانکر ذلک فانطلق عبد الرحمن وانطلقت معہ حتی دخلنا علی عائشۃ وام سلمۃ
رضی اللہ تعالی عنہما فسالہما عبد الرحمن عن ذلک قال وکلتاہما قالت کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یصبح جنبا من غیر حلم ثم یصوم ثم دخلنا حتی دخلنا علی مروان
فذکر ذلک لہ عبد الرحمن فقال مروان عزمت علیک لما ذہبت الی ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ فرددت علیہ ما یقول قال فجئنا ابا ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ حاضر ذلک کلہ قال فذکر لہ عبد الرحمن فقال ابو ہریرۃ

اَهُمَا قَالَتَاهُ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُمَا اَعْلَمُ ثُمَّ رَدَّ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ اِلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنَ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَمْ اَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَمَّا كَانَ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ اَقَالَتَا فِيْ رَمَضَانَ قَالَ كَذٰلِكَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُوْمُ ترجمہ ابوہریرہ اپنی روایتون مین کہتے تہے کہ جسکو فجر ہوجاوے حالت جنابت مین وہ روزہ نرکہے سو مین نے (یہہ مقولہ ہے ابی بکر بن عبدالرحمن کا) عبدالرحمن سے کہا جو میرے باپ تہے اُنہون نے اسکا انکار کیا اور ہم دونو (یعنے ابوبکر اور عبدالرحمن) حضرت عائشہ اور ام سلمہ کے پاس گئے اور عبدالرحمن نے اُن سے پوچہا تو دونون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت جنابت مین صبح ہوجاتی تھی اور پھر روزہ رکھتے تہے اور جنابت بغیر احتلام کے ہوتی تہی (اس لیے کہ انبیا کو احتلام نہین ہوتا یعنے صحبت سے بیبیون کے جنب ہوتی تھی) کہا ابی بکر نے پہر ہم گئے مردان کے پاس اور عبدالرحمن نے اون سے ذکر کیا سو مروان نے کہا مین تم کو قسم دیتا ہون کہ تم ابوہریرہ کے پاس جاؤ اور اُنکی بات کا جواب دیدو پھر ہم ابوہریرہ کے پاس آئے اور ابوبکر ان سب باتون مین حاضر تھا اور ذکر کیا عبدالرحمن نے تو ابوہریرہ نے کہا کہ اون دونون بیبیون نے یہ فرمایا تم سے اونہون نے کہا ہان تو ابوہریرہ نے کہا کہ بیشک وہ اور لوگون سے زیادہ جانتی ہین پہر ابوہریرہ نے اس قول کی نسبت فضل بن عباس کیطرف کی اور کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ مین نے یہ بات فضل سے سنی تہی تو اوس کو مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا غرض ابوہریرہ نے اُس بات سے رجوع کیا جو وہ اس مسئلہ مین کہا کرتے تھے پھر مین نے (یہہ مقولہ ہے ابن جریج کا) عبدالملک سے کہا کہ کیا اون دونو بیبیون نے رمضان کے روزے کو کہا اُنہون نے کہا کہ ایسا فرمایا بیبیون نے کہ صبح ہوتی تہی آپ کو حالت جنابت مین بغیر احتلام کے پھر آپ روزہ رکھتے تہے ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اس قول کی نسبت فضل کیطرف کی الخ یعنے ابوہریرہ نے فضل سے روایت کی ہے مرفوعًا کہ جو جنب ہو اور صبح ہوجاوے وہ روزہ نرکہے اور مذہب صحیح یہی ہے کہ روزہ درست ہے اس لیے کہ اللہ پاک نے فرمایا کہ مباشرت کرو اُن سے اور ڈہونڈہو جو لکہا اللہ تعالی نے تمہارے لیے اور کہاؤ پیو جب تک کہ ظاہر ہوسفید دہاگہ فجر کا آخر تک پس جب فجر تک مباشرت یعنی جماع جائز ہوا تو خواہ مخواہ طلوع فجر کے بعد غسل ہوگا اب رہا جواب

فضل کی روایت کا اوس کے کئی جواب ہین اوّل یہ کہ وہ بات افضل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو فجر کے طلوع کے بعد نہاتے یہ بیان جواز کے لیے تھا مگر افضل فجر کے قبل ہے نہانا ہے دوسرے یہ کہ شاید فضل کی روایت مین جنب سے وہ شخص مراد ہو جو جماع کر رہا ہے کہ بیشک اوسکا روزہ نہ ہوگا اب ان مین توفیق ہوگئی اور تعارض بھی نہ رہا اور تیسرے یہ کہ ابوالفضل کی روایت منسوخ ہے اور وہ جب کی بات ہے جب جماع شب کو بھی حرام تھا پھر جب یہ آیہ اُتری جو ہم اوپر بیان کی تب یہ امر منسوخ ہوگیا ابن منذر نے کہا ہے یہ جواب بہت اچھا ہے (خلاصہ یہ کہ اب صحیح بات یہی ہے کہ جنب اگر بعد طلوع فجر کے بھی نہاوے جب بھی روزہ صحیح ہے اسی پر دال ہے قرآن مجید و حدیث شریف دونو اور یہی مذہب ہے جماہیر صحابہ اور تابعین کا اور رجوع کیا اسی کیطرف ابوہریرہ نے اگرچہ پہلے افساد صوم کے قائل تھے اور یہی حکم ہے حائض اور نفساء کا جب خون انکا رات ہی بند ہوجاوے اور بعد طلوع فجر کے غسل کرین کہ روزہ اون کا صحیح ہے **عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ** ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضے اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہوجاتی تھی رمضان مین اور آپ جنب ہوتے تھے بغیر احتلام کے (یعنی صحبت سے جنب ہوتے تھے نہ احتلام سے کہ اوس سے انبیا پاک ہین) پھر غسل فرماتے تھے اور روزہ رکھتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ الْحِمْيَرِيِّ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ اَنَّ مَرْوَانَ اَرْسَلَهُ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا اَيَصُوْمُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ لَا مِنْ حُلُمٍ ثُمَّ لَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْضِيْ ترجمہ عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر بن عبدالرحمن نے اون سے بیان کیا کہ مروان نے اونکو بھیجا ام سلمہ کیطرف کہ پوچھین کہ جو شخص صبح کرے جنابت مین آیا وہ روزہ رکھے یا نہین اونہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت مین صبح کرتے تھے جماع کے سبب سے نہ احتلام سے اور پھر نہ افطار کرتے تھے نہ قضا کرتے تھے (یعنے روزہ کو صحیح جانتے تھے) **ف** اس سے رد ہوگیا وہ قول جو حسن بصری اور نخعی کی طرف منسوب ہے کہ روزہ نفل مین تو بیشک امر جائز ہے اور فرض مین روا نہین اور وہ قول جو سالم بن عبداللہ اور حسن بصری اور حسن بن صالح کیطرف منسوب ہے کہ روزہ تو رکھ لے مگر قضا بھی کرے غرض اب اختلاف اس مسئلہ مین جاتا رہا اور اتفاق ہوگیا اسپر کہ جو جنب ہوجاوے اور صبح کے طلوع کے بعد نہاوے

روزہ اوسکا صحیح ہے خواہ فرض ہو یا نفل ادا نہ اوسپر قضا ہے نہ اور کوئی بلا عن عائشۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا وام سلمۃ زوجی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہما قالتا ان کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لیصبح جنبا من جماع غیر احتلام فی رمضان ثم یصوم ترجمہ حضرت عائشہ اور
حضرت ام سلمہ دونون بیبیون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہے کہ دونون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو صبح ہو جاتی تھی بغیر احتلام کے رمضان مین اور پھر روزہ رکھتے تھے عن عائشۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستفتیہ وہی تسمع من وراء
الباب فقال یا رسول اللہ تدرکنی الصلوٰۃ وانا جنب افاصوم فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وانا تدرکنی الصلوٰۃ وانا جنب فاصوم فقال لست مثلنا یا رسول اللہ قد
غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر فقال واللہ انی لارجو ان اکون اخشاکم
للہ واعلمکم بما اتقی ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ سے
پوچھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دروازے کی اوٹ سے سنتی تھین غرض اوس نے عرض کی کہ اے
رسول اللہ کے مجھے نماز صبح کا وقت آجاتا ہے اور مین جنب ہوتا ہون کیا مین روزہ رکھون آپ نے فرمایا مجھے
بھی نماز کا وقت آجاتا ہے اور مین جنب ہوتا ہون پھر مین روزہ رکھتا ہون اوس نے عرض کی کہ آپ ہم
برابر نہین ہین اے رسول اللہ کے اس لیے کہ اللہ پاک نے آپکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیے ہین آپ نے فرمایا کہ
قسم ہے اللہ تعالے کی مین امید رکھتا ہون کہ تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا
ہون اور تم سب سے زیادہ ہون جاننے والا اون چیزون کا جس سے بچنا ضرور ہے غرض
اوس سائل کو یہ گمان ہوا کہ شاید یہ حکم آپکے ساتھہ خاص ہو مگر آپ نے فرمادیا کہ یہہ حکم مجھکو تمکو سب کو
برابر ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کسی حالت مین تکلیف شرعی سے اور لوازم عبدیت سے باہر
نہین ہو سکتا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین امید رکھتا ہون یہ کمال عبدیت ہے ورنہ واقع
مین حضرت کا مرتبہ ایسا ہی ہے کہ سارے جہان سے اعلم واتقے ہین عن سلیمان بن یسار انہ
سأل ام سلمۃ عن الرجل یصبح جنبا ایصوم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبح
جنبا من غیر احتلام ثم یصوم سلیمان سے روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
کسنے پوچھا کہ جو شخص صبح کرے جنابت مین وہ روزہ رکھے تو اونہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم صبح کرتے تھے جنابت مین بغیر احتلام کے اور پھر روزہ رکھتے تھے **باب** تغلیظ تحریم الجماع فی نہار رمضان علی الصائم وتقریر وجوب الکفارۃ الکبری فیہ وبیانہا وانہا تجب علی الموسر والمعسر وتثبت فی ذمۃ المعسر حتی یستطیع جماع کا رمضان مین وہ کو حرام ہونا روزہ دار پر اور بیان کفارہ کا اور اُس کے وجوب کا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہلکت یا رسول اللہ قال وما اہلکک قال وقعت علی امرأتی فی رمضان قال ہل تجد ما تعتق رقبۃ قال لا قال فہل تستطیع ان تصوم شہرین متتابعین قال لا قال فہل تجد ما تطعم ستین مسکینا قال لا قال ثم جلس فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر فقال تصدق بہذا قال افقر منا فما بین لابتیہا اہل بیت احوج الیہ منا فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ ثم قال اذہب فاطعمہ اہلک ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ ایک شخص آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ مین ہلاک ہوگیا یارسول اللہ آپنے فرمایا کس نے ہلاک کیا تجھکو اوس نے عرض کی کہ مین اپنی بیوی سے جا پڑا رمضان مین (یعنے جماع کر بیٹھا) آپنے فرمایا تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا دو مہینے کے روزہ برابر رکھ سکتا ہے اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا ساٹھ مسکینون کو کھلا سکتا ہے اوس نے کہا نہین پھر وہ بیٹھا رہا یہانتک کہ حضرت کے پاس ایک ٹوکرا کھجور کا آیا آپ نے فرمایا جا اوسکو صدقہ دیدے مسکینون کو اوس نے کہا کہ مجھ سے بڑھکر کوئی مسکین ہے مدینہ کے دونو کنکریلی کالے پتھرون والے زمینون کے بیچ مین کہ اُن مین کوئی گھر والا مجھ سے بڑھکر محتاج نہین تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے (قرابت سوم وفدایت گردم وگرد سرت گردم) یہانتک کہ آپکی کچلیان کھل گئین پھر آپنے فرمایا کہ لے اُسکو اور کھلا اپنے گھر والون کو **ف** الحدیث سے معلوم ہوا کہ جو رمضان کے دن مین جماع کرے اور روزہ رمضان توڑ ڈالے جماع سے اوسپر کفارہ واجب ہے اور نووی نے فرمایا ہے کہ یہی مذہب ہمارا اور مذہب کافہ علماء کا ہے جماع قصداً واقع ہو جان بوجھکر اور کفارہ یہی ہے کہ ایک گردن آزاد کرنا جو مومن و مسلمان ہو اور سلیم ہو عیوب سے جو مضر محنت اور خدمت مین خلل اندازہ ہوتی مثلاً لنگڑا لولا نہو پھر اگر اُس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے برابر پے در پے روزے پھر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اطعام ستین مسکین کا ہر مسکین کو ایک سیر کہانا جیسے عربی میں

ہوتا ہے پھر اگر یہ تینون کی طاقت اُسوقت نہ ہو تو شافعی کے دو قول ہین اوّل یہ کہ اوسپر کچھ واجب نہین ہے ادا کرا اُس کے بعد طاقت بھی ہو جب بھی اوسپر کچھ واجب نہین اور اوس کی دلیل بھی حدیث ہے کہ اوس مین جب اوس سائل نے اپنی عدم استطاعت بیان فرمائی تو آپ نے یہ نہین فرمایا کہ جب تجھے طاقت ہو جب کفارہ ادا کرنا اور دوسرا قول یہ ہے کہ وقت استطاعت اوسپر ادا ہی کفارہ واجب ہے اور اسکو نووی نے صحیح و مختار کہا ہے اور دلیل اوسکی یہ ہے کہ جب آپکے پاس ٹوکرا آیا تو آپ نے اُس سے فرمایا کہ صدقہ دے حالانکہ پہلے اوسکی عدم استطاعت تینون باتون مین ظاہر ہو چکی تھی اس سے معلوم ہوا کہ مثل سائر دیون کے وقت استطاعت اوسکی ادا ضرور ہے اور کفارہ اوس کے ذمہ باقی رہا اور عرق جو حدیث مین وارد ہوا ہے وہ فقہا کے نزدیک پندرہ صاع کا ہوتا ہے جسکے ساٹھ مسکین برہوتے پس ہر مسکین کو ایک مد پہونچا ضرور ہی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزِّنْبِيلُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ ترجمہ محمد بن مسلم زہری نے اسی اسناد سو یہی حدیث روایت کی جیسے ابن عیینہ نے روایت کی اور کہا اوس مین کہ ایک عرق (یعنے ٹوکرا) اور وہ ہی زنبیل ہے اور اُس مین حضرت کی ہنسی کا ذکر نہین عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَاَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا ابو ہریرہ نے کہا ایک شخص جامع کر بیٹھا رمضان مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے اُس نے کہا نہین آپ نے فرمایا دو مہینے روزے رکھ سکتا ہے اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلا دے **فائدہ** اس حدیث سے استدلال کیا ہے حنفیہ نے کہ کفارہ رمضان مین کافر غلام آزاد کرنا بھی روا ہے اور ایسا ہی کفارہ ظہار مین اور مومن رقبہ صرف کفارہ قتل مین ضرور ہے اسلیے کہ اس مین ایمان کی شرط منصوص قرآنی ہے مگر جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جمیع کفارون مین رقبہ مومنہ ضرور ہی اسلیے کہ جہان مطلق رقبہ مذکور ہے اوسکو حمل کرتے ہین رقبہ مومنہ پر اوسی قید کے لحاظ سے جو قرآن مین کفارہ قتل مین مذکور ہے اور قاعدہ اصول کا بھی ہے کہ مطلق کو مقید پر محمول کرتے ہین کذا قال النووی فی شرحہ لمسلم۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ترجمہ زہری سے یہی روایت
مروی ہے اس اسناد سے جیسے ابن عیینہ سے اوپر روایت کی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ اَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً اَوْ
يَصُوْمَ شَهْرَيْنِ اَوْ يُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک شخص کو کہ اوس نے روزہ توڑ ڈالا تھا رمضان مین کہ آزاد کرے ایک
بندہ یا روزے رکھے دو ماہ یا کھلاوے ساٹھ مسکینون کو عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ
حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ زہری سے اس اسناد سے مروی ہوئی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْتَرَقْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ قَالَ وَطِئْتُ امْرَاَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ نَهَارًا قَالَ تَصَدَّقْ قَالَ مَا
عِنْدِيْ شَيْءٌ فَاَمَرَهُ اَنْ يَجْلِسَ فَجَاءَهُ عَرَقَانِ فِيْهِمَا طَعَامٌ فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِهٖ
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھون نے فرمایا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ مین جل گیا آپنے فرمایا کیون اوس نے عرض کی کہ مین نے جماع کیا رمضان
شریف مین اپنی عورت سے دن کو آپ نے فرمایا صدقہ دے صدقہ دے اوس نے عرض کی کہ میرے
پاس تو کچھ موجود نہین ہے اتنے مین آپ کے پاس دو گونیان آئین کھانیکی (یعنے غلہ یا کھجور کی) آپنے
فرمایا لے یہ صدقہ کردے فَاَمَّا صدقہ دے یعنے وہی ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلا جیسا اوپر
مذکور ہوا دوسری روایتون مین اس صدقہ کی تفصیل آچکی اور یہ جو اوسنے کہا کہ مین جل گیا اس سے
استعمال مجازکا روا ہوا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ اَتٰى رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ دَلِيْلٌ فِيْ اَوَّلِ الْحَدِيْثِ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ وَلَا قَوْلُهُ
نَهَارًا حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہین کہ ایک شخص آیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس حدیث کو ذکر کیا اخیر تک جیسے اوپر گذری مگر اس کے دل مین صدقہ
دے صدقہ دے نہین ہے اور نہ دن کا لفظ ہے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اَتٰى رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

اللہ احترقت احترقت فسالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شانہ فقال اصبت
اھلی قال تصدق فقال واللہ یا نبی اللہ مالی شیء وما قدر علیہ قال اجلس فبینا
ھو کذلک اتی رجل یسوق حمارا علیہ طعام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم این الحتری انا فقام الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدق بھذا
فقال یا رسول اللہ اعلی غیرنا فواللہ انا لجیاع ما لنا شیء قال فکلوہ ترجمہ حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ ایک شخص آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سجد ہین رمضان ہین اور عرض
کی کہ یا رسول اللہ ہین جل گیا مین جلگیا آپ نے فرمایا کیا حال ہے اوسکا اوس نے عرض کی کہ مین نے
اپنی بی بی سے صحبت کی آپنے فرمایا صدقہ دے اوس نے عرض کی کہ قسم اللہ تعالیٰ کی اے نبی اللہ کے
میرے پاس کچھ نہین ہے اور نہ مین کہہ دے سکتا ہون آپنے فرمایا بیٹھ وہ بیٹھ گیا اور وہ اسی حال مین
تھا کہ آدمی آیا اور ایک گدہے کو ہانکتا ہوا لایا کہ اوسپر کچھ غلہ تھا آپ فرمایا وہ جلنے والا کہان ہے جو ابھی
یہان تھا اور وہ کھڑا ہوا اور آپنے فرمایا لے اوس کو صدقہ دے اوس نے عرض کی کہ کیا میرے سوا
اوسکا مستحق کوئی اور ہے اللہ کی قسم ہم لوگ بھوکے ہین اور ہمارے پاس کچھ نہین آپ نے فرمایا تو
اسے کھا ب جواز الصوم والفطر فی شھر رمضان للمسافر فی غیر معصیۃ اذا کان
سفرہ مرحلتین فاکثر مسافر کے صوم اور افطار کا بیان عن ابن عباس ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام الفتح فی رمضان فصام حتی بلغ الکدید ثم افطر
فان وکان صحابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبعون الاحدث فالاحدث من امرہ ترجمہ
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جس سال مکہ فتح ہوا رمضان مین اور
آپنے روزہ رکھا یہانتک کہ جب کدید مین پہونچے (نام مقام کا ہے کہ وہان ایک نہر ہے اور مدینہ سے سات
منزل ہے اور وہان سے مکہ دو منزل رہتا ہے قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کدید ایک نہر ہے بیالیس میل
مکہ سے) تو افطار کیا اور صحابہ کرام کی عادت تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نئی سے نئی بات
جو ہوتی اوسکا اتباع کرتے ف علماء کا اختلاف ہے سفر مین روزہ رکھنے مین چنانچہ اہل ظاہر کا
مذہب ہے کہ رمضان مین سفر مین روزہ رکھنا صحیح نہین اور اگر کسی نے رکھا بھی تو درست نہین ہوتا
اور اوسکی قضا واجب ہے دلیل اُنکی ظاہر آیت و حدیث ہے اور حدیث یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا لیس من البر الصیام فی السفر اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ روزہ رکھنے والوں کو آپ نے عصاۃ یعنے نافرمان فرمایا اور جماہیر علماء اور جمیع اہل فتوی کا قول ہے کہ مسافر کو روزہ روا ہے اور اگر رکھے تو درست ہوتا ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ روزہ افضل ہے یا افطار یا دونوں برابر ہیں پس امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رضی اللہ عنہم اور اکثر لوگوں کا قول ہے کہ روزہ افضل ہے اور اسکو جسطاقت ہو اور بے مشقت رکھ سکے اور کچھ ضرر نہ ہو پھر اگر ضرر ہو تو افطار افضل ہے اور دلیل انکی یہ ہے کہ روزہ رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عبد اللہ بن رواحہ وغیرہ صحابہ نے اور اور بہت سی روایتوں میں روزہ صحابہ کا مذکور ہے اور اسلیے بھی روزہ افضل ہے کہ اس سے برات ذمہ فی الحال حاصل ہو جاتی ہے اور سعید بن مسیب اور زہری اور احمد اور اسحاق وغیرہم کا قول ہے کہ افطار بجر حال افضل ہے اور بعضوں نے ایک قول امام شافعی کا بھی ایسا ہی نقل کیا ہے مگر وہ قول غریب ہے اور انکی دلیلیں بھی وہی روایات ہیں جو اہل ظاہر کے دلائل ہیں اور دلیل حمزہ بن عمرو اسلمی کے لیے جو مسلم کے آخر باب میں آتی ہے اور بعض کا قول ہے کہ افطار قدوم دونوں برابر ہیں اور صحیح قول اکثر لوگوں کا قول ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ يَحْيَى قَالَ سُفْيَانُ لَا أَدْرِي مِنْ قَوْلِ مَنْ هُوَ يَعْنِي يُرَخِّصُ بِالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ زہری سے اس اسناد سے مثل اسی کی مروی ہے یحیی نے کہا کہ سفیان نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قول کسکا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر فعل لیا جاتا ہے) یعنے اول قول منسوخ ہوتا ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ الْفِطْرُ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَصَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ ترجمہ زہری نے اس اسناد سے کہا ہے کہ روزہ رکھنا اور افطار کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر کی بات ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخیر ہی بات پر عمل ضرور ہے اور زہری نے کہا کہ صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرھویں رمضان کی مکہ میں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَصَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مروی ہے انہوں نے حدیث لیث حدیث جعفر کی کہی اور ابن شہاب سے کہا کہ صحیح ہے حضرت کی کہ سنت کی بات کو اختیار کرتے ہو اور سنت کی بات کو چھوڑ دیتے ہو اور مکہ جانے کے لیے روزہ رکھا اور سفر میں

رمضان مین روزہ رکھا یہانتک کہ عسفان مین پہونچے پھر آپ نے ایک پیالہ منگایا کہ اُس مین کوئی پینے کی چیز تہی اور اُس کو پیا دن کو تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھین پھر افطار کرتے رہے یہانتک کہ مکہ مین پہونچے ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ بہی رکھا اور افطار بہی کیا سو جسکا جی چاہے روزہ رکھے جسکا جی چاہے افطار کرے عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال لا نعیب علی من صام ولا علی من افطر قد صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر وافطر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ ہم برا نہین کہتے اوسکو جو روزہ رکھے (یعنی سفر مین) اور نہ اوسکو جو افطار کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر مین روزہ بہی رکھا اور افطار بہی کیا فائدہ ان روایتون مین دلیل ہے مذہب جمہور کی کہ روزہ اور افطار دونون روا ہین عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام الفتح الی مکۃ فی رمضان فصام حتی بلغ کراع الغمیم فصام الناس ثم دعا بقدح من ماء فرفعہ حتی نظر الناس الیہ ثم شرب فقیل لہ بعد ذلک ان بعض الناس قد صام فقال اولئک العصاۃ اولئک العصاۃ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جس سال کہ فتح ہوا رمضان مین مکہ کیطرف اور روزہ رکھا یہانتک کہ جب کراع غمیم تک پہونچے کراع غمیم مقام کا نام ہے کہ مدینہ سے سات منزل زیادہ ہے اور لوگون نے روزہ رکھا پھر آپنے ایک پیالہ پانی کا منگایا اُسکو بلند کیا یہانتک کہ لوگون نے آپکو دیکھا پھر آپنے پی لیا اور لوگون نے اُس کے بعد آپسے عرض کی کہ بعضے لوگ روزہ رکھتے ہین آپ نے فرمایا وہی نافرمان ہین وہی نافرمان ہین فائدہ شاید اس سے وہ لوگ مراد ہون جن کو روزہ ضرر کرتا ہے عن جعفر بہذا الاسناد وزاد فقیل لہ ان الناس قد شق علیہم الصیام وانما ینظرون فیما فعلت فدعا بقدح من ماء بعد العصر ترجمہ جعفر نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور اوس مین اتنی بات زیادہ کی کہ لوگون نے آپسے عرض کی کہ لوگون پر روزہ شاق ہے اور وہ منتظر ہین کہ آپ نے کیا کیا پھر آپنے ایک پیالہ پانی کا منگایا بعد عصر کے آگے وہی مضمون ہے عن جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرای رجلا قد اجتمع الناس علیہ وقد ظلل علیہ فقال ما لہ قالوا رجل صائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس البر ان تصوموا فی السفر ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تھے

کہ ایک شخص پر لوگوں کے بھیڑ دیکھی اور اس پر سایہ کیا ہوا ہے تب آپ نے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا لوگوں نے عرض
کی کہ ایک روزہ دار ہے آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا خوب نہیں ف یعنے جب ضرر ہو اور ایسی نوبت
پہونچ تو کیا لطف ہے عن محمد بن عمرو بن الحسن الحدیث انہ سمع جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ یقول رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا بمثلہ ترجمہ جابر سے وہی روایت
ہے عن شعبۃ بھذا الاسناد نحوہ وزاد قال شعبۃ وکان یبلغنی عن یحیی ابن ابی
کثیر انہ کان یزید فی ھذا الحدیث وفی ھذا الاسناد انہ قال علیکم برخصۃ
اللہ الذی رخص لکم قال کما سالتم لم یحفظہ ترجمہ شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسی کے مروی
ہے اور زیادہ کہا شعبہ نے کہ مجھے خبر لگی ہے یحیی بن ابی کثیر سے کہ وہ زیادہ کرتے تھے اس حدیث میں
اور اس اسناد میں کہ آپ نے فرمایا اللہ کی رخصت قبول کرو جو تمہارے لیے دی ہے اور کھاردی نے کہا
جب میں نے ان سے پوچھا تو وہ کچھ یاد نہیں رہا عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لست عشرۃ مضت من رمضان فمنا من
صام ومنا من افطر فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم ترجمہ ابو سعید خدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جہاد کیا ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولھویں رمضان
کو تو ہم میں کوئی روزے سے تھا اور کوئی افطار کیے تھا اور روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب نہ کرتا تھا اور
افطار کرنیوالا روزہ دار پر عن قتادۃ بھذا الاسناد نحو حدیث ھمام غیر ان فی حدیث الشیبانی
وعمر بن عامر وھشام لثمان عشرۃ خلت وفی حدیث سعید فی ثنتی عشرۃ وشعبۃ لسبع
عشرۃ او لتسع عشرۃ ترجمہ قتادہ سے اس اسناد سے مانند روایت ہمام کے مروی ہے مگر تمیمی اور عمر
بن عامر اور ہشام کی روایت میں اٹھارہویں تاریخ اور سعید کی روایت میں بارہویں اور شعبہ کی روایت
میں سترہویں یا انیسویں مذکور ہے ف بارہویں سے شاید اوینسویں تک وہ ممتد ہوا ہو پھر کسی راوی
تاریخ بیان کی کسینے آخر عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا نسافر مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فما یعاب علی الصائم صومہ ولا علی المفطر افطارہ ترجمہ
ابو سعید نے کہا کہ ہم سفر کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان مبارک میں تو نہ
روزہ دار کے روزے پر کوئی عیب لگاتا ہے نہ مفطر کے افطار پر ف اس سے مسلک انصاف معلوم

کا ظاہر ہے اور یہی سبیل مومنین ہے اور یہی مذہب اقرب بدلائل ہے کہ جو چاہے رخصت پر عمل کرے جو طاقت رکھے عزیمت پر اور دین میں حرج نہیں عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ قال کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فمنا الصائم ومنا المفطر فلا یجد الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم یرون ان من وجد قوۃ فصام فان ذلک حسن ویرون ان من وجد ضعفا فافطر فان ذلک حسن ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا ہم جہاد کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں اور کوئی ہم میں سے روزہ دار ہوتا اور کوئی صاحب افطار اور نہ صائم مفطر پر غصہ کرتا اور نہ مفطر صائم پر اور جانتے تھے کہ جس میں قوت ہو وہ روزہ رکھے یہ بھی خوب ہے اور جس میں ضعف ہو وہ افطار کرے یہ بھی خوب ہے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ وجابر بن عبد اللہ قالا سافرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمنا الصائم ومنا المفطر فلا یعیب بعضنا علی بعض ابو سعید اور جابر بن عبد اللہ دونوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا اور روزہ رکھنے والا روزہ رکھتا تھا افطار والا افطار کرتا تھا اور کوئی کسی پر عیب نہ کرتا تھا عن حمید قال سئل انس عن الصوم فی رمضان فی السفر فقال سافرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم ترجمہ حمید نے کہا کہ انس سے کسی نے پوچھا صوم رمضان کو سفر میں تو کہا انہوں نے سفر کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں تو نہ برا کہا صائم نے مفطر کو نہ مفطر نے صائم کو عن حمید قال خرجت فصمت فقالوا الی اعد قال فقلت ان انسا رضی اللہ تعالٰی عنہ اخبرنی ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانوا یسافرون فلا یعیب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم فلقیت ابن ابی ملیکۃ فاخبرنی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا بمثل ترجمہ حمید نے کہا نکلا میں سفر میں اور میں روزہ رکھا تو لوگوں نے کہا تم دوبارہ روزہ رکھو (یعنے سفر کا روزہ صحیح نہیں ہوا) تو میں نے کہا انس نے مجھے خبر دی ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کرتے تھے اور صائم مفطر پر طعنہ نہ کرتا تھا نہ مفطر صائم پر اور پھر ملا میں ابن ابی ملیکہ سے اور خبر دی مجھے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مثل اسکی عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی

السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ فَمِنَّا
مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ قَالَ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں سو کوئی ہم میں صائم تھا کوئی مفطر اور ایک منزل میں اترے گرمی
کے دنوں میں اور سب سے زیادہ سائے میں وہ تھا جس کے پاس چادر تھی اور کتنی تو ایسی تھی کہ ہاتھ ہی سے دھوپ
کی آڑ کیے ہوئے اور روزہ دار جتنے تھے سب منزل پر جا کر پڑ گئے اور افطار والوں نے کھڑے ہو کر خیمہ لگایا اور
اونٹوں کو پانی پلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افطار کرنے والے آج بہت ساثواب لے گئے

ف معلوم ہوا کہ سفر میں بھائیوں کی خدمت کرنا بھی بڑا ثواب ہے عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَامَ بَعْضٌ وَأَفْطَرَ بَعْضٌ فَتَحَرَّمَ الْمُفْطِرُونَ
وَعَمِلُوا وَضَعُفَ الصُّوَّامُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ فَقَالَ فِي ذٰلِكَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ
ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور بعض صحابہ صائم تھے بعض
مفطر پھر کمر خدمت چست باندھی مفطروں نے اور محنت کی اور ضعیف ہو گئے صائم لوگ بعضے کاموں سے اس
وقت فرمایا آپ نے کہ آج مفطر لوگ ثواب کما لے گئے عَنْ قَزَعَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا
يَسْأَلُكَ هٰؤُلَاءِ عَنْهُ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ
دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ ثُمَّ
نَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ فَقَالَ إِنَّكُمْ مُصَبِّحُوا عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا وَكَانَتْ عَزْمَةً
فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ +
ترجمہ قزعہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں ابی سعید کے پاس آیا اور ان پر لوگوں کا ہجوم تھا پھر جب
بھیڑ چھٹ گئی تو میں نے کہا میں آپ سے وہ نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے اور میں نے ان سے سفر میں
روزے کو پوچھا انہوں نے فرمایا سفر کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کو اور ہم روزہ دار تھے
پھر ایک منزل میں اترے اور آپ نے فرمایا تم اب دشمن سے قریب ہو گئے اور افطار میں تمہاری قوت زیادہ ہوگی

پس رخصت ہوئی افطار کی تب بعضی ہم میں سے روزہ دار تھے اور بعضے مفطر پھر ہم آگے کی منزل میں اوترے اور آپ نے فرمایا تم صبح کو اپنے غنیم سے ملنے والے ہو تو افطار تمہاری قوت بڑھاویگا سو تم سب افطار کرو اور یہ فرمانا آپ کا حکم قطعی تھا پھر ہم سب لوگوں نے افطار کیا پھر اوس کے بعد (یعنے بعد فراغ مقابلہ غنیم) ہمنے اپنے لشکر کو دیکھا کہ ہم روزہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سال حمزۃ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصیام فی السفر فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ حمزہ بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا روزہ کو سفر میں آپ نے فرمایا چاہو روزہ رکھو چاہے افطار کر **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان حمزۃ بن عمرو الاسلمی سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی رجل اسرد الصوم فاصوم فی السفر قال صم ان شئت وافطر ان شئت ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ میں بہت پے در پے روزہ رکھتا ہوں تو کیا سفر میں بھی کیا کروں آپ نے فرمایا چاہو رکھو چاہو نہ رکھو **ف** اس حدیث میں بھی صاف دلالت ہے مذہب جمہور پر کہ خواہ سفر میں روزہ رکھے خواہ نہ رکھے **عن** ھشام بھذا الاسناد مثل حدیث حماد بن زید انی رجل اسرد الصوم ترجمہ ہشام سے یہی روایت مروی ہوئی مثل حدیث حماد کی جو اوپر گذری **عن** ھشام بھذا الاسناد ان حمزۃ قال انی رجل اصوم افاصوم فی السفر ترجمہ ہشام سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہوئی کہ حمزہ نے کہا میں روزے رکھتا ہوں کیا سفر میں بھی رکھوں آخر تک **عن** حمزۃ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال یا رسول اللہ اجدنی قوۃ علی الصیام فی السفر فھل علی جناح فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھی رخصۃ من اللہ عز وجل فمن اخذ بھا فحسن ومن احب ان یصوم فلا جناح علیہ قال ھارون فی حدیثہ ھی رخصۃ ولم یذکر من اللہ ترجمہ حمزہ اسلمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں اپنے میں قوت پاتا ہوں روزہ کی سفر میں تو میں روزہ رکھوں تو کیا کچھ گناہ ہے آپ نے فرمایا کہ یہ رخصت ہے اللہ کیطرف سے سو جس نے اُس کو لیا خوب کیا اور جس نے چاہا روزہ رکھنا تو اوسپر گناہ نہیں اور ہارون نے اپنی روایت میں اللہ کیطرف سے ذکر نہیں کیا **عن** ابی الدرداء قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شھر

رمضان فی حر شدید حتی ان کان احدنا لیضع یدہ علی رأسہ من شدۃ الحر وما فینا صائم الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعبد اللہ بن رواحۃ ترجمہ ابی درداء نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں سخت گرمی میں یہانتک کہ کوئی کوئی ہم میں سے اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھا گرمی کی سختی سے اور کوئی ہم میں سے روزہ دار نہ تھا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہ کے عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ لقد رأیتنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فی یوم شدید الحر ان الرجل لیضع یدہ علی رأسہ من شدۃ الحر وما منا احد صائم الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعبد اللہ بن رواحۃ ترجمہ ابی الدرداء نے وہی مضمون روایت کیا مگر اس میں رمضان کا ذکر نہیں **باب استحباب الفطر للحاج بعرفات یوم عرفۃ** حاجی کو افطار مستحب ہونے کے بیان میں عن ام الفضل بنت الحارث ان ناسا تماروا عندھا یوم عرفۃ فی صیام رسول اللہ صلی اللہ فقال بعضھم ھو صائم وقال بعضھم لیس بصائم فارسلت الیہ بقدح لبن وھو واقف علی بعیرہ بعرفۃ فشربہ ترجمہ ام الفضل حارث کی بیٹی کہتی ہیں کہ ان کے پاس چند لوگوں نے شک کیا عرفہ کو (عرفات میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے میں کسی نے کہا آپ روزے سے ہیں کسی نے کہا نہیں تب انہوں نے ایک دودھ کا پیالہ آپ کی خدمت شریف میں بھیجا اور آپ عرفات میں اپنے اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تھے پھر آپ نے پی لیا **ف** ابن ہبیرہ نے فرمایا مذہب شافعی کا اور مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا یہی ہے کہ افطار عرفہ میں مستحب ہے حاجی کو اور ابن منذر نے یہی حکایت کیا ہے ابو بکر صدیق اور عمر اور عثمان اور ابن عمر اور ثوری سے اور کہا ہے کہ ابن زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم روزہ رکھتے تھے اور عمر بن خطاب اور عثمان بن ابی العاص سے بھی یہی مروی ہے اور اسحاق کا میلان بھی اسی طرف تھا اور عطا جاڑے میں روزہ رکھتے تھے گرمی میں نہیں اور قتادہ نے روزے میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھا اگر دعا میں ضعیف نہ ہو اور جمہور نے احتجاج کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افطار سے اور اس سے بھی استدلال کیا ہے کہ اسمیں آسانی ہے حاجی کو اداب وقوف اور ادائے مناسک میں اور دوسروں نے اور احادیث مطلقہ سے استدلال کیا ہے جنمیں مطلق مذکور ہے کہ عرفہ کا روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور جمہور نے ان حدیثوں سے اسکو مراد لیا ہے جو عرفات میں ہو عن ابی الشعثاء بہذا الاسناد لم یذکر وھو واقف علی بعیرہ وقال عن یزید ثم اتی بقدح فشربہ ترجمہ ابی الشعثاء سے اسی اسناد سے یہی روایت

سردی ہوئی مگر اوس مین یہ ذکر نہین کہ آپ اپنے اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تھے اور سند مین یہ ہے کہ روایت ہے عمیر سے جو مولی ہین ام الفضل کے عن ابی النضر بہذا الاسناد بحدیث ابن عیینۃ وقال عن عمیر مولی ام الفضل ترجمہ سالم ابی النضر سے اس اسناد سے مانند روایت ابن عیینہ کے مروی ہے اور اس مین یہ بھی راوی نے کہا کہ روایت ہے عمیر سے جو مولی ہین ام الفضل کے عن عمیر مولی ابن عباس حدثتہ ان اللہ سمع ام الفضل رضی اللہ تعالی عنہا تقول شک الناس یوم عرفۃ فی صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صیام یوم عرفۃ فحزبہا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارسلت الیہ بقعب فیہ لبن وہو بعرفۃ فشربہ ترجمہ عمیر ابن عباس کے مولی سے روایت ہے کہ اونہون نے ام الفضل سے سنا لوگون نے شک کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سو دن عرفہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے مین تب انہون نے ایک پیالہ دودہ کا بھیجدیا اور آپ عرفات مین تھے پھر آپ نے پی لیا عن میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت ان الناس شکوا فی صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفۃ فارسلت الیہ میمونۃ بحلاب اللبن وہو واقف فی الموقف فشرب منہ والناس ینظرون الیہ ترجمہ میمونہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی مسلمانون کی ان نے فرمایا کہ لوگون نے شک کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے مین عرفہ کے دن (میدان عرفات مین) سو بھیجا میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ایک پیالہ دودہ کا اور آپ وقوف کیے ہوئے تھے موقف مین اور آپ نے پی لیا اور سب لوگ دیکھتے تھے آپ کو ف ان روایتون سے کئی امور ثابت ہوئے اول مستحب ہونا افطار کا عرفات مین دوسرے کی مستحب ہونا وقوف کا سواری پر اور یہی صحیح ہے مذہب شافعی مین تیسرے جواز کھڑے ہو کر پینے کا اور سوار ہو کر بھی چوتھے مباح ہونا قبول ہدیہ کا آپ کیو اسطے باب صوم یوم عاشوراء عاشورے کے روزے کا بیان عن عائشۃ قالت کانت قریش تصوم یوم عاشوراء فی الجاہلیۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ فلما ہاجر الی المدینۃ صامہ وامر بصیامہ فلما فرض شہر رمضان قال من شاء صامہ ومن شاء ترکہ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ قریش عاشورے کی دن روزہ رکھتے تھے ایام جاہلیت مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پھر جب آپ نے مدینہ کو ہجرت کی روزہ رکھا اور اس دن روزے کا حکم فرمایا پھر جب رمضان فرض ہوا آپ نے فرمایا جو چاہے اب عاشورے کو روزہ رکھے جو چاہے

چھوڑدے **ف** نووی نے کہا ہے کہ علما نے اتفاق کیا ہے کہ اب عاشورہ کا روزہ سنت ہے واجب نہیں اور اول اسلام میں اسکا کیا حکم تھا اس میں اختلاف ہے یعنے رمضان فرض ہونے سے قبل سو ابو حنیفہ کا قول ہے کہ واجب تھا اور اصحاب شافعی میں اختلاف ہے مشہور قول یہ ہے کہ ہمیشہ سنت تھا کبھی واجب نہیں ہوا مگر استحباب اسکا موکد تھا پھر جب رمضان فرض ہوا استحباب گیا موکد نہ رہا **عن** ہشام بھذا الاسناد ولکن لیس فی اول الحدیث وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ وقال فی آخر الحدیث وترک عاشوراء فمن شاء صامہ ومن شاء ترکہ ولم یجعلہ من قول النبی صلی اللہ علیہ وذکر بقیۃ الحدیث ترجمہ ہشام نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور اول حدیث میں یہ نہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور آخر میں یہ کہا کہ آپ نے عاشورہ کا روزہ چھوڑ دیا پھر جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے چھوڑ دے اور اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں ٹھیرایا جیسے جریر کی روایت میں تھا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان یوم عاشوراء کان یصام فی الجاھلیۃ فلما جاء الاسلام من شاء صامہ ومن شاء ترکہ ترجمہ حضرت عائشہ رضی نے فرمایا کہ عاشورہ کا روز جاہلیت میں رکھا جاتا تھا پھر جب اسلام آیا تو اب جسکا جی رکھے چاہے چھوڑ دے **ف** جو چاہے رکھے جو چاہے چھوڑ دے اس سے حنفیہ استدلال کرتے ہیں واجب ہونے پر اور شافعیہ استدلال کرتے ہیں موکد نہ ہونے پر اور بہرحال وہ سنت مستحبہ ہے غیر موکدہ **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بصیامہ قبل ان یفرض رمضان فلما فرض رمضان کان من شاء صام یوم عاشوراء ومن شاء افطر ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے اوسکے روزے کا (یعنی عاشورہ کا) جب رمضان فرض نہیں ہوا تھا پھر جب رمضان فرض ہوا تو یہ حکم ہوا کہ جسکا جی چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے نہ رکھے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اخبرتہ ان قریشا کانت تصوم عاشوراء فی الجاھلیۃ ثم امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصیامہ حتی فرض رمضان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاء فلیصمہ ومن شاء فلیفطر ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قریش عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے جاہلیت میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حکم فرمایا اوس کے روزے کا یہانتک کہ جب رمضان فرض ہوا تو آپ نے فرمایا جو چاہے رکھے

روزہ رکھی جو چاہے افطار کرے عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اھل الجاھلیۃ
کانوا یصومون یوم عاشوراء وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صامہ والمسلمون قبل
ان یفترض رمضان فلما افترض رمضان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عاشوراء
یوم من ایام اللہ فمن شاء صامہ ومن شاء ترکہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ اہل جاہلیت عاشورے
کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رکھا اور مسلمان بھی رمضان شریف فرض ہونے
سے پہلے رکھتے تھے پھر جب رمضان فرض ہوا تو آپ نے فرمایا عاشورہ اللہ تعالیٰ کے دنوں سے ایک دن ہے جو چاہے
اوس دن روزہ رکھی جاہے چھوڑ دی عن عبید اللہ بھذا الاسناد عبید اللہ نے اس اسناد سے
یہی روایت کی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ ذکر عند رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یوم عاشوراء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوما یصومہ
اھل الجاھلیۃ فمن احب منکم ان یصومہ فلیصمہ ومن کرہ فلیدعہ ترجمہ عبد اللہ
بن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر ہوا عاشورے کا تو آپ نے فرمایا اوس دن اہل جاہلیت
روزہ رکھتے تھے سو جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جی نچاہے، جسکا جی چاہے چھوڑ دے عن عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی
یوم عاشوراء ان ھذا یوم کان یصومہ اھل الجاھلیۃ فمن احب ان یصومہ
فلیصمہ ومن احب ان یترکہ فلیترکہ وکان عبد اللہ لا یصومہ الا ان یوافق
صیامہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے روایت کی کہ سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
عاشورے کا دن ایسا ہے کہ اوس میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جسکا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی
چاہے چھوڑ دے اور عبد اللہ روزہ نہیں رکھتے تھے مگر جبکہ موافق پڑ جاوے اُن دنوں کے جن میں انکی
عادت تھی روزہ رکھنے کی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ذکر عند النبی صلی
اللہ علیہ وسلم صوم یوم عاشوراء فذکر مثل حدیث اللیث بن سعد سواء ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے وہی روایت بہ ابر مذکور ہوئی جو اوپر آچکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر
ہوا عاشورے کا عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ذکر عند رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء فقال ذاک یوم کان یصومہ اھل الجاھلیۃ فمن

شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ دَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اُدْنُ اِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ اَوَلَيْسَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ قَالَ وَهَلْ تَدْرِىْ مَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ اِنَّمَا هُوَ يَوْمٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تُرِكَ وَقَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ تَرَكَهُ ترجمہ عبدالرحمن بن یزید نے کہا اشعث بن قیس عبداللہ کے پاس آئے اور وہ ناشتا کرتے تھے صبحکو تو کہا اونہون نے کہ اے ابومحمد آؤ ناشتا کرو تو اونہون نے کہا کہ آج کیا عاشورے کا دن نہین ہے تو عبداللہ نے کہا کہ تم جانتے ہو عاشورے کا دن کیسا ہے تو اشعث نے کہا وہ کیسا دن ہے تو عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسدن روزہ رکھتے قبل رمضان فرض ہونے کے پھر جب رمضان کی فرضیت اوتری تو آپ نے روزہ چھوڑ دیا اور ابوکریب کی روایت مین ہے کہ اوس کو چھوڑ دیا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَهُ ترجمہ اعمش سے وہی مضمون مروی ہوا اوس مین یہ ہے کہ جب رمضان کی فرضیت اوتری اوسے چھوڑ دیا عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ اَنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ دَخَلَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهُوَ يَاْكُلُ فَقَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اُدْنُ فَكُلْ قَالَ اِنِّىْ صَائِمٌ قَالَ فَصُمْ ثُمَّ تَرَكَ ترجمہ قیس نے کہا اشعث آئے عبداللہ کے پاس اور وہ کھانا کھا رہے تھے عاشورے کے دن اونہون نے کہا آؤ اے ابومحمد اور نزدیک آؤ اور کہا کھاؤ تو اونہون نے کہا مین روزے سے ہون اونہون نے کہا ہم روزہ رکھتے تھے اوسمین پھر چھوڑ دیا گیا عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَهُوَ يَاْكُلُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ الْيَوْمَ عَاشُوْرَاءُ فَقَالَ قَدْ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَاِنْ كُنْتَ مُفْطِرًا فَاطْعَمْ ترجمہ علقمہ نے کہا کہ اشعث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آئے اور وہ عاشورے کے دن کھانا کھا رہے تھے تو اونہون نے کہا اے ابوعبدالرحمن آج عاشورے کا دن ہے اونہون نے کہا اسکا روزہ رکھا جاتا تھا قبل رمضان کے پھر جب رمضان فرض ہوا وہ چھوڑ دیا گیا تو اگر تم روزے سے نہ ہو تو کھاؤ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ

فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے عاشورے کے روزے کا اور اسکی ترغیب دیتے تھے اور اسکا خیال رکھتے تھے ہمارے لیے پھر جب رمضان فرض ہوا نہ آپ نے اسکا حکم فرمایا نہ اوس سے منع کیا نہ اسکا خیال رکھا آپ نے ہماری

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ خَطِيبًا بِالْمَدِينَةِ يَعْنِي فِي قَدْمَتِهِ قَدِمَهَا خَطَبَهُمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِهٰذَا الْيَوْمِ هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ ترجمہ عبدالرحمن نے کہا سنا میں نے معاویہ بن ابی سفیان سے کہ انہوں نے خطبہ پڑھا مدینہ میں اپنی ایک آمد میں جب مدینہ آئے تھے اور دن عاشورے کے خطبہ میں کہا کہ تمہارے علماء کہاں ہیں اے اہل مدینہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اسدن کو فرماتے تھے کہ یہ عاشورے کا دن ہے اللہ نے اس کا روزہ تم پر فرض نہیں کیا اور میں روزے سے ہوں پھر جو چاہے روزہ رکھے جو چاہے افطار کرے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ ابن شہاب سے یہی مضمون مروی ہوا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بَاقِيَ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَيُونُسَ ترجمہ زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آج کے دن کے لیے کہ میں روزے سے ہوں پھر جو چاہے روزہ رکھے اور باقی حدیث مالک اور یونس کی انہوں نے بیان نہیں کی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللّٰهُ فِيهِ مُوسٰى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ فَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِمُوسٰى مِنْكُمْ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ عاشورے کے دن روزہ رکھتے ہیں اور لوگوں نے ان سے پوچھا کہ کیوں روزہ رکھتے ہو تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ دن ہے کہ اوسی دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا اس لیے ہم آج روزہ رکھتے ہیں اوسکی تعظیم کے لیے (یعنی اللہ پاک کی) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سم تمسے زیادہ دوست ہین اور قریب ہین موسیٰ علیہ السلام کے پھر حکم دیا آپ نے اوس دن کے روزہ کا عن
ابی بشر بھذا الاسناد وقال نسالھم عن ذلک ترجمہ بشر سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی
مگر اس مین یون ہے کہ آپ نے پوچھا یہود سے سبب اس روزہ کا عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فوجد الیھود صیاما یوم عاشوراء فقال
لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذا الیوم الذی تصومونہ فقالوا ھذا یوم عظیم
انجی اللہ فیہ موسیٰ وقومہ وغرق فرعون وقومہ فصامہ موسیٰ شکرا فنحن نصومہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنحن احق واولی بموسیٰ منکم فصامہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وامر بصیامہ وہی مضمون ہے مگر اتنا زیادہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے بھی
اوسدن شکریہ نجات مین روزہ رکھا عن ایوب بھذا الاسناد الا انہ قال عن ابن سعید بن
جبیر ولم یسمہ ایوب سے بھی مضمون اس اسناد سے مروی ہوا مگر اسکی اسناد مین یہ ہے کہ روایت ہے
ابن سعید سے اور اون کا نام نہین لیا عن ابی موسیٰ قال کان یوم عاشوراء یوما یعظمہ
الیھود وتتخذہ عیدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموہ انتم ترجمہ ابو موسیٰ نے
کہا عاشورہ کے دن کی تعظیم یہود کرتے تھے اور اسکو عید ٹھیراتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم اوسدن روزہ رکھو عن قیس فذکر بھذا الاسناد مثلہ وزاد قال ابو اسامۃ
فحدثنی صدقۃ بن ابی عمران عن قیس بن مسلم عن طارق بن شھاب عن ابی
موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان اھل خیبر یصومون یوم عاشوراء یتخذونہ
عیدا ویلبسون نساءھم فیہ حلیھم وشارتھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فصوموہ انتم ترجمہ قیس سے اس اسناد سے مروی ہے کہ اوس مین یہ مضمون زائد ہے کہ ابو اسامہ نے
کہا روایت کی مجھ سے صدقہ بن ابی عمران نے قیس بن مسلم سے اونہون نے طارق سے اونہون نے
ابو موسیٰ سے کہ کہا ابو موسیٰ نے خیبر کے یہود روزہ رکھتے تھے عاشورے کے دن اور اوس دن عید
ٹھیراتے تھے اور اپنی عورتون کو زیور پہناتے تھے اور انکو سنوارتے تھے اور سنگار کرتے تھے تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ روزہ رکھو ف اوپر کی روایتون سے معلوم ہو چکا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین بھی روزہ رکھتے تھے عاشورہ کا پھر جب مدینہ مین آئے تو یہود کو دیکھا اور رکھتے

لئے شاید پیچھے مین ترک کردیا ہو یا یہود کے قول کے موافق رجحی اوتری ہو یا یہود مین سے جو مسلمان ہوگئے ہون انکی
تصدیق آپ نے کی ہو یا یہ تواتر اُسکا علم آپ کو ہوا یہودسے اور صرف اخبار آحاد سے آپ نے روزہ نہین رکھا
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وَسُئِلَ عَنْ صِیَامِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَامَ یَوْمًا یَطْلُبُ فَضْلَہٗ عَلَی الْاَیَّامِ اِلَّا ھٰذَا الْیَوْمَ وَلَا شَھْرًا
اِلَّا ھٰذَا الشَّھْرَ یَعْنِیْ رَمَضَانَ ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا عاشورے کے
روزے کا تو اُنہون نے فرمایا مین نہین جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہو کسی دن کا اور
دنون مین سوا اس دن کی بزرگی ڈھونڈھنے کو سوا اس دن کے اور نہ کسی ماہ مین روزہ رکھا اوس ماہ کی بزرگی
ڈھونڈھنے کو سوا ماہ رمضان کے (یعنے دنون مین عاشورہ مہینون مین رمضان کو بزرگ جانتے تھے)
عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِہٖ وہی روایت اس سند سے بھی مروی
ہوئی عَنِ الْحَکَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ انْتَھَیْتُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَھُوَ مُتَوَسِّدٌ
رِدَائَہٗ فِیْ زَمْزَمَ فَقُلْتُ لَہٗ اَخْبِرْنِیْ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ اِذَا رَاَیْتَ ھِلَالَ الْمُحَرَّمِ
فَاعْدُدْ وَاَصْبِحْ یَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا قُلْتُ ھٰکَذَا کَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُہٗ
قَالَ نَعَمْ ترجمہ حکم بن اعرج نے کہا مین ابن عباس کے پاس پہنچا اور وہ تکیہ لگائے بیٹھے تھے اپنی
چادر زمزم کے کنارے سو مین نے کہا خبر دیجیے مجھکو عاشورے کے روزے سے اونہون نے فرمایا جب تم چاند
دیکھو محرم کا تو تاریخین گنتے رہو پھر جب نویں تاریخ ہو اوسدن روزہ رکھو مین نے کہا محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ایسا ہی کرتے تھے اونہون نے کہا ہان ف ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہی ہے کہ عاشورا
نویں تاریخ ہے محرم کی اور ابن عباس سے یہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن روزہ
رکھا اور لوگون نے عرض کی کہ اوس دن کی تعظیم تو یہود و نصاریٰ کرتے ہین تو آپ نے فرمایا اگر سال آیندہ
آویگا تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ نویں تاریخ روزہ رکھینگے پھر آپ کا انتقال ہوگیا غرض انکا مذہب یہی ہے
کہ عاشورہ نویں کو ہے اور جماہیر علمائے سلف و خلف کا مذہب یہ ہے کہ عاشورا دسویں تاریخ ہے اور
یہی قول ہے سعید بن مسیب اور حسن بصری اور مالک اور احمد اور اسحاق کا اور یہی ظاہر احادیث ہے اور
یہی مقتضی لفظ ہے اسلیے کہ عاشورا عشر سے مشتق ہے اور عشر دس کو کہتے ہین اور امام شافعی اور اونکے اصحاب اور
احمد اور اسحاق اور دوسرے علماء کا قول ہے کہ نویں اور دسویں دونون کا روزہ مستحب ہے اس لیے کہ آپ نے دسویں

کا روزہ رکھا تھا اور نویں کی نیت کی تھی کہ آٹھویں وفات ہوگئی اور حدیث مسلم میں گذرا ہے کہ افضل صیام بعد رمضان کے صیام شہر اللہ محرم ہے اور علمانے کہا ہے کہ نویں تاریخ کے روزہ سے غرض یہ تھی کہ اکیلا دسویں کے روز یہود کی مشابہت تھی عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وَھُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَآءَہٗ عِنْدَ زَمْزَمَ عَنْ صَوْمِ عَاشُوْرَآءَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ ترجمہ حکم بن اعرج نے کہا پوچھا میں نے ابن عباس سے اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے زمزم کے پاس عاشورے کے روز یکبیر بیان کیا روایت مثل روایت حاجب بن عمر کی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ حِیْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ یَوْمٌ تُعَظِّمُہُ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا کَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اِنْشَآءَ اللّٰہُ صُمْنَا الْیَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ فَلَمْ یَاْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتّٰی تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس کہتے تھے جب روزہ رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن کا اور حکم کیا اوس کے روزے کا تو لوگوں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کہ یہ دن تو ایسا ہے کہ اُسکی تعظیم کرتے ہیں یہود و نصاری تو آپنے فرمایا جب اگلا سال آویگا تو انشاء اللہ تعالی ہم نویں تاریخ روزہ رکھینگے آخر اگلا سال نہ آنے پایا کہ آپ نے وفات فرمائی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ یَعْنِیْ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں باقی رہا سال آیندہ تک تو روزہ رکھونگا میں نویں تاریخ کو اور ابو بکر کی روایت میں یہ ہے کہ اونہوں نے کہا مراد اس سے یوم عاشورا ہے عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ اَنْ مُرْ مَنْ کَانَ لَمْ یَصُمْ اَنْ یُؤَذِّنَ فِی النَّاسِ مَنْ کَانَ لَمْ یَصُمْ فَلْیَصُمْ وَمَنْ کَانَ اَکَلَ فَلْیُتِمَّ صِیَامَہٗ اِلَی اللَّیْلِ ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم کے قبیلے سے ایک آدمی کو روانہ کیا عاشورے کے دن اور حکم کیا کہ لوگوں کو پکار دے کہ روزہ نہ رکھا ہو وہ رکھ لے اور جو کھا چکا ہو وہ اپنا اسکا پورا کرے رات تک عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَدَاۃَ

عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ فَكُنَّا بَعْدَ ذَلِكَ نَصُومُهُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا الصِّغَارَ مِنْهُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَنَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى طَعَامٍ أَعْطَيْنَاهَا إِيَّاهُ عِنْدَ الْإِفْطَارِ ترجمہ ربیع معوذ کے بیٹی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کی صبح کو حکم بھیجا انصار کی گاؤں میں مدینہ کے گرد کہ جس نے روزہ رکھا ہو اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے صبح سے افطار کیا ہو وہ باقی دن پورا کرے (یعنے اب کچھ نہ کھاوے) پھر اوس کے بعد ہم روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے لڑکوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے اگر اسہ جاتا رہتا اور مسجد کو جاتے تھے اور لڑکوں کے لیے گڑیاں بناتے تھے انکی پھر جب کوئی رونے لگتا تھا تو اسکو وہی کھیلنا کو دیدیتے تھے یہانتک کہ افطار کا وقت آجاتا تھا ف مراد ان دو روایتوں کی یہ ہے کہ جو روزہ واجب روزہ پورا کرے اور جس نے کھا لیا ہو وہ اسدن کے ادب سے پھر افطار کے وقت کچھ نہ کھاوے جیسے یوم الشک میں جو روزہ کے شروع میں کچھ کھا چکا ہو اور پھر معلوم ہو جاوے کہ یہ دن رمضان کا ہے اوسکو بھی شام تک کچھ نہ کھانا چاہیے اور چھوٹے لڑکوں کو اس لیے روزہ رکھواتا ہے کہ عادت پڑے عبادت کی اگرچہ وہ غیر مکلف ہیں عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ سَأَلْتُ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولَهُ فِي قُرَى الْأَنْصَارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَنَصْنَعُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَنَذْهَبُ بِهِ مَعَنَا فَإِذَا سَأَلُونَا الطَّعَامَ أَعْطَيْنَاهُمُ اللُّعْبَةَ تُلْهِيهِمْ حَتَّى يُتِمُّوا صَوْمَهُمْ ترجمہ خالد بن ذکوان نے پوچھا ربیع بنت معوذ بن عفرا سے عاشورہ کے روزہ کو تو انہوں نے کہا کہلا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی گاؤں میں اور ذکر کی حدیث مانند بشر کی مگر اس میں اتنا کہا کہ بنا دیتے تھے ہم لڑکوں کے لیے کھلونا اون سے اور اُن کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے پھر جب وہ کھانا مانگتے تھے تو ہم وہی کھلونا انکو دیدیتے تھے اور وہ اُن کو غافل کر دیتا تھا یہانتک کہ وہ اپنا روزہ پورا کر لیتے تھے **باب تحریم صوم یومی العیدین** عیدین میں روزہ حرام ہونے کا بیان عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَجَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ هَذَيْنِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْآخَرُ يَوْمٌ تَأْكُلُونَ فِيهِ
مِنْ نُسُكِكُمْ ترجمہ ابی عبید مولی ابن ازہر نے کہا کہ حاضر ہوا مین عید مین عمر بن خطاب کے ساتھ
اور آپ آئے اور نماز پڑھی پھر فارغ ہوئے اور خطبہ پڑھا لوگون پر اور فرمایا کہ یہ دونون دن ایسے ہین کہ
منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون مین روزہ رکھنے سے اور یہ دن آجکا تمہارے افطار کا ہے
بعد روزون کے (یعنی رمضان کے) اور دوسرا دن ایسا ہے کہ تم اس مین اپنی قربانیون کا گوشت کھاتے
ہو ف روزہ عید فطر اور عید اضحی کا باجماع علما حرام ہے ہر حال مین خواہ روزہ نذر کا ہو یا نفل کا
یا کفارہ وغیرہ کا اور اگر خاص اونہی کیطرف تعیین کرکے نذر کرے قصداً تو امام شافعی اور جمہور کے نزدیک
نذر اوسکی منعقد نہین ہوتی اور نہ اوسکی قضا لازم ہوتی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نذر لازم ہوتی ہے
اور قضا اوس کی واجب ہے اور اگر اُسی دن روزہ رکھ لے تو نذر پوری ہوجاتی ہے اور یہ تمام ائمہ کے
خلاف ہے (کذا قال النووی) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ ترجمہ ابو ہریرہ نے روایت کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دو دن کے روزون سے ایک عید البقر اور دوسری عید الفطر
مین عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيْثًا
فَاَعْجَبَنِیْ فَقُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ اَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ فِیْ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْاَضْحٰى
وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ ترجمہ قزعہ نے ابی سعید سے روایت کی کہ اونہون نے کہا سنا مین نے اون
سے ایک حدیث کو کہ مجھ بہت پسند آئی اور مین نے کہا اون سے کہ کیا تمنے سنا ہے اُسکو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے تو اونہون نے کہا کہ کیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایسی بات کہون
گا جو آپ نے نہین فرمائی اور جو مین نے نہین سنی کہا اونہون نے کہ سنا مین نے اُن کو کہ فرماتے تھے کہ روزہ
درست نہین ان دو دن مین ایک عید اضحی مین اور دوسرے عید الفطر مین رمضان کی عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ
الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ ترجمہ
ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو دن کے روزون سے
عید فطر اور عید اضحی کے عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

فقال انی نذرت ان اصوم یوما فوافق یوم اضحی او فطر فقال ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما امر اللہ بوفاء النذر ونہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم ہذا الیوم ترجمہ زیاد بن جبیر نے کہا ایک شخص آیا ابن عمر کے پاس اور کہا کہ میں نے نذر کی ہے کہ ایک دن روزہ کا ہوں اور وہ دن موافق ہوا عید اضحی یا فطر کے تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ پاک نذر پورا کرنے کا حکم فرماتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس دن کے روزہ رکھنے سے منع فرماتے ہیں ف یعنی ابن عمر نے اُس کے جواب سے کنارہ کیا اور بیان فرمایا کہ اس میں دلیلیں معارض ہیں اور جو عید کے دن کی نذر میں کرے اوس کی تحقیق اوپر ابھی بیان ہو چکی ہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صومین یوم الفطر ویوم الاضحی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر اور عید اضحی کے روزے سے **باب** تحریم صوم ایام التشریق وبیان انہا ایام اکل وشرب وذکر اللہ عز وجل ایام تشریق میں روزہ حرام ہونیکا بیان عن نبیشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام التشریق ایام اکل وشرب ترجمہ نبیشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کے کھانے پینے کے دن ہیں عن خالد الحذاء حدثنی ابو قلابۃ عن ابی ملیح عن نبیشۃ قال خالد فلقیت ابا ملیح فسألتہ فحدثنی بہ فذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیثہم وزاد وذکر اللہ تعالیٰ ترجمہ ابو الملیح نے وہی مضمون روایت کیا مگر اس میں یہ ہے کہ یہ دن کھانے پینے کے ہیں اور یاد الٰہی کے عن کعب بن مالک عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ واوس بن الحدثان ایام التشریق فنادی انہ لا یدخل الجنۃ الا مؤمن وایام منی ایام اکل وشرب ترجمہ کعب کو اور اوس بن حدثان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں بھیجا کہ پکار دیں کہ جنت میں کوئی نہ جاویگا سوا مومن کے اور منی کے دن کھانے پینے کے ہیں عن ابراہیم بن طہمان بہذا الاسناد غیر انہ قال فنادیا ابراہیم سے یہی مضمون سروی ہوا مگر اوس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا تم دونو پکارو دینا **باب** کراہۃ افراد یوم الجمعۃ بصوم لا یوافق عادۃ کہ اکیلی جمعہ کو روزہ رکھنے کی کراہت عن محمد بن عباد بن جعفر قال سألت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ ترجمہ محمد نے کہا پوچھا مین نے جابر سے اور وہ طواف کرتے تہے بیت اللہ کا کہ کیا منع فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روزے سے اُنہون نے کہا کہ ہان قسم ہے اس بیت کے رب کی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہی مضمون دوسری سند سے مروی ہوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ ابو ہریرہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی روزہ نہ رکہے اکیلی جمعہ کا مگر آگے اوس کے بہی رکہے یا اوسکے پیچہے بہی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کوئی خاص نہ کرے جمعہ کی رات کو سب راتون مین جاگنے اور نماز کے ساتہہ اور نہ خاص کرے اوس کے دن کو سب دنون مین روزے کے ساتہہ مگر یہ کہ روزہ رکہتا ہو وہ ہمیشہ اور اُس مین جمعہ آجاوے ف نووی نے فرمایا ہے کہ جمہور اصحاب شافعی کا قول یہی ہے کہ خاص جمعہ کے دن روزہ رکہنا مکروہ ہے مگر ایسا ہو کہ کسی تاریخ مین وہ ہمیشہ روزہ رکہتے تہے اور اوس دن جمعہ آگیا تو مضائقہ نہین اور اسی طرح مثلاً اوس نے نذر کی کہ جس دن بیمار اچہا ہوگا روزہ رکہون گا اور وہ شب جمعہ کو اچہا ہوگیا تو حرج نہین یا ایک روزہ اوس کے آگے یا ایک پیچہے ملا لیا تو بہی مکروہ نہین اور امام مالک نے جو موطا مین کہا ہے کہ مین نے کسی اہل علم سے نہین سنا جو جمعہ کے روزے کو منع کرتا ہو تو شاید اون کو یہ حدیثین نہ پہونچی ہون پس وہ معذور ہین اور ہم کو اتباع حدیث ضرور ہے نہ اتباع کسی امام کا علی الخصوص جب حدیث کے خلاف ہو چنانچہ داودی نے جو امام مالک کے شاگردون مین ہین اُنہون نے تصریح کی ہے کہ یہ حدیث اُنکو نہین پہونچی اگر پہونچتی تو وہ اوس کے خلاف کبہی نکرتے اور یہی گمان ہین سب ائمہ کے ساتہہ جو مسائل اُنکے حدیث کے خلاف ہین ورنہ کوئی اون مین جان بوجہہ کر مخالفت حدیث کی نہین کرتا اور امت کو ضرور ہے کہ جب حدیث نبی معصوم کی پہر کسی کی تقلید نکرے یہی سبیل مؤمنین ہے اور یہی طریق منصفین اگرچہ بڑے بڑے مانین متعصبین اور حکمت اس نہی مین شاید یہ ہو کہ یہ دن

دعا اور ذکر و عبادت اور نہانے اور نہلانے کا ہے اور نماز کو سویرے جانے کا اس لیے افطار رہتا ہوا کہ یہ وظائف بخوبی ادا ہوں اور یہ دن گویا نظیر ہے عرفہ کے عرفات والوں کے لیے کہ اُسدن بھی حاجیوں کو افطار اولی ہے پس اس میں بھی افطار مستحب ہے اور جب ایک دن قبل یا بعد اس کے روزہ رکھ لیا تو یہ روزہ گویا کفارہ ہو گیا اُن وظیفوں کا جن میں بسبب روزے کے قصور ہوا پس کراہت جاتی رہی اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ تخصیص شب جمعہ کی بھی نہ کرے کہ اس شب میں قیام کرے اور نماز پڑھے اور اور دنوں میں نہ کرے اور معلوم ہوا اس سے صلوٰۃ الرغائب کا بدعت ہونا اللہ تعالیٰ اوسکی احداث کرنیوالے کو برباد کرے اور معلوم ہوا کہ وہ نماز بدعت اور جہالت ہے اور سراپا ضلالت ہے اور اس میں بہت منکرات و محدثات ہیں اور ایک جماعت نے اماموں کی اوسکی مذمت اور قباحت میں تصانیف نفیسہ کیے ہیں اور اوس کو سراپا فسق و گمراہی اور ضلالت و موجب بدعت کہا ہے اور اُس کے مرتکب کو سراپا ضال اور اہل ضلال لکھا ہے انتہے مافی النووی بنوع تغیر **مترجم** کہتا ہے یہی حکم ہے اون اوراد و وظائف کا جو لوگوں نے احداث کر لیے اور شارع علیہ الرحمۃ سے اوسکی کوئی سند نہیں جیسے دعائے گنج العرش اور دعائے سیفی اور درود اکبر اور دلائل الخیرات اور حزب البر اور حزب البحر وغیرہ کہ ان سب سے مومن متبع سنت کو اجتناب لازم ہے اور اسکو منجملہ وظائف و اوراد سمجھنا اور عبادۃً اُنکی قرارت کرنا اور اوسپر امیدوار ثواب ہونا گویا گھوڑا کھو کر احنافہ کے فرد گذرانا ہے **باب** بیان نسخ قول اللہ تعالیٰ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین اس آیت کے منسوخ ہونیکا بیان وعلی الذین یطیقونہ **عن** سلمۃ بن الاکوع قال لما نزلت ھذہ الایۃ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کان من اراد ان یفطر ویفتدی حتی نزلت الایۃ التی بعدھا فنسختھا **سلمہ بن الاکوع** نے کہا جب یہ آیت اوتری وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین یعنی جن لوگوں کو طاقت ہو روزے کی وہ فدیہ دیدیں ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا تو جو چاہتا تھا افطار کرتا تھا یعنے رمضان میں اور فدیہ دے دیتا تھا اور یہی حکم رہا یہانتک کہ اسکے بعد کی آیت اوتری اور اُس نے اس آیت کو منسوخ کر دیا یعنے اب روزہ ضرور رکھنا ہوا طاقت والے کو اور فدیہ دینا درست نہیں **عن** سلمۃ بن الاکوع انہ قال کنا فی رمضان علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاء صام ومن شاء افطر فافتدی بطعام مسکین حتی انزلت ھذہ الایۃ

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وسلمہ بن اکوع نے کہا کہ ہم رمضان مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین یہ عادت رکھتے تھے کہ جس نے چاہا روزہ رکھا اور جس نے چاہا افطار کیا اور فدیہ دیا ایک مسکین کا کھانا یہانتک کہ اوس کے بعد کی آیت اور تری فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ یعنے جو شخص اس مہینہ کو پاوے ضرور ہے کہ روزہ ہی رکھے ف یعنے اس بعد کی آیت سے وہ فدیہ والی آیت منسوخ ہوگئی اور جمہور کا بھی قول ہے جیسے سلمہ کی روایت مین ہے اور ابن عمر اور جمہور کا یہ بھی قول ہے کہ جو طاقت روزہ کی رکھتا ہو بسبب بوڑھاپے کے وہ فدیہ دیدیوے اور ایک جماعت کا سلف کی اور مالک اور ابو ثور اور داؤد کا قول ہے کہ فدیہ دینا مطلق منسوخ ہوگیا خواہ بوڑھا ہو یا جوان اور جو بوڑھا ایسا ہو کہ روزہ کی طاقت نہین رکھتا اوسپر بھی کھانا دینا مسکین کو واجب نہین اور مالک نے اوس کے لیے کھانا دینا مستحب کہا ہے اور قتادہ نے کہا یہ رخصت تھی بوڑھے کے لیے جو قدرت روزہ کی رکھتا تھا پھر یہ رخصت منسوخ ہوگئی اور سبھی کے حق مین یہ رخصت باقی رہی جو طاقت نہین رکھتا اور ابن عباس وغیرہ نے کہا ہے کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت فدیہ کی بوڑھے اور بیمار کے لیے جو روزہ نہین رکھ سکتے اور انکو فدیہ دینا چاہیے اور اس صورت مین گو بالفظ لَا یہان محذوف ہوگا یعنے وَعَلَى الَّذِينَ لَا يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ اور اس صورت مین آیت محکم ہوگی منسوخ نہ ہوگی مگر مریض جب اچھا ہو جاوے تو قضا کرے اگر بوڑھا ہو قضا واجب نہین صرف فدیہ ہی کافی ہے اور اکثر علما کا قول ہے کہ بیمار کو فدیہ دینا ضرور نہین صرف قضا اوسپر واجب ہے کہ بعد صحت کی قضا کرے اور زید بن اسلم اور زہری اور مالک نے کہا ہے کہ یہ آیت محکم ہے اور نازل ہوئی ہے مریض کے حق مین جو افطار کرے اور پھر اچھا ہو جاوے اور قضا نہ کرے یہانتک کہ دوسرا رمضان آجاوے پھر دوسرے رمضان کے روزے رکھ لے اور بعد رمضان کے قضا بھی کرے اور فدیہ بھی دیوے اور فدیہ ہر روزے کے بدلے ایک مدگیہون ہے جو قریب ایک سیر کے ہے مگر جو مریض ایسا ہو کہ ایک رمضان مین روزہ قضا کیا اور بیماری اوسکی دوسرے رمضان تک برابر رہی تو وہ فدیہ ندی صرف قضائے روزہ ہے کافی ہے اور ان سب صورتون مین لِيُطِيقُونَهُ کی ضمیر صوم کیطرف راجع ہے اور حسن بصری وغیرہ نے کہا ہے کہ ضمیر اوسکی راجع ہے اطعام کیطرف یعنے جو لوگ اطعام کی طاقت رکھتے ہین وہ فدیہ دیوین اور روزہ کیطرف راجع نہین اور اون کے نزدیک یہ آیت منسوخ ہے اور عام اور جمیع علما کا قول ہے کہ اطعام ہر روزہ کا ایک مد ہے اور ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے دو مد کہے ہین اور صاحبین کا بھی

قول یہی ہے اور شہب مالکی نے کہا ہے کہ ایک مداور ثلث مد کا ہے اہل مدینہ کے سوا اور جمہور علماء کا قول ہے کہ وہ مرض جسمیں افطار روا ہے ایسا ہونا ضرور ہے کہ روزہ سے اوس میں مشقت ہو اور بعض نے کہا ہے کہ ہر بیمار کو افطار روا ہے کذا قال القاضی عیاض علی ما نقلہ النووی **بَابُ** جَوَازِ تَاخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ مَالَمْ يَجِئْ رَمَضَانُ اٰخَرُ لِمَنْ اَفْطَرَ بِعُذْرٍ كَمَرَضٍ وَسَفَرٍ وَحَيْضٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ ایک رمضان کی قضا میں دوسرے رمضان تک تاخیر روا ہونیکا بیان اوس شخص کے لیے جو کسی عذر سے جیسے مرض اور سفر اور حیض وغیرہ کے **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا تَقُوْلُ كَانَ يَكُوْنُ عَلَیَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَهُ اِلَّا فِیْ شَعْبَانَ اَلشُّغْلُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ابی سلمہ** نے کہا سنا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرماتی تھیں کہ مجھ پر جو رمضان کے روزے قضا ہوتے تھے تو میں اُن کو قضا کر سکتی تھی مگر شعبان میں اور وجہ اسکی یہ تھی کہ میں مشغول رہتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (اور فرصت نہ پاتی تھی) **عَنْ** يَحْيٰی بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ ذٰلِكَ لِمَكَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **یحییٰ** سے یہی روایت مذکور ہوئی اس سند سے مگر اوس میں یہ ہے کہ یہ تاخیر قضا کی رمضان کی شعبان تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے سبب سے ہے **عَنْ** يَحْيٰی بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَظَنَنْتُ اَنَّ ذٰلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيٰی يَعْنِیْ **ترجمہ** یحییٰ سے اس اسناد سے یہی مروی ہوا اور اوسمیں یحییٰ نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ یہ تاخیر انکے سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے سبب ہوتی ہوگی **عَنْ** يَحْيٰی بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِی الْحَدِيْثِ اَلشُّغْلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **یحییٰ** سے یہی روایت مروی ہوئی مگر اوسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور مشغولی کا ذکر نہیں **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنْ كَانَتْ اِحْدٰنَا لَتُفْطِرُ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَقْدِرُ اَنْ تَقْضِيَهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی يَاْتِیَ شَعْبَانُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ہم میں ایک ایسی تھی کہ افطار کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور قضا نہ کر سکتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہانتک کہ شعبان آجاتا تھا **فَائِدَہ** یعنے جناب ام المومنین رضی اللہ عنہا

بیٹیہ حضرت کی خدمت مین رہتی تہین اور متر صد استماع رہا کرتی تہین ہر وقت مین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیخدمت بجالاوین اور یہ معلوم نہ تہا کہ آپ کسوقت اون کا ارادہ فرماتے ہین اور اجازت اور
کی اس لیے نہ لیتی تہین کہ شاید آپ اجازت تو دیدین مگر پھر آپ کو حاجت ہو اور آپ کو اس سے تکلیف
گذری اور یہ کمال ادب تہا آپ کا اور کمال رضاجوئی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور علما کا
اتفاق ہے کہ عورت کو نفل روزہ جائز نہین جبکہ اوس کا شوہر گھر مین ہو مگر اوسکی اجازت سے اور حضرت
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شعبان مین اسلیے فرصت پاتی تہین کہ آپ حضور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اوس مین اکثر روزے رکہتے تہے اور تاخیر قضا کی مدت بہی قریب اختتام پہنچتی تہی اور مذہب
امام مالک اور ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جماہیر سلف وخلف کا یہی ہے کہ قضا رمضان کا پورا
کرنا تاخیر کے ساتہہ جائز ہے یعنی یہ واجب نہین کہ اول شوال ہی مین اوسے پورا کرے بلکہ پورے سال
مین جب چاہے ادا کرلے اور اس فرض کو اپنے ذمہ پر سے جب چاہے اوتار لے اور ان لوگون کا قول ہے
کہ تاخیر اوس کی شعبان سے آگے روا نہین اسلیے کہ اوس کے بعد رمضان ایسا مہینہ ہے کہ اوس مین
قضا نہین ہوسکتی اور داؤد ظاہری کا مذہب ہے کہ عید کے دوسرے ہی روز سے قضا کے روزے رکہنا ضرور
ہے اور روایت ام المومنین حضرت عائشہ کی اسکے راضی ہوا ون سے داؤد پر حجت ہے اور جمہور نے کہا ہے
کہ البتہ جلدی کرنا قضا مین مستحب ہے اور جس نے افطار کیا رمضان مین کسی عذر کے سبب اور وہ عذر
اوسکا مثلاً بیماری یا حیض ونفاس وغیرہ یہانتک باقی رہا کہ وہ مرگیا یا مرگئی تو اوسپر نہ روزہ ہے نہ فدیہ
نہ اوسکی طرف سے دوسرا کوئی روزہ رکہے نہ دوسرا فدیہ دیوے اور جو رمضان کی قضا رکہنے تو مستحب ہے کہ پے
در پے رکہے اور اگر الگ الگ بہی رکہا تو عند الجمہور جائز ہے اس لیے کہ روزے کا اطلاق اوسپر بہی ہے

باب قضاء الصوم عن الميت میت کیطرف سے روزے رکہنے کا بیان **عن** عائشة
رضي الله تعالى عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من مات وعليه صيام صام
عنه وليه ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو مرجاوے اور اوسپر روزے ہون اوسکا ولی اوسکی طرف سے روزے رکہے **عن** ابن عباس
رضي الله عنهما ان امرأة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت ان امي ماتت
وعليها صوم شهر افقال ارأيت لو كان عليها دين اكنت تقضينه قالت نعم قال

فَدَيْنُ اللّٰهِ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ ابن عباس نے کہا کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
اوس نے عرض کی کہ میری ماں مرگئی ہے اور اوسپر ایک ماہ کے روزے ہے آپ نے فرمایا کہ بھلا دیکھ تو اگر اوسپر
کچھ قرض ہوتا تو ادا کرتی اوس نے عرض کی کہ ہاں آپ نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ کا قرض سب سے پہلے ادا کرنا
ضرور ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيْهِ عَنْهَا فَقَالَ لَوْ كَانَ عَلٰى
أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضٰى قَالَ
سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ جَمِيْعًا وَنَحْنُ جُلُوْسٌ حِيْنَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا
الْحَدِيْثِ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مرحمہ
ابن عباس نے کہا ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری
ماں مرگئی ہے اور اوسپر ایک ماہ کے روزے ہین کیا مین اُس کی قضا رکھون آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری
ماں پر قرض ہوتا تو تم ادا کرتے یا نہین اوس نے کہا کہ ہان ادا کرتا آپ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ کا قرض
تو ضرور ادا کرنا چاہیے اور سلیمان نے کہا کہ حکم اور سلمہ بن کہیل دونون نے کہا کہ ہم بیٹھے ہوے
تھے جب یہ حدیث بیان کی مسلم اللہ ین نے تو اون دونون نے کہا سنا ہے مجاہد سے کہ وہ بیان کرتے
تھے یہی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ سعید اور مجاہد اور عطاء
نے ابن عباس سے یہی روایت بیان فرمائی عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ
أُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ أَفَأَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى أُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِيْهِ
أَكَانَ يُؤَدِّيْ ذٰلِكَ عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضٰى قَالَ نَصُوْمِيْ عَنْ أُمِّكِ سعید بن جبیر نے ابن عباس
رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض
کی کہ یا رسول اللہ میری ماں مرگئی اور اوسپر نذر کا روزہ تھا کیا مین اوسکیطرف سے روزہ رکھون
پھر آپ نے وہی قرض کی مثال فرمائی جو اوپر گذری عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ
عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّيْ تَصَدَّقْتُ عَلٰى أُمِّيْ

إِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ فَقَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ
عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا
قَالَ حُجِّي عَنْهَا ترجمہ بریدہ کہتے ہیں ہم بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک عورت
آئی اور اس نے عرض کی کہ میں نے ایک لونڈی خیرات میں دی تھی اپنی ماں کو اور میری ماں مر گئی اب
نے فرمایا کہ تیرا ثواب ہو گیا اور پھر وہ لونڈی تیرے پاس آ گئی بسبب میراث کے اس نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ میری ماں پر ایک ماہ کے روزے تھے کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھوں آپ نے فرمایا کہ ان
روزے رکھو اس کی طرف سے اس نے عرض کی کہ میری ماں نے حج نہیں کیا تھا آپ نے فرمایا اس کی طرف
سے حج بھی کرو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ عبداللہ بن بریدہ نے
اپنے باپ سے وہی روایت کی مگر اس میں دو ماہ کے روزے مذکور ہیں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ
ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ
وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ وہی مضمون ہے مگر اس میں دو ماہ کے روزے مروی ہیں **عَنْ** سُفْيَانَ
بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ **سفیان** سے وہی روایت مروی ہے مگر اس میں دو ماہ کے
روزے مروی ہیں **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُهَيْلٍ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ **سلیمان** سے وہی روایت مروی ہوئی اور
اس میں ایک ماہ کے روزے مروی ہیں **ف** امام شافعی کا ایک قول یہ ہے کہ مستحب ہے ولی میت کے
میت کی طرف سے روزہ رکھنا اور جب ولی نے روزہ رکھ لیا تو اطعام مساکین کی کچھ ضرورت نہیں اور
میت بری الذمہ ہو گیا اور یہی قول صحیح اور مختار ہے اور اسی قول کو اون اصحاب شافعی نے صحیح
و محقق کہا ہے جو فقہ اور حدیث دونوں کے جامع ہیں اور یہی قول موافق ہے ان حدیثوں کے جو صحیح
ہیں اور صریح اوس پر دلالت کرتی ہیں اور یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ جو مر جاوے اور اوس پر روزے ہوں تو
اوس کی طرف سے کھانا کھلایا جاوے یہ حدیث ثابت نہیں اور اگر ثابت بھی ہو تو اس کی تطبیق اس طرح
ہے کہ دونوں امر جائز ہوں اور ولی مختار ہو کہ چاہے اطعام کرے چاہے روزہ رکھے اور ولی سے مراد قریب
ہے خواہ عصبہ ہو خواہ وارث ہو یا اور کوئی ہو اور ان روایتوں سے کئی امور معلوم ہوئے **اول**

جواز صوم کا سیت کیطرف سے دوسرا جنبیہ عورت کی بات سننی ضرورت شرعی ہین تیسری صحت قیاس کی اسلیے کہ آپ نے حقوق الٰہی کو حقوق عباد پر الغیر دین پر قیاس کیا اور اس سیت کیطرف سے ادائے دین بھی ثابت ہوا اور اوسپر اجماع امت ہے اور ادائے دین اگر غیر قرابتدار کیطرف سے ہو جب بھی روا ہے چوتھی یہ بھی معلوم ہوا کہ جو چیز کسی غریب پر صدقہ کرے اور پھر وہ میراث کے سبب سے لوٹ آوے تو اسکا لینا روا ہے بلاکراہت بخلاف اس کے کہ اسیچیز کو خریدے کہ یہ منع ہے پانچویں معلوم ہوا کہ نیابت سیت کی حج مین جائز ہے اور اسیطرح نیابت اوسکی جو ایسا بیمار ہو کہ امید صحت نہ رکھتا ہو

باب ندب للصائم اذا دعی الی طعام او لم یرد الا فطارا و شوتم او قوتل ان یقول انی صائم وانه یدنیه صومه عن الرفث والجهل وکفی به صائم کر مستحب ہے کہ جب کہا نیکو بلایا جاوے یا کوئی گالی دیوے یا لڑنے آوے تو کہدے کہ مین صائم ہون اور اپنے روزے کو بیہودہ باتون وغیرہ سے پاک رکھے **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا دعی احدکم الی طعام وهو صائم فلیقل انی صائم **ابی ہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو بلاوین کہانے کو اور وہ روزے سے ہو تو کہدے کہ مین روزے سے ہون **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه روایة اذا اصبح احدکم یوما صائما فلا یرفث ولا یجهل فان امرء شاتمه او قاتله فلیقل انی صائم انی صائم **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ جو شخص روزے سے ہو وہ فحش نہ بکے اور جہالت نہ کرے اور اگر کوئی اوسکو برا کہے یا لڑے تو کہدے کہ مین روزے سے ہون مین روزے سے ہون **ف** یعنی اوس کو خبر دیدے کہ مین گالی گلوچ کے لائق نہین اور اگر دعوت مین کوئی بلاوے تو یہی عذر روزے کا بیان کردے پھر اگر وہ نہ مانین اور بلاوے تو جانا لازم ہے اور کہانا نہ کہاوے اور روزہ اوس کے نہ کہانیکا عذر ہے اور جسکو روزہ نہ ہو اوسکو کہانے مین کچھ عذر نہین اور اسکو کہانا لازم ہے اور اصحاب شافعیہ کا یہی قول ہے کہ اگر صاحب خانہ جبر کرے اور روزہ نفل ہو تو افطار کر ڈالنا مستحب ہے اور اگر صوم واجب ہو تو فطر حرام ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اظہار عبادات نافلہ کا خواہ صوم ہو یا صلوٰۃ وغیرہ وقت ضرورت کو جائز ہے اور ضرورت اظہار نہ ہو تو اخفا اوسکا مستحب ہے اور اس مین حسن معاشرت اور اصلاح ذات البین اور دلخوشی ہے دوستون کی اور یہ جو فرمایا کہ جو لڑے اس سے بولدے کہ مین روزے سے ہون اس مین

اوسکا باز رکھنا ہے زیادتی سے اور غالبًا وہ چپ ہوجاتا ہے اور گالی گلوچ سے ہر شخص کو بچنا ضرور ہے مگر روزہ دار کو اور بھی زیادہ تاکید ہے اس سے دور رہنے کی **باب** فَضْلِ الصِّيَامِ روزے کی فضیلت کا بیان عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ هُوَلِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّیْحِ الْمِسْكِ ترجمہ ابوہریرہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر عمل آدمی کا اوسکے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے واسطے ہے اور مین اوس کا بدلا دیتا ہون اور قسم ہے اوس خدا کی کہ جان محمدؐ کی اوسکے ہاتھہ مین ہے کہ بو روزہ دار کے مونہہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ اچھی ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ سپر ہے ف یعنے بچاتا ہے شہوت و غضب کرنے سے عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ الزَّیَّاتِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا یَرْفُثْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ رِّیْحِ الْمِسْكِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ ابوصالح ذیات سے روایت ہے کہ اونہون نے سنا ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ ہر عمل بنی آدم کا اوس کے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور مین ہی اوسکا بدلا دونگا اور روزہ سپر ہے پھر جب کسیکو روزہ ہو تو اوس دن گالیان نہ بکے اور آواز بلند نہ کرے پھر اگر کوئی اوسے گالی دے یا لڑے تو آوے تو کہدے کہ مین روزے سے ہون اور قسم ہے اوس پروردگار کی کہ محمدؐ کی جان اوس کے ہاتھہ مین ہے کہ بیشک بو صائم کے منہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے اور صائم کو دو خوشیان ہین جن سے وہ خوش ہوتا ہے وہ اپنے افطار سے دوسری خوش ہوگا وہ جب ملے گا اپنے پروردگار

ف ایک نسخہ مین یہ زیادہ ہے

سے ابو ہریرہ کے سبب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنۃ عشر امثالہا الی سبع مائۃ ضعف قال اللہ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شہوتہ وطعامہ من اجلی للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ ولخلوف فیہ اطیب عند اللہ من ریح المسک

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر عمل آدمی کا دونا ہوتا ہے اسطرح کہ ایک نیکی دس تک ہو جاتی ہے یہانتک کہ سات سو تک بڑھتی ہے اور اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ روزہ سو وہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود اوسکا بدلہ دیتا ہوں اس لیے کہ بندہ میرا اپنی خواہشیں اور کھانا میرے لیے چھوڑ دیتا ہے اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اوسکے افطار کی وقت دوسری خوشی ملاقات پروردگار کیوقت اور البتہ بو روزہ دار کے مونہہ کی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہی بو مشک سے فائدہ اللہ کے لیے روزہ خاص ہے یعنے اُس میں چونکہ ظاہر میں کوئی صورت نہیں صرف ایک امر عدمی ہے اسلیے اُس میں ریا وسمعہ کو دخل بہت کم ہے اور نفس کو اسمیں مطلق حظ نہیں اور گویا تشبیہ ہے ملائکہ کے ساتھ بلکہ رب العلمین کے ساتھ کہ کھانے پینے سے بے پرواہ ہونا اوسی کی شان ہی اور اس سے بڑی عظمت روزہ کی معلوم ہوئی اور بو کو اوسکی مشک سے زیادہ پسندیدہ فرمایا جیسے شہیدوں کے خون کو فرمایا کہ رنگ خون کا ہوگا اور بو مشک کی اور قسم فرمائی اللہ پاک کی ہاتھہ کی معلوم ہوا کہ اوس تعالیٰ کو ہاتھہ ہیں اور نافی اسکا منکر احادیث ہی اور جہمی اور اسکا ہاتھہ ویسا ہی ہے جیسے اُسکی ذات ہی یعنے کیفیت اُسکی ذات کی معلوم نہیں اور تاویل اوسکی قدرت وغیرہ سے باطل ہے اور قول ہے معتزلہ کا اور قدریہ کا جیسے وصیت کی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ اکبر میں اور اس تاویل سے ابطال اوسکی صفات کا لازم آتا ہے غرض مومن کو ضرور ہے کہ ہاتھہ اور قدم اور ساق وغیرہ جو قرآن وحدیث میں آئی ہیں اُن سب کے ظاہر معنے پر ایمان رکھنا اور اُسکی کیفیت خدا کو سونپنا اور بلا تاویل وبلا تعطیل اوسپر ایمان لانا یہی سلف کا طریقہ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر قسم یونہی کہا یا کرتے پھر کسی روایت میں کسی صحابی سے یہ مروی نہیں کہ اونہوں نے پوچھا ہو یا تعجب کیا ہو ہاتھہ پر اللہ پاک کے یا آپ نے کوئی تاویل اصحاب کو بتلائی ہو یا کسی سلف صحابہ وتابعین نے کوئی تاویل کی غرض صحابہ وتابعین سے ایک حرف بھی اُسکی تاویل میں مروی نہیں

فی بیان اسمہ وصفاتہ وافعالہ وشیونہ واحکامہ

حالانکہ سب اُن آیات واحادیث کو عوام وخواص مین بلا تکلف روایت کرتے چلے آئے ہین پس جو وہ لوگ معنے سمجھتے تھے وہی ٹھیک ہین اور وہی مراد الٰہی اور مقصود رسالت پناہی ہے ورنہ شارع کو ضرور بتلانا کہ کچھ اور مراد ہوتا تو اوسکو بیان فرماتے ومن ادعی خلاف ھذا فعلیہ البیان عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اِنَّ الصَّوْمَ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ اِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَیْنِ اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ فَرِحَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ ترجمہ ابوہریرہ اور ابوسعید نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور مین اوسکا بدلا دونگا اور روزہ دار کو دو خوشیان مین اول جب افطار کرتا ہے خوش ہوتا ہے دوسرے جب ملاقات کرتا ہے اللہ عزوجل سے جب خوش ہوتا ہے اور قسم ہے اُس پروردگار کی کہ جان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اوسکے ہاتھ مین ہے کہ بیشک روزہ دار کی مونہہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے **فائدہ** افطار کیوقت یہ خوشی ہے کہ پروردگار کی تائید اور توفیق سے ایسی عمدہ عبادت کو سرانجام پایا اور نعمائے دنیوی کے فی الحال حلال ہوئے اور لذائذ اُخروی کا امیدوار بنایا اور پروردگار کی ملاقات کے وقت یہ خوشی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس عبادت کو قبول کیا اور جس اجر وثواب کا وعدہ تھا وہ پورا ہوا عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّۃَ وَھُوَ اَبُوْ سِنَانٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَقَالَ اِذَا لَقِیَ اللّٰہَ فَجَزَاہُ فَرِحَ ضرار سے یہی روایت مروی ہوئی اور اُس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب ملاقات کریگا اللہ پاک سے اور اللہ تعالیٰ اُسکو بدلا دیوے گا وہ خوش ہوگا عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَابًا یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْہُ الصَّائِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَا یَدْخُلُ مَعَھُمْ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ یُقَالُ اَیْنَ الصَّائِمُوْنَ فَیَدْخُلُوْنَ مِنْہُ فَاِذَا دَخَلَ اٰخِرُھُمْ اُغْلِقَ فَلَا یَدْخُلُ مِنْہُ اَحَدٌ ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک دروازہ ہے اُسکو ریان کہتے ہین (یعنے سیراب کرنے والا) اُس مین سے جانین گے روزہ دار قیامت کے دن اور کوئی اُن کے سوا اوس مین سے نجانے پائیگا اور پکارا جاوے گا کہ روزہ دار کہان ہین پھر وہ سب اوسمین سے چلے جانینگے پھر جب اُن مین کا اخیر آدمی بھی داخل ہوجاوے گا وہ بند ہوجاویگا کہ اور کوئی اُس مین

نجاوے ف یعنی روایتوں مین آیا ہے کہ جب اون مین کا اول آدمی داخل ہوجاوے گا جب بند ہوگا
اور یہہ وہم ہے چنانچہ تصریح کی ہے اوسکی قاضی عیاض نے (نووی) اور اس مین بڑی فضیلت اور
کرامت روزہ کی مذکور ہوئی **باب** فَضْلِ الصِّيَامِ فِي سَبِيلِ اللهِ لِمَنْ يُطِيقُهُ بِلَا ضَرَرٍ وَلَا تَفْوِيتِ
حق جہاد مین جو طاقت رکھتا ہو اوسکو روزہ کی فضیلت **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا
بَاعَدَ اللهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہین جو ایک دن روزہ رکھے اللہ کی راہ مین (یعنے
جہاد مین) اگر دور کر دیتا ہے اللہ پاک اوس دن کی برکت سے اوس کے مونہہ کو ستر برس کی راہ دوزخ سے
عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سہیل سے بھی یہی روایت اس اسناد سے مروی ہوئی **عَنْ**
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ
اللهِ بَاعَدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ خَرِيفًا ابو سعید نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے جو روزہ رکھے ایک دن اللہ کی راہ مین دور کرتا ہے اللہ اوس کے مونہہ کو ستر برس کی راہ تک دوزخ
سے ف یعنی سبیل اللہ سے ہر جگہہ جہاد مراد ہے اور روزہ اوسکا افضل ہے جو طاقت رکھتا ہو کہ باوجود
روزہ کے اوسکے کاروبار مین سستی نہو **باب** جَوَازِ صَوْمِ النَّافِلَةِ بِنِيَّةٍ مِنَ النَّهَارِ قَبْلَ
الزَّوَالِ وَجَوَازِ فِطْرِ الصَّائِمِ نَفْلًا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَالْأَوْلَى إِتْمَامُهُ روزہ نفل کی نیت دن سے
درست ہونا قبل زوال کے اور روزہ نفل کا توڑنا جائز ہونا بغیر عذر کے اور پورا کرنا اوسکا اولی ہے اس کا
بیان **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا عِنْدَنَا
شَيْءٌ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُهْدِيَتْ لَنَا
هَدِيَّةٌ أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ وَقَدْ خَبَأْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ حَيْسٌ
قَالَ هَاتِيهِ فَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ قَدْ كُنْتُ أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَ طَلْحَةُ فَحَدَّثْتُ
مُجَاهِدًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ ذَاكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ مَالِهِ فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا

وَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمانوں کی ماں فرماتی ہیں کہ مجھ سے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کچھ نہیں ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں روزے سے ہوں پھر آپ باہر تشریف لیگئے اور ہمارے پاس کچھ حصہ آیا ہدیہ کے طور سے اور آگئے ہمارے پاس کچھ مہمان (کہ اون میں بڑا حصہ اوس ہدیہ کا خرچ ہوگیا) اور کچھ تھوڑا سا میں نے آپ کے لیے جدا رکھا ہے پھر آپ نے پوچھا کہ وہ کیا ہے میں نے کہا جیسے وہ کہا ہے کہ کھجور اور گھی اور اقط یعنی سوکھا دہی ملا کر بناتے ہیں آپ نے فرمایا لاؤ پھر میں لائی اور آپ نے کھایا پھر فرمایا کہ میں روزے سے تھا صبحکو طلحہ نے کہا میں نے یہ حدیث مجاہد سے بیان کی تو اونہوں نے کہا یہ ایسی ہے جیسے نفل روزہ ہو ولفظہ جیسے کوئی صدقہ نکالے اپنے مال سے تو اوسکو اختیار ہے چاہے دیدیوے چاہے پھر رکھ لے **عن** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ اَتَانَا يَوْمًا اٰخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ اَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَكَلَ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ ہے ہمنے کہا کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا میں تو روزے سے ہوں پھر آئے ہمارے پاس دوسرے دن پھر ہمنے عرض کی یا رسول اللہ حیس ہمارے پاس آیا ہے ہدیہ میں تو آپ نے فرمایا مجھے دکھاؤ اور میں صبحکو روزے سے تھا پھر آپ نے کھایا **فائدہ** ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نیت روزہ نفل کی دن کو بھی جائز ہے جبتک زوال شمس نہ ہوا اور یہی مذہب ہے جمہور کا اور ان میں یہ بھی تصریح ہے کہ نفل روزے کا توڑ ڈالنا بھی اور دن کو کھالینا بھی درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور جیسے اسکا شروع کرنا انسان کی خوشی سے تھا ویسے ہی اوسکا تمام کرنا بھی اوسکے اختیار پر ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت کا صحابہ سے اور حمد اور اسحاق کا اور ان سب لوگوں کے نزدیک اسکا پورا کرنا مستحب ہے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک توڑنا اسکا جائز نہیں اور توڑنے والا اسکا گنہگار ہوتا ہے اور حسن بصری اور امام نخعی اور مکحول کا قول ہے کہ قضا اوسکی واجب ہے اور سعید بن جبیر نے بلا عذر افطار کر ڈالا اور ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اجماع ہے اوسپر کہ جس نے عذر کے سبب سے کھولا الا مثلاً بیماری یا حیض وغیرہ اوسپر قضا نہیں **باب** اَكْلِ النَّاسِيْ وَشُرْبِهٖ وَجِمَاعِهٖ لَا يُفْطِرُهٗ بھولے سے کھا لینے اور پینے سے اور جماع سے روزہ نہ جانے کا بیان **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ وَھُوَ صَائِمٌ فَاَکَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَہُ اللّٰہُ وَسَقَاہُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھولکر کہا لیوے یا پی لیوے اور وہ روزہ دار ہو تو وہ اپنا روزہ پورا کرلیوے اسلیے کہ اوسکو اللہ تعالیٰ نے کھلا یا دیا **ف** یہی ہے مذہب اکثر لوگون کا کہ روزہ دار جب بھولے سے کہالے یا پی لے یا جماع کرے تو اُسکا روزہ نہین جاتا اور یہی قول ہے امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور داؤد کا اور ربیعہ اور مالک نے کہا ہے کہ روزہ جاتا رہتا ہے اور اوسپر قضا ہے کفارہ نہین اور عطا اور اوزاعی اور لیث نے کہا ہے کہ جماع مین تو قضا ہے اور کہا نیمین قضا نہین اور احمد کا قول ہے کہ جماع مین قضا اور کفارہ دونون ہین اور کہا لینے مین کچھ نہین (نووی) اور قوی وہی مذہب اول معلوم ہوتا ہے **باب** صِیَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَیْرِ رَمَضَانَ وَاسْتِحْبَابِ اَنْ لَّا یَخْلُوَ شَھْرٌ مِّنْ صَوْمٍ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روزیکا بیان سوا رمضان کے اور مستحب ہے کہ کوئی مہینہ روزے سے خالی نہ چھوڑے

عن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا ھَلْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَھْرًا مَعْلُوْمًا سِوٰی رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللّٰہِ اِنْ صَامَ شَھْرًا مَعْلُوْمًا سِوٰی رَمَضَانَ حَتّٰی مَضٰی لِوَجْھِہٖ وَلَا اَفْطَرَہٗ حَتّٰی یُصِیْبَ مِنْہُ ترجمہ عبداللہ نے کہا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کبھی کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے رمضان مبارک کے سوا تو اُنہون نے فرمایا کہ اللہ کی قسم کسی ماہ کے پورے روزے آپ نے نہین رکھے سوا رمضان شریف کے یہانتک کہ دنیا سے تشریف لیگئے اور نہ کسی مہینے پورا افطار کیا یہانتک کہ کئی دن روزہ نہ رکھا ہو **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ اَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَھْرًا کُلَّہٗ قَالَتْ مَا عَلِمْتُہٗ صَامَ شَھْرًا کُلَّہٗ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَہٗ کُلَّہٗ حَتّٰی یَصُوْمَ مِنْہُ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **عن** عبداللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے کسی ماہ کے پورے دن کا تو اُنہون نے فرمایا کہ مین نہین جانتی کہ آپ نے سوا رمضان کے کسی ماہ کے پورے روزے رکھے ہون اور نہ کوئی ماہ پورے افطار کیا جبتک کہ ایک دو روز روزہ نہ رکھا اور سمین یہانتک کہ آپ گذر دنیا سے تشریف لیگئے سلام اللہ تعالیٰ کا اور رحمت اوسپر **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ عَنْ صَوْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

علیہ وسلم فقالت کان یصوم حتی نقول قد صام قد صام ویفطر حتی نقول قد افطر قد افطر
قالت وما رأیتہ صام شہرا کاملا منذ قدم المدینۃ الا ان یکون رمضان ترجمہ عبداللہ بن شقیق
نے کہا کہ میں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کو تو آپ نے فرمایا کہ روزہ
رکھتے تھے آپ یہانتک کہ ہم کہتے تھے کہ آپ نے خوب روزے رکھے خوب روزے رکھے اور افطار کرتے تھے ایسا کہ ہم
کہتے تھے آپ نے بہت دن افطار کیا اور فرمایا کہ میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا کہ پورے ماہ روزہ
رکھا ہو کبھی جب سے آپ مدینہ تشریف لائے مگر رمضان عن عبداللہ بن شقیق قال سألت عائشۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا مثلہ ولم یذکر فی الاسناد ہشاما ولا محمدا ترجمہ عبداللہ بن شقیق سے وہی
مضمون مروی ہوا اور اس سند میں ہشام اور محمد کا ذکر نہیں راویوں میں سے عن عائشۃ ام المؤمنین
رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر
حتی نقول لا یصوم وما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شہر قط الا رمضان
وما رأیتہ فی شہر اکثر منہ صیاما فی شعبان ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب افطار نہ
کریں گے اور افطار یہانتک کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے پورے مہینے کے روزے
رکھتے ہوئے انکو کبھی نہ دیکھا سوا رمضان کے اور کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہ دیکھا عن ابی سلمۃ
قال سألت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کان یصوم
حتی نقول قد صام ویفطر حتی نقول قد افطر ولم ار اہ صائما من شہر قط اکثر من صیامہ
من شعبان کان یصوم شعبان کلہ کان یصوم شعبان الا قلیلا ترجمہ ابی سلمہ سے کہا میں نے پوچھا
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزوں کو کیونکر رکھتے تھے انہوں نے فرمایا کہ اتنے
روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ نے بہت روزے رکھے اور اتنا افطار کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ نے بہت
افطار کیا اور میں نے انکو جتنا شعبان میں روزے رکھتے دیکھا اتنا اور کسی ماہ میں نہیں دیکھا گویا آپ پورے
شعبان روزے رکھتے تھے پورے شعبان روزے رکھتے سوا چند روز کے عن ابی سلمۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا قالت لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شہر من السنۃ اکثر صیاما منہ
فی شعبان وکان یقول خذوا من الاعمال ما تطیقون فان اللہ لن یمل حتی تملوا وکان یقول

أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَفِي كُلٍّ ترجمہ ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ میں سال بھر کے شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے
تھے اور فرماتے تھے کہ اتنی ہی عبادت کرو جسکی تم کو طاقت ہو کہ اللہ پاک ثواب دینے سے نہیں تھکیگا اور تم
عبادت کرنے کرتے تھک جاؤ گے اور فرماتے تھے کہ سب سے زیادہ پیارا اللہ پاک کے نزدیک وہ عمل ہے جو ہمیشہ
کیا جاوے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔ عن ابن عباس قال ما صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شهرا كاملا قط
غير رمضان وكان يصوم إذا صام حتى يقول القائل لا والله لا يفطر ويفطر حتى يقول القائل لا والله
لا يصوم ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی پورے مہینے
کے روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے اور آپ کی عادت مبارک تھی کہ روزے رکھتے تھے یہانتک کہ کہنے والا کہتا
کہ اللہ کی قسم اب افطار نکریں گے اور افطار کرتے کہ کہنے والا کہتا کہ اللہ کی قسم اب روزہ نہ رکھیں گے ف
اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بارہ ماہ برابر روزے رکھنا خلاف سنت ہے اور اسکو محبوب جاننا بدعت ہے اور آنحضرت
کی ہدی کے خلاف اور یہ قسم کھانا قائل کے بر سبیل عادت ہے اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي
أَيْمَانِكُمْ یعنے اس میں مواخذہ نہیں عن شعبة عن أبي بشر بهذا الإسناد وقال شهرا متتابعا
سنة قدم للمدينة ترجمہ شعبہ نے ابی بشر سے یہی روایت کی اس اسناد سے اور اس میں ہے کہ پے در پے
کسی ماہ کے روزے نہیں رکھے جب سے مدینہ تشریف لائے باقی مضمون وہی ہے عن عثمان بن حكيم
الأنصاري قال سألت سعيد بن جبير عن صوم رجب ونحن يومئذ في رجب فقال سمعت
ابن عباس رضي الله تعالى عنهما يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول
لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم ترجمہ عثمان حکیم انصاری کے بیٹے سے روایت ہے کہ انہوں نے سعید بن
جبیر سے پوچھا رجب کے روزوں کو اور یہ سوال ماہ رجب میں کیا تو سعید نے کہا میں نے سنا ہے ابن عباس سے کہ فرماتے
تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے اب افطار نکریں گے اور افطار کرتے
تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے کہ اب روزہ نہ رکھیں گے عن عثمان بن حكيم في هذا بمثله عثمان
نے اس اسناد سے بھی یہی مضمون مروی ہوا عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يصوم حتى يقال قد صام قد صام ويفطر حتى يقال قد أفطر قد أفطر ترجمہ انس نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک روزے رکھتے تھے کہ لوگ کہتے تھے کہ خوب روزے رکھے خوب روزے رکھے اور یہانتک افطار

کرتے تھے کہ لوگ کہتے ہے خوب افطار کیا خوب افطار کیا ان حدیثوں سے کئی باتیں معلوم ہوئیں اول یہ کہ
کہ مستحب ہی کہ کوئی مہینہ روزے سے خالی نہ رہے دوسرے یہ کہ نفل روزہ کا کوئی زمانہ معین نہیں جب چاہے رکھ
سکتا ہے سوائے رمضان وعیدین وایام تشریق کے جن میں منع ہے اور تیسرے یہ کہ شعبان میں آپ بہ نسبت اور
ایام کے زیادہ روزے رکھتے تھے چوتھی یہ کہ کوئی ماہ سوا رمضان کے پوری روزے سے نہیں سرفراز ہوتا تھا
کہ کہیں امت کو وجوب کا شبہ ہو جاوے اور مثل رمضان کی فرض ہو جاوے یا مشابہت رمضان کی لازم نہ آوے
اور صوم رجب کے نہی ثابت ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ استحباب اور تخصیص اور جیسی نفل
روزے مستحب ہیں سارے اوقات میں ویسے ہے رجب بھی ہے اور سنن ابی داود میں آیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ ہی میرے نزدیک رجب ہے اور یہ حرام کے مہینوں کے اور رجب بھی ان میں داخل
ہے کذا قال النووی فی شرح مسلم **باب** النہی عن صوم الدہر لمن تضرر بہ او فوت بہ حقا
او لم یفطر العیدین والتشریق وبیان تفضیل صوم یوم وافطار یوم **ترجمہ** صوم دہر کی نہی اور
صوم داؤدی کی فضیلت **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انہ یقول لاصومن اللیل ولاصومن النہار ما عشت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت
الذی تقول ذلک فقلت قد قلتہ یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانک لا
تستطیع ذلک فصم وافطر ونم وقم وصم من الشہر ثلثۃ ایام فان الحسنۃ بعشر امثالہا وذلک
مثل صیام الدہر قال قلت فانی اطیق افضل من ذلک قال صم یوما وافطر یوما فذلک صیام داود قال
قلت فانی اطیق افضل من ذلک یا رسول اللہ قال صم یوما وافطر یوما فذلک صیام داود وہو اعدل الصیام قال قلت
فانی اطیق افضل من ذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا افضل من ذلک قال
عبد اللہ بن عمرو لان اکون قبلت الثلاثۃ الایام التی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم احب الی من اہلی ومالی **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی کہ میں کہتا
ہوں کہ میں ساری رات جاگا کروں گا اور ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کروں گا جب تک جیوں گا (سبحان اللہ کیا
شوق تھا عبادت کا اور جوانی میں یہ شوق یہ تاثیر تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت وخدمت کی) پس
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو نے ایسا کہا میں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ میں نے ایسا ہی کہا ہے
تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اوسکی طاقت نہیں رکھ سکتے اس لیے تم روزے بھی رکھو اور

افطار بھی کرو اور رات کو نماز بھی پڑھو اور سو بھی رہو اور ہر ماہ مین تین دن روزے رکھ لیا کرو اسلیے کہ ہر نیکی دس گنے لکھی جاتی ہے تو یہ گویا ہمیشہ کے روزے ہوئے (اسلیے کہ تین دن کے تیس ہو گئے) تب مین نے عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون یا رسول اللہ کے آپ نے فرمایا کہ اچھا ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو پھر مین نے عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور یہ روزہ ہی حضرت داؤد علیہ السلام کا (یعنے اُن کی عادت یہی تھی) اور یہ سب روزون سے عمدہ ہے اور معتدل ہین نے پھر عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون آپ نے فرمایا اس روزون سے افضل کوئی روزہ نہین ہے عبداللہ بن عمرو فرماتے ہین کہ اگر مین یہ فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تین دن روزے ہر ماہ مین رکھ لیا کرو قبول کر لیتا تو یہ مجھے اپنے گھر بار و مال و متاع سے بھی زیادہ پیارا معلوم ہوتا ہے اور یہ فرمانا اُنکا ایام پیری مین تھا کہ جب ضعف محسوس ہوا **عن** یحیی قال الطلقت انا وعبد اللہ بن یزید حتی اتی ابا سلمۃ فاسلنا الیہ رسولا لنخرج علینا واذا عندہ باب دارہ مسجد قال فکنا فی المسجد حتی خرج الینا فقال ان شئتم ان تدخلوا وان شئتم ان تقعدوا ھھنا فقلنا لا بل نقعد ھھنا فحدثنا قال حدثنی عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما قال کنت اصوم الدھر واقرأ القرآن کل لیلۃ قال فاما ذکرت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم واما ارسل الی فاتیتہ فقال لی الم اخبر انک تصوم الدھر وتقرأ القرآن کل لیلۃ فقلت بلی یا نبی اللہ ولم ارد بذلک الا الخیر قال فان من حسبک ان تصوم من کل شھر ثلاثۃ ایام قلت یا نبی اللہ انی اطیق افضل من ذلک قال فان من حسبک ان تصوم من کل شھر ثلاثۃ ایام قلت یا نبی اللہ انی اطیق افضل من ذلک قال فان لزوجک علیک حقا ولزورک علیک حقا ولجسدک علیک حقا قال فصم صوم داود نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ کان اعبد الناس قال قلت یا نبی اللہ وما صوم داود قال کان یصوم یوما ویفطر یوما قال واقرأ القرآن فی کل شھر قال قلت یا نبی اللہ انی اطیق افضل من ذلک قال فاقرأہ فی کل عشرین قال قلت یا نبی اللہ انی اطیق افضل من ذلک قال فاقرأہ فی عشر قال قلت یا نبی اللہ فانی اطیق افضل من ذلک قال فاقرأہ فی سبع ولا تزد علی ذلک فان لزوجک علیک حقا ولزورک علیک حقا ولجسدک علیک حقا قال فشددت فشدد علی قال وقال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک لا تدری لعلک یطول

يَطُولُ بِكَ عُمُرٌ قَالَ فَصِرْتُ إِلَى الَّذِي قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ
أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ ترجمہ یحیی سے روایت ہے کہ میں اور عبداللہ بن
یزید دونو ابوسلمہ کے پاس گئے اور ایک آدمی اون کے پاس بھیجا اور وہ گھر سے نکلے اور اُن کے دروازہ پر
ایک مسجد تھی کہ جب وہ نکلے تو ہم سب مسجد میں تھے اور اونہون نے کہا کہ چاہو گھر چلے چلو یہان بیٹھو ہمنے
کہا یہین بیٹھین گے اور آپ ہم سے حدیثین بیان فرماتے اُنہون نے کہا روایت کی مجھسے عبداللہ بن عمرو
بن العاص نے اور کہا کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا تھا اور ہر شب قرآن پڑھتا تھا (یعنے ساری رات) اور کہا
کہ یا تو یہ ذکر آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یا آپ نے مجھکو بلا بھیجا غرض میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا
اور آپنے فرمایا کہ ہم کو کیا خبر نہیں لگی ہے کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات قرآن پڑھتے ہو میں نے
کہا ہان یارسول اللہ اور میں اس سے بھلائی چاہتا ہون (یعنے ریا و سمعہ مقصود نہیں) تب آپنے فرمایا تم کو اتنا
کافی ہے کہ ہر ماہ میں تین روزے رکھ لیا کرو میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ کے میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا
ہون آپنے فرمایا کہ تمہاری بی بی کا حق ہے تمپر اور تمہارے ملاقاتیون کا حق ہے اور تمہارے جسم کا بھی حق ہے
تمپر تو اس لیے تم داؤد علیہ السلام کا روزہ اختیار کرو جو نبی تھے اللہ تعالی کے اور سب لوگون سے زیادہ اللہ کی
عبادت کرنیوالے تھے اونہون نے کہا کہ میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ تعالی کے داؤد کا روزہ کیا تھا آپ نے
فرمایا کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور آپنے فرمایا کہ قرآن ہر ماہ میں ایک بار
ختم کیا کرو میں نے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون اے نبی اللہ تعالی کے تو آپ نے فرمایا کہ بیس
روز میں ختم کیا کرو میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ تعالی کے میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون آپنے
فرمایا کہ دس روز میں ختم کرو میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ کے میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون آپ
نے فرمایا کہ سات روز میں ختم کرو اور اس سے زیادہ نہ پڑھو (اسلیے کہ اس سے کم میں تدبر اور تفکر قرآن میں ممکن
نہین) اسلیے کہ تمہاری بی بی کا حق بھی ہے تمپر اور تمہارے ملاقاتیون کا حق ہے تمپر اور تمہارے بدن کا حق
ہے تمپر اور میں نے تشدد کیا سو میرے اوپر تشدد ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم نہین جانتے
شاید تمہاری عمر دراز ہو (تو ایسا ہوا) کہا عبداللہ نے کہ پھر میں اسحال کو پہنچا جسکا آپنے مجھ سے ذکر کیا تھا اور
جب میں بوڑھا ہوا تو آرزو کی میں نے کہ کاش میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لیتا

عن یحیی بن ابی کثیر بهذا الاسناد وزاد وفیه یعد قلیله من کل شهر ثلاثة ایام فان بکل حسنة عشر امثالها فذلک الدهر کله وقال فی الحدیث قلت ما صوم نبی الله داود قال نصف الدهر وکان یکثر فی الحدیث من قراءة القرآن شیئا ولم یقل وان لزورک علیک حقا ولکن قال لولدک علیک حقا ترجمہ یحیی سے اس اسناد سے بھی روایت مروی ہوئی اور اس میں تین دن کے روزوں کے بعد یہ بات زیادہ ہے کہ ہر نیکی دس گنی ہوتی ہے اور یہ ثواب میں ہمیشہ کا روزہ ہے اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ عبداللہ نے کہا میں نے عرض کی کہ داؤد نبی اللہ کا روزہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا سب دنوں کا آدھا (یعنے وہی ایک دن روزہ ایک دن افطار) اور اس روایت میں قرارت قرآن مجید کا مطلق ذکر نہیں اور ملاقاتیوں کے حق بھی مذکور نہیں اور یہ ہے کہ تمہاری بچہ کا تم پر حق ہے **عن** ابی سلمة عن عبد الله ابن عمرو بن العاص قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرإ القرآن فی کل شهر قال قلت انی اجد قوة قال فاقرأه فی عشرین لیلة قال قلت انی اجد قوة قال فاقرأه فی سبع ولا تزد علی ذلک ترجمہ ابی سلمہ نے عبداللہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن ختم کر دو ہر ماہ میں ایک بار میں نے کہا مجھ میں قوت اور ہے آپ نے فرمایا بیس دن میں میں نے کہا اور قوت ہے آپ نے فرمایا ختم کر دو سات دن میں اور اس سے زیادہ قرارت نہ کرو **فائدہ** ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ ایک شب ختم جو رمضان شریف میں مروج ہے اور حافظوں کو اور سبر تراویح ہے خلاف سنت اور درحقیقت میں بدعت ہے اور اور سپر تراویح اور حماقت ہے **عن** ابی سلمة بن عبد الرحمن عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا عبد الله لا تکن مثل فلان کان یقوم اللیل فترک قیام اللیل ترجمہ ابی سلمہ راوی ہیں کہ عبداللہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ ایسا نہ ہو کہ تم فلانے کے مثل ہو جاؤ کہ وہ شخص رات کو اٹھا کرتا تھا پھر اس نے اٹھنا چھوڑ دیا رہنے بہت جاگنے سے کہیں دب نہ جاؤ **عن** عبید الله بن عمر و بن العاص رضی الله عنهما یقول بلغ النبی صلی الله علیه وسلم انی اصوم الدهر واصلی اللیل فاما ارسل الی وامّا لقیته فقال الم اخبر انک تصوم ولا تفطر وتصلی اللیل فلا تفعل فان لعینیک حظا ولنفسک حظا ولاهلک حظا فصم وافطر وصل ونم وصم من کل عشرة ایام یوما وذلک اجر تسعة قال انی اجدنی اقوی من ذلک یا نبی الله قال فصم صیام

دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ دَاوٗدُ يَصُوْمُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ
يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ مَنْ لِي بِهٰذِهٖ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ عَطَاءٌ فَلَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ
الْأَبَدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ ترجمہ عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ میں برابر روزے رکھتا جاتا ہوں اور ساری رات نماز پڑھتا ہوں تو آپ نے کسی
کو میرے پاس بھیجا یا میں آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تم برابر روزے رکھتے ہو اور بیچ میں افطار نہیں
کرتے اور ساری رات نماز پڑھتے ہو تو ایسا مت کرو کہ اس لیے کہ تمہاری آنکھوں کا بھی کچھ حصہ ہے اور تمہاری
ذات کا بھی حصہ ہے اور تمہاری بی بی کا بھی سو تم روزہ رکھو اور افطار بھی کرو اور رات کو بھی پڑھو سو بھی ہو
اور ہر دو میں ایک روز روزہ رکھ لیا کرو کہ تمکو اس کا بھی ثواب ملے تو میں نے عرض کی کہ میں اپنے میں
اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں اے نبی اللہ تعالیٰ کے آپ نے فرمایا کہ خیر داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو میں نے کہا ان
کا روزہ کیا تھا اے نبی اللہ تعالیٰ کے آپ نے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے
اور جب دشمن کے مقابل ہوتے تو کبھی نہ بھاگتے (یعنے جہاد سے) تو عبداللہ نے کہا یہ دشمن سے نہ بھاگنا مجھ کہاں
نصیب ہو سکتا ہے اے نبی اللہ تعالیٰ کے (یعنے یہ بڑی قوت و شجاعت کی بات ہے) عطا نے کہا جو راوی
حدیث ہیں کہ پھر میں نہیں جانتا کہ ہمیشہ روزوں کا کیوں کر ذکر آیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسپر فرمایا
کہ جس نے ہمیشہ روزہ رکھے اوس نے روزہ ہی نہیں رکھا (یعنے مطلق ثواب نہ پایا) جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس
نے روزہ ہی نہ رکھا جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اوس نے روزہ ہی نہ رکھا **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ مؤلف کتاب فرماتے
ہیں کہ روایت کی مجھ سے محمد بن حاتم نے اون سے محمد بن بکر نے اون سے ابن جریج نے اس اسناد سے اور کہا
کہ ابو العباس شاعر نے مکو خبر دی مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابو العباس ابن سائب ابن فروخ اہل مکہ سے
ہیں اور ثقہ اور عدل ہیں **مترجم** کہتا ہے ابو العباس اوپر کی روایت کا راوی ہے اس لیے مسلم رحمۃ
اللہ علیہ نے اونکی توثیق فرمائی **عَنْ** حَبِيْبٍ سَمِعَ أَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو إِنَّكَ لَتَصُوْمُ
النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَهِكَتْ لَا صَامَ مَنْ صَامَ
الْأَبَدَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الشَّهْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ فَإِنِّيْ أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ
قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى ترجمہ

حبیب سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو العباس سے سنا کہ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبداللہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو اور ساری رات جاگتے ہو اور تم جب ایسا کرو گے تو انکھیں بہہ بہہ آئیں گی اور ضعیف ہو جاؤ گے اور جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے تو روزہ ہی نہیں رکھا اور ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھنا گویا پورے ماہ کا روزہ رکھنا ہے (یعنے ثواب کی راہ سے) تو میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا اچھا صوم داؤدی رکھا کرو اور وہ یہ ہے کہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار کرتے تھے اور پیٹھ کبھی جب دشمن کے آگے ہوتے تو کبھی نہ بھاگتے (یعنے اتنی قوت پر بھی ہمیشہ روزہ نہ رکھتے تھے جیسے تمنے اختیار کیا ہے) **عَنْ** حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ نَفِهَتِ النَّفْسُ

ترجمہ حبیب سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ تمہاری جان تھک جاوے گی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قَالَ إِنِّي أَفْعَلُ ذٰلِكَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ لِعَيْنِكَ حَقٌّ وَلِنَفْسِكَ حَقٌّ وَلِأَهْلِكَ حَقٌّ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ

ترجمہ عبداللہ سے کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مجھے خبر نہیں ملی کہ تم رات بھر جاگتے ہو اور ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے ہو میں نے عرض کی کہ ہاں میں ایسا کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں بہہ بہہ آویں گی اور جان تھک جاوے گی اور تمہاری آنکھ کا بھی آخر کچھ حق ہے اور تمہاری جان کا بھی حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا بھی سو تم جاگو بھی سو بھی روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا

ترجمہ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب روزوں سے زیادہ پیارا روزہ اللہ کو داؤد علیہ السلام کا ہے اور سب سے زیادہ پیاری اللہ کو داؤد علیہ السلام کی نماز ہے (یعنے رات کی) کہ وہ سوتے تھے آدھی رات تک اور جاگتے تھے تہائی حصہ اور پھر سو جاتے تھے (یعنے تہجد پڑھ کر) چھٹے حصہ میں رات کے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَكَانَ يَصُومُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ وَكَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ

اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ شَطْرَ لَيْلِهِ فَذَكَرَ اخْرَهُ فَيَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ اَعَمْرٌو
اَنْ اَرَى كَانَ يَقُولُ يَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ قَالَ نَعَمْ ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ روزوں میں پیارا روزہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ وہ آدھی زمانہ
میں روزہ رکھتے تھے اور سب سے زیادہ پیاری نماز انکی نماز ہے کہ وہ آدھی رات تک پہلے سو جاتے تھے اور
پھر اٹھتے تھے اور اخیر میں پھر سو جاتے تھے اور آدھی رات کے بعد جو اٹھتے تو ثلث شب تک نماز پڑھتے
(ابن جریج راوی نے کہا) کہ میں نے پوچھا عمرو بن دینار سے (یہ ان کے شیخ ہیں اس روایت میں) کہ
کیا عمرو بن اوس نے یہ کہا کہ پھر جاگتے تھے اور نماز پڑھتے تھے تہائی رات تک آدھی رات کے بعد تو انہوں نے
کہا کہ ہاں عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيكَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَاَلْقَيْتُ
لَهُ وِسَادَةً مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْاَرْضِ فَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ
اَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
قَالَ اَحَدَ عَشَرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ
دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَاِفْطَارُ يَوْمٍ ترجمہ ابوقلابہ نے کہا مجھے خبر دی ابوالملیح نے کہ
میں داخل ہوا تمہارے باپ کے ساتھ عبداللہ بن عمر کے پاس اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے میرے روزوں کا ذکر ہوا کہ آپ میرے پاس تشریف لائے اور میں آپ کے لیے
ایک تکیہ ڈالے کہ وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کا کھوجا بھرا ہوا تھا پھر آپ زمین پر بیٹھ گئے
اور وہ تکیہ میرے اور آپ کے بیچ میں ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کیا تم کو تین روزے ہر مہینہ میں کافی نہیں میں نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ (یعنے میں اس سے زیادہ قوی ہوں) پھر آپ نے فرمایا پانچ سہی میں نے عرض کیا یا
رسول اللہ آپ نے فرمایا سات میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نو میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا گیارہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا داؤد کے روزے کے برابر کوئی روزہ نہیں کہ وہ آدھے
ایام روزہ رکھتے تھے اس طرح کہ ایک دن روزہ ہوتا ایک دن افطار ہوتا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّي اُطِيقُ اَكْثَرَ

مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ صَوْمَ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا ترجمہ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور تم کو دوسرے دنوں کا بھی ثواب ہے تو عبداللہ نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ دو دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا بھی ثواب ہے انہوں نے پھر کہا کہ میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تین دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا ثواب ہے اور انہوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ چار دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا بھی ثواب ہے انہوں نے عرض کی میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا سب دنوں سے افضل روزہ اور روزہ اللہ کے نزدیک صوم داؤد علیہ السلام ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے ہے اور ایک دن افطار کرتے تھے **عن** عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبداللہ بن عمرو بلغنی انک تصوم النہار وتقوم اللیل فلا تفعل فان لجسدک علیک حظا ولعینک علیک حظا وان لزوجک علیک حظا وان لزورک علیک حظا انک لعل ان یطول بک عمر صم من کل شہر ثلاثۃ ایام فذلک صوم الدہر فلت یا رسول اللہ انی اقوی من ذلک قال فصم صوم داؤد علیہ السلام یوما وافطر یوما فانک یقول یلیتنی اخذت بالرخصۃ ترجمہ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو دن کو اور ساری رات جاگتے ہو سو ایسا نہ کرو اس لیے کہ تمہارے بدن کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا حصہ ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حصہ ہے تم روزہ رکھو اور افطار کرو اور روزہ رکھو تین دن ہر ماہ میں سو یہی ہمیشہ کا روزہ ہے (یعنے ثواب کی رو سے) میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے قوت اس سے زیادہ ہے اور روزہ رکھو تم داؤد علیہ السلام کا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو تو عبداللہ آخر عمر میں کہتے تھے کہ کاش میں رخصت قبول کرتا تو خوب ہوتا **ف** ان سب روایتوں سے عبداللہ بن عمرو کے کئی امور ثابت ہوئے اول رفق اور نرمی اور شفقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنی امت پر عموماً اور ارشاد انکی صلاح وخیر کا اور تعلیم وتلقین آپ کی ان کے آرام ورحمت کے لیے اور کمال اہتمام جناب رسالت مآب کا اس باب میں اور روکنا نہایت تعمق اور استغراق سے عبادات شاقہ میں کہ وہ مانع ہو جاتا ہے ادائے حقوق آخر سے اور سنت ہمیشہ متوسط ہے

ہے جیسے ایمان و اسلام سب ادیان مین متوسط ہے اور یہ جو فرمایا آپ نے کہ فلان شخص کی مثل نہ ہو کہ وہ رات کو جاگتا تہا پہر جاگنا چہوڑ دیا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے مذمت کی ہے ان لوگون کی جو عبادات شاقہ کرتے ہین اور پہر اُس سے بیزار ہوکر چہوڑ دیتے ہین جیسے فرمایا وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا دوسری یہ کہ ان روایتون مین صوم الدہر کی نہی وارد ہوئی اور ظاہریہ کا مذہب یہی ہے کہ صوم دہر ممنوع ہے بلحاظ انہی روایتون کے اور جمہور کے نزدیک اگر ایام منہی عنہ مین یعنے عیدین مین اور ایام تشریق مین روزہ نہ رکہے تو روا ہے اور مذہب شافعی کا یہ ہے کہ اگر سب دن روزہ رکہے سوا ان پانچ دن کے تو کراہت نہین ہے بلکہ مستحب ہے مگر شرط یہ ہے کہ اور حقوق مین کمی نہ ہو اور اگر اور حقوق معاش وغیرہ مین کمی ہو تو مکروہ ہے اور ان کے دلیل حدیث حمزہ بن عمر ہے کہ انہون نے عرض کی کہ یارسول اللہ مین ہمیشہ روزے رکہتا ہون تو کیا سفر مین بہی رکہون آپنے فرمایا کہ چاہو تو رکہو اور اسکو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے غرض یہ کہ اگر یہ مکروہ ہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیتے علی الخصوص سفر مین اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بہی مروی ہے کہ وہ برابر روزے رکہتے تہے یعنے عمر خطاب کے صاحبزادے اور ایسے ہی ابوطلحہ اور حضرت عائشہ اور اکثر سلف سے مروی ہے اور یہ جو حدیث مین وارد ہوا ہے کہ آپنے فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکہے اوس نے روزہ ہی نہین رکہا اس کے بہت جواب دیے ہین اول یہ کہ مراد اس سے وہی شخص ہے جو ان پانچ دنون مین بہی روزہ رکہے اور یہ جواب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ مراد اُس سے وہ شخص ہے جس سے اور حقوق واجبہ مین خلل واقع ہووے اور مسلم نے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص بہی آخر عمر مین نادم ہوئے اور ضعف انکو بہی لاحق ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا تہا کہ انکو ضعف ہوجاوے پس نہی اوسی کے ساتہہ خاص ہے جسکو ضعف ہوجاوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہی کہ یہ تم سے نہین ہوسکیگا اس مین اشارہ تہا اون کے عجز کی طرف باقی رہا ساری رات نماز پڑہنا اوس کو نووی نے علی الاطلاق مکروہ لکہا ہے اور اسکو علماء رضی اللہ عنہم نے مکروہ لکہا ہے اسلیے کہ ساری رات جاگنے مین ضرر یقینی ہے بخلاف روزے کے اور جو رات بہر جاگے گا تو خواہ نخواہ دن کو سویگا اور اس مین اور حقوق کا اتلاف ضرور ہوگا اور اگر دن کو بہی مطلق نہ سویا تو موت یقینی ہے اور ان احادیث مین تصریح ہے کہ صوم داؤد علیہ السلام افضل صیام ہے اور یہی مذہب ہے متولی کا جو اصحاب شافعی مین سے ہین کہ اُن کے نزدیک دائما روزے سے صوم داؤدی افضل ہے اور بعضون نے علی الدوام روزے کو افضل کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ دو تین خاص ہین عبداللہ

بن عمرو بن العاص کے واسطے مگر احادیث سے قول اول کہ ترجیح معلوم ہوتی ہے یعنی صوم داؤدی افضل صیام ہے
اور قرارت ختم قرآن مین صحابہ مختلف تھے بعض ایک ماہ مین ختم کرتے بعض بیس روز مین بعض دس روز مین بعض
سات دن مین بعض تین دن مین بعض ایک رات ایک دن مین بعض ہر رات مین بعض ایک رات ایک دن مین
تین ختم فرماتے اور ان کے نامون کی تفصیل نووی نے بخوبی کی ہے اپنی کتاب اذکار النووی مین اور مذہب
مختار یہ ہے کہ جسپر دوام ہو سکے وہ اولی ہے اور جسقدر مین نشاط باقی رہی اور دل بیزار نہ ہوا اور اگر اس
کے ساتھ زیادہ قرارت بھی ہو تو نور علی نور ہے اور عبداللہ بن عمرو نے جو قبول کی آرزو رخصت کی اس سے
معلوم ہوا کہ عمدہ عبادت وہی ہے جسپر ساری عمر قیام ہو سکے اور یہی منطوق ہے احادیث صحیحہ کا اور یہہ
جو فرمایا کہ تیری اولاد کا حق ہے تجھپر اس سے معلوم ہوا کہ باپ کو تعلیم اولاد کی ضرور ہے اگر باپ نہ ہو تو مان
کو تعلیم دینی ضرور ہے اور انکو اس تعلیم مین اجر ہے **باب** استحباب صیام ثلثة ایام من کل
شهر و صوم یوم عرفة و عاشوراء و الاثنین و الخمیس ہر ماہ مین تین روزے اور عرفہ کے روزے
اور عاشورے کے روزے اور پیر اور جمعرات کے روزے کی فضیلت کا بیان **عن** معاذة العدویة انها
سالت عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم اکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم
من کل شهر ثلاثة ایام قالت نعم فقلت من ای ایام الشهر کان یصوم قالت لم یکن یبالی
من ای ایام الشهر یصوم **ترجمہ** معاذہ عدویہ نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ مین تین روزے رکھتے تھے انہون نے فرمایا کہ ہان پھر پوچھا کن دنون مین انہون نے فرمایا
کچھ پرواہ نہ کرتے تھے کہ دنون مین بھی رکھہ لیتے تھے **ف** اس سے مستحب ہونا ہر ماہ مین تین روزون
کا ثابت ہوا **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالی عنهما ان النبی صلی الله علیه وسلم
قال له او قال لرجل و هو یسمع یا فلان اصمت من سرة هذا الشهر قال لا قال فاذا
افطرت فصم یومین **عمران** نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا یا اور کسی سے فرمایا اور
یہہ سنتے تھے غرض آپنے فرمایا کہ اے فلانے تونے اس ماہ کے پیر مین روزے رکھے انہون نے کہا نہین آپ
نے فرمایا پھر جب تم افطار کرو تو دو روزے اور روزہ رکھو **عن** ابی قتادة ان رجلا اتی النبی صلی الله
علیه وسلم فقال کیف تصوم فغضب رسول الله صلی الله علیه وسلم من قوله فلما
رای عمر غضبه قال رضینا بالله ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا نعوذ بالله من غضب الله

وغضب رسوله فجعل عمر يردد هذا الكلام حتى سكن غضبه فقال عمر يا رسول الله
كيف من يصوم الدهر كله قال لا صام ولا افطر او قال لم يصم ولم يفطر قال كيف
من يصوم يومين ويفطر يوما قال ويطيق ذلك احد قال كيف من يصوم يوما و
يفطر يوما قال ذاك صوم داود عليه السلام قال كيف من يصوم يوما ويفطر يومين
قال وددت اني طوقت ذلك ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث من كل
شهر ورمضان الى رمضان فهذا صيام الدهر كله وصيام يوم عرفة احتسب على الله ان
يكفر السنة التي قبله والسنة التي بعده وصيام يوم عاشوراء احتسب على الله
ان يكفر السنة التي قبله ۔ ترجمہ ابو قتادہ نے روایت کی کہ ایک شخص نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آکر عرض کی کہ آپ کیونکر روزہ رکھتے ہیں (یہ سنکر آپ غضبناک ہو گئے (یعنے اس لیے کہ یہ سوال نامناسب
تھا اسکو لازم تھا کہ یوں پوچھتا کہ میں روزہ کیونکر رکھوں) پھر جب حضرت عمر نے آپ کا غصہ دیکھا تو عرض
کرنے لگے میں راضی ہوا اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے نبی ہونے
پر اور پناہ مانگتا ہوں ہم اللہ کے غصہ سے اللہ کے ساتھ اور اسکے رسول کے غصہ سے غرض حضرت عمر بار
بار ان کلمات کو کہتے رہے یہانتک کہ آپکا غصہ تھم گیا پھر حضرت عمر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ
کے جو ہمیشہ روزہ رکھے وہ کیسا ہے آپ نے فرمایا نہ اسنے روزہ رکھا نہ افطار کیا پھر کہا جو دو دن روزہ
رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا آپنے فرمایا ایسی طاقت کسکو ہے (یعنی اگر طاقت ہو تو ایسا
ہے) پھر کہا جو ایک دن روزہ رکھے ایکدن افطار کرے آپ نے فرمایا یہہ روزہ ہے داؤد علیہ السلام کا
پھر کہا جو ایکدن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے آپنے فرمایا میں آرزو رکھتا ہوں کہ مجھے اتنی طاقت ہو۔
(یہ بھی بہت خوب ہے اگر خانت ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین روزے ہر ماہ میں اور
رمضان کے روزے ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان کے یہ ہمیشہ کا روزہ ہے (یعنے ثواب میں) اور عرفہ کے
دن کا روزہ ایسا ہے کہ میں امیدوار ہوں اللہ پاک سے کہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہوں کا کفارہ
ہو جاوے ف اس حدیث عرفہ اور عاشورہ کے روزے کی فضیلت معلوم ہوئی اور ہر ماہ میں تین
روزے رکھنے سے معلوم ہوا کہ سال بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے عن ابی قتادۃ الانصاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن صومہ قال فغضب

فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ
بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ ... وَسُوْلًا وَبِبَیْعَتِنَا بَیْعَۃً قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صِیَامِ الدَّھْرِ فَقَالَ لَا
صَامَ وَلَا اَفْطَرَ وَمَا صَامَ وَمَا اَفْطَرَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صِیَامِ یَوْمَیْنِ وَاِفْطَارِ یَوْمٍ قَالَ وَمَنْ یُّطِیْقُ
ذٰلِکَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ یَوْمٍ وَاِفْطَارِ یَوْمَیْنِ قَالَ لَیْتَ اَنَّ اللّٰہَ قَوَّانَا لِذٰلِکَ قَالَ وَسُئِلَ
عَنْ صَوْمِ یَوْمٍ وَاِفْطَارِ یَوْمٍ قَالَ ذَاکَ صَوْمُ اَخِیْ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ
الْاِثْنَیْنِ قَالَ ذَاکَ یَوْمٌ وُلِدْتُّ فِیْہِ وَیَوْمٌ بُعِثْتُ اَوْ اُنْزِلَ عَلَیَّ فِیْہِ قَالَ فَقَالَ صَوْمُ ثَلٰثَۃٍ
مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ صَوْمُ الدَّھْرِ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَۃَ قَالَ
یُکَفِّرُ السَّنَۃَ الْمَاضِیَۃَ وَالْبَاقِیَۃَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ یُکَفِّرُ السَّنَۃَ
الْمَاضِیَۃَ وَفِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ فِیْ رِوَایَۃِ شُعْبَۃَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ
فَسَکَتْنَا عَنْ ذِکْرِ الْخَمِیْسِ لِمَا نُرَاہُ وَھِمَا ثُمَّ حَمِدَ ابوقتادہ سو وہی مضمون مروی ہو کہ آپ سے کسی نے
آپکے روزون کو پوچھا اور آپ غصہ ہوئے پھر حضرت عمر نے وہی عرض کیا جو اوپر مذکور ہوا اور اس مین اتنا زیادہ
ہے کہ راضی ہوئے ہم اپنی بیعت سے کہ وہی بیعت ہے اور سوال ہوا صیام الدہر کا تو آپنے فرمایا نہ اوس نے روزہ
رکھا نہ افطار کیا پھر سوال ہوا دو روز روزہ اور ایک روز افطار سے تو آپنے فرمایا اوسکی طاقت کسے ہے پھر
سوال ہوا ایک دن افطار اور دو دن روزہ سے تو آپ نے فرمایا کاشکے اللہ تعالی ہم کو ایسی قوت دیوے اور سوال
ہوا ایک دن افطار اور ایک دن روزے سے تو فرمایا یہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور سوال ہوا
دوشنبہ کے روزے کا تو فرمایا مین اسمین پیدا ہوا ہون اور اسمین نبی ہوا ہون یا فرمایا اوسمین مجھ پر
وحی اوتری ہے اور فرمایا رمضان کے روزے اور ہر ماہ مین تین روزے یہ صوم الدہر ہے اور عرفہ کے روزہ
کو پوچھا تو فرمایا کہ ایک سال گذرا ہوا اور ایک سال آگے آنیوالے کا کفارہ ہے اور عاشورے کے روز کو پوچھا تو
فرمایا ایک سال گذرے ہوے کا کفارہ ہے مسلم نے فرمایا اسحدیث مین شعبہ کی روایت مین کہ پوچھا آپ
سے دوشنبہ اور پنجشنبہ کے روز کو تو ہمنے پنجشنبہ کا ذکر نہین کیا اسلیے کہ اس مین وہم ہے **ف**
اس روایت مین مسلم نے فرمایا کہ ہم نے پنجشنبہ کے ذکر کو وہم سمجھا اس لیے ذکر نہین کیا وجہ اسکی یہ ہے کہ دو
شنبہ کے سوال مین اگر پنجشنبہ کا بھی ذکر ہو تو آگے جو مذکور ہوتا ہے کہ مین اسمین پیدا ہوا اوسی دن نبی ہوا
اسکو ربط نہین رہتا اس لیے کہ یہ سب دوشنبہ ہی کو ہوا ہے اور قاضی عیاض نے فرمایا کہ ممکن ہے کہ

روایت شعبہ کی صحیح ہوا اور پنجشنبہ کا ذکر بھی اوس مین ہو بگر ولادت آپ کی دوشنبہ ہی سے متعلق ہوا در کفارہ گناہون کا جو حدیث شریف مین مذکور ہے مراد اس سے گناہان صغیرہ نہین ہین تو کبیرہ مین بھی کچھ تخفیف ہوتی ہے اور اگر کبیرہ صغیرہ دونون نہین ہین تو عبادات سے رفع درجات ہوتے ہین اور تین روزے جو مذکور ہوئے ہر ماہ مین انکو ایام بیض کہتے ہین اور ایک جماعت صحابہ و تابعین سے مروی ہے کہ ایام بیض تیرہ ہین چودہ پندرہ ہین ہین کہ اوہی ہین حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابو ذر ہین اور بعضون نے آخر ماہ کہین ہین اور بعضون نے تین دن اول کے کہین ہین اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اور بعض اور علمار نے اختیار کیا ہے کہ ایک ماہ مین ہفتہ اور یک شنبہ اور دوشنبہ کو روزہ رکھے اور دوسرے مین سہ شنبہ اور چار شنبہ اور پنجشنبہ کو رکھے غرض اسیطرح اور بھی اقوال ہین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک یہ تھی کہ ان کے لیے کوئی دن مقرر نہ فرماتے تھے جیسا اوپر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہو چکا ہے

عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ شعبہ سے بھی روایت اس سند سے مروی ہوئی ہے **عَنْ** غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ فِيهِ الْاِثْنَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَمِيسَ ترجمہ غیلان نے بھی روایت اس اسناد سے بیان فرمائی مگر اوس مین دوشنبہ کے بعد پنجشنبہ کا ذکر نہین ہے **عَنْ** اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ ابو قتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا دوشنبہ کے روز کیونکر تو آپ نے فرمایا مین اسمین پیدا ہوا ہون اور اسمین مجھپر وحی اوتری ہے **بَابُ** صَوْمِ شَهْرِ شَعْبَانَ شعبان کے روزون کا بیان **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَوْ لِاٰخَرَ اَصُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ اِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ ترجمہ عمران نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ تم نے شعبان کے اول مین کچھ روزے رکھے اونہون نے کہا نہین آپنے فرمایا جب تم افطار کرو تو دو روز روزہ رکھو **فَائِدَہ** سَرَر کے معنی اوزاعی اور ابو عبید اور جمہور علمار نے آخر ماہ کہین ہین اس لیے کہ وہ استسرار سے مشتق ہے اور استسرار چھپانا ہے اور اون دنون مین قمر چھپ جاتا ہے اور بعضون کا قول ہے کہ مراد اس سے مہینہ کا بیچ ہے اور ابو داؤد نے اوزاعی سے نقل کیا کہ مراد اس سے اول ماہ ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جس کو عادت ہو آخر ماہ مین روزے رکھنے کی وہ

گناہان صغیرہ مین اور کفارہ

رمضان کے قبل رکھ سکتا ہے اور جسکو عادت نہ ہو اسکو ایک دو بیچکی رمضان سے روزہ منع ہے عَنْ عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل ھل صمت من سرر ھذا الشھر شیئا قال لا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا افطرت من رمضان فصم یومین مکانہ ترجمہ عمران بن حصین نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ تم نے اس مہینے کے آخر میں روزے رکھے (مہینے شعبان میں) اس نے کہا نہیں آپنے فرمایا جب تم رمضان کے روزوں سے فارغ ہو تو دو روزے رکھ لو اس کے عوض میں عَنْ عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل ھل صمت من سرر ھذا الشھر یعنی شعبان شیئا قال لا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا افطرت من رمضان فصم یوما او یومین شعبۃ الذی شک فیہ قال واظنہ قال یومین ترجمہ عمران ہی کی مضمون مروی ہے صرف اتنا فرق ہے کہ فرمایا آپنے کہ بعد رمضان کے ایک یا دو روزے رکھ لو اور یہ شبہ شعبہ کا ہے عَنْ عبد اللہ بن ھانی ابن اخی مطرف فی ھذا الاسناد بمثلہ ترجمہ عبداللہ سے اس اسناد سے وہی مضمون مروی ہے

باب فضل صوم المحرم محرم کے روزے کی فضیلت عَنْ ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شھر اللہ المحرم وافضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ صلوٰۃ اللیل ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل سب روزوں میں رمضان کے بعد محرم کے روزے ہیں جو اللہ کا مہینہ ہے اور بعد نماز فرض کے تہجد کی نماز ہے ف اس سے محرم کے روزوں کی تہجد کی فضیلت ثابت ہوئی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رات کے نفل دن کے نفل سے افضل ہیں اور اسپر اتفاق ہے علماء کا عَنْ ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرفعہ قال سئل ای الصلوٰۃ افضل بعد المکتوبۃ وای الصیام افضل بعد شھر رمضان قال افضل الصلوٰۃ بعد الصلوٰۃ المکتوبۃ الصلوٰۃ فی جوف اللیل وافضل الصیام بعد شھر رمضان صیام شھر اللہ المحرم ترجمہ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ بعد فرض نماز کے کون سی نماز افضل ہے اور بعد ماہ رمضان کے کون سے روزے افضل ہیں تو آپنے فرمایا نماز رات کی اور روزے محرم کے عَنْ عبد الملک بن عمیر بھذا الاسناد فذکر الصیام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ عبدالملک سے اس اسناد سے وہی روایت

مروی ہوئی **باب** استحباب صوم ستۃ ایام من شوال اتباعا لرمضان ستہ شوال
کے روزون کی فضلیت **عن** ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ انہ حدثہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان
کصیام الدہر ابو ایوب انصاری سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے
رکھی رمضان کے اور اسکے ساتھ ملا دی چھ روزے شوال کے تو اوسکو ہمیشہ کے روزون کا ثواب ہوگا
عن ابی ایوب الانصاری قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول بمثل ابی ایوب اسی سند سے یہی حدیث مروی ہی **عن** عمر
بن ثابت قال سمعت ابا ایوب یقول قال رسول اللہ صلعم بمثل وہی روایت ہی **قا** اس روایت سے استحباب ان روزون کا ثابت
ہوا اور یہی مذہب ہی امام شافعی اور احمد اور داؤد اور انکے موافقین کا اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ مکروہ ہین اور مالک
نے موطا مین کہا ہے کہ مین نے کسی اہل علم کو نہین دیکھا کہ وہ یہ روزے رکھتا ہو اور یہ روایتین انپر حجت
ہین اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کسی کا قول نہین سنا جاتا اور شمس کے آگے چراغ جلانا
حماقت ہی **باب** فضل لیلۃ القدر وبیان محلہا **فضیلت** شبقدر اور اوسکی تعیین
کا ذکر **عن** ابن عمر ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اروا لیلۃ القدر
فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارا رؤیاکم
قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریہا فلیتحرہا فی السبع الاواخر
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ چند اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دکھلایا گیا کہ شب
قدر ہفتہ آخر مین (یعنے رمضان کے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا خواب مین دیکھنا
ہون کہ موافق و مطابق ہوا آخر رمضان کی سات تاریخون کے پھر جو اس شب کا تلاش کرنے والا ہو وہ انہی
راتون مین تلاش کرے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تحروا لیلۃ
القدر فی السبع الاواخر **عبد اللہ** نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا
آپ نے تلاش کرو شبقدر کو سات راتون مین اخیر کے **عن** سالم عن ابیہ قال رای رجل
ان لیلۃ القدر لیلۃ سبع وعشرین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اری رؤیاکم
فی العشر الاواخر فاطلبوہا فی الوتر منہا **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک
شخص نے شبقدر کو ستائیسوین شب کو دیکھا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون کہ خواب

تمہارا اخیر وہی میں واقعہ ہوا ہے تو اس کو طاق راتوں میں اخیر وہی کے تلاش کرو **عن** سالم
عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیلۃ القدر ان ناسا منکم
قد اروا انہا فی السبع الاول واری ناس منکم انہا فی السبع الغوابر فالتمسوہا فی العشر
الغوابر **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے سنا کہ انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرماتے تھے کہ چند لوگوں نے تم میں سے شب قدر کو سات تاریخوں میں اول کے دیکھا ہے یعنی خواب میں اور
چند لوگوں نے سات تاریخوں میں آخر کے دیکھا ہے سو تم اخیر کے دس تاریخوں میں ڈھونڈو **عن**
ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوہا فی العشر الاواخر یعنی لیلۃ
القدر فان ضعف احدکم او عجز فلا یغلبن علی السبع البواقی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر فرماتے
تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو شب قدر کو اخیر دس میں پھر اگر کوئی بوڑھا ہو کر
یا عاجز ہو جاوے تو سات راتوں میں اخیر کے سستی نہ کرے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من کان ملتمسہا فلیلتمسہا فی العشر الاواخر
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کے ڈھونڈنے والے کو اخیر
دس تاریخوں میں ڈھونڈھنا چاہیے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحینوا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر او قال فی التسع الاواخر
ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو شب قدر کو اخیر دس میں یا
فرمایا اخیر ہفتہ میں **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اریت لیلۃ القدر ثم ایقظنی بعض اہلی فنسیتہا فالتمسوہا فی العشر الغوابر
وقال حرملۃ فنسیتہا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی کہ آپ نے فرمایا مجھے خواب میں شب قدر دکھائی دی پھر مجھے کسی میرے گھر والے نے جگا دیا سو میں اس
کو بھلا دیا گیا اور حرملہ کی روایت میں ہے کہ میں اسکو بھول گیا **عن** ابی سعید الخدری قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاور فی العشر التی فی وسط الشہر فاذا کان من
حین تمضی عشرون لیلۃ ویستقبل احدی وعشرین یرجع الی مسکنہ ورجع من کان
یجاور معہ ثم انہ اقام فی شہر جاور فیہ تلک اللیلۃ التی کان یرجع فیہا فخطب الناس

فَأَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ
أُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ هٰذِهِ
اللَّيْلَةَ فَأُنْسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَ
طِينٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مُطِرْنَا لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُبْتَلٌّ طِينًا وَمَاءً

ترجمہ ابو سعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے ہر مہینے کے بیچ کے دہے میں (یعنے
رمضان کے) پھر جب بیس راتیں گذر جاتی تھیں رمضان کی اور اکیسویں آنیکو ہوتی تھی تو اپنے گھر لوٹ آتے
تھے اور جو آپکے ساتھ معتکف ہوتے تھے وہ بھی لوٹ آتے تھے پھر ایک ماہ میں اسیطرح اعتکاف کیا اور
جس رات میں گھر آنے کو تھے خطبہ پڑھا اور لوگوں کو حکم کیا جو منظور الٰہی تھا پھر فرمایا کہ میں اس عشرے میں
اعتکاف کرتا تھا پھر مجھے مناسب معلوم ہوا کہ میں اس عشرہ اخیر میں بھی اعتکاف کروں سو جو میرے ساتھ
اعتکاف کرنے والا ہو وہ رات کو اپنے معتکف ہی میں رہے (اور گھر نہ جاوے) اور میں نے خواب
میں اس شب قدر کو دیکھا مگر بھلا دیا گیا سو اسی اخیر کی دس راتوں میں ڈھونڈھو ہر طاق رات میں اور میں اپنے
کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ سجدہ کر رہا ہوں پانی اور کیچڑ میں (یعنے اُس رات کی آخر میں ایسا ہوگا یہ بات خواب
کی آپ کو یاد رہی) پھر ابو سعید خدری نے کہا کہ اکیسویں شب کو ہم پر مینہ برسا اور مسجد حضرت کی مصلی کی
جگہ پر ٹپکی اور میں نے آپ کو دیکھا جب آپنے صبح کی نماز سے سلام پھیرا کہ آپ کے مبارک منہ میں کیچڑ
اور پانی بھرا ہوا تھا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصلی کو مسنون ہے کہ اپنی پیشانی نماز کے اندر
نہ پونچھے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ
فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ قَالَ وَجَلَسْنَا مُسْتَلْمًا طِينًا وَمَاءً ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
اس سند سے وہی روایت مروی ہوئی مگر اس میں یہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ جس نے ہمارے ساتھ اعتکاف کیا
ہے وہ ثابت رہے اپنے معتکف میں اور آخر میں کہا کہ پیشانی میں آپ کے کیچڑ اور پانی بھرا ہوا
تھا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ

عَلٰی سُدَّتِہَا حَصِیْرٌ قَالَ فَاَخَذَ الْحَصِیْرَ بِیَدِہٖ فَنَحَّاہَا فِیْ نَاحِیَۃِ الْقُبَّۃِ ثُمَّ اَطْلَعَ رَأْسَہٗ فَکَلَّمَ
النَّاسَ فَدَنَوْا مِنْہُ فَقَالَ اِنِّیْ اعْتَکَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ ثُمَّ اعْتَکَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِیْتُ فَقِیْلَ لِیْ
اِنَّھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یَّعْتَکِفَ فَلْیَعْتَکِفْ فَاعْتَکَفَ النَّاسُ مَعَہٗ قَالَ وَاِنِّیْ اُرِیْتُھَا لَیْلَۃَ وِتْرٍ وَّاَنِّیْ
اَرَانِیْ اَسْجُدُ صَبِیْحَتَھَا فِیْ طِیْنٍ وَّمَاءٍ فَاَصْبَحَ مِنْ لَیْلَۃِ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ وَقَدْ قَامَ اِلَی الصُّبْحِ فَمَطَرَتِ
السَّمَآءُ فَوَکَفَ الْمَسْجِدُ فَاَبْصَرْتُ الطِّیْنَ وَالْمَآءَ فَخَرَجَ حِیْنَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَجَبِیْنُہٗ
وَرَوْثَۃُ اَنْفِہٖ فِیْھِمَا الطِّیْنُ وَالْمَآءُ وَاِذَا ھِیَ لَیْلَۃُ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ رحمہ
ابو سعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف فرمایا عشرہ اول مین رمضان کے پھر
اعتکاف فرمایا عشرہ اوسط مین ایک ترکی قبہ مین (اس سے کفار کی چیزون کا استعمال روا ہوا) کہ اوس کے دروازہ
پر ایک حصیر لٹکا ہوا تھا (پردہ کے لیے) تو آپ نے وہ حصیر اپنے ہاتھ سے ہٹایا اور ایک کونے مین قبہ کے
کر دیا پھر اپنا سر نکالا اور لوگون سے باتین کین اور وہ آپ کے نزدیک آگئے تب آپنے فرمایا کہ مین عشرہ اول کا
اعتکاف کرتا تھا اور اس رات کو ڈھونڈھتا تھا پھر مین نے عشرہ اوسط کا اعتکاف کیا پھر میری پاس کوئی
آیا (یعنے فرشتہ) اور مجھ سے کہا گیا کہ وہ عشرہ اخیر مین ہے پھر جو چاہے تم مین سے وہ پھر اعتکاف کرے
یعنے عشرہ اخیر مین ہی معتکف رہے پھر لوگ معتکف رہے اور فرمایا آپ نے مجھے دکھایا گیا کہ وہ طاق راتون
مین ہے اور مین اوسکی صبح کو پانی اور مٹی مین سجدہ کر رہا ہون پھر آپ کو حسب اکیسوین شب کی صبح ہوئی اور
اس رات آپ صبح تک نماز پڑھتے رہے اور رات کو مینہ برسا اور مسجد ٹپکی پھر مین نے دیکھا مٹی اور پانی
کو پھر جب صبح کی نماز پڑھ کر نکلے تو آپ کی پیشانی اور ناک کے بانسہ پر مٹی اور پانی کا نشان تھا اور وہ رات
اکیسوین تھی اور عشرہ اخیر کی رات تھی **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ قُلْتُ اَیُّ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَاَتَیْتُ اَبَا
سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ وَکَانَ لِیْ صَدِیْقًا فَقُلْتُ اَلَا تَخْرُجُ بِنَا اِلَی النَّخْلِ نَتَحَدَّثْ فَخَرَجَ وَعَلَیْہِ خَمِیْصَۃٌ
فَقُلْتُ لَہٗ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ اَیَّ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ
اِعْتَکَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِیْحَۃَ
عِشْرِیْنَ فَخَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اُتِیْتُ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ وَاِنِّیْ نُسِّیْتُھَا
اَوْ نُسِیْتُھَا فَالْتَمِسُوْھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ کُلِّ وِتْرٍ وَاِنِّیْ رَاَیْتُ اَنِّیْ اَسْجُدُ فِیْ مَآءٍ وَّ
طِیْنٍ فَمَنْ کَانَ اعْتَکَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلْیَرْجِعْ

قال فرجعنا وما نرى في السماء قزعة قال وجاءت سحابة فمطرنا حتى سال سقف المسجد
وكان من جريد النخل فاقيمت الصلوة فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد في
الماء والطين قال حتى رأيت اثر الطين في جبهته ابو سلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہمنے
آپسمین ذکر کیا شبقدر کا تو مین ابو سعید خدری کے پاس آیا اور وہ میرے دوست تہے اور مین نے اون سے
کہا کہ تم ہمارے ساتھہ کہجور کے باغ مین نہین چلتے اور وہ ایک چادر اوڑہے ہوئے نکلے اور مین نے کہا آپ
نے کچہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے ہون شبقدر کا انہون نے کہا ہان ہمنے
اعتکاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ بیچ کے عشرہ مین رمضان کے اور ہم بیسوین کی صبح
کو نکلے (یعنے اعتکاف سے) پہر خطبہ پڑہا ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ مجہکو دکہائی دی
شبقدر اور مین اسے بہول گیا یا فرمایا بہولا دیا گیا سو تم اسکو اخیر کی دس راتون مین طاق راتون مین
ڈہونڈو اور فرمایا کہ مین اپنے آپکو دیکہتا ہون کہ پانی اور مٹی مین سجدہ کر رہا ہون پہر جسنے اعتکاف
کیا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تو وہ پہر جاوے یعنے اپنے معتکف مین اور ہم لوگ پہر معتکف
مین آگئے اور ہم آسمان مین کوئی بدلی کا ٹکڑا تک نہین دیکہتے تہے کہ اتنے مین ابر آیا اور ہمپر مینہ برسا
یہان تک کہ مسجد کی چہت بہنے لگی اور کہجور کی ڈالیون سے ٹپکتی ہوئی تہی اور نماز صبح کی تکبیر ہوئی اور مین نے
آپ کو دیکہا کہ سجدہ کرتے ہین پانی اور کیچڑ مین (یعنے جو خواب مین دیکہا تہا وہ صحیح ہوا) یہانتک کہ
دیکہا مین نے اثر کیچڑ کا آپ کی پیشانی مین **عن** یحیی بن ابی کثیر بهذا الاسناد بمثله
وفي حديثهما ورأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين انصرف وعلى جبهته واثر نبته
اثر الطين یحیی سے اس اسناد سے ایسی ہی روایت مروی ہوئی اور اس مین یہ ہے کہ دیکہا مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو جب لوٹے یعنی نماز سے تو آپ کی پیشانی پر اور ناک کی نوک پر اثر تہا کیچڑ کا
عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالى عنه قال اعتكف رسول الله صلى الله عليه وسلم
العشر الاوسط من رمضان فجئت صبح عشرين ليلة فقال تبادروا الى ليلة القدر قبل ان تبان له قال فكما انقضين امر
بالبناء فقوض ثم ابينت له انها في العشر الاواخر فامر بالبناء فاعيد ثم خرج على
الناس فقال يا ايها الناس انها ابينت لي ليلة القدر واني خرجت لاخبركم بها
فجاء رجلان يحتقان معهما شيطان فنسيتها فالتمسوها في العشر الاواخر من رمضان

له ای یتحقان

الْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ أَجَلْ نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ إِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَهِيَ التَّاسِعَةُ فَإِذَا مَضَى ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا السَّابِعَةُ فَإِذَا مَضَى خَمْسٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا الْخَامِسَةُ وَقَالَ ابْنُ حَلَّادٍ مَكَانَ يَحْقَّانِ يَخْتَصِمَانِ

ترجمہ ابو سعید خدری نے کہا کہ اعتکاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کے عشرہ مین رمضان کے ڈھونڈتے ہے آپ شبقدر کو قبل اس کے کہ ظاہر ہو شبقدر آپ پر پھر جب عشرہ اوسط کی راتین گذر گئین تو آپ نے فرمایا کہ خیمہ کہول ڈالین پھر آپ کو معلوم ہوا کہ وہ اخیر عشرہ مین ہے اور حکم کیا آپ نے خیمہ کا کہ پھر لگایا گیا پھر آپ نکلے اور فرمایا اے لوگو مجھے شبقدر معلوم ہوئی تھی اور مین نکلا تا کہ تم کو خبر دون پھر دو شخص آپسمین جھگڑتے ہوے آئے کہ اُن کے ساتھ شیطان بھی تھا پھر مین بھول گیا تو اسکو تلاش کرو تم عشرہ آخر مین رمضان کے اور ڈھونڈھو اوسکو نویں اور ساتوین اور پانچوین راتون مین راوی نے کہا کہ مین ابو سعید سے کہا کہ تم گنتی زیادہ جانتے ہو ہم لوگون سے تو اُنھون نے کہا کہ ہان ہم اس کے زیادہ مستحق ہین بہ نسبت تمہاری پھر مین نے پوچھا نویں ساتوین پانچوین سے کیا مراد ہے اُنھون نے فرمایا کہ جب اکیسوین گذر جاوے تو اوس کے بعد جو آوے بائیسوین وہی ہے نویں رات مراد ہے نویں سے اور جب تئیسوین گزر جاوین تو اوس کے بعد جو رات آوے یعنے چوبیسوین وہی ساتوین سے مراد ہے اور جب پچیسوین گذر جاوے تو اُس کے بعد جو رات آوے یعنے چھبیسوین وہی مراد ہے پانچوین سے اور خلاد نے یحقان کی جگہہ یختصمان کہا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَأَرَانِي صَبِيحَتَهَا أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْصَرَفَ وَإِنَّ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

ترجمہ عبداللہ بن اُنیس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دکھائی گئی شبقدر پھر مین بھول گیا اور مین نے دیکھا کہ اوس کی صبحکو مین پانی اور کیچڑ مین سجدہ کر رہا ہون اور راوی نے کہا کہ مینہ برسا ہماری اوپر بیسوین شبکو اور نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب پھرے آپ نماز پڑھکر یعنے صبحکی) تو آپ کی پیشانی اور ناک پر اثر پانی اور کیچڑ کا تھا اور عبداللہ بن انیس

ستیسوین رات کو شبقدر کہا کرتے ہے **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ابن نمير التمسوا وقال وكيع تحروا ليلة القدر في العشر الاواخر من رمضان ترجمہ ابن نمیر
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو شبقدر کو عشر
اخیر مین رمضان کے **عن** زر بن حبيش يقول سألت أبي بن كعب رضي الله تعالى عنه
فقلت إن أخاك ابن مسعود رضي الله تعالى عنهما يقول من يقم الحول يصب ليلة القدر
فقال رحمه الله أراد أن لا يتكل الناس أما إنه قد علم أنها في رمضان وأنها في العشر
الأواخر وأنها ليلة سبع وعشرين ثم حلف لا يستثني أنها ليلة سبع وعشرين فقلت
بأي شيء تقول ذلك يا أبا المنذر قال بالعلامة أو بالآية التي أخبرنا رسول الله صلى
الله عليه وسلم أنها تطلع يومئذ لا شعاع لها ترجمہ زر بن حبیش کہتے ہے کہ مین نے ابی بن کعب
سے پوچھا کہ تمہارے بھائی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جو سال بھر برابر جاگے وہ شبقدر پاوے تو اونہون نے
کہا اللہ رحمت کرے اُنپر اس کہنے سے اُنکی غرض یہ تھی کہ لوگ ایک ہی رات پر بھروسا کرکے نہ رہین بلکہ ہمیشہ عبادت
مین مشغول رہین) اور وہ خوب جانتے تھے کہ وہ رمضان مین ہے اور وہ عشرہ اخیر مین ہے اور وہ ستائیسوین
شب ہی پھر وہ اُسپر قسم کہاتے تھے (یعنے ایسا اپنی قسم پر یقین تھا) اور
درانحالیکہ انشاء اللہ بھی نہ کہتے تھے (یعنے ایسا اپنی قسم پر یقین تھا) اور
مین نے اُن سے کہا کہ تم اے ابوالمنذر کیدن یہ دعوی کرتے ہو اونہون نے
کہا کہ ایک نشانی یا علامت کی ہے سے جسکی خبر دی ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ یہ ہے
کہ اوسکی صبح کو آفتاب جب نکلتا ہے تو اوسمین شعاع نہین ہوتی (مگر افسوس ہے کہ یہ علامت بعد زوال شمس
کے ظاہر ہوتی ہے) **عن** زر بن حبيش عن أبي بن كعب رضي الله تعالى عنه قال قال
أبي والله إني لأعلمها قال شعبة وأكثر علمي هي الليلة التي أمرنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم بقيامها هي ليلة سبع وعشرين وإنما شك شعبة في
هذا الحرف هي الليلة التي رأينا بها رسول الله صلى الله عليه وسلم قال و
حدثني بها صاحبي يعني ترجمہ زر نے ابی بن کعب سے روایت کی کہ اُبی نے کہا شبقدر کے
بارہ مین کہ قسم ہے اللہ کی مین اسے
وہی رات ہے جس مین حکم فرمایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا اور وہ ستائیسوین شب

ہے اور شک کیا شعبہ نے اس بیان مین کہ حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا اوس شب مین اور کہا کہ یہ عبارت مجھسے ایک شخص رفیق نے بیان کی عبدہ سے جو اون کے شیخ ہین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ تَذَاکَرْنَا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّکُمْ یَذْکُرُ حِیْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَھُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَۃٍ **ابوھریرہ** رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار ذکر کیا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے شبقدر کا تو آپ نے فرمایا کون تم مین سے یاد رکھتا ہے شبقدر اوس وقت مین کہ طلوع کرتا ہے چاند اور وہ ایسا ہوتا ہے جیسے ایک ٹکڑا طشت کا **فائدہ** شب قدر کو شبقدر اس لیے کہتے ہین کہ اس مین اندازہ روزون کے اور اندازہ عمرون کے ملائکہ کو لکھدیے جاتے ہین جو سال مین ہونے والے ہین اور فرشتون کو معلوم ہو جاتا ہے جو اس رات مین ہونیوالا ہے اور اجماع ہے معتبر لوگون کا کہ وہ شب قیامت تک باقی ہے اس امت مین اور اس کے محل مین البتہ اختلاف ہے بعضون نے کہا کہ وہ ہر سال مین بدلتی رہتی ہے اور اس صورت مین سب حدیثون مین تطبیق ہو جاتی ہے اور حدیث مین جو تاریخ مذکور ہے جائز ہے کہ اس سال مین اوسی تاریخ مین واقعہ ہوئی ہو پس روایتون مین تعارض نہ رہا اور اسیکی مانند ہے قول امام مالک اور ثوری اور احمد اور اسحاق کا اور ابی ثور وغیرہم کا کہ ان سب نے کہا ہے کہ عشرہ اخیرہ مین رمضان کے اولتی بدلتی رہتی ہے اور ایک قول ضعیف یہ بھی ہے کہ سال بھر کی راتون مین بدلتی رہتی ہے مگر یہ قول احادیث کی روایت سے بہت بعید معلوم ہوتا ہے اور بعضون کا قول ہے کہ وہ ایک شب معین ہے کہ منتقل نہین ہوتی اور اس مین بھی کئی قول ہین ایک یہ کہ وہ سال بھر مین ایک رات ہے اور یہ قول ہے ابن مسعود اور ابو حنیفہ اور صاحبین کا اور دوسرا یہ ہے کہ وہ ساری رمضان مین ہے اور یہ قول ابن عمر کا ہے اور ایک جماعت صحابہ کا اور تیسرا یہ ہے کہ وہ عشرہ اوسط اور عشرہ اخیر مین ہے اور چوتھا یہ ہے کہ خاص عشرہ اخیر مین ہے اور پانچوان قول ہے کہ وہ عشرہ اخیرہ کی راتون کی طاق راتون مین ہے اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ جفت راتون مین ہے مگر یہ حدیث صحیح کے خلاف ہے گو حدیث ابی سعید کی اسکی مشعر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ ۲۵ پچیسوین ہے اور ایک یہ کہ وہ ۲۷ ستائیسوین اور یہ قول ابن عباس کا ہے اور بعضون نے ۱۷ سترہوین اور بعضون نے ۲۱ اکیسوین اور ۲۳ تیئیسوین ہونیکو کہا ہے اور یہ قول حضرت علی اور ابن مسعود سے مروی ہے اور بعضون نے ۲۹ انتیسوین کہا ہے

شبقدر کا بیان

اور یہ قول ہی اکثر صحابہ وغیرہم کا اور ایک قول تبیین خوجہ نبیوین کا بھی ہے اور یہ بلال اور ابن عباس اور حسن اور قتادہ کیطرف منسوب ہی اور ایک قول ستائیسوین کا ہے اور یہ قول ایک جماعت صحابہ کا ہے اور بعضون نے ستر ہوین کہا ہے اور وہ زید بن ارقم اور ابن مسعود کیطرف منسوب ہے اور بعضون نے انتیسوین کہا ہی کہ وہ ابن مسعود سے منقول ہے اور حضرت علی سے بھی اور بعضون نے کہا اخیر رات رمضان کی ہے قاضی عیاض نے کہا کہ ایک قول شاذ یہ ہی کہ وہ مرفوع ہوگئی اب باقی نہین ہے اور یہ قول خطا ہے اور شعاع سے مراد وہ دھاریان نورانی ہین جو آفتاب سے دیکھنے والے کی آنکھ تک ممتد نظر آتی ہین اور وہ آفتاب مین شب قدر کی صبح کو نہین ہوتین یہ ایک نشانی ہے کہ اللہ تعالے مقرر کردی ہے اور قاضی عیاض نے جو کہا ہے کہ رویت شب قدر کی حقیقۃ ممکن نہین یہ غلط ہی اسلیے کہ رویت اوس کی اخبار صالحین سے ثابت ہی جو بکثرت مروی ہین اور معتبر قران سب اقوال مین فقیر کے نزدیک ستائیسوین رات ہی اور ابن عباس سے ایک نکتہ بھی اس بارہ مین مروی ہے کہ لیلۃ القدر کا لفظ قرآن شریف مین تین جگہ وارد ہوا ہے سورہ انا انزلنا مین اور اس مین لفظ ہین ہر ذکر تین بار کرکہو تو ستائیس ہوتے ہین اسمین اشارہ ہی کہ شب قدر ستائیسوین شب ہے اور ابی بن کعب اسپر قسم کہاتے تھے چنانچہ روایت اوپر گذر چکی ہے اور اسکی علامت بھی وہ بیان کرچکے ہین واللہ اعلم

کتاب الاعتکاف

اعتکاف کی کتاب

ف لغت مین اعتکاف کے معنی ٹھہرنے اور رکنے اور لازم ہونے کے ہین اور شرع مین مکث مسلم کا مسجد مین بصفت مخصوصہ اور اعتکاف کرنیوالے کو جوار بھی کہتے ہین ف عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان رواہ الجماعۃ عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ اخیرہ مین رمضان کے اعتکاف فرمایا کرتے تھے ف احادیث سے استحباب اعتکاف کا ثابت ہوا اور اسپر اجماع ہے مسلمانون کا اور یہ کہ واجب نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عشرہ اخیرہ مین رمضان کے متاکد ہے اور مذہب امام شافعی اور اُن کے اصحاب کا یہ ہی کہ اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہین بلکہ افطار کی حالت مین اعتکاف روا ہے اور ایک ساعت کا بھی ہوسکتا ہے بلکہ ایک لحظہ کا اور اُن کے نزدیک ضابطہ اسکا یہ ہی کہ اتنا ٹھہرنا ہو جتنا رکوع مین طمانینہ کے لیے ٹھہرنا ہوتا ہے اور اس سے کچھ زیادہ ہو پس وہ اعتکاف ہے

اعتکاف کی مقدار اور اوسکا بیان

اور ان کا صحیح مذہب یہی ہے اور یہی قول مشہور ہے پس مسجد مین آنے والے کو لازم ہے کہ جب آدمی
اور نماز کا منتظر ہو نیت اعتکاف کی کرے تاکہ ثواب پاوے پھر اگر باہر نکلے تو پھر جب داخل ہو دوبارہ تجدید
نیت کرے اور نیت سے یہ مراد نہین کہ زبان سے کچھ کہے کہ یہ تو بدعت ہے اور اگر دنیا کی کوئی بات کرے یا کوئی
کام کرے مثلاً سیوی پروے لکھے تو اعتکاف فاسد نہین ہوتا اور مالک اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ اعتکاف
مین روزہ شرط ہے اور اعتکاف مفطر کا صحیح نہین اور اُن لوگون نے انہی روایتون سے استدلال کیا
ہے جنمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف رمضان کا مذکور ہے اور شافعی نے اس حدیث سے استدلال
کیا ہے جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اول شوال کا اعتکاف مذکور ہے چنانچہ وہ روایت آگے آتی ہے
اور اسکو بخاری اور مسلم دونون نے ذکر کیا ہے اور استدلال کیا ہے حضرت عمر کی حدیث سے کہ انہون نے
عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے ایام جہالت مین نذر کی تھی اعتکاف کی تو آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو اور
اسمین روزہ کا ذکر نہین ہے غرض ان روایتون سے معلوم ہوا کہ روزہ شرط صحت اعتکاف نہین مگر مسجد
مین ہونا شرط ہے اسلیے کہ اصحاب و ازواج مطہرات سب مساجد مین اعتکاف کرتے رہے حالانکہ اس مین حرج
اور مشقت ظاہر ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور داؤد اور جمہور کا کہ سوا مسجد کے
جائز نہین اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ عورت نے جو جگہ نماز کی اپنے گھر مین مقرر کر لی ہے اُسمین اعتکاف
روا ہے اور مرد کو اپنے گھر مین اور مسجد مین سوا نہین اور امام شافعی کا ایک قول قدیم بھی یہی ہے پھر اس
مین اختلاف ہے کہ مسجد عام شرط ہے یا جامع کہ جہان جمعہ ہوتا ہو امام شافعی اور مالک اور جمہور کا قول یہ ہے
کہ ہر مسجد مین جائز ہے اور امام احمد کا قول ہے کہ مسجد جامع ضرور ہے کہ اسمین جمعہ ہوتا ہو اور ابو حنیفہ کا
قول ہے کہ ایسی مسجد ہو کہ سب نمازین اُسمین ہوتی ہون اور زہری اور دوسرے لوگون کا قول ہے کہ جس
مین جمعہ ہوتا ہو اور حذیفہ بن الیمان صحابی سے مروی ہے کہ تین مسجدون کے سوا اعتکاف کہین درست
نہین ایک مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی دوسری مسجد اقصی تیسری مسجد الحرام مگر یہ قول شاذ ہے اور اجماع سے
اسپر کہ اعتکاف کی زیادت مدت کی کچھ حد نہین مقرر نہین کہتا ہے کہ اجماع امت یہ امر ثابت ہے کہ اعتکاف
عبادت ہے اور عبادت خاص ہے حق تعالی کے لیے اور جب مسجد عام مین جائز ہوتا اُسکا مختلف فیہ ہے
حالانکہ وہ خانۂ خدا ہے پھر قبر پرستون کے تو بدرجہ اولی ناجائز ہوگا اور چونکہ عبادت ہے اس لیے
کہ قبور پر تعظیم میت کر لیے محض شرک ہے اگرچہ نام اُسکا بدل ڈالین اور اوپر یہ بھی معلوم ہو چکا کہ اعتکاف

کو جوار بھی بولتے ہین تو مجاور کے معتکف کے معنی ایک ہوئے اور مجاور قبد البتہ معتکف قبر ہوا اور یہ شرک ہے معاذ اللہ من ذلک اور اسکو عبادت اور موجب قربت سمجھنے والا اہل خلاف اسم ہے اور البعد عباد شرائع انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے اور یہ اس زمانہ مین ایسی بلا عام ہے کہ عوام کالانعام کا تو کیا ذکر ہے خاصان امت بھی اس سے غافل ہین وذلک لجہلہم بالشریعۃ وحقیقت العبادۃ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان قال نافع وقد اراني عبد اللہ المکان الذی کان یعتکف فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المسجد **عبد اللہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ آخر رمضان مین اعتکاف فرماتے نافع نے کہا مجھے مسجد مین وہ جگہ دکھائی عبد اللہ نے جہان آپ اعتکاف کرتے تھے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر من رمضان **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی وہی روایت کی **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر من رمضان **اسکا** بھی مضمون ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اخیر عشرہ مین رمضان کے اعتکاف فرماتے رہے یہانتک کہ آپ نے وفات فرمائی پھر آپکے بعد آپ کی بی بی صاحبون نے اعتکاف فرمایا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل معتکفہ وانہ امر بخبائہ فضرب اراد الاعتکاف فی العشر الاواخر من رمضان فامرت زینب بخبائہا فضرب وامر غیرہا من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبائہ فضرب فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر نظر فاذا الاخبیۃ فقال البر یردن فامر بخبائہ فقوض وترک الاعتکاف فی شہر رمضان حتی اعتکف فی العشر الاول من شوال **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہہ مین داخل ہو جاتے اور ایک بار آپ نے حکم فرمایا

اپنا خیمہ لگانیکا یعنے مسجد مین اور وہ لگا دیا گیا اور آپنے عشرہ اخیرہ مین ارادہ کیا رمضان کے پھر زینب نے کہا انکو بھی خیمہ لگا دیا اور اور بیبیون نے کہا اون کے بھی خیمے لگا دیے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ چکے تو سب خیمون کو دیکھا اور فرمایا کہ ان لوگون نے کیا نیکی کا ارادہ کیا ہے (یعنے اسمین بوے ریا پائی جاتی ہے) اور آپنے اپنے خیمہ کو حکم دیا کہ کھولڈالا جاوے اور اعتکاف ترک کیا رمضان مین یہانتک کہ پھر عشرہ اول مین شوال کے اعتکاف کیا **ف** اسحدیث سے امام شافعی نے استدلال کیا ہے کہ روزہ اعتکاف مین شرط نہین **عن** یحییٰ بن سعید عن عمرۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث ابن معاویہ وفی حدیث ابن عیینۃ وعمرو بن الحارث وابن اسحاق وذکر عائشۃ وحفصۃ وزینب رضی اللہ تعالیٰ عنہن **ف** انھن ضربن الاخبیۃ للاعتکاف **یحییٰ** سے عمرہ سے انہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے وہی حدیث جو اوپر گذری اور ابن عیینہ اور عمرو بن حارث اور ابن اسحاق نے ذکر کیا کہ وہ خیمے حضرت عائشہ اور حفصہ اور زینب رضی اللہ عنہن کے لیے لگائی گئی تھے **ف** اس اہتمام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال کیا کہ اسمین شمول نفسانیت کا ہو گیا اور خالصیت نہ رہی بلکہ ایک کے دیکھا دیکھی دوسرے کرنے لگے اسلیے آپنے اپنا اعتکاف ہی موقوف کیا اور ماہ شوال مین اسکا عوض پورا کیا **باب** الاعتکاف فی العشر الاواخر من رمضان عشرہ اخیرہ مین رمضان کے زیادہ عبادت مین کوشش کرنیکا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر احیی اللیل وایقظ اھلہ وجد وشد المئزر **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جہان عشرہ اخیر رمضان آیا اور آپ نے رات بھر جاگنا اور اپنے گھر والون کو جگانا اور نہایت کوشش کرنا عبادت مین اور کمر ہمت باندھنا شروع کیا **فائدہ** یعنے اور معمولی عبادتون سے زیادہ کوشش فرمانے لگے اور ساری رات جاگنے لگے اسحدیث سے زیادتی عبادات کی عشرہ اخیرہ مین ثابت ہوئی اور ساری رات جاگنے کی جو کراہت ہے اور سے مراد اس سے دوام جاگنے کا ہے نہ خاص اس عشرہ مین **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتھد فی العشر الاواخر ما لا یجتھد فی غیرہ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی

نے کہا ہے کہ واجب ہی اور بعضون نے کہا مستحب ہی اور شافعی کے دو قول ہین اسبارہ مین اصح یہ ہی کہ واجب ہی
اور اجماع ہے اسپر کہ حج و عمرہ انسان کی عمر مین ایک ہی بار واجب ہوتا ہے مگر یہ کہ کوئی نذر کرے کہ اُس
کی وفا بھی واجب ہو جاتی ہے مگر جب مکہ مین داخل ہو یا حد حرم مین کسی کام کے لیے کہ وہ بار بار نہین
ہوتا مثل تجارت ہر بار زیارت ہو تو وجوب احرام مین حج کے اور عمرہ کے اختلاف ہی اور صحیح قول امام شافعی کا
یہ ہی کہ مستحب ہی کہ جب داخل ہو احرام باندہ کر جاوے عمرہ کا بہ شرط یکہ قتال کے لیے نہ جاتا ہو یا پھر نہ جاتا ہو
اور اس مین اختلاف ہی وجوب حج کا مع التراخی ہے یا علی الفور پس امام شافعی اور ابو یوسف اور ایک روایت
کا قول ہی کہ وجوب اسکا مع التراخی ہے جب ایسی حالت پر پہونچ جاوے کہ گمان اوسکی فوت کا ہو جاوے
اگر تاخیر کرے تو اسوقت علی الفور واجب ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور دوسرے فقہا کا مذہب ہے کہ
علی الفور واجب ہوتا ہے **باب** ما یباح للمحرم بحج او عمرة لبسه وما لا یباح محرم
کو کونسا لباس درست ہی اور کونسا درست نہین ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ
قال سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یلبس المحرم من الثیاب فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا تلبسوا القمص ولا العمائم ولا السراویلات ولا البرانس ولا الخفاف
الا احد لا یجد النعلین فلیلبس الخفین ولیقطعهما اسفل من الکعبین ولا تلبسوا من
الثیاب شیئا مسه الزعفران ولا الورس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ ایک
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ محرم کیا پہنے کپڑون مین سے تو آپ نے فرمایا کہ تم پہنو
نہ عمامے باندہو نہ پاجامے پہنو نہ باران کوٹ اوڑہو نہ موزے پہنو مگر جو پاؤن نہ پاوے وہ موزہ پہنے مگر ٹخنون
کے نیچے سے کاٹ ڈالے اور نہ پہنو وہ کپڑے جس مین زعفران لگی ہے یا ورس مین رنگا ہوا ہو **ف**
اجماع ہے تمام علما کا کہ ان کپڑون مین سے کوئی حالت احرام مین پہننے والا نہین بلکہ حرام ہے اور شرط اس
یہ ہی کہ جو کپڑا لبسا ہوا ہو اور محیط ہو ساری بدن کا یا ایک عضو کا جیسے ازار اور تہبند اور دستانہ یا عمامہ
وغیرہ مین اوسکو منع فرمایا اور باران کوٹ مین شامل ہو گیا وہ کپڑا جو سر کو ڈھانپے جیسے پگڑی وغیرہ
یا ٹوپی یا پٹی اور خفاف مین یعنے موزون مین آگیا وہ کپڑا جو پیرون کو ڈھانپے جیسے پاتابہ یہانتک کہ سر
مین پٹی باندہنا بھی حرام ہے اور اگر ضرورت ہی مثلاً زخم ہے یا درد سر ہے تو باندہ لے اور فدیہ دیوے
اور یہ سب حکم مردون کے واسطے ہے بخلاف عورتون کے کہ انکو یہ کپڑا پہننا اور سارا بدن ڈھانپنا

مباح ہی سوا ورس کے کہ اسکا لگانا حرام ہے خواہ کسی دوا میں ملنے والی چیز سے ہو اور رنگنے کے دوا پینے میں دونوں سے اختلاف ہے اور امام شافعی کے بھی اس میں دو قول ہیں اصح یہ ہے کہ حرام ہے اور ورس اور زعفران کو جو منع فرمایا تو اس میں سب خوشبوئیں داخل ہو گئی اور ورس ایک گھاس ہے خوشبودار یمن میں ہوتی ہے حضرت خوشبوئیں سب قسم کی عورت اور مرد دونو کو یکساں ہیں اور مراد اس سے وہ چیزیں ہیں جو خاص خوشبو کے لیے استعمال ہوتی ہیں باقی رہے فواکہ اور میوے جیسے ترنج سیب اور پھول اور سونگھنے میں انکا استعمال حرام نہیں اس لیے کہ ان سے خوشبو ہی مقصود نہیں ہوتی اور حکمت ان چیزوں سے منع کرنے میں یہ ہے کہ ترفہ اور راحت اور اپنائیت اور تزک اور تکلف کی بو جاتی رہی اور خشوع اور خضوع اور تذلل اور عجز و نیاز و عبدیت کی خو آجاوے اور یہ اگر چیز ہووے مراقبہ اور مشاہدہ پر اور بچاوے منکرات اور محظورات سے اور مذکر ہو موت کا اور کفن پوشی کا اور بعث و قیامت کا کہ اسمیں لوگ ننگے سر اور ننگے پیر ننگے بدن ہوں گے اور اس روایت میں مذکور ہوا کہ جو نعلین بناوے وہ مونڈھے پہنے اور کاٹ لے اور ابن عباس سے جو روایت جوتا کاٹنے کی آئی ہے اس میں کاٹنے کا ذکر نہیں اور علماء نے اسمیں اختلاف کیا ہے چنانچہ امام احمد نے فرمایا ہے کہ نعلین بناوے تو موزہ کا ویسا ہی پہننا جائز ہے کاٹنا ضرور نہیں اس لیے کہ اسمیں اضاعت مال کی ہے اور انہوں نے کہا کہ حدیث ابن عمر کی جسمیں کاٹنے کا حکم ہے منسوخ ہے ابن عباس اور جابر کی روایت ہے کہ موزہ میں کاٹنے کا حکم نہیں اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی کا اور جماہیر علماء کا قول ہے کہ موزہ کا بغیر کاٹے درست نہیں اور حدیث ابن عباس اور جابر کی مطلق ہے اور حدیث ابن عمر کی مقید ہے اور عمل مطلق کا مقید پر ضرور ہے اور زیادت ثقہ کی مقبول ہے اور اضاعت مال جب ہو کہ حکم شارع نہ ہو اور جب حکم شارع ہوا تو اب ادا اسکا واجب ہوا یہ یہی مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ موزے پہنے اور نعلین نہ پاوے تو موزہ کا سر فدیہ ہے یا نہیں سو امام مالک اور شافعی کا قول ہے کہ اوسپر کچھ واجب نہیں اگر واجب ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیتے اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب نے کہا ہے کہ اوسپر فدیہ ہے جیسے سر منڈانے میں فدیہ ہے اور ورس اور زعفران میں سب خوشبوئیں آگئیں کہ باجماع امت حرام ہیں اس لیے کہ خوشبو جماع کی طرف رغبت دلانیوالی ہے کہ اوسکا حرام ہونا عورت اور مرد دونوں پر برابر ہے غرض **محرمات احرام** رنگا ہوا کپڑا ہیں قباس سیا ہوا جس کی تفصیل گذر گئی اور خوشبو اور بال اور ناخونوں کا دور کرنا اور سر اور داڑھی میں تیل لگانا اور عقد نکاح اور جماع اور ہر طرح کا استمتاع اور منی نکالنا کسی طرح سے ہو اور ساتویں تلف کرنا کسی

عن سالم عن ابیہ قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یلبس المحرم قال لا یلبس القمیص ولا العمامۃ ولا البرنس ولا السراویل ولا ثوبا مسہ ورس ولا زعفران ولا الخفین الا ان لا یجد نعلین فلیقطعہما حتی یکونا اسفل من الکعبین ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسنے پوچھا کہ محرم کیا پہنے آپ نے فرمایا کرتا اور عمامہ اور باران کوٹ اور پاجامہ نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا پہنے جسمین ورس اور زعفران لگی ہو نہ موزے اور اگر نعلین نہ ہوں تو موزے پہنے اور اسکو ٹخنون کے نیچے تک کاٹ دے (کہ جوتی کیطرح ہوجاوے) **فائدہ** سائل نے پوچھا تھا کہ کیا پہنے آپ نے فرمایا یہ نہ پہنے اور سوا اس کے جو چاہے پہنے اس مین امت کو آسانی ہے اور دائرہ اباحت کا وسیع رہتا ہے **عن** ابن عمر انہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یلبس المحرم ثوبا مصبوغا بزعفران او ورس ومن لم یجد نعلین فلیلبس الخفین ولیقطعہما اسفل من الکعبین ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محرم کو زعفران اور ورس کا رنگا ہوا کپڑا پہننے اور فرمایا کہ جو نعلین نہ پاوے وہ موزے پہن لے ٹخنون کے نیچے سے کاٹ کر **عن** ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یخطب یقول ویل للمحرم ویل لمن لم یجد الازار والسراویل لمن لم یجد النعلین یعنی المحرم ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا مین نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاجامہ اوس کے لیے ہے جو تہمت نہ پاوے اور موزہ اوس کے لیے جو نعلین نہ پاوے یعنی محرم ہو **ف** یہی روایت سند ہی امام احمد کی کہ موزہ بے کاٹے پہن لے **عن** سمعت عمرو بن دینار یحدث بہذا الاسناد سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب بعرفات فذکر ہذا الحدیث ترجمہ عمرو بن دینار نے اس اسناد سے روایت کی کہ سنا انہون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات مین خطبہ مین یہ بات فرمائی جو اوپر گذری **عن** عمرو بن دینار بہذا الاسناد بمعنی حدیث کل احد منہم یخطب بعرفات غیر شعبۃ وحدہ ترجمہ عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی مگر سوا شعبہ کے کسی اور نے خطبہ کا ذکر نہین کیا **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجد نعلین فلیلبس خفین ومن لم یجد ازارا فلیلبس سراویل ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نعلین نہ پاوے

کہ جب بہت دیر تک نہ آئی ہے عن یعلی قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل وھو بالجعرانۃ
وانا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ مقطعات یعنی جبۃ وھو متضمخ بالخلوق
فقال انی احرمت بالعمرۃ وعلی ھذا وانا متضمخ بالخلوق فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم ما کنت صانعا فی حجک قال انزع عنی ھذہ الثیاب واغسل
عنی ھذا الخلوق فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کنت صانعا فی حجک
فاصنعہ فی عمرتک ترجمہ یعلی نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور آپ
جعرانہ میں تھے اور یعلی کہتے ہیں کہ میں آپ کے پاس تھا اور وہ سائل جو آیا تھا کرتا پہنے ہوئے تھا اور اس
میں خوشبو لگی ہوئی تھی اور اوس نے عرض کی کہ میں احرام باندھا ہے عمرہ کا اور اوسپر یہی میں خوشبو
لگائے ہوں تو آپ نے فرمایا جو تم حج میں کرتے ہو وہی عمرے میں کرو یعنے خوشبو سے بچنا اور
سیے ہوئے کپڑے نہ پہننا طواف وسعی بجالانا ہے تو اس نے پھر عرض کیا کہ میں یہ کپڑے اوتار ڈالوں
آپ نے پھر فرمایا کہ جو تم حج میں کرتے ہو وہی عمرے میں کرو ف
ارکان سے واقف تھا تو اسکو اتنا ہی فرمادینا کافی ہوا عن
رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیتنی اری نبی اللہ حین ینزل علیہ
علیہ وسلم بالجعرانۃ وعلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثوب قد اظل بہ علیہ معہ
ناس من اصحابہ فیھم عمر اذ جاءہ رجل علیہ جبۃ متضمخ بطیب فقال یا رسول
اللہ کیف تری فی رجل احرم بعمرتہ فی جبتہ بعد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعۃ ثم سکت فجاءہ
تعالیٰ عنہ بیدہ الی یعلی فجاء یعلی
اللہ علیہ وسلم محمرا وجھہ یغط ساعۃ ثم سری عنہ فقال این الذی سالنی
عن العمرۃ انفا فالتمس الرجل فجیئ بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما الطیب
الذی بک فاغسلہ ثلاث مرات واما الجبۃ فانزعھا ثم اصنع فی عمرتک
ما تصنع فی حجک ترجمہ یعلی سے ہے حضرت عمر سے کہا کرتے تھے کہ کبھی میں دیکھتا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو جب آپ پر وحی اترتی ہے پھر جب آپ جعرانہ میں تھے اور آپ کے اوپر

ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل نجد قرنا ولاهل اليمن يلملم قال فهن لهن ولمن
اتى عليهن من غيرهن ممن اراد الحج والعمرة فمن كان دونهن فمن
اهله وكذا حتى اهل مكة يهلون منها ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ میقات مقرر
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے
قرن اور اہل یمن کے لیے یلملم اور یہ سب میقات ہین اون لوگون کے لیے بھی ہین جو اُن ملکون مین رہتے
ہین اور اُنکے لیے بھی ہین جو اور ملکون سے وہان آوین جبکہ حج کا ارادہ رکھتے ہون یا عمرہ کا پھر جو ان
میقاتون کے اندر رہنے والے ہون یعنی مکہ سے قریب تو وہ اہل مکہ سے ہین اور وہ وہین سے احرام باندہین
یہانتک کہ مکہ والے مکہ سے اہلال پکارین ف ذوالحلیفہ جو مدینہ والون کی میقات ہے مکہ سے
بلندیت اور میقاتون سے بہت دور ہے اور یہ میقات ہین حد حرم ہین کہ جن کے اندر شکار کرنا درختون کے
پتے توڑنا وغیرہ امور منع ہین اور ذوالحلیفہ مکہ سے نو دس منزل ہے اور وہ سے جحفہ تین میل پر واقع ہے اور جحفہ
اہل شام اور اہل مصر دونون کی میقات ہے اور اسکو مہیعہ بھی کہتے ہین اور وہ مکہ سے تین منزل ہے اور
یلملم کو السعدیہ بھی کہتے ہین اور وہ ایک پہاڑ ہے تہامہ کے پہاڑون سے اور اہل ہند کا میقات وہی ہے
کہ جہاز مین احرام باندہ لیتے ہین جب اوسکی مقابل ہو پہنچتے ہین اور اہل نجد کے میقات قرن منازل ہے اور وہ مکہ
سے دو منزل ہے اور یہ سب میقاتون آفاقیون کے ہے مکہ کیطرف اور ذات عرق میقات ہے اہل عراق کی اور وہ
آگے آویگی اور علما کا جو اختلاف کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہے یا حضرت عمر کے
اجتہاد سے مقرر ہوئی ہے اور امام شافعی نے ام مین جو اُنکی کتاب ہے تصریح کی ہے توقیت عمر کی اور
بخاری مین بھی ہے کہ توقیت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے اُنکی دلیل
روایت ابن عباس کے مرفوع ہونے مین کلام ہے اور دارقطنی نے داود کی تضعیف بھی کی ہے کہ عراق
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین فتح نہین ہوا تھا یہ تعلیل دارقطنی کی معقول نہین ہے
لیے کہ شام بھی آپکے وقت مین فتح نہین ہوا تھا اور اجماع ہے علما کا کہ یہ مواقیت شرعی ہین اور نہ
امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جمہور کا قول ہے کہ اگر کسی اُن سے آگے بڑہ گیا اور آگے
بڑھکر احرام باندہا تو گنہگار ہوا اور اوسپر دم لازم آیا اور حج اُسکا صحیح ہو گیا اور عطا اور طاؤس کا قول ہے
کہ اوسپر کچھ واجب نہین اور سعید بن جبیر نے کہا کہ اوس کا حج صحیح نہین ہوتا اور شوکانی نے کہا کہ مواقیت کا مقرر

کرنے سے یہی ہے جو حج اور عمرہ کا ارادہ کرے اوسکو آگے بڑہنا موافیت سے حرام ہے بغیر احرام کے اور اگر
بڑہا تو دم لازم آویگا اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ اگر پہر میقات تک لوٹ آوے قبل اسکے حج جاتا رہے
تو اوس سے دم ساقط ہوجاتا ہے اور جو حج اور عمرہ کا ارادہ نرکہتا ہو اوسپر احرام واجب نہیں ہوتا
مکہ کے لیے صحیح قول شافعیہ کا یہی ہے خواہ وہ ایسی حاجت کو لیے جاوے جو بکرر ہوتی ہے جیسے لکڑیان لیجانا
یا گہاس لانا یا ایسی ہو جو بکرر نہ ہو جیسے اور تجارتین ہین اور جو میقات سے بغیر احرام کے تجاوز کر گیا اور
ارادہ مکہ جانیکا نرکہتا تہا پہر اوس کے دل مین آیا کہ احرام باندہ لے تو وہین سے احرام باندہ لے جہان پہنچا
ہے پہر اگر وہان احرام نہ باندہا اور آگے بڑہ گیا تو آثم ہوا اور اوسپر دم لازم ہوا اور اگر وہین سے
احرام باندہا جہان سے ارادہ کیا تہا دخول مکہ کا تو اوسپر دم نہین ہے اور اوسکو میقات تک لوٹنا بہی
ضرور نہین یہی مذہب ہے شافعی کا اور یہی مذہب ہے جمہور کا اور احمد اور اسحاق کا قول ہے کہ اوسکو ضرور
ہے کہ میقات تک لوٹ کر جاوے اور وہان سے احرام باندہ کر آوے **عن** ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاہل المدینۃ ذا الحلیفۃ و
لاہل الشام الجحفۃ ولاہل نجد قرن المنازل ولاہل الیمن یلملم وقال ہن لہن ولکل آت
اتی علیہن من غیرہن ممن اراد الحج والعمرۃ ومن کان دون ذلک فمن حیث انشا
حتی اہل مکۃ من مکۃ ترجمہ عبد اللہ نے وہی مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کیا **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یہل
اہل المدینۃ من ذی الحلیفۃ واہل الشام من الجحفۃ واہل نجد من قرن قال عبد اللہ
وبلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ویہل اہل الیمن من یلملم ترجمہ عبد اللہ
نے تین میقاتون کا بیان ویسا ہی اور کہا کہ مجہے پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اہل یمن یلملم سے اہلال کرین **عن** عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول یہل اہل المدینۃ ذو الحلیفۃ ویہل اہل الشام مہیعۃ وہی الجحفۃ
ویہل اہل نجد قرن قال عبد اللہ بن عمر وزعموا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ولم اسمع ذلک منہ قال یہل اہل الیمن یلملم ترجمہ عمر بن خطاب نے مدینہ اور شام
اور نجد والون کی میقات ویسی ہی روایت کی اور عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ لوگون نے ذکر کیا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میقات اہل یمن کی یلملم ہے مگر میں نے خود اون سے نہیں سنا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل المدینۃ ان یھلوا من ذی الحلیفۃ واھل الشام من الجحفۃ واھل نجد من قرن وقال عبد اللہ بن عمر واخبرت انہ قال ویھل اھل الیمن من یلملم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے احرام باندھیں اور کہا عبد اللہ نے کہ مجھے خبر لگی کہ یمن والے یلملم سے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یسأل عن المھل فقال سمعت وحر انتھی فقال اراہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** جابر نے یہی میقاتیں روایت کی ہیں یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** سالم عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یھل اھل المدینۃ من ذی الحلیفۃ ویھل اھل الشام من الجحفۃ ویھل اھل نجد من قرن قال ابن عمر وذکر لی لم اسمع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ویھل اھل الیمن من یلملم **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے احرام باندھیں ابن عمر نے کہا کہ مجھے پہنچا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے فرمایا کہ اہل یمن یلملم سے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یسأل عن المھل فقال سمعت حسبہ رفع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مھل اھل المدینۃ من ذی الحلیفۃ والطریق الاخر الجحفۃ ومھل اھل العراق من ذات عرق ومھل اھل نجد من قرن ومھل اھل الیمن من یلملم **ترجمہ** جابر نے وہی موقیت مرفوعاً بیان کیے اور مدینہ کی ایک میقات ذوالحلیفہ کی دوسری دوسری راہ سے جحفہ کہی باقی وہی ہیں جو اوپر مذکور ہوئیں **باب** التلبیۃ وصفتھا لبیک کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان تلبیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک وقال وکان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یزید فیھا لبیک لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ لبیک پکارنا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا لبیک سے لاشریک لک تک یعنی حاضر ہون مین تیری خدمت مین یا اللہ حاضر ہون
مین تیری خدمت مین حاضر ہون مین کوئی شریک نہین تیرا حاضر ہون مین بیشک سب تعریف اور نعمت
تیرے ہی لیے ہے اور ملک تیرا ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہین اور عبداللہ بن عمر اُن مین یہ کلمات
زیادہ پڑھتے تھے لبیک سے آخر تک یعنی مین حاضر ہون تیری خدمت مین اور حاضر ہون تیری خدمت مین
اور سعادت سب تیری ہی طرف سے ہے اور خیر تیرے ہی دونون ہاتھون مین ہے حاضر ہون مین تیرے آگے
اور رغبت کرتا ہون مین تیری ہی طرف اور عمل تیرے ہی لیے ہے **عن** عبداللہ بن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استوت بہ راحلتہ قائمۃ
عند مسجد ذی الحلیفۃ اھل فقال لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان
الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک قالوا وکان عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
یقول ھذہ تلبیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نافع وکان عبداللہ یزید مع
ھذا لبیک لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوار ہوئے اونٹنی پر اور وہ آپ کو لیکر سیدھی
کھڑی ہوگئی مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک تب آپ نے لبیک پکاری پھر وہی لبیک ذکر کی جو اوپر ہو چکی اور
عبداللہ بن عمر فرماتے تھے کہ یہ لبیک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اُس مین وہی الفاظ بڑھاتے
تھے جو اوپر ہو چکے مگر اُس مین لبیک کا لفظ ابتدا مین تین بار ہے اور اُس مین دو ہی بار تھا **عن**
ابن عمر رضی اللہ عنہ قال تلقیت التلبیۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتین کما یعلم احدکم
حدیث شیخ عبداللہ بن عمر نے کہا سیکھا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کی حدیث مثل حدیث
انہی لوگون کی **ف** اس صیغہ تثنیہ سے صاف معلوم ہوا کہ پروردگار تعالیٰ شانہ کے ہاتھ ہین اور اسکی
تثنیہ سے معلوم ہوا کہ مراد ہونا قدرت ہے اور جن لوگون نے دعوی کیا ہے کہ تثنیہ اسکا تاکید کے لیے
ہے یہ قول اُن کا جمیع اہل لغت اور اہل ادب کی خلاف ہے اسلیے کہ تاکید کے لیے لفظ کو مکرر لاتے ہین
یا حروف تاکید بڑھاتے ہین نہ یہ کہ واحد کا تثنیہ کردین غرض ان صفات مین جیسے ہاتھ اور قدم اور ساق
اور جنب ہے محدثین اور صحابہ اور تابعین اور اسلاف صالحین سب کا مذہب یہی ہے کہ اُن پر ایمان لانا
اور اُنکو ظاہر معنی پر محمول کرنا اور نفی کرنا اُن سے تشبیہ و تمثیل کے اور نہ جانا تاویل و تعطیل کے طرف

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہل ملبیا یقول لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک لا یزید علی ھؤلاء الکلمات وان عبد اللہ بن عمر کان یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرکع بذی الحلیفۃ رکعتین ثم اذا استوت بہ الناقۃ قائمۃ عند المسجد ذی الحلیفۃ اھل بھؤلاء الکلمات وکان عبد اللہ بن عمر یقول کان عمر بن الخطاب یھل باھلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھؤلاء الکلمات ویقول لبیک اللھم لبیک لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل

ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لبیک پکارتے تھے تلبیدیے ہوئے سر میں اور کہتے تھے لبیک سے آخر تک اور عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھی ذی الحلیفہ میں پھر جب اونٹنی اونٹنی کو لیکر سیدھی کھڑی ہوئی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تو انہی کلمات سے آپ نے لبیک پکاری اور عبد اللہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات لبیک پکارتے تھے اور اس کے بعد یہ کلمات زیادہ کرتے تھے لبیک سے آخر تک اور معنی ان سب کے اوپر گذر گئے

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ حج کیا تو مدینہ میں ظہر کے بعد خطبہ پڑھا اور احکام حج تعلیم کیے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ دن ہفتہ کا تھا اور ابن حزم نے کہا ہے کہ پنجشنبہ تھا اور اس میں ایک بحث طویل ہے کہ ذکر کی ہے ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں پھر آپ نے کنگھی کی اور تیل ڈالا اور تہبند پہنی اور چادر اوڑھی اور ظہر اور عصر کے بیچ میں مدینہ سے روانہ ہوئے اور ذی الحلیفہ میں اتر کر عصر کی دو رکعت پڑھی اور شب کو وہاں رہے اور مغرب اور عشا اور صبح اور ظہر غرض پنج نمازیں وہاں ادا کیں اور سب بیبیاں آپ کے ساتھ تھیں اور اس رات آپ نے سب سے صحبت کی پھر اخیر میں ایک غسل جنابت کیا اور جب ارادہ احرام کیا تو دوسرا غسل کیا اور ابن حزم نے اسکو ذکر نہیں کیا اور اور لوگوں سے بھی سہوا ترک ہوا اور خطمی سے آپنے سر دھویا اور پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی ذریرہ اور ایک خوشبو ہوتی ہے جسمیں مشک ہوتا ہے تک چمک مشک کی آپ کی مانگ میں نظر آتی تھی اور ڈاڑھی میں اور اسکو آپ نے رہنے دیا اور دھویا نہیں پھر آپ نے ازار پہنی اور چادر اوڑھی اور ظہر دو رکعت ادا کی اور لبیک پکاری حج اور عمرہ دونوں کی اپنے مصلی ہی پر اور نہیں سے لبیک

کیفیت حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شروع ہوئی اور چونکہ بار بار آپ پکارتے تھے اس لیے جس نے جہاں سے سنا وہین سے روایت کی مگر ابتدا یہین سے ہے اور دو رکعت احرام کی آپ سے منقول نہین سوا ظہر کی دو رکعتون کے اور احرام سے پہلے اپنے بدنہ کے گلے مین ہار ڈالدیا اور داہنی طرف سے کوہان چیر دیا جسے اشعار کہتے ہین اور خون اُس سے بہ چلا اور احرام آپ کا قران کا تھا اور یہی صحیح ہے چنانچہ بیس سے اوپر روایتین اُسپر بصراحت دلالت کرتی ہین (کذا فی زاد المعاد) **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان المشرکون یقولون لبیک لا شریک لک قال فیقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویلکم قد قد فیقولون الا شریکا ہو لک تملکہ وما ملک یقولون ہذا وہم یطوفون بالبیت ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ مشرکین مکہ کہتے تھے لبیک شریک لک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خرابی ہو تمہاری یہین تک رہن دو یہین سے رہن دو (یعنے آگے نہ کہو) اور وہ اُس کے آگے کہتے تھے کہ مگر ایک شریک ہے تیرا کہ یا اللہ تو اُس کا مالک ہے اور وہ کسی شے کا مالک نہین غرض یہی کہتے جاتے تھے اور بیت اللہ کا طواف کرتے جاتے تھے **ف** غرض اس سے معلوم ہوا کہ مشرکان مکہ بھی اپنے شریکون کو اللہ کے برابر نہین جانتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کو ہر کا مالک جانتے تھے اور اُنکو کسی شے کا مالک نہ جانتے تھے تاہم اُن کو پکارنا اور اپنا سفارشی اور وکیل قرار دینا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ مین اُنکے شریک کرنے کو اور ابدالآباد دوزخ مین جھونکنے کو کافی تھا پس معلوم ہوا کہ جو اپنا حمایتی اور وکیل اور سفارشی سمجھکر بھی کسی کی عبادت کرے اور اُسکو دور سے پکارے تو وہ بھی شرک ہو جاتا ہے گو اُسکو خدا کے برابر نہ جانے اور اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لبیک لا شریک لک پر فرماتے تھے کہ یہین تک رہنے دو اور شریک نہ ٹھیراؤ مگر وہ ملا عنین کب سنتے تھے اور ان حدیثون سے مشروعیت لبیک کی ثابت ہوئی اور وہ حج اور عمرہ کے لیے ایسا ہی جیسے تکبیر اولے نماز کے لیے اور اُسکی صحت حج کی شرط نہین اور اگر اُسکو ترک کر دیا تو حج صحیح ہے اور اُسپر دم واجب نہین مگر فضیلت ترک ہو گئی اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ واجب ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ شرط ہی ہے اور امام مالک نے کہا ہے کہ واجب تو نہین مگر ترک کرنے سے اُسکے دم لازم آتا ہے اور حج صحیح ہو جاتا ہے اور بہرحال آواز بلند سے لبیک پکارنا مستحب ہے اور مستحب ہے کہ جب پکارے تین بار پکارے اور بیچ مین کچھ کلام نہ

کرے اور عورت کو آواز بلند کرنا ضرور نہیں اور تغیر احوال کے وقت تلبیہ کہنا ضرور ہے جیسے صبح شام اوٹھنا
بیٹھنا لیٹنا سوار ہونا اترنے کے وقت اور حاجی تلبیہ کرتا رہے جبتک کہ یوم النحر یعنے دسویں تاریخ میں رمی
جمرہ عقبہ شروع نہ کرے یا طواف افاضہ اگر طواف کو رمی پر مقدم کیا ہو یا حلق تک پہنچ رہے جن لوگوں
کے نزدیک حلق بھی نسک میں داخل ہے اور عمرہ میں جب تک طواف شروع نہیں کیا اور ہر حالت
میں عورت و مرد کو مستحب ہے خواہ حائض ہو یا جنب یا محدث **باب** اَمْرِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِالْاِحْرَامِ
مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ ذی حلیفہ سے احرام باندھنے کا بیان مدینہ والوں کے لیے **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ بَيْدَاءُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْهَا مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ ذَا الْحُلَيْفَةِ **ترجمہ**
عبداللہ کہتے ہے کہ یہ بیدا تمہارا وہی مقام ہے جہاں جھوٹ باندھتے ہو تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
اور آپنے لبیک نہیں پکاری مگر مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک سے **ف** بیدا ایک ٹیلہ ہے ذی الحلیفہ
کے آگے مسجد سے قریب مکہ کی راہ میں اور بیدا اُسکو کہتے ہیں جسمیں کچھ اثر بنا کا نہ ہو اور ہر ٹیپر زمین کو
بیدا کہتے ہیں مگر یہاں وہی مقام خاص مراد ہے غرض عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ احرام
یہاں سے باندھا حالانکہ آپنے لبیک مسجد کے پاس سے پکاری بلکہ اپنے مصلی میں سے پکارنا شروع کیا جیسا ہم
اوپر لکھ آئے ہیں **عَنْ** سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِذَا قِيْلَ لَهٗ اَلْاِحْرَامُ
مِنَ الْبَيْدَاءِ اِذَا قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَهَلَّ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ حِيْنَ قَامَ بِهٖ بَعِيْرُهٗ **ترجمہ** سالم نے
کہا کہ ابن عمر سے جب کہا جاتا کہ احرام بیدا سے ہے تو وہ فرماتے کہ وہی بیدا جسپر تم جھوٹ باندھتے ہو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپنے تو لبیک پکاری ہے اوس درخت کے نیچے جب آپکا اونٹ آپکو لیکر سیدھا
کھڑا ہوا ہے **باب** بَيَانِ اَنَّ الْاَفْضَلَ اَنْ يُّحْرِمَ حِيْنَ تَنْبَعِثُ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ مُتَوَجِّهًا
اِلَى الْمَكَّةِ لِاَعْقَابِ الْمَكْتُوْبَتَيْنِ باب بیان احرام باندھنے کا بہتر یہ ہے کہ اونٹ اوٹھے مکہ کیطرف متوجہ
ہو کر **عَنْ** عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ
اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ
مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ

رَأَيْتَكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى يَكُونَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ
فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَمَّا الرُّكْنَانِ فَإِنِّي لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ يَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي
لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ ۔ محمد عبید بن جبیر نے
عبداللہ بن عمر سے کہا کہ ای ابوعبدالرحمن کیا تم کو چار باتین کرتے دیکھا ہے کہ تمہاری اور یاروں مین سے
کسی کو کرتے نہین دیکھا عبداللہ نے فرمایا کہ وہ کیا ہین اے بیٹے جریج کے کہا اول تو مین تمکو دیکھتا ہون
کہ تم کعبے کے کونون مین سے خواہ کیوقت ہاتھہ نہین لگاتے ہو مگر دو کونون مین جو مین کیطرف ہین دوسری
تم نعال سبتی پہنتے ہین جسمین بال نہین ہوتے اور ڈاڑھی رنگتے ہو زردی سے (یعنے زعفران ورس وغیرہ سے) چوتھی جب
تم مکہ مین ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھہ کر لبیک پکارتے ہین اور تم یوم الترویہ یعنے آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کی لبیک
پکارتے ہو پس عبداللہ نے جواب دیا کہ سوا رکان کو تو مین نے نہین دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوتے
ہون سوا اُن کے جو مین کیطرف ہین اور اُنمین رکن یمانی کہتے ہین اور نعال سبتی تو مین نے دیکھا ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ایسی نعال پہنتے تھے جسمین بال نہ ہون اور اچھی مین وضو کرتے تھے (یعنے وضو کرکے
گیلے پیر مین اُنکو پہن لیتے تھے) سو مین بھی درست رکھتا ہون کہ اوسی کو پہنون رہی زردی تو مین نے
دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اُس سے رنگتے تھے (یعنے بالون کو یا کپڑون کو) تو مین دوست رکھتا ہون
کہ اُس سے رنگون اور لبیک سے مین نے نہین دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے لبیک پکاری ہو مگر جب
کہ اونٹنی آپ کو سوار کرکے اوٹھی (یعنے مسجد ذی الحلیفہ کے پاس) ف امام مالک اور شافعی اور جمہور
کا مذہب یہ ہے کہ افضل ہے لبیک پکارنا جب سواری اپنی کھڑی ہو متوجہ ہو کر مکہ کیطرف اور ابوحنیفہ کا مذہب
ہے کہ نماز کے بعد لبیک پکارے قبل سوار ہونے کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مصلی ہی
سے لبیک شروع کی ہے چنانچہ اوسکی زاد المعاد سے اور بگذری اور رکنین یمانیین سے ایک رکن یمانی
مراد ہے اور ایک وہ کونا جس مین
اسود نصب کیا ہوا ہے اور تغلیباً اُن دونون کو رکن یمانی بولتے ہین
اور دو رکن اوس کے مقابل کے
یم کیجانب ہین اُنکو شامیین بولتے ہین چنانچہ نقشہ مندرجہ حاشیہ سے بخوبی

ظاہر ہے اور رکنین یمانیین دونون بنائے ابراہیم پر باقی ہین یعنے اوسی نیو پر بنی ہوئی ہین جو ابراہیم
علیہ السلام نے ڈالی تھی بخلاف شامیین کے کہ اودھر سے کعبہ شریف چھوٹا کر دیا گیا ہے اور اسمیل حضرت
نے اوسکو نہین چھوا اور اب اتفاق ہوگیا ہے فقہا کا رکن شامیین کے نہ چھونے پر اور نعل سبتی وہ ہے جسکا
چمڑا دباغت کیا گیا ہو اور بال اوس کے دور کر دیے گئے ہون اور ابن عمر زرد رنگ سے اپنی ڈاڑھی رنگا کرتے
تھے اور ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ڈاڑھی زعفران اور ورس سے
رنگتے تھے جو ایک زرد رنگ گھاس ہوتی ہے یمن کی اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سفر حج
شروع کیا جب احرام باندھا اس لیے عبداللہ بن عمر نے قیاس کیا کہ آٹھوین تاریخ لوگ منا کو جاتے ہین اسی
دن سے ابتدا حج ہوتی ہے تو ابتدا احرام بھی اوسیدن سے چاہیے نہ اوس کے قبل سے اور امام شافعی اور
اصحاب اُنکے اور بعض اصحاب امام مالک کے اس بارہ مین ابن عمر کے موافق ہین اور دوسرے لوگون نے کہا ہے
کہ افضل اول ذی الحجہ سے لبیک پکارنا ہے اور دو نو جائز ہے باجماع امت **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ
جُرَيْجٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ تَنْتَيْ
عَشْرَةَ مَرَّةً فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ تَرَسَاتِ الْحَدِيثَ بِطَلَا
الْمَعْنَى إِلَّا فِي قِصَّةِ الْإِهْلَالِ فَإِنَّهُ خَالَفَ رِوَايَةَ الْمَقْبُرِيِّ فَذَكَرَ بِمَعْنًى رَوَى ذِكْرَهُ
إِيَّاهُ **ترجمہ** عبید نے کہا مین نے عبداللہ بن عمر کا ساتھ دیا حج مین قریب بارہ حج و عمرے کے اور مین نے اون سے
اوسی چار باتون کا ذکر کیا اور وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گذرا مگر اہلال کے بارے مین انہون نے مقبری
کے خلاف روایت کی اور اور مضمون روایت کیا سوا اوس مضمون کے جو اوپر گذرا تھا **عن** ابْنِ عُمَرَ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ
قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکاب
مین پیر رکھا اور آپ کی اونٹنی اوٹھی ذی الحلیفہ مین جب لبیک پکارا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ
بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً **عبداللہ** عمر کے بیٹے خبر دیتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکارا جب
آپ کی اونٹنی آپ کو لیکر کھڑی ہوئی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ أَهَلَّ حِينَ تَسْتَوِي

بہر فاتحہ ترجمہ اسکا بھی مضمون وہی ہے **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ قال بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذی الحلیفۃ مبدأہ وصلی فی مسجدہا عبد اللہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شب کو ذو الحلیفہ مین رہے جہ کے ابتدا مین اور نماز پڑہی اوسکی مسجد مین **ف** یعنے پانچ نماز مین جو ہم اوپر ذکر کر آئے ہین **باب** استحباب الطیب قبیل الاحرام فی البدن واستحبابہ فی المیل وانہ لا بأس ببقاء بدیصہ خوشبو لگانا احرام کے قبل بدن مین اور مسک کا استحباب اور اسکی چمک باقی رہنا حالت احرام مین اسکا جواز **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحرمہ حین احرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا مین نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون کے احرام کے لیے جب احرام باندہا اور اون کے احلال کے لیے قبل طواف افاضہ کے **ف** اس سے معلوم ہوا مستحب ہونا خوشبو کے استعمال کا قبل احرام کے اور جائز ہونا اوسکی خوشبو اور اثر کا بعد احرام باندہنے کے اور حرام یہی ہے کہ حالت احرام مین ابتدا کرے خوشبو کی یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور علمائے کثیر کا صحابہ اور تابعین مین سے اور جماہیر محدثین کا اور فقہا کا جیسے سعد اور ابن عباس اور ابن زبیر اور معاویہ اور حضرت عائشہ اور ام حبیبہ اور ابو حنیفہ اور ثوری اور ابو یوسف اور احمد اور ابو داؤد وغیرہم مین اور بعضون نے اسکا خلاف کیا ہے مگر قوی مذہب یہی ہے اور جو تاویلات کیے ہین حضرت عائشہ کی روایت کو وہ قوی نہین اور یہ جو فرمایا کہ اون کے احلال کے لیے قبل طواف کے اس سے معلوم ہوا کہ بعد رمی جمرہ عقبہ کے خوشبو کا استعمال مباح ہے اور حلق بہی روا ہے اگرچہ ابہی طواف افاضہ نہ کیا ہو اور یہ مذہب ہے شافعی کا اور تمام علما کا مگر امام مالک نے اسکو مکروہ کہا ہے قبل طواف افاضہ کے اور یہ حدیث اونپر حجت ہے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی لحرمہ حین احرم ولحلہ حین حل قبل ان یطوف بالبیت **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی مضمون مروی ہے کہ مین نے اپنے ہاتہ سے خوشبو لگائی **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت **ترجمہ** اسکا بھی مضمون وہی ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحلہ ولحرمہ **ترجمہ** حضرت

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ خوشبو لگائی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کہولنے کے لیے بھی اور باندھنے کے لیے بھی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ بِذَرِيْرَةٍ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْاِحْرَامِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی ذریرہ سے (اور وہ ایک قسم کی خوشبو ہے نووی نے لکھا ہے کہ ہندسی آتے ہے) حجۃ الوداع میں احرام اور حل کے لیے عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ حُرْمِهِ قَالَتْ بِأَطْيَبِ الطِّيْبِ ترجمہ عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ تم نے کون سی خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت تو انہوں نے فرمایا سب سے عمدہ خوشبو یعنے مشک جیسے آگے آتا ہے) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ملتے تھے قبل احرام کے پھر احرام باندھتے تھے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ حِيْنَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفِيْضَ بِأَطْيَبِ مَا وَجَدْتُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے قبل اور اُن کے احرام کہولنے کے وقت قبل اس کے کہ وہ طواف افاضہ کریں عمدہ خوشبو جو پائی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَمْ يَقُلْ خَلَفٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلٰكِنَّهُ قَالَ وَذَاكَ طِيْبُ إِحْرَامِهِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا گویا میں ابھی نظر کر رہی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگ میں چمک خوشبو کی اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے اور خلف جو راوی ہیں انہوں نے یہ نہیں کہا کہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے مگر یہ کہا کہ وہ خوشبو تھی ان کے احرام کی۔ یعنے جو احرام کے قبل لگائی تھی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں گویا نظر کر رہی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگ میں چمک خوشبو کی اور آپ

لبیک پکار رہے تھے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کانی انظر الی وبیص الطیب
فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یلبی وہی مضمون ہے عن عائشۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا قالت کانی انظر بمثل حدیث ربیع وہی مضمون ہے عن عائشۃ
رضی اللہ عنہا انہا قالت کانما انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وھو محرم وہی مضمون ہے اور اسمیں یہ ہے کہ میں دیکھتی تھی اور وہ محرم تھے عن عائشۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا قالت انی کنت لانظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وھو محرم وہی مضمون ہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یحرم یتطیب بارطیب ما اجد ثم اری وبیص الدھن
فی رأسہ ولحیتہ بعد ذلک ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام کا ارادہ کرتے احرام کا تو عمدہ سے عمدہ خوشبو لگاتے جو پاتے پھر میں دیکھتی تھی
چمک تیل کی آپکے سر اور ڈاڑھی میں احرام باندھنے کے بعد عن عائشۃ قالت کانی انظر
الی وبیص المسک فی مفرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ گویا میں دیکھتی ہوں چمک مشک کی آپ کی مانگ میں اور آپ احرام میں ہیں
عن الحسن بن عبید اللہ بھذا الاسناد مثلہ حسن نے اس سند سے مثل روایت
سابق کے روایت کی عن عائشۃ قالت کنت اطیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قبل ان یحرم ویوم النحر قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیہ مسک ترجمہ حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں خوشبو لگاتی تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قبل احرام کے اور نحر کے
دن (یعنے بعد رمی جمرۂ عقبہ کے) قبل اس کے کہ آپ طواف افاضہ کریں بیت اللہ کا اور اس خوشبو
میں مسک ہوتا تھا عن محمد بن المنتشر قال سالت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما عن الرجل یتطیب ثم یصبح محرما فقال ما احب ان اصبح محرما انضخ طیبا
کان اطلی بقطران احب الی من ان افعل ذلک فدخلت علی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
فاخبرتہا ان ابن عمر رضی اللہ عنہما قال وما احب ان اصبح محرما انضخ طیبا لان
اطلی بقطران احب الی من ان افعل ذلک فقالت عائشۃ انا طیبت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم عند احرامہ ثم طاف فی نسائہ ثم اصبح محرما محمد بن منتشر کے بیٹے نے کہا میں نے
عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ جو شخص خوشبو لگاوے اور صبح کو احرام باندھے تو اوس کے لیے کیا حکم ہے تو انہوں
نے کہا کہ میں خوب نہیں جانتا کہ صبح کو احرام باندھوں ایسے حال میں کہ خوشبو جھاڑتا ہوں اور اگر میں ڈانبر
اپنے اوپر مل لوں تو مجھے اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ میں خوشبو لگاؤں پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا کے پاس گیا اور اُن سے یہ سب کہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ میں خوشبو لگائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے احرام کے قریب اور آپ نے اپنی سب بیبیوں سے صحبت کی پھر صبح کو
احرام باندھا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثم یطوف علی نسائہ ثم یصبح محرما ینضخ طیبا **حضرت** عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا نے فرمایا میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ اپنی بیبیوں پر طواف
کرتے تھے (یعنے سب سے صحبت کرتے تھے) پھر صبح کو احرام باندھتے اور خوشبو جھڑتی رہتی **عن**
محمد بن المنتشر قال سمعت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یقول لان اصبح مطلیا بقطران
احب الی من ان اصبح محرما انضخ طیبا قال فدخلت علی عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا
فاخبرتہا بقولہ فقالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطاف فی نسائہ ثم
اصبح محرما **ترجمہ** محمد بن منتشر سے وہی مضمون مروی ہوا جو اوپر گذرا اور قطران ایک رغن
کالا ہے جو کشتیوں پر پھیرا جاتا ہے اب اوس سے ڈانبر بولتے ہیں **غرض** ان سب روایتوں سے
بخوبی معلوم ہوا کہ پہلا اوس خوشبو کی جو قبل احرام لگائی ہو مضر نہیں اور ابتدا خوشبو نہ لگاوے وذلک
المقصود **فصل** تحریم الصید لما کول البری علی المحرم بحج او عمرۃ او بہما صید
ماکول جنگل کی حرمت محرم کے لیے **عن** الصعب بن جثامۃ رضی اللہ تعالی عنہ انہ اہدی
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمارا وحشیا وہو بالابواء او بودان فرده علیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلما ان رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی
وجہی قال انا لم نردہ علیک الا انا حرم **ترجمہ** صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گدھا جنگلی ہدیہ دیا اور آپ ابواء یا ودان میں تھے (کہ نام مقام کا ہے) اور
آپ نے پھیر دیا جب آپ نے دیکھا اُنکی چہرے کا ملال تو فرمایا کہ ہم نے کسی اور وجہ سے نہیں پھیرا فقط اتنا ہے

کہ ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں عن الزہری بہذا الاسناد اھدیت لہ حمار وحش کما قال مالک وفی حدیث اللیث وصالح ان الصعب بن جثامۃ اخبرہ مضمون وہی ہے کچھ لفظوں کا فرق ہے عن الزہری بہذا الاسناد وقال اھدیت لہ من لحم حمار وحش ترجمہ اس روایت میں وحشی گدھے کا گوشت ہدیہ دینے کا ذکر ہے عن ابن عباس ان قال اھدی الصعب ابن جثامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حمار وحش وھو محرم فردہ علیہ وقال لولا انا محرمون لقبلناہ منک ترجمہ اس میں بھی وہی مضمون ہے مگر آپ نے فرمایا ہم محرم نہ ہوتے تو قبول کر لیتے عن الحکم اھدی الصعب بن جثامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل حمارا وفی روایۃ شعبۃ عن الحکم عجز حمار وحش یقطر دما وفی روایۃ شعبۃ عن حبیب اھدی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم شق حمار وحش فردہ ترجمہ حکم نے کہا صعب نے حمار وحشی کا پیر ہدیہ دیا اور شعبہ نے حکم سے سرین حمار وحش کہ اوس میں خون ٹپکتا تھا روایت کیا اور شعبہ کی روایت حبیب سے یوں ہے کہ ایک ٹکڑا حمار وحش کا ہدیہ دیا پھر آپ نے پھیر دیا عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قدم زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایستذکر کیف اخبرتنی عن لحم صید اھدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم قال اھدی لہ عضو من لحم صید فردہ فقال انا لا ناکلہ انا حرم عبد اللہ نے کہا زید بن ارقم آئے اور عبد اللہ نے اُن کو یاد دلا کر کہا کہ تمنے کیونکر خبر دی تھی لحم صید کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ دیا گیا تھا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ ہدیہ دیا گیا ایک عضو شکار کے گوشت کا اور آپ نے پھیر دیا اور فرمایا کہ ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں **ف** اتفاق ہے علما کا اس پر کہ محرم کو جنگلی کا شکار کرنا حرام ہے اور امام شافعی وغیرہ نے کہا ہے کہ شکار کا مالک ہونا خرید کر بھی حرام ہے اور اسیطرح ہبہ سے اور میراث کی وجہ سے مالک ہونے میں اختلاف ہے باقی رہا گوشت شکار کا اگر محرم نے خود شکار کیا ہے یا اُس کے لیے دوسرے نے شکار کیا ہے تو حرام ہے برابر ہے خواہ اسکے حکم سے شکار کیا ہو یا بغیر حکم کے پھر اگر کسی حلال نے اپنے لیے شکار کیا ہے اور محرم کے دینے کا ارادہ نہیں کیا پھر محرم کو بھی اوس کے گوشت میں سے ہدیہ دیدیا یا بیچڈالا تو اوسکو حرام نہیں اور یہ مذہب ہے شافعیہ کا

اور مالک اور احمد اور داؤد کا اور ابو حنیفہ نے کہا جو بے اعانت محرم کے محرم کے لیے شکار کیا جاوے وہ حلال ہے اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ شکار کا گوشت مطلقاً حرام ہے محرم پر کسیطرح حلال نہیں برابر ہے کہ اس نے خود شکار کیا ہو یا دوسرے نے اوس کے لیے خواہ اپنے لیے غرض ہر طور حرام ہے اور قاضی عیاض نے یہ قول حضرت علی اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے اور انہون نے استدلال کیا ہے اس آیت کے ظاہر سے وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا کہ انہون نے کہا ہے کہ مراد صید سے وہ جانور ہے جو بذریعہ شکار کے ہاتھ آیا ہے غرض وہ بہرحال حرام ہے اور ظاہر حدیث صعب بن جثامہ بھی اسی پر دال ہے کہ آپ نے اُنکا ہدیہ واپس فرمایا اور بیان فرمایا کہ ہم لوگ محرم ہین اور یہ نہین فرمایا کہ تمنے ہمارے لیے شکار کیا اس لیے ہم واپس کرتے ہین اور احتجاج کیا ہے امام شافعی اور اُن کے موافقین نے ابی قتادہ کی روایت سے جو مسلم مین آگے آتی ہے اس لیے کہ ابو قتادہ نے جو شکار کیا تھا اور وہ حلال تھا اور اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور محرمین سے بھی فرمایا کہ کھاؤ یہ حلال ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آپ نے پوچھا تمہارے پاس اُس مین کا بچا ہوا کچھ ہے اونہون نے عرض کی کہ ہان اُسکا پیر آپنے اوسے لیا اور کھایا اور سنن ابی داؤد اور ترمذی اور نسائی نے جابر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکار جنگل کا تمکو حلال ہے جبکہ تمنے خود شکار نہ کیا ہو اور توفیق صعب اور ابو قتادہ کی روایت مین یون ہے کہ صعب کی روایت اس پر محمول کیجاوے کہ اوس نے محرمون کے لیے شکار کیا اور ابو قتادہ نے اپنے لیے اور اس صورت مین مذہب شافعی بہت صحیح اور قوی ہو گیا اور سب روایتون مین توفیق بھی ہو گئی اور آیت قرآنی کو حمل کرین خود شکار کرنے پر اور اسپر جو محرم کے لیے شکار کیا گیا ہو اور یہ فرمانا آپ کا صعب سے کہ ہم محرم ہین اس کے منافی نہین کہ احتمال ہے کہ انہون نے آپکے لیے شکار کیا ہو (النووی) عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ إِذْ أَبْصَرْتُ أَصْحَابِي يَنْظُرُونَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ نَاشِزَةٌ فَرَسِي وَأَخَذْتُ رُمْحِي ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّي سَوْطِي فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي وَكَانُوا مُحْرِمِينَ نَاوِلُونِي السَّوْطَ فَقَالُوا وَاللهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَنَزَلْتُ فَتَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ فَأَدْرَكْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ أَكَمَةٍ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي فَعَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وسلم امامنا فحرکنا فرسی فادرکتہ نقتل ھو حلال فکلوہ ترجمہ ابی محمد غلام آزاد ابوتمام
کہ کہتے ہین کہ مین نے ابوقتادہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہانتک کہ جب
پہونچے ہم قاحہ مین (اور وہ ایک میدان ہے سقیا سے ایک میل پر اور مدینہ سے تین منزل پر) اور بعض لوگ
ہم مین سے محرم تھے اور بعض غیر محرم کہ اتنے مین میرے یارون کو مین نے دیکھا کہ وہ کسی چیز کو دیکھ رہے ہین مین نے
نظر کی تو ایک گدھ وحشی تھا اور مین نے اپنے گھوڑے پر زین رکھا اور اپنا نیزہ لیا اور سوار ہوا اور میرا کوڑا
گر پڑا اور مین نے اپنے یارون سے کہا اور وہ محرم تھے کہ میرا کوڑا اٹھا دو انہون نے کہا اللہ کی قسم ہم تمہاری
کچھ مدد نہ کرین گے پھر مین نے اوتر کر کوڑا لیا اور سوار ہوا اور اس گدھ تک پہونچا اوس کے پیچھے چلے اور وہ
ٹیلے کے پیچھے تھا پھر اسکو نیزہ مارا اور اسکی کونچی کاٹ ڈالی اور اپنے یارون کے پاس لایا اور کسی نے
کہا کہا دکسینے کہا ست کہا ؤ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے آگے تھے سو مین نے اپنا گھوڑا بڑھایا اور
اُن تک پہونچا اور اُن سے عرض کی انہون نے فرمایا وہ حلال ہے اور کہا ؤ عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان ببعض طریق مکۃ تخلف
مع اصحاب لہ محرمین وھو غیر محرم فرای حمارا وحشیا فاستوی علی فرسہ فسال اصحابہ
ان یناولوہ سوطہ فابوا فسالھم رمحہ فابوا علیہ فاخذہ ثم شد علی الحمار فقتلہ فاکل
منہ بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بعضھم فادرکوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فسالوہ عن ذلک فقال انما ھی طعمۃ اطعمکموھا اللہ عزوجل ترجمہ
ابوقتادہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی راہ مین مکہ کے اور وہ چند یارون کے ساتھ
حضرت سے پیچھے رہ گئے اور وہ غیر محرم تھے اور یارون کے محرم پھر ایک وحشی گدھا دیکھا اور اپنے گھوڑے پر چڑھے
اور یارون سے کوڑا مانگا کسی نے نہ دیا نیزہ مانگا کسی نے نہ دیا پھر انہون نے آپ لیا اور گھوڑے کو دوڑایا اور
گدھے کو مار لیا اور اصحاب مین سے کسی نے کہا کسی نے نہین پھر جب حضرت کے پاس پہونچے اور آپ سے پوچھا
آپ نے فرمایا وہ تو ایک خوراک ہے کہ اللہ عزوجل نے تم کو دی عن عطاء بن یسار عن ابی قتادۃ فی
حمار الوحش مثل حدیث ابی النضر غیر ان فی حدیث زید بن اسلم ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ھل معکم من لحمہ شیء قال عطاء نے ابوقتادہ سے جنگلی گدھے کے بارہ مین وہی
مضمون روایت کیا جو ابی النضر سے اوسکا اور پر گذرا مگر زید بن اسلم کی روایت مین یہ بھی ہے کہ آپ نے پوچھا

کہ اوس کے گوشت مین سے کچھ تمہارے پاس ہے عمرو عبداللہ بن ابی قتادہ قال انطلق ابی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ فاحرم اصحابہ ولم یحرم وحدثت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عدوا بغیقۃ فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
فبینما انا مع اصحابہ یضحک بعضھم الی بعض اذ نظرت فاذا انا بحمار وحش فحملت علیہ فطعنتہ
فاثبتہ فاستعنتھم فابوا ان یعینونی فاکلنا من لحمھا وخشینا ان نقتطع فانطلقت
اطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارفع فرسی شیئا واسیر شیئا فلقیت رجلا من بنی
غفار فی جوف اللیل فقلت این لقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ترکتہ بتعہن
وھو قائل السقیا فلحقتہ فقلت یا رسول اللہ ان اصحابک یقرئون علیک السلام
ورحمۃ اللہ وانھم قد خشوا ان یقتطعوا دونک انتظرھم فانتظرھم فقلت یا رسول
اللہ انی اصطدت وعندی منہ فاضلۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للقوم کلوا وھم
محرمون ترجمہ عبداللہ بن ابی قتادہ نے کہا میرے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حدیبیہ کے
سال اور اصحاب نے احرام باندھا تھا اور اونھون نے نہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی کہ دشمن
غیقہ مین ہے اور آپ چلے اور ابو قتادہ نے کہا کہ مین اپنے یارون کے ساتھ تھا کہ بعض لوگ میری طرف دیکھکر
ہنسنے لگے اور مین نے جو نظر کی تو میرے آگے ایک وحشی گدھا تھا اور مین نے اوسپر حملہ کیا اور اسکو نیزہ مارکر روک
دیا اور اپنے لوگون سے مدد چاہی اور کسی نے میری مدد نہ کی (بسبب احرام کے) پھر ہمنے اسکا گوشت
کھایا اور خوف ہوا کہ ہم راہ مین حضرت سے چھوٹ نجائین (یعنی) مین آپ کو ڈھونڈھتا چلا اور کبھی اپنے
گھوڑے کو دوڑاتا اور کبھی قدم قدم چلاتا کہ ایک آدمی بنی غفار کا اندھیری رات مین اور مین نے اوس سے
پوچھا کہ تم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہان ملے اوس نے کہا کہ مین نے انکو بتھن مین چھوڑا ہے۔
(بتھن ایک مقام کا اور وہ ایک نہر ہے پانی کی سقیا سے تین میل پر اور سقیا ایک گاؤن ہے مدینہ سے
تین منزل مکہ کی راہ مین) اور وہ سقیا مین دوپہر کو ٹھیرا چاہتے ہین غرض مین آپ سے ملا اور مین نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ آپکے اصحاب آپ پر سلام اور رحمت بھیجتے ہین اور انکو خوف ہے کہ دشمن ان کو آپ سے دور
کرکے کاٹ ڈالے تو آپ انکا انتظار کریے سو آپنے اُن کا انتظار کیا پھر مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے شکار
کیا ہے اور اُس مین سے کچھ میرے پاس بچا ہوا ہے تو آپنے فرمایا لوگون سے کہ کھاؤ اور وہ لوگ سب احرام

باندھی ہو ترجمہ عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حاجا وخرجنا معہ قال فصرف من اصحابہ فیھم ابو قتادۃ فقال خذوا ساحل
البحر حتی نلقاکم قال فاخذوا ساحل البحر فلما انصرفوا قیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
احرموا الا ابا قتادۃ فانہ لم یحرم فبینما ھم یسیرون اذ رأوا حمر وحش فحمل
علیھا ابو قتادۃ فعقر منھا اتانا فنزلوا فاکلوا من لحمھا قال فقالوا اکلنا لحما
ونحن محرمون قال فحملوا ما بقی من لحم الاتان فلما اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قالوا یا رسول اللہ انا کنا احرمنا وکان ابو قتادۃ لم یحرم فرأینا حمر وحش
فحمل علیھا ابو قتادۃ فعقر منھا اتانا فنزلنا واکلنا من لحمھا فقلنا اکلنا لحم
صید ونحن محرمون فحملنا ما بقی من لحمھا فقال ھل منکم احد امرہ او اشار
الیہ بشیء قال قالوا لا قال فکلوا ما بقی من لحمھا ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ نے روایت
اپنے باپ کی کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو اور ہم نکلے آپ کے ساتھ اور کہا ابی قتادہ نے کہ آپ نے اور راہ لی اور اپنے بعض اصحاب سے
فرمایا کہ تم ساحل بحر کی راہ لو اور انہی میں ابو قتادہ بھی تھے یہانتک کہ ملو مجھ سے اور ان لوگوں نے ساحل بحر کی راہ لی پھر جب پھرے وہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی طرف تو اکثر لوگوں نے احرام باندھ لیا تمام لوگوں نے سوا ابو قتادہ کے کہ انہوں نے احرام نہیں باندھا غرض وہ راہ میں چلے جاتے تھے
کہ انہوں نے چند وحشی گدھے دیکھے اور ابو قتادہ اوپر حملہ کیا اور ایک گدھی کی انمیں سے کونچیں کاٹیں اور سب یاروں نے اتر کے اسکا گوشت
کھایا اور پھر کہا انہوں نے کہ ہمنے گوشت کھایا اور ہم محرم تھے اور باقی گوشت اسکا ساتھ لیا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو
عرض کی کہ اے رسول اللہ کہ ہمنے احرام باندھ لیا تھا اور ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا پھر ہمنے چند وحشی گدھے دیکھے اور ابو قتادہ اوپر حملہ کر کے
ایک کی کونچیں کاٹیں پھر ہم اترے اور ہم سب نے اسکا گوشت کھایا اور پھر کہا کہ ہم نے شکار کی گوشت کھایا ہے ہم احرام باندھے ہوئے تھے اور باقی
گوشت اسکا ہم لیتے آئے ہیں تب آپ نے فرمایا کہ کسی نے تم میں سے اسکا حکم کیا تھا یا اسکی طرف اشارہ کیا تھا تو انہوں نے عرض کی کہ نہیں آپ نے
فرمایا تو کھاؤ جو گوشت اسکا باقی ہے حدثنا عثمان بن عبد اللہ بن موھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بھذا الاسناد فی روایۃ شیبان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امنکم احد امرہ
ان یحمل علیھا او اشار الیہ وفی روایۃ شعبۃ قال امرتم او اعنتم او اصدتم قال
شعبۃ وکا ادری قال اعنتم او اصدتم ترجمہ عثمان بن عبد اللہ سے اس اسناد سے یہی مضمون
مروی ہوا اور شیبان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے

کسینے اُس کے شکار کا حکم کیا کہ اُسپر حملہ کیا جاوے یا اوسکیطرف اشارہ کیا اور شعبہ کی روایت مین ہی کہ تم نے اشارہ کیا یا مدد کی یا تمنے شکار کیا شعبہ نے کہا مین نہین جانتا کہ مدد کی فرمایا یا شکار کیا فرمایا باقی مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ اَبَاہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ خَرَجَ اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَزْوَۃَ الْحُدَیْبِیَّۃِ قَالَ فَاَھَلُّوْا بِعُمْرَۃٍ غَیْرِیْ قَالَ فَاصْطَدْتُّ حِمَارَ وَحْشٍ فَاَطْعَمْتُ اَصْحَابِیْ وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ ثُمَّ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنَبَّاْتُہٗ اَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِہٖ فَاَضْلَۃً فَقَالَ کُلُوْہُ وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ ترجمہ عبداللہ بن ابی قتادہ نے کہا کہ اُن کے باپ نے خبر دی اُنہون نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ غزوہ حدیبیہ مین تو اور لوگون نے عمرہ کا احرام باندہ لیا سوا میرے اور مین نے ایک حمار وحشی شکار کیا اور اپنے یارون کو کھلایا اور وہ احرام باندہے ہوئے تھے پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور اُنکو خبر دی کہ ہمارے پاس اُسکا گوشت بچا ہوا ہے آپنے فرمایا کہاؤ اور وہ لوگ احرام باندہے ہوئے تھے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّھُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ وَاَبُوْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مُحِلٌّ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَفِیْہِ فَقَالَ ھَلْ مَعَکُمْ مِنْہُ شَیْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُہٗ قَالَ فَاَخَذَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَھَا ترجمہ عبداللہ بن ابی قتادہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور سب لوگ محرم تھے اور ابو قتادہ غیر محرم اور بیان کی حدیث اور اس مین یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ساتھہ اُسمین سے کچھ ہے اُنہون نے کہا ہمارے ساتھہ اُسکا پیر ہے پھر لیا اوسکو آپ نے اور کہایا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ اَبُوْ قَتَادَۃَ فِیْ نَفَرٍ مُحْرِمِیْنَ وَاَبُوْ قَتَادَۃَ مُحِلٌّ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ وَفِیْہِ ھَلْ اَشَارَ اِلَیْہِ اِنْسَانٌ مِنْکُمْ اَوْ اَمَرَہٗ بِشَیْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَکُلُوْا ترجمہ عبداللہ بن ابی قتادہ نے کہا کہ ابو قتادہ چند محرم لوگون مین تھے اور وہ احرام باندہے ہوئے نہ تھے اور حدیث بیان کی اور اُس مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا آیا اشارہ کیا تم مین سے کسینے اُس کی طرف یا حکم کیا کسی چیز کا اُنہون نے عرض کی کہ نہین یا رسول اللہ آپنے فرمایا تو کہاؤ اُسکو ف غرض ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی غیر محرم اپنے واسطے شکار کرے اور محرم کا اوس مین حکم و اشارہ و تائید و نصرت نہ ہو تو اُسکا کھانا

محرم کو بھی دا ہے جب اوس کا گوشت محرم کو ہدیہ دیا جاوے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا جیسا ہم اوپر بیان کر چکے اور یہی صحیح ہے **عن** عبد الرحمن بن عثمان التیمی قال کنا مع طلحۃ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ونحن حرم فاھدی لہ طیر وطلحۃ راقد فمنا من اکل ومنا من تورع فلما استیقظ طلحۃ وفق من اکلہ وقال اکلناہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عبد الرحمن** نے کہا ہم طلحہ کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے اور ایک پرندہ شکار کا انکو ہدیہ دیا گیا (یعنی بھنا ہوا) سو بعضوں نے ہم میں سے کھایا اور بعضوں نے پرہیز کیا پھر جب طلحہ جو سو رہے تھے جاگے تو اُن لوگوں کے موافق ہوئے جنہوں نے کھایا تھا اور کہا اُنہوں نے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا گوشت کھایا ہے **باب** ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب فی الحل والحرم جن جانوروں کا مارنا حل اور حرم میں مستحب ہے اُنکا بیان **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اربع کلھن فواسق یقتلن فی الحل والحرم الحدأۃ والغراب والفارۃ والکلب العقور قال فقلت للقاسم افرأیت الحیۃ قال تقتل بصغرھا **ترجمہ** حضرت عائشہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی صاحبہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے چار چیزیں شریر ہیں کہ قتل کیجاتی ہیں حل وحرم میں چیل اور کوا اور چوہا اور کٹہا کتا راوی نے کہا کہ میں نے قاسم اپنے شیخ سے پوچھا کہ بھلا فرمایئے سانپ کو تو اونہوں نے کہا مارا جاوے ولت سے **ف** اور بچھو میں بھی حکم آیا ہے غرض یہ چھ چیزیں منصوص ہیں اور جماہیر علما کا اتفاق ہے اُنکے قتل پر حل وحرم واحرام میں اور اتفاق ہے اسپر کہ جو ان کی مثل ہیں معنے میں وہ بھی ان میں داخل ہیں اور اختلاف ہے اس میں کہ وہ معنے کیا ہے امام شافعی کا قول ہے کہ جو چیزیں کہائی نہ جاتی ہوں اور نہ وہ متولد ہیں ماکولات وغیرہ سے تو قتل اُنکا جائز ہے محرم کو اور اُسکو فدیہ دینا ضرور نہیں اور امام مالک نے کہا وہ معنے موذی ہونا ہے غرض جو موذی ہے اُسکا قتل روا ہے اور جو موذی نہ ہو اُسکا قتل روا نہیں اور کلب میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا اس سے بھی کتا مراد ہے بعضوں نے کہا کہ ہر درندہ مراد ہے حملہ کرنے والا چنانچہ لغت میں ہر درندہ کو کلب عقور کہتے ہیں غرض اوزاعی اور ابو حنیفہ اور حسن بن صالح نے کہا کہ اُس سے بھی کتا مراد ہے اور بھیڑیے کو بھی اُسمیں داخل کیا ہے اور

امام زفر نے صرف بھیڑیا ہی مراد لیا ہے اور جمہور کا قول ہے کہ ہر حملہ کرنے والا درندہ مراد ہے جیسے چیتا اور شیر اور شرزہ وغیرہ ہے اور یہ قول ہے زید بن اسلم اور سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور شافعی اور احمد وغیرہم کا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال خمس فواسق یقتلن فی الحل والحرم الحیۃ والغراب الابقع والفارۃ والکلب العقور والحدیا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ شریر ہیں کہ ماری جاویں حل و حرم میں سانپ اور خبکبرا کوا اور چوہا اور کہٹا کتا اور چیل **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس فواسق یقتل فی الحرم العقرب والفارۃ والحدیا والغراب والکلب العقور **حضرت عائشہ** سے وہی جانور مروی ہوئے اس میں سانپ کی جگہ بچھو مذکور ہے **عن** ہشام بہذا الاسناد **ہشام** سے اس سند سے یہی روایت مروی ہوئی **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس فواسق یقتلن فی الحرم الفارۃ والعقرب والحدیا والغراب والکلب العقور ترجمہ حضرت عائشہ سے وہی مضمون مروی ہوا **عن** الزہری بہذا الاسناد قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل خمس فواسق فی الحل والحرم ثم ذکر بمثل حدیث یزید بن زریع زہری سے وہی مضمون مروی ہوا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب کلہا فواسق یقتل فی الحرم الغراب والحدأۃ والکلب العقور والعقرب والفارۃ وہی مضمون ہے اور پانچ جانوروں کے قتل کا حکم ہے **عن** سالم عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس لا جناح علی من قتلہن فی الحرم والاحرام الفارۃ والعقرب والغراب والحدأۃ والکلب العقور قال ابن ابی عمر فی روایتہ فی الحرم والاحرام ترجمہ سالم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو ان کو مارے گناہ نہیں حرم میں خواہ احرام میں **عن** حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب کلہا فواسق لا حرج علی من قتلہن العقرب والغراب والحدأۃ والفارۃ والکلب العقور ترجمہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ما یقتل المحرم من الدواب فقال اخبرتنی احدی زوجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر او امر ان یقتل الفارۃ والعقرب والحدأۃ والکلب العقور والغراب ترجمہ عبداللہ بن عمر سے کسی نے پوچھا تو انہوں نے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بی بی صاحبہ سے یہی مضمون بیان کیا عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما یقتل الرجل من الدواب وھو محرم قال حدثتنی احدی زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یامر بقتل الکلب العقور والفارۃ والعقرب والحدأۃ والغراب الحیۃ قال وفی الصلوٰۃ ایضاً ترجمہ عبداللہ بن عمر سے کسی آدمی نے پوچھا کہ محرم کون کون جانور کو قتل کر سکتا ہے عبداللہ نے کہا مجھ سے حضرت کی ایک بی بی نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلعم کٹھا کتا اور چوہا اور بچھو اور چیل اور کوا اور سانپ کو مارنیکو لیے ارشاد فرماتے اور کہا کہ نماز میں بھی (مارے جاویں) عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس من الدواب لیس علی المحرم فی قتلھن جناح الغراب والحدأۃ والعقرب والفارۃ والکلب العقور عبداللہ بن عمر نے وہی مضمون وہ بیان کیا ہے عن نافع قال عبداللہ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس من الدواب لا جناح علی من قتلھن فی قتلھن الغراب والحدأۃ والعقرب والفارۃ والکلب العقور عبداللہ بن عمر نے وہی مضمون مرفوعاً روایت کیا ہے عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث مالک وابن جریج ولم یقل احد منھم عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ابن جریج وحدہ وقد تابع ابن جریج علی ذلک ابن اسحاق ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی مضمون مثل حدیث مالک اور ابن جریج کی روایت کیا اور ان راویوں میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ وہ سنا ہے نافع سے وہ راوی ہیں ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مگر ابن جریج اکیلے اور ابن جریج کی اتباع کی ہے اس بیان میں ابن اسحاق نے عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس لا جناح فی قتل ما قتل منھن فی الحرم فذکر بمثلہ ترجمہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کچھ حرج نہیں پانچ جانوروں کے قتل میں پھر مثل اسی کی بیان

کیا **عن** ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من قتلھن وھو
حرام فلا جناح علیہ فیھن العقرب والفارۃ والکلب العقور والغراب والحدیا و
اللفظ لیحیی بن یحیی ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا کہ پانچ
جانور ہین کہ انکو جس نے حالت احرام مین مارا اور سر کچھ گناہ نہین انکے قتل مین بچھو اور چوہا اور کٹھا کتا اور
کوا اور چیل **باب** جواز حلق الرأس للمحرم اذا کان بہ اذی او وجوب الفدیۃ لحلقہ
وبیان قدرھا عذر کے سبب سے سر منڈانے اور فدیہ دینے کا بیان **عن** کعب بن عجرۃ قال اتی
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمن الحدیبیۃ وانا اوقد تحت قال القواریری قدر
لی وقال ابو الربیع برمتر والقمل یتناثر علی وجھی قال ایوذیک ھوامک راسک قال قلت نعم
قال فاحلق وصم ثلثۃ ایام او اطعم ستۃ مساکین او انسک نسیکۃ قال ایوب فلا ادری
بای ذلک بدء کعب نے کہا میرے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ مین اور مین اپنی
ہانڈی کے نیچے آگ پھونک رہا تھا اور جو مین میرے سونہہ پر چلی آتی تہین تو آپ نے فرمایا تمہارے سر کے
کیڑون نے بہت ستایا ہے مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا تم سر منڈا دو اور تین دن روزے رکھو یا چھ مسکینون
کو کھانا کھلا دو یا ایک قربانی کرو ایوب نے کہا مجھے یاد نہین کہ پہلے کیا چیز فرمائی **عن** ایوب
فی ھذا الاسناد بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** کعب بن عجرۃ قال فی انزلت
ھذہ الایۃ فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ ففدیۃ من صیام او
صدقۃ او نسک قال فاتیتہ فقال ادنہ فدنوت فقال ادنہ فدنوت فقال ایوذیک ھوامک قال ابن
عون او قال اظنہ قال نعم قال فامرنی بفدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک مما تیسر
ترجمہ کعب نے کہا یہ آیت فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ میری ہی حق مین اتری اور مین
آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنے فرمایا نزدیک آ مین نزدیک آیا پھر فرمایا اور نزدیک آ مین اور
نزدیک آیا پھر فرمایا کہ جو مین تمہاری بہت سنتا ہون ابن عون نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ انہون نے کہا ہان پھر مجھکو حکم
فرمایا فدیہ کا روزہ ہو خواہ صدقہ ہو خواہ قربانی ہو **فا** یہ آیت پارہ سیقول مین ہے معنی
یہ ہین کہ جو بیمار ہو تم مین سے یا تکلیف ہو اوسکی سر مین (اور وہ سر منڈا لی) تو فدیہ اوسکا روزے
ہین یا صدقہ یا قربانی اور آگے تفصیل اوسکی آویگی **عن** کعب بن عجرۃ ان رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرفت علیہ وراسہ یتہافت قملا فقال ایوذیک ہوامک قلت
نعم قال فاحلق راسک قال ففی نزلت ہذہ الآیۃ فمن کان منکم مریضا او بہ اذی
من راسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صم ثلثۃ ایام او تصدق بین ستۃ مساکین او انسک ما تیسر کعب نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کھڑے ہوئے اور میرے سر میں جوئیں چل رہی تھیں اور فرمایا کہ تمکو جوئیں ستاتی
ہیں میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا سر منڈا ڈالو اور یہ آیت میرے ہی حق میں اتری پھر مجھ سے آپ نے فرمایا تین
روزے رکھو یا ایک ٹوکرا خیرات دو چھ غلہ پھر کر چھ مسکین کو یا قربانی کرو جو میسر ہو عن کعب
بن عجرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ وہو بالحدیبیۃ قبل ان یدخل مکۃ وہو
محرم وہو یوقد تحت قدر والقمل یتہافت علی وجہہ فقال ایوذیک ہوامک
ہذہ قال نعم قال فاحلق راسک واطعم فرقا بین ستۃ مساکین والفرق ثلثۃ
اصع او صم ثلثۃ ایام او انسک نسیکۃ قال ابن نجیح او اذبح شاۃ ترجمہ کعب نے وہی
مضمون اوپر کا بیان کر کے کہا کہ آپ نے فرمایا سر منڈا ڈالو اور ایک ٹوکرا غلہ چھ مسکینوں کو بانٹ دو اور
ٹوکرا تین صاع ہے اور صاع کی تحقیق کتاب الزکوۃ میں گذری یا تین دن روزے رکھو یا ایک قربانی
کرو ابن نجیح کی روایت میں ہے کہ ایک بکری ذبح کرو عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ زمن الحدیبیۃ فقال اذاک ہوامک قال نعم
فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلق ثم اذبح شاۃ نسکا او صم ثلثۃ ایام او اطعم
ثلثۃ اصع من تمر علی ستۃ مساکین ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ بن
معقل قال قعدت الی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہو فی المسجد فسالتہ عن ہذہ الآیۃ
ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک فقال کعب فی نزلت کان بی اذی من راسی فحملت
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والقمل یتناثر علی وجہی فقال ما کنت ارای
ان الجہد بلغ منک ما ارای تجد شاۃ فقلت لا فنزلت ہذہ الآیۃ فدیۃ من صیام
او صدقۃ او نسک قال صوم ثلاثۃ ایام او اطعام ستۃ مساکین نصف صاع لکل مسکین
قال ونزلت فی خاصۃ وہی لکم عامۃ ترجمہ کعب کے پاس عبد اللہ بن معقل گئے اور کعب مسجد میں

تھے اور یہ آیت پوچھی فدیۃ من صیام تو انہوں نے کہا یہ میرے لیے اور تمہارے ہے پھر سارا قصہ بیان کیا جو کعب کی روایت گزرا آخر میں حضرت نے فرمایا روزے تین دن کے یا کھانا چھ مسکینوں کا ہر مسکین کو نصف صاع پھر کہا کعب سے یہ آیت اتری ہے خاص تیرے لیے اور باعتبار لفظ کے عام ہے تم سب کے لیے **فائدہ** قربان اُن کے خلوص اور حسن ایمان کے لیے کہ باوجود اس سخت اور سادگی کے اللہ پاک جل جلالہ نے اُن کی طرف التفات فرمایا اور اُن کے لیے بالائے عرش فرمان عمیم الاحسان اتارا غرض اُنکی جوتوں کا سب کے سر پر احسان ہے

عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ خرج مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم محرما فتمل راسہ ولحیتہ فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارسل الیہ فدعا الحلاق فحلق راسہ ثم قال لہ ھل عندک نسک قال ما اقدر علیہ فامرہ ان یصوم ثلثۃ ایام او یطعم ستۃ مساکین لکل مسکین صاع فانزل اللہ عزوجل فیہ خاصۃ فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ ثم کانت للمسلمین عامۃ ترجمہ وہی ہے **شرح** ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ نسک سے مراد ایک بکری ہے اور سب روایتیں مقصود میں موافق ہیں اور وہ مقصود یہی ہے کہ جو سر منڈانے کا محتاج ہو کسی ضرر کے سبب سے مثلاً سر میں جوئیں پڑ جاویں یا اور کوئی مرض ہو حالت احرام میں سو وہ سر منڈا لے اور فدیہ دیوے یعنی تین روزے رکھے یا تین صاع طعام چھ مسکینوں کو کھلاوے اور آیت و روایت دونوں متفق ہیں اس میں کہ ان تینوں باتوں میں وہ مختار ہے جو آسان ہو اُسکو بجا لاوے اور علما سب متفق ہیں اسکی ظاہر پر عمل کرنے میں مگر ابو حنیفہ اور سفیان ثوری کہ اُن سے منقول ہے کہ نصف صاع گیہوں میں ہے اور کھجور اور جو وغیرہ میں ایک صاع ہر مسکین کو دینا چاہیے اور یہ خلاف احادیث ہے اور یہ احادیث اُنپر حجت ہیں کہ اُن میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمادیا ہے ثلاثۃ اصع من تمر یعنے تین صاع میں کھجور کے اور حسن بصری وغیرہ سے اور اقوال مذکور ہیں مگر سب ان احادیث کے روسے مردود ہیں **باب** جواز الحجامۃ للمحرم پچھنی لگانے کا جواز محرم کو **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی مکہ کی راہ میں اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے

عن ابن بحینۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم بطریق

مکۃ وھو محرم وسط راسہ ترجمہ ابن بحینہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی مکہ کی راہ میں اپنی سر کے بیچ میں اور آپ احرام سے تھے ف ان روایتوں کے سبب سے اجماع کیا ہے علماء نے پچھنی لگانے کے جواز پر خواہ سر میں لگاوے یا اور کہیں جب ضرورت ہو اگرچہ بال ٹوٹ جاویں اور بال ٹوٹنے میں فدیہ ہے اور اگر بال نہ ٹوٹے تو کچھ فدیہ نہیں غرض بغیر ضرورت کے حرام ہے اگر بال ٹوٹنے کا خیال ہے اور اگر بالوں کی جگہ نہیں تو بغیر ضرورت کے بھی ہو تو روا ہے یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور اسمیں فدیہ نہیں اور ابن عمر اور مالک سے اس صورت میں کراہت منقول ہے اور یہ حدیث محمول ہے اسپر کہ حضرت کو ضرورت ہوگی اور اس حدیث میں ایک قاعدہ ہے مسائل احرام کا کہ سر منڈانا اور کپڑے پہننا اور قتل صید وغیرہ محرمات احرام مباح ہیں بسبب ضرورت و دوا حاجت اور ان سب میں فدیہ واجب ہے باب جواز مداواۃ المحرم عینیہ ومحرم کو آنکھوں کا علاج جائز ہونا عن نبیہ بن وھب قال خرجنا مع ابان بن عثمان حتی اذا کنا بملل اشتکی عمر بن عبید اللہ عینیہ فکنا بالروحاء اشتد وجعہ فارسل الی ابان بن عثمان یسئلہ فارسل الیہ ان اصمدھما بالصبر فان عثمان رضی اللہ عنہ حدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل اذا اشتکی عینیہ وھو محرم فصدھا بالصبر ترجمہ نبیہ وہب کے بیٹے نے کہا ہم نکلے ابان بن عثمان کے ساتھ اور حسب ملل میں بہو نچر نام ہے ایک موضع کا کہ مدینہ سے اٹھائیس میل ہے مکہ کی راہ میں تو عمر بن عبید اللہ کی آنکھیں دکھنے لگیں پھر جب روحاء میں آئے بہت درد ہوا تو ابان بن عثمان سے کہلا بھیجا انہوں نے کہا کہ ایلوے کا لیپ کرو سنا ہے کہ عثمان نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب کسی کی آنکھیں دکھیں تھیں اور وہ احرام باندھ چکے تھے تو آپ نے فرمایا لیپ کرو اوپر ایلوے کا ف اتفاق علماء کا ہے کہ موافق اس حدیث کے لیپ کرنا ایلوے وغیرہ کا جس میں خوشبو نہیں ہے دوا کے لیے روا ہے اور اس میں فدیہ نہیں اور ضرورت ہو خوشبودار دوا کی کی تو لگاوے اور فدیہ دے اور سرمہ لگانا زینت کے لیے مکروہ ہے شافعی کے نزدیک اور دوسرے فقہا کے نزدیک اور احمد و اسحاق اور ایک جماعت نے بالکل منع کیا ہے اور مالک کے اسمیں دو قول ہیں اور اسمیں فدیہ کے واجب ہونے میں اُن کے دو قول ہیں عن نبیہ بن وھب ان عمر بن عبید اللہ بن معمر رمدت عینیہ فاراد ان یکحلھا فنھاہ ابان بن عثمان وامرہ ان یضمدھما بالصبر وحدث عن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ فعل ذلک ترجمہ

نبیہ نے کہا عمر بن عبید اسکی آنکھین دکھین اور سر لگانا چاہا ابان نے منع کیا اور صبر کے لگانے کو بتایا اور روایت کی عثمان سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کہا **باب** جواز غسل المحرم رأسه وبدنه محرم کو بدن اور سر دھونا روا ہے **عن** ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین عن ابیہ عن عبد اللہ بن عباس و عن المسور بن مخرمة رضی اللہ تعالیٰ عنہم انھما اختلفا بالابواء فقال عبد اللہ بن عباس یغسل المحرم رأسه وقال المسور لا یغسل المحرم رأسه فارسلنی ابن عباس الی ابی ایوب الانصاری اسئله عن ذلک فوجدته یغتسل بین القرنین وهو یستتر بثوب قال فسلمت علیه فقال من هذا فقلت انا عبد اللہ بن حنین ارسلنی الیک عبد اللہ بن عباس اسالک کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یغسل رأسه وهو محرم فوضع ابو ایوب یده علی الثوب فطاطأه حتی بدا لی رأسه ثم قال لانسان یصب صب علی رأسه ثم حرک رأسه بیدیه فاقبل بهما وادبر ثم قال هکذا رأیته صلی اللہ علیه وسلم یفعل **ترجمہ** ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عبد اللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ دونو مین تکرار ہوگئی ابوا مین ابن عباس نے کہا محرم سر دھوے اور مسور نے کہا نہین تو عبد اللہ نے کہا مجھے بھیجا ابن عباس نے ابو ایوب کے پاس کہ اُن سے پوچھین تو مین نے اُنکو پایا کہ وہ کنوئین کی دو لکڑیون کے بیچ مین نہا رہے تھے اور وہ ایک کپڑے کی آڑ مین تھے اور مین نے اُن سے سلام علیک کی اور اُنھون نے پوچھا کہ کون ہے مین نے کہا کہ مین عبد اللہ بن حنین ہون اور عبد اللہ بن عباس نے مجھے تمہارے طرف بھیجا ہے کہ مین پوچھون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام مین کیونکر سر دھوتے تھے پس ابو ایوب نے اپنے دونو ہاتھ سر پر رکھے اور سر جھکایا یہان تک کہ مجھے نظر آیا اور اُس آدمی سے کہا جو اُنپر پانی ڈالتا تھا کہ ڈالو پھر وہ اپنے سر کو ہلاتے تھے اور اپنے ہاتھ سے ملتے تھے آگے اور پیچھے پھر کہا مین نے ایسے ہی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو **فائدہ** اس حدیث مین کئی فوائد ہین اول محرم کو نہانا جائز ہے دوسرے سر دھونا اُسکو روا ہے اس طرح کہ بال نہ ٹوٹین تیسرے خبر واحد کا قبول کرنا کہ یہ صحابہ مین مشہور و معروف تھا چوتھے رجوع کرنا سنت کیطرف جب اختلاف واقعہ ہو اور ترک کرنا اجتہاد اور قیاس کا خواہ اپنا قیاس ہو خواہ دوسرے کا اور یہی لازم ہے ساری امت کو اور یہی سبیل مومنین ہے صحابہ و تابعین و اسلاف صالحین کی و لکرہ المقلدون او المتعصبون پانچوین سلام کا جائز ہونا متوضی اور مغتسل پر بخلاف

اوس سے جو پاخانہ پھرتا ہو یا پیشاب کرتا ہو جیسی جائز ہونا استنجا کا وضو و غسل وغیرہ مین ساتھ مین معلوم ہوا اس سے طریقہ مسئلہ پوچھنے کا کہ جب کسی عالم سے پوچھین تو یہ پوچھین کہ کیا ہی اُس مین حکم خدا و رسول کا یا کیا ہے سنت رسول الثقلین کی یا کیا ہے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہ سوال کرین کسی سے قیاس سے اور نہ کسی کی رای سے اور اجتہاد سے کہ یہ طریقہ نہین سلف کا بلکہ شناعت اور ملامت کی ہے اُسپر بہت سی اکابر نے صحابہ اور تابعین مین سے اور جہر کا ہے اور زجر کیا ہے سائلین کو جب پوچھی گئی ہے اُن سے رای اُنکی یا قیاس اُن کا اور اتفاق کیا ہے علماء نے اسپر کہ محرم کو اپنا سر دھونا اور بدن دھونا واجب ہی جنابت کیوقت اور باقی رہا غسل صرف آرام و راحت اور تبرید اور استراحت کے لیے اس مین مذہب شافعیہ کا اور جمہور کا جواز ہے بلا کراہت اور جائز ہی شافعیہ کی نزدیک سر دھونا بیری کے پتون سے یا خطمی سے اس طرح کہ بال نہ ٹوٹین اور جب تک بال نہ ٹوٹین فدیہ نہین اور مالک اور ابوحنیفہ نے کہا ہی کہ وہ حرام ہے اور موجب فدیہ ہی مگر یہ روایتین اُنپر حجت ہین **عن** زید بن اسلم بھذا الاسناد وقال فامس ابو ایوب بیدیہ علی راسہ جمیعا علی جمیع راسہ فاقبل بھما وادبر فقال المسور لابن عباس لا اماباک ابدا زید بن اسلم نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور کہا کہ ایوب نے اپنے دونون ہاتھ پھیرے اپنے سارے سر پر آگے اور پیچھے اور مسور نے ابن عباس سے کہا کہ مین آجسے آپ سے تکرار نکرون گا **باب** ما یفعل بالمحرم اذا مات محرم مرجاوے تو کیا کرین **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خر رجل من بعیرہ فوقص فمات فقال اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبیہ ولا تحنطوہ ولا تخمروا راسہ فان اللہ عز وجل یبعثہ یوم القیمۃ ملبیا **عبداللہ** بن عباس سے روایت ہی کہ ایک آدمی اونٹ پر سے گر پڑا اور اُس کی گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکو غسل دو پانی اور بیر کے پتون سے اور کفن دو اُسکو دو کپڑون مین اُسی کے اور سر نہ ڈھانپو اس لیے کہ اللہ تعالی اُسکو قیامت کے دن اوٹھاویگا لبیک پکارتا ہوا **عن** ابن عباس قال بینما رجل واقف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفۃ اذ وقع من راحلتہ قال ایوب فاوقصتہ او قال اقصعتہ وقال عمرو فوقصتہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبین ولا تمسوہ طیبا ولا تخمروا راسہ قال ایوب فان اللہ یبعثہ یوم القیمۃ

مُلَبِّیًا وَقَالَ عَمْرٌو فَاِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُلَبِّیْ ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات مین کھڑا تھا کہ اپنی اونٹنی پر سے گر پڑا ابو ایوب نے کہا کہ گردن ٹوٹ گئی اوسکی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا غسل دو اُسکو پانی اور بیری کے پتون سے اور کفن دو اُسکو دو کپڑون مین اور خوشبو نہ لگاؤ اور نہ سر ڈھانپو اُسکا ایوب نے کہا کہ اللہ تعالے اُسکو اُٹھا ویگا قیامت کو دن لبیک پکارنیوالا اور عمرو نے کہا پکارتا ہوا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَجُلًا کَانَ وَاقِفًا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ مُحْرِمٌ فَذَکَرَ نَحْوَ مَا ذَکَرَ حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُحْرِمِیْنَ بَعِیْرِہٖ فَوَقَصَ بِہٖ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْہُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَکَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْہِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَہٗ فَاِنَّہٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُلَبِّیًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَاِنَّہٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُلَبِّیًا وَزَادَ لَمْ یُسَمِّ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ حَیْثُ خَرَّ ترجمہ ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہوا صرف اتنا فرق ہے کہ اُنہون نے کہا اُٹھایا جائیگا قیامت کو دن لبیک پکارتا ہوا اور سعید بن جبیر نے اُس جگہہ کا نام نہین لیا جہان وہ گرا تھا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَجُلًا اَوْقَصَتْہُ رَاحِلَتُہٗ وَہُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْہُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَکَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْہِ وَلَا تُخَمِّرُوْا وَجْہَہٗ وَلَا رَاْسَہٗ فَاِنَّہٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُلَبِّیًا ترجمہ وہی مضمون ہے مگر اتنا فرق ہے کہ اوسکی اونٹنی نے اُسکی گردن توڑ ڈالی اور آپنے فرمایا کہ اُسکا سر نہ ڈھانپو نہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَجُلًا کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَوَقَصَتْہُ نَاقَتُہٗ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْہُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَکَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْہِ وَلَا تَمَسُّوْہُ بِطِیْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَہٗ فَاِنَّہٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُلَبِّدًا ترجمہ وہی مضمون صرف اتنا فرق ہے کہ وہ قیامت کو دن سر مین تلبید کیے ہوئے اوٹھیگا تلبید کسی چیز سے بال جانے کو کہتے ہین اس سے تلبید کا استحباب ثابت ہوا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَجُلًا

وقصہ بعیرہ وھو محرم ح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یغسل بماء وسدر ولا یمس طیبا ولا یخمر راسہ فانہ یبعث یوم القیمۃ ملبیا اور وہی مضمون ہے فقط اتنا فرق ہے کہ اوسکی اونٹ نے اوسکی گردن توڑ ڈالی **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حدثت ان رجلا اوقصتہ ناقتہ ونحن مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم فوقع من ناقتہ فاقعصتہ فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یغسل بماء وسدر وان یکفن فی ثوبین ولا یمس طیبا ولا یخمر راسہ قال شعبۃ ثم حدثنی بہ بعد ذلک خارج راسہ ووجہہ فانہ یبعث یوم القیمۃ ملبدا ترجمہ ابن عباس نے وہی مضمون بیان کیا اور اس مین یہ ہے کہ کفن دو اوس کے تین دو کپڑون مین کہ سر باہر نکلا رہے اور خوشبو نہ لگاؤ اور شعبہ نے کہا پھر مجھ سے میرے شیخ نے یون روایت کی کہ سر اور منہ دونون باہر نکلے رہین باقی مضمون وہی ہے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وقصت رجلا راحلتہ وھو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یغسلوہ بماء وسدر وان یکفنوہ وجعلہ عصبۃ قال وراسہ فانہ یبعث یوم القیمۃ وھو یصل ترجمہ وہی ہے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فوقصتہ ناقتہ فمات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ ولا تقربوہ طیبا ولا تغطوا وجھہ فانہ یبعث یلبی وہی مضمون ہے۔ **قائل** ان سب روایتون سے مذہب امام شافعی اور احمد اور اسحاق کی تائید ہوتی ہے کہ محرم جب مر جاوے اوسکو سیا کپڑا نہ پہناوین اور نہ سر ڈھانپین نہ خوشبو لگاوین اور مالک اور اوزاعی نے اور ابو حنیفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ اوسکا حکم مثل غیر محرم کی ہے اور یہ احادیث اونپر حجت ہین اور انکی مذہب کی دلیل اور بیری کے پتون سے غسل دینے کا استحباب بھی ثابت ہوا اور محرم وغیر محرم اوس مین دونو برابر ہین اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور طاؤس اور عطاء اور مجاہد اور ابن سیرین اور دوسرے فقہا کا اور منع کیا ہے مالک اور دوسرے لوگون نے اور یہ روایتین اونکی رد ہین **باب** جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض ونحوہ محرم اگر یہ شرط کرے کہ بیمار ہون گا تو احرام کھول ڈالون اسکا جواز **عن** عائشۃ قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ضباعۃ بنت الزبیر فقال لھا اردت الحج قالت واللہ

مَا اَنْتِ رَاجِعَةٌ فَقَالَ لَهَا حُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُولِي اللّٰهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ضباعہ بنت زبیر کے پاس اور فرمایا کہ تم نے ارادہ کیا ہے حج کا انہوں نے کہا کہ ہاں قسم ہے اللہ کی اور میں اکثر بیمار ہو جاتی ہوں تو آپ نے فرمایا حج کرو اور شرط کرو اور یوں کہو کہ اے اللہ احرام کھولنا میرا وہیں ہے جہاں تو مجھے روک دے اور وہ مقداد کے نکاح میں تھیں **عن** عائشۃ قالت دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ضباعۃ بنت الزبیر بن عبد المطلب فقالت یا رسول اللہ انی ارید الحج وانا شاکیۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجی واشترطی ان محلی حیث حبستنی **حضرت** عائشہ سے وہی مضمون مروی ہوا انمیں ضباعہ نے عرض کی کہ میں حج کا ارادہ کرتی ہوں **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا مثلہ **وہی** مضمون جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان ضباعۃ بنت الزبیر بن عبد المطلب اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی امراۃ ثقیلۃ وانی ارید الحج فما تامرنی قال اہلی بالحج واشترطی ان محلی حیث تحبسنی قال فادرکت **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وہی مضمون روایت کیا آخر میں یہ ہے کہ انہوں نے حج بالیا احرام کھولنے کی ضرورت نہیں پڑی **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان ضباعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارادت الحج فامرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تشترط ففعلت ذلک عن امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ ضباعہ نے حج کا ارادہ کیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا انکو کہ اپنے احرام میں شرط کرلیں اور انہوں نے حضرت کے حکم سے ویسا ہی کیا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لضباعۃ حجی واشترطی ان محلی حبستنی وفی روایۃ اسحاق امر ضباعۃ رضی اللہ عنہا **ترجمہ** ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسکو کسی مرض کا دورہ ہوتا ہو اور اسکا خوف ہو جیسے دمہ اور بخار اور اور امراض ہیں اسکو جائز ہے کہ احرام کے وقت شرط کرلے کہ اگر میں بیمار ہوں گا تو احرام کھولڈالوں گا پھر بیماری کے وقت احرام کھول ڈالے اور یہی قول ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علی اور ابن مسعود کا اور دوسرے صحابہ کا اور ایک جماعت

کا تابعین سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور یہی صحیح روایت ہے شافعی سے اور جمہور سب لوگون کی یہی حدیث ہے صحابہ کی اور ابو حنیفہ اور مالک اور بعض تابعین کا قول ہے کہ شرط روا نہیں اور انہون نے اس حدیث کو ایک قضیہ خاصہ پر محمول کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ان کے لیے خاص تھا اور قاضی عیاض وغیرہ بعض لوگون نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور بیہقی نے کہا ہے کہ اشتراط کے بارے مین کوئی اسناد حدیث صحیح نہین ہوئی اور نسائی نے کہا ہے کہ کسینے اس روایت کو مرفوع نہین کیا سوا ہشیم کے معمر سے حالانکہ یہ قول قاضی اور بیہقی کا غلط فاحش ہے اور نووی نے اسکی تغلیط پر تصریح کی ہے اور یہ حدیث مشہور ہے صحیح بخاری مین اور مسلم اور ترمذی اور ابی داؤد اور نسائی اور تمام کتب حدیث مین جس پر اعتماد اور اعتبار کیا جاتا ہے اور طرق متعددہ سے باسانید کثیرہ متنوعہ مروی ہوئی صحابہ سے اور صرف مسلم ہی نے جن طرق سے بیان کیا ہے وہی اسکی تصحیح و اثبات کو کافی ہین اور جب حدیث صحیح ہوئی اشتراط روا ہوا اور دعوی تخصیص کا بلا دلیل ہے **باب** اِحْرَامِ النُّفَسَاءِ وَ اسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِهَا لِلْاِحْرَامِ وَكَذَا الْحَائِضُ ترجمہ حائضہ اور نفسا کے احرام کا بیان اور غسل کا مستحب ہونا ان کو **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ نُفِسَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ **حضرت عائشہ** رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ نفاس ہوا اسماء بیٹی عمیس کو محمد بن ابی بکر کے پیدا ہونیکا ذی الحلیفہ کے سفر مین سو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو کہ ان سے کہین کہ نہا دین اور لبیک پکارین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے وہی مضمون مروی ہوا **ف** الحدیث سے معلوم ہوا کہ احرام نفسا اور حائضہ کا صحیح ہے اور احرام کے لیے اونہی غسل کرنا مستحب ہے اور مذہب شافعیہ اور مذہب مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور کے نزدیک یہ غسل مستحب ہی اور حسن اور اہل ظاہر کے نزدیک واجب ہے اور حائض اور نفسا جمیع افعال حج بجا لاوین سوا طواف اور دو رکعت طواف کے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دو رکعتین احرام کی واجب نہین اور نہ مروی ہوئی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تصریح کی ہے اسکی ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین **ف** اور تلبید کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کے ساتھ اور غسل بکسر غین وہ چیز ہے جس سے

سر دھویا جاوی جیسے خطمی وغیرہ اور تلبید بالون کا جمانا ہی کیسہ چیز سے کہ پریشان نہ ہون اور اپنے مصلے ہی پر لبیک
پکاری بعد ظہر کے پھر اونٹنی پر سوار ہوئے اور پھر لبیک پکاری پھر جب بیدا پر پہونچے لبیک پکاری ابن عباس نے کہا
کہ اسکی قسم ہے آپنے واجب کیا حج کو اپنے مصلے مین اور اہلال کیا اور جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدھی ہوئی
جب بھی اہلال کیا جب بیدا کے ٹیلے پر چڑھے جب بھی اہلال کیا اور کبھی آپ حج اور عمرے کی ساتھ اہلال
فرماتے اور کبھی صرف حج کے ساتھ کہ عمرہ اوسکا ایک جز ہی اور اسی وجہ سے یہ قول ثابت ہوا کہ آپ قارن
تھے اور اسی سبب سے شبہ ہوا کہ آپ متمتع تھے اور شبہ ہوا کہ آپ نے افراد کیا تھا اور ابن حزم نے کہا کہ یہہ سب
قبل ظہر کے تھا اور حالانکہ یہ وہم اور صحیح یہی ہے کہ آپ قارن تھے اور یہ سب ظہر ہوا اور آپکے اہلال ظہر
کے بعد کیا اور اسکا کوئی قائل نہین ہے کہ احرام آپکا ظہر کے قبل تھا اور ابن عمر نے کہا کہ شجر کے پاس سے
آپنے اہلال شروع کیا جب اونٹ آپ کا کھڑا ہوا اور انس نے کہا کہ نماز ظہر آپنے پڑھی اور سوار ہوئے
اور دونون حدیثین صحیح بخاری مین ہین اور ان دونون روایتون کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپنے
بعد نماز ظہر کے اہلال کیا اور پھر لبیک سے آواز بلند کی اور آپ کی آواز اور صحابہ نے اب سنی اور حکم کیا
اُن کو بامر اللہ تعالے کہ اپنی آوازین بلند فرماوین تلبیہ کے ساتھ اور آپ کی سواری حج مین شتر تھا پالان
کے ساتھ نہ محمل تھا نہ ہودج نہ عماری اور زنبیل توشہ کی نیچے بندھی تھی اور محرم کے محمل اور ہودج اور
عماری پر سوار ہونے مین اختلاف ہی اور اس کے جواز مین امام احمد کے دو قول ہین ایک کہ جائز ہے اور یہی مذہب
ہے شافعی کا اور ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کا دوسرے یہ کہ منع ہے اور یہ مذہب ہے مالک کا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مخیر کیا اپنے اصحاب کو نسک ثلاثہ یعنے افراد و تمتع و قران مین پھر ترغیب دی جب کہ مکہ کے قریب
پہونچے کہ حج کو اور قران کو فسخ کر ڈالین اور عمرہ بجالاکر احرام کھول لین جن لوگون کے پاس ہدی (قربانی)
نہین ہے پھر مروہ کے قریب اسکا حکم حتمی فرمایا اور ذی الحلیفہ مین اسماء بنت عمیس زوجہ ابی بکر صدیق
کو وضع حمل ہوا اور محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے تو حکم فرمایا انکو جو اس باب مین گذرا (زاد المعاد) اور اس قصہ سے
تین مسئلے معلوم ہوئے اول غسل محرم کا ثانی یہہ کہ حائض اپنے احرام کے لیے غسل کرے ثالث یہہ کہ احرام صحیح ہے
حائض کا پھر حضرت چلے اور لبیک پکارتے تھے اور صحابہ لبیک مین جو چاہتے بڑھاتے گھٹاتے تھے اور حضرت منع
نہین کرتے تھے اور سند فرماتے تھے پھر جب وحاز مین پہونچے وہان ایک گدھے کو پائین کٹا ہوا ملا آپنے فرمایا اسکے
چھوڑ دو کہ اسکا مارنے والا آویگا یہانتک کہ وہ آیا اور اوسنے کہا یا رسول اللہ یہہ گدھا آپکے اختیار مین ہے

آپنے ابوبکر کو حکم کیا کہ اسکو باندھ دو اور اس سے ثابت ہوا کہ محرم کو وحشی شکار کا کھانا حلال ہے جو اسکے واسطے نہ مارا گیا ہو اور صاحب اسکا جسنے اسکو شکار کیا تھا شاید وہ ذی الحلیفہ پر سے نہیں گذرا جیسے ابو قتادہ غیر محرم تھے اور حال انکا اوپر گذر چکا اور اس قصہ سے معلوم ہوا کہ یہ بیت کہنا ضرور نہیں بلکہ کوئی بھی لفظ ہو صحیح ہو جاتا ہے اور معلوم ہوا کہ تقسیم گوشت کی ہڈیوں سمیت اندازہ سے جائز ہے اور معلوم ہوا کہ شکار شکاری کی ملک ہو جاتا ہے جب اسکو بھاگنے سے روکدی اور اسکی ملک سے جاتا ہے جسنے روکا ہو زخمی وغیرہ کرکے نہ اسکی جو پاوے اور معلوم ہوا کہ گوشت جنگلی گدھی کا حلال ہے اور معلوم ہوا کہ وکیل کرنا تقسیم میں واجب اور معلوم ہوا کہ قاسم ایک ہونا چاہیے (زاد المعاد)

باب بیان وجوہ الاحرام احرام کی قسموں کا بیان

عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فاھللنا بعمرۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ ھدی فلیھل بالحج مع العمرۃ ثم لا یحل حتی یحل منھما جمیعا فاقدمت مکۃ وانا حائض لم اطف بالبیت ولا بین الصفا والمروۃ فشکوت ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انقضی راسک وامتشطی واھلی بالحج ودعی العمرۃ قالت ففعلت فلما قضینا الحج ارسلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق الی التنعیم فاعمرتہ فقال ھذہ مکان عمرتک فطاف الذین اھلوا بالعمرۃ بالبیت وبالصفا والمروۃ ثم حلوا ثم طافوا طوافا اخر بعد ان رجعوا من منی لحجھم واما الذین کانوا جمعوا الحج والعمرۃ فانما طافوا طوافا واحدا

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال میں اور لبیک پکاری ہم نے عمرہ کی پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے ساتھ ہدی ہو وہ حج اور عمرہ دونوں کا لبیک پکارے اور بیچ میں احرام نہ کھولے یہانتک کہ دونوں سے فارغ ہو کر حلال ہو پھر فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ پھر جب میں مکہ کو آئی حائض تھی اور نہ طواف کیا بیت کا نہ صفا مروہ پھری اور اسکی شکایت کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپنے فرمایا تم اپنے سر کے بال کھول ڈالو اور کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ کو چھوڑ دو فرماتی ہیں کہ پھر میں نے ایسا ہی کیا پھر جب ہم حج سے فارغ ہوئے بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم کیطرف اور میں نے وہاں سے عمرہ کیا اور فرمایا

کہ یہ تمہاری عمرہ کی جاہہ ہی پہر طواف کیا اُن لوگون نے کہ احلال لیا تہا عمرہ کا بیت اللہ اور پہر صفا
اور مروہ پہر احرام کہولا الا پہر طواف کیا دوبارہ اسکے بعد کہ لوٹ کر آوین منی سے حج کر کے اور جن لوگون نے
کہ حج و عمرہ کو جمع کیا تہا (یعنے قارن تہے) اُنہون نے ایک ہی طواف کیا (عمرہ و حج دونون کیواسطے) ۔

فائدہ یہ احادیث سب جواز تمتع و افراد و قران پر دال ہین اور اجماع ہی اسپر کہ تینون قسمین حج کی روا
ہین اور وہ رضی جو حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اوسکی توضیح آگے آوے گی

افراد یہ ہی کہ احرام باندہی صرف حج کا اور اُس سے فارغ ہو جائے اور **تمتع** یہ ہی کہ احرام
باندہی عمرے کا اشہر حج مین اور اُس سے فارغ ہو کر پہر اُسی سال حج کرے اور **قران** یہ ہی کہ ان دونون کا
احرام ایک ساتہہ ہی باندہی اور اسیطرح اگر ایک شخص نے احرام باندہا عمرے کا اور پہر حج کا احرام باندہ لیا
عمرہ کے طواف سے پہلے تو بہی قارن ہو گیا پہر اگر احرام حج کا باندہا اور پہر احرام عمرے کا باندہا تو اُس کے
لیے شافعی کے دو قول ہین اصح قول اُن کا یہ ہے کہ احرام عمرہ کا صحیح نہین اوسکو اور دوسرا قول
ہے کہ صحیح ہے اور وہ قارن ہو جاتا ہے بشرطیکہ احرام عمرہ کا احرام حج کہولنے کے قبل باندہی اور ایک
قول ہی کہ قبل وقوف عرفات کے باندہی اور ایک قول ہے کہ قبل فعل فرض کے باندہی اور ایک قول ہی کہ قبل
طواف قدوم کے باندہی اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ ان تینون مین افضل کون ہے سو شافعی اور
مالک کا اور اکثر لوگون کا قول ہے کہ افضل افراد ہے پہر تمتع پہر قران اور امام احمد اور دوسرے فقہاء
کا قول ہی کہ افضل تمتع ہے اور ابو حنیفہ اور دوسرون کا قول ہی کہ افضل قران ہے اور یہ دونون قول آخر کے دوسرا
قول ہی شافعی کا اور نووی کے نزدیک صحیح تفضیل افراد کی ہے پہر تمتع کی پہر قران کی اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے حج مین بہی اختلاف ہی علماء کا کہ آپ مفرد تہے یا متمتع یا قارن **مقرر حجم** کہتا ہی کہ ابن
قیم رحمۃ اللہ علیہ نے یہی قول اختیار کیا ہے کہ آپ قارن تہے اور قران افضل ہے اور زاد المعاد مین اسکو
خوب دلائل قویہ سے ثابت کیا ہی انتہے پہر فرمایا نووی نے اور ہر فریق اپنے مذہب کیموافق حضرت کے حج کو
ٹہیراتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ پہلے آپ مفرد تہے پہر احرام عمرہ کا بہی باندہ لیا پہر اسکی اور داخل کیا اوسکو حج
پر اور قارن ہو گئے اس کے بعد نووی نے دلائل تینون مذہبون کے ذکر کیے ہین اور ترجیح دی ہے قول
شافعی کو کہ افراد افضل ہے پہر اسکے بعد وجہ اختلاف صحابہ بیان کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
حج مین واقع ہوا کہ خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ اول احرام آپ نے افراد کا کیا اسلیے مفرد کہلائے پہر

اور حکم تمتع کا دیا اس لیے متمتع ہوئے اور اکیلی حج کے احرام کے بعد عمرہ کے تئین بھی اسمین منضم کیا اس لیے قارن کہلائے غرض حالت ثانیہ آپ کی قران ہی تھی اور اس مین اختلاف ہے اسوقت کا کہ آپ نے حجۃ یا انہ یارونا کو کہ عمرہ کرکے احرام کھولڈالین جن کے پاس ہدی نہ ہو اور جن کے پاس ہدی تھی وہ قارن رہے اس معنی سے کہ انہون نے عمرہ کو حج مین ملالیا اور وہ احرام نکھول سکے اس لیے کہ انکے ساتھ ہدی تھی اور آپ نے اس لیے عمرہ کو حج مین داخل کر دیا کہ اسمین دلجوئی اور تسکین تھی صحابہ کی اور طمینان کا موجب تھا اون کیواسطے اس لیے کہ اُن کے نزدیک مدت سے اشہر حج مین عمرہ بجالانا بہت بڑا تھا اور بسبب ساتھ ہونے ہدی کے آپ یارون کے ساتھ احرام نہین کھول سکے اور اس عذر کو بیان فرمادیا غرض آپ آخر حج مین قارن ہو چکے اور متفق ہو چکے ہین علما اسپر کہ جائز ہے ملانا حج کا عمرہ پر اور بعض لوگون نے بطور شذوذ کے اس مین خلاف کیا ہے اور اس کے مانع ہوئے ہین اور کہا ہے کہ ایک احرام دوسرے احرام پر داخل نہین ہو سکتا جیسے ایک نماز دوسری نماز مین نہین مل سکتی اور اختلاف کیا ہے عمرہ کو حج پر ملانے مین اور ہے کو اصحاب الرای نے جائز کہا ہے (اپنے دین پر رای کو دخل دینے والون نے اور یہ شرف خاص ہے اہل کوفہ کے لیے) اور یہی قول ہے شافعی کا ان روایتون کے روسے اور بعض لوگون نے اسکو منع کیا ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص کیا ہے اس لیے کہ اسوقت عمرہ کی ضرورت تھی اشہر حج مین (مگر نووی نے اس ضرورت کو بیان نہین کیا) اور جن لوگون نے کہا ہے کہ آپ متمتع تھے مطلب انکا یہ ہے کہ آپنے اشہر حج مین عمرہ سے تمتع یعنے برجوزداری پائی اور اس صورت مین تمام حدیثون مین تطبیق ہو جاتی ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پہلے تو حجکا احرام باندھا تھا جیسے اکثر رواۃ سے مروی ہے بعد اُس کے حضرت نے انکو حکم کیا کہ حج کو فسخ کرکے عمرہ کرلو جیسے اور یارون کو حکم فرمایا جنہون کے ساتھ ہدی نہ تھی اسلیے حضرت عائشہ کے احرام مین رواۃ نے اختلاف کیا ہے کسی نے عمرہ کا کہا کسی نے حجکا اور اس روایت مین تصریح ہے اسکی کہ جب آپ حائضہ ہو گئین تو حضرت نے فرمایا اپنا عمرہ چھوڑ دو اور حج کا احرام باندھ لو اور اس صورت مین سب روایتون مین تطبیق ہو جاتی ہے کہ جس نے حج کا احرام کہا اوس نے باعتبار اول احرام کے کہا اور جس نے عمرہ کا کہا اُس نے باعتبار آخر حال کے اور یہ جو فرمایا کہ اپنا عمرہ چھوڑ دو اس سے یہ مراد نہین ہے کہ اُسی باطل کر دو بلکہ مطلب یہ ہے کہ ابھی اُس کے افعال مین دیر کر دو یہانتک کہ پاک ہو جاؤ اور افعال حج بجالانا شروع کر دو اس لیے کہ افعال حج جیسے وقوف عرفات ہے یا رمی جمار ہے یہ حیض کیحالت مین بھی ہو سکتی ہین بخلاف طواف کے کہ عمرہ کا بڑا فعل

ہے اور وہ مسجد کے اندر ہوتا ہے پھر وہ حائضہ سے کیونکر ہو سکتا ہے چنانچہ موید ہے اس تاویل کی وہ روایت جو مروی ہے ابن طاؤس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ انہوں نے احرام باندھا عمرہ کا اور جب آئیں مکہ میں تو قبل طواف کے حائضہ ہو گئیں اور حج کا احرام باندھ لیا اور مناسک حج ادا کئے اور آپ نے مناسبی لوٹنے کے دن ان سے فرمایا کہ تم جواب طواف و سعی کرو گے اس میں حج و عمرہ دونوں کے طواف و سعی ادا ہو جاویگی غرض اس سے بخوبی واضح ہو گیا کہ عمرہ باقی ہے اور باطل و لغو نہیں ہوا اور دوسری روایت میں جو یہ آیا ہے کہ آپ نے جب انکو عبدالرحمن کے ساتھ بھیجا تنعیم کو تو فرمایا یہ تمہاری عمرے کی جگہ ہے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے ارادہ کیا کہ عمرہ انکا حج سے جدا ہو جاوے جیسے اور امہات مومنین وغیرہن کا ہوا جیسے اون اصحاب کا ہوا جو اپنے ساتھ ہدی نہ لائے تھے اور انہوں نے حج کو عمرہ کر کے فسخ کر دیا تھا اور پھر احرام کھولا الا اور حج کا احرام دوبارہ یوم الترویہ میں باندھا غرض انکا عمرہ الگ ہوا اور حج الگ ہوا تو انہوں نے بھی ارادہ کیا کہ میرا عمرہ بھی الگ ہو جاوے تو آپ نے فرمایا کہ تنعیم سے ایک عمرہ لیا وا اور یہ اسی عمرہ کی جگہ ہے جو تم نے کیا تھا اور یہ جو کہا کہ جن لوگوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف کافی ہے حج و عمرہ دونوں کیطرف سے اور عمرہ اسکا حج میں مندرج ہو جاتا ہے اور امام شافعی اسی کے قائل ہیں اور یہی منقول ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ اور مالک اور احمد اور اسحاق اور داؤد سے اور ابو حنیفہ نے کہا کہ لازم ہیں ان سکو دو طواف اور دو سعی اور یہ منقول ہے علی بن ابیطالب اور ابن مسعود اور شعبی سے اور نخعی سے (کلہ من النووی بالاختصار)

عمرہ

عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فَاَهْدٰى فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْ هَدْيِهٖ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ اَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ اُهِلَّ اِلَّا بِعُمْرَةٍ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْقُضَ رَاْسِيْ وَاَمْتَشِطَ وَاُهِلَّ بِحَجٍّ وَاَتْرُكَ الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا قَضَيْتُ حَجِّيْ بَعَثَ مَعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِيْمِ مَكَانَ عُمْرَتِيْ الَّتِيْ اَدْرَكَنِيَ الْحَجُّ وَلَمْ اَحِلَّ مِنْهَا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ

عنہا سے مروی ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں اور کسی نے عمرہ کا کسی نے حج کا اہلال کیا جب مکہ آئے تو حضرت نے فرمایا جس نے عمرہ کا اہلال کیا اور قربانی نہیں لایا وہ احرام کھولڈالے اور جس نے عمرہ کا احرام کیا اور قربانی لایا وہ نہ کھولے جب تک قربانی نحر نہ کرلے اور جس نے حج کا اہلال کیا وہ حج پورا کرے حضرت عائشہ نے کہا مجھے حیض ہوگیا اور میں عرفہ کے دن تک حائض رہی اور میں نے عمرہ کا اہلال کیا تھا پھر مجھے آپ نے فرمایا چوٹی کھولڈالو کنگھی کرو اور حج کا اہلال کرو عمرہ چھوڑ دو میں نے ایسا ہی کیا جب حج کرچکی تو میرے ساتھ عبدالرحمن کو بھیجا کہ میں تنعیم سے عمرہ لاؤں وہ عمرہ جسکو میں نے پورا نہیں کیا تھا اور حج کا احرام باندھ لیا تھا اور سکا احرام کھولنے کے قبل ف مطلب اسکا بہت تفصیل کے ساتھ اوپر گذر گیا عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فاھللت بعمرۃ ثم اکنت سقت الھدی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ ھدی فلیھل بالحج مع عمرتہ ثم لا یحل حتی یحل منھما جمیعا قالت فحضت فلما دخلت لیلۃ عرفۃ قلت یا رسول اللہ انی کنت اھللت بعمرۃ فکیف اصنع بحجی قال انقضی راسک وامتشطی وامسکی عن العمرۃ واھلی بالحج قالت فلما قضیت حجی امر عبد الرحمن بن ابی بکر فاردفنی فاعمرنی من التنعیم مکان عمرتی التی امسکت عنہا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا نکلے ہم حجۃ الوداع میں اور میں نے عمرہ کا اہلال کیا اور ہدی نہیں لائی اور آپ نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو حج وعمرہ دونوں کا اہلال کرے اور احرام نہ کھولے جب تک دونوں سے فارغ نہ ہوں اور میں حائضہ ہوگئی پھر جب شب عرفہ ہوئی میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے عمرہ کا اہلال کیا تھا تو اب حج کیونکر کروں فرمایا سر کھول ڈالو کنگھی کرو عمرہ کے افعال سے باز رہو حج کا اہلال کرو پھر جب میں حج کرچکی عبدالرحمن کو حکم فرمایا وہ مجھے پیچھے بٹھالے گئے یعنے اونٹ پر اور عمرہ دلالائے اس عمرہ کی جگہ جسکی بجا آوری افعال سے میں باز رہی تھی عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من اراد منکم ان یھل بحج وعمرۃ فلیفعل ومن اراد ان یھل بحج فلیھل ومن اراد ان یھل بعمرۃ فلیھل قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا فاھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحج فاھل بہ ناس معہ واھل بالعمرۃ والحج واھل ناس بعمرۃ وکنت فیمن اھل بالعمرۃ
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہم نکلے آپ کے ساتھ اور آپ نے فرمایا جو چاہے حج وعمرہ

دونوں کا اہلال کرے جو چاہے حج کا جو چاہے عمرہ کا اور حضرت نے حج کا اہلال کیا اور آپ کے ساتھ اور لوگوں نے بھی اور بعضوں نے حج و عمرے دونوں کا اور بعضوں نے فقط عمرے کا اور میں انہی میں تھی عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع موافین لہلال ذی الحجۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد منکم ان یہل بعمرۃ فلیہل فلولا انی اہدیت لاہللت بعمرۃ قالت فکان من القوم من اہل بعمرۃ ومنہم من اہل بالحج قالت وکنت انا ممن اہل بعمرۃ فلم احج حتی قدمنا مکۃ فادرکنی یوم عرفۃ وانا حائض لم احل من عمرتی فشکوت ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال دعی عمرتک وانقضی راسک وامتشطی واہلی بالحج قالت ففعلت فلما کانت لیلۃ الحصبۃ وقد قضی اللہ حجنا ارسل معی عبد الرحمن بن ابی بکر فاردفنی وخرج بی الی التنعیم فاہللت بعمرۃ فقضی اللہ حجنا وعمرتنا ولم یکن فی ذلک ہدی ولا صدقۃ ولا صوم ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا نکلے ہم حجۃ الوداع میں ہلال ذی الحجہ کے قریب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ارادہ کرے عمرہ کا اہلال کرے اور اگر میں ہدی نہ لاتا تو عمرہ ہی کا اہلال کرتا اور کسی نے عمرہ کا کسی نے حج کا اہلال کیا اور میں انہی میں تھی جنہوں نے عمرہ کا اہلال کیا تھا پھر جب مکہ آئے اور عرفہ کا دن ہوا میں حائضہ ہو گئی اور ابھی آپنے عمرے سے احرام نہیں کھولا تھا پھر حضرت سے عرض کی آپنے فرمایا عمرہ چھوڑ دو اور حج کا اہلال کرو پھر میں نے ایسا ہی کیا پھر جب شب محصب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج پورا کیا میرے ساتھ آپنے عبد الرحمن بن ابی بکر کو بھیجا اور وہ مجھے تنعیم لے گئے اور میں نے اہلال عمرے کا کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج اور عمرہ دونوں پورے کیے اور نہ اسمیں قربانی واجب ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ ف ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جانور پر دو آدمی کا بیٹھنا روا ہے اگر جانور کو طاقت ہو اور معلوم ہوا کہ تینوں قسم مناسک کے روا ہیں افراد و تمتع و قران اور اسپر اجماع ہے تمام اہل اسلام کا اور شب محصب بعد ایام تشریق کے ہے جس رات محصب میں آپنے شب کاٹی اور منے سے کوچ کیا اور تاریخ مدینہ سے چلنے کی اوپر بیان ہو چکی ہے اور یہ جو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ نہ اسمیں قربانی ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ یہ مشکل ہے اس لیے کہ قارن اور متمتع دونوں پر قربانی ہے اور تاویل اسکی یہ ہے کہ اس قربانی سے مراد وہ قربانی ہے جو بسبب ارتکاب

محظورات کے لازم آتی ہے جیسے خوشبو لگالینی حالت احرام مین یا مونہہ ڈھانپ لینا یا شکار کرنا یا بال اوکھاڑنا
یا ناخن لینا وغیرہ ہے غرض مطلب یہ ہے کہ ان وجوہ سے کوئی قربانی لازم نہین آئی اور یہ تاویل مختار ہی نووی
نے اسپر تصریح کی ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا موافین مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لہلال ذی الحجۃ لا نری الا الحج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من احب منکم ان یہل بعمرۃ فلیہل بعمرۃ وساق الحدیث بمثل حدیث عبدہ
وہی مضمون دوسری سند سے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موافین لہلال ذی الحجۃ مہلین بعمرۃ ومنا من اہل بعمرۃ ومنا من اہل
بحجۃ وعمرۃ ومنا من اہل بحجۃ فکنت فیمن اہل بعمرۃ وساق الحدیث بنحوہ
وقال فیہ قال عروۃ فی ذلک انہ قضی اللہ حجہا وعمرتہا قال ہشام ولم یکن فی ذلک ہدی
ولا صیام ولا صدقۃ **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا **عن**
عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ
الوداع فمنا من اہل بعمرۃ ومنا من اہل بحج وعمرۃ ومنا من اہل بالحج واہل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فاما من اہل بعمرۃ فحل واما من اہل بحج او جمع بین
الحج والعمرۃ فلم یحلوا حتی کان یوم النحر **وہی مضمون** ہے آخر مین یہ ہے کہ جس نے حج کا احرام
باندھا تہا یا حج وعمرہ دونون کا انہون نے احرام نہین کھولا مگر جب نحر کا دن ہوا یعنے دسوین تاریخ ذی الحجہ
کی) **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نری
الا الحج حتی اذا کنا بسرف او قریبا منہا حضت فدخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا
ابکی فقال انفست یعنی الحیضۃ قالت قلت نعم قال ان ہذا شیء کتبہ اللہ
علی بنات ادم فاقضی ما یقضی الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت حتی تغتسلی قالت وضحی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نسائہ بالبقر **حجۃ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا
ہم نکلے آپکے ساتہہ اور خیال نہین کرتے تہے مگر حج کا (اسلیے کہ عمرہ ایام حج مین بہ اجانتے تہے جہالت کے
دنون مین کہ حضرت نے اس خیال کو مٹایا) جب سرف مین آئی کہ مین حائضہ ہوگئی اور رونے لگی حضرت نے آکر
پوچہا کیا تمکو حیض ہوا مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا یہ تو آدم کی بیٹیون کے لیے اللہ نے لکہہ دیا ہے سو اب تم

حج کے کام کرو سوا طواف کے کہ وہ غسل کے بعد کرنا اور آپ نے اپنی بیبیون کیطرف سے قربانی مین گائے کی ف
اس سے معلوم ہو گیا کہ حائضہ اور نفسا کو جمیع افعال حج سوا طواف کے روا ہے جیسا اوپر گذر گیا اور سرف
ایک مقام ہے مکہ سے قریب کئی میل پر اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے بخاری نے کہ حیض جمیع عورتون پر آتا ہے
بخلاف اس کے جو قائل ہے کہ یہ بلا بنی اسرائیل سے شروع ہوئی اور بخاری نے اس قائل پر انکار کیا ہے اور استدلا
بخاری کا صحیح ہے اور معلوم ہوا کہ حائضہ کو غسل مسنون جیسے احرام کا غسل ہے روا ہے اور معلوم ہوا کہ طوا
حائضہ سے صحیح نہین اور یہ بالاتفاق مسلم ہے مگر اسکی علت مین اختلاف ہے اور سبب اسکا شرط کرنا ہے
طہارت کا طواف مین سو امام مالک اور شافعی اور احمد نے کہا ہے کہ طہارت شرط طواف ہے اور ابو حنیفہ نے
کہا شرط نہین ہے اور یہی مذہب ہے داؤد کا غرض جس نے طہارت کو شرط کہا ہے اوس کے نزدیک عدم طہارت
کے سبب سے طواف حائضہ باطل ہے اور جنہون نے اسے شرط نہین کہا انہون نے کہا کہ طواف سے حائضہ اسلیے روکی
گئی کہ اسے مسجد مین ٹھہرنا پڑتا ہے اور یہ جو فرمایا کہ آپ نے قربانی کی بیبیون کیطرف سے اس مین احتمال ہے کہ آپ
نے اُن سے پوچھ لیا ہو اس لیے کہ قربانی غیر کیطرف سے بے اُس کے پوچھے صحیح نہین ہوتی اور امام مالک نے اس
حدیث سے استدلال کیا ہے کہ قربانی گائے کی اونٹ سے افضل ہے اور شافعی کے نزدیک اونٹ افضل ہے ہر
لیے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن اول ساعت مین آوے وہ ایسا ہے جیسے اونٹ کی قربانی کرنے والا اور اس
حدیث سے شافعی نے استدلال کیا ہے اور ان روایتون سے معلوم ہوا کہ حج عورت پر بھی واجب ہے جب استطاعت
راہ کی ہو اور محرم کا ساتھ ہونا یہ بھی استطاعت مین داخل ہے یا نہین اس مین اختلاف ہے اور اس پر اجماع
ہے کہ زوج حج نفل سے زوجہ کو روک سکتا ہے رہا حج فرض تو جمہور کا قول ہے کہ نہین روک سکتا اور شافعی
کے دو قول ہین ایک جمہور کے موافق اور اصح قول انکا یہ ہے کہ روک سکتا ہے اسلیے کہ حق اُسکا علی الفور زوجہ
پر واجب ہے بخلاف حج کے کہ وہ علی الفور واجب نہین اور اصحاب شافعیہ نے تصریح کی ہے کہ عورت کو تب
تو یہی امر ہے کہ شوہر کے ساتھ حج کرے جیسا احادیث صحیحہ مین وارد ہو چکا ہے اور اب چونکہ زمانہ فتنہ کا ہے
لہذا اگر اس کے وجوب پر فتوی دیا جائے تو بھی شاید بنظر مصلحت بعید نہ ہو **عن عائشة**
رضی اللہ تعالی عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذکر الا الحج
حتی جئنا سرف فطمثت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی
فقال ما یبکیک فقلت واللہ لوددت انی لم اکن خرجت العام قال مالک

لعلك نفست قلت نعم قال هذا شيء كتبه الله عز وجل على بنات آدم عليهن
الصلوة والسلام افعلي ما يفعل الحاج غير ان لا تطوفي بالبيت حتى تطهري قالت فلما قدمنا
مكة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه اجعلوها عمرة فاحل الناس الا من كان
معه الهدى قالت فكان الهدى مع النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر وذوي اليسار
ثم اهلوا حين راحوا قالت فلما كان يوم النحر طهرت فامرني رسول الله صلى الله عليه
وسلم فافضت قالت فاتينا بلحم بقر فقلت ما هذا فقالوا اهدى رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن نسائه البقر فلما كانت ليلة الحصبة قلت يا رسول الله يرجع الناس بحجة و
عمرة وارجع بحجة قالت فامر عبد الرحمن بن ابي بكر فاردفني على جمله قالت فاني
لاذكر وانا جارية مدعدعة السن انعس فيصيب وجهي مورخة الرحل حتى جئنا الى
التنعيم فاهللت منها بعمرة جزاء بعمرة الناس التي اعتمروا

حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین سراۃ من فوق اسمار رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ نہین خیال کرتے تھے ہم مگر حجکا پھر جب سرف مین آئی مین حائضہ ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور مین رو رہی تھی آپنے سبب پوچھا مینے عرض کی کہ کاش اس سال نہ آتی آپنے فرمایا شاید تمکو حیض ہوا مینے عرض کی ہان آپنے فرمایا یہ بلا تو اللہ پاک نے آدم کی سب لڑکیون کے لیے لکھی ہے تو اب تم وہی کرو جو حاجی کرتا ہے بجز اس کے کہ طواف نکرو بیت کا جب تک پاک نہ ہو فرماتی ہین کہ پھر جب ہم مکہ پہنچے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے یارون کو کہ اس احرام کو عمرہ کر ڈالو سو لوگون نے احرام کھول ڈالا (یعنے عمرہ کرکے) مگر جس کے ساتھ ہدی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہدی تھی اور ابوبکر و عمر اور مالدارون کے ساتھ بھی پھر احرام باندھا انھون نے (یعنے جنھون نے کھولڈالا تھا) جب چلے یعنے حج کو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ جب دن ہوا آخر کا تو مین پاک ہوئی اور مجھ کو آپنے حکم فرمایا سو مینے طواف افاضہ کیا اور ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا مین نے کہا یہ کیا ہے لوگون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون کیطرف سے گائے کی ہے پھر جب شب محصب ہوئی مین نے عرض کی یا رسول اللہ لوگ حج اور عمرہ کرکے لوٹتے ہین اور مین صرف حج کرکے تب آپنے حکم فرمایا عبدالرحمن کو انھون نے مجھے اپنے اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھا لیا اور فرماتی ہین کہ مجھے خوب یاد ہے اور مین اندر

کم سن لڑکی تھی اور کوہان سے جاتی تھی اور سیر سے سو کھ مین کجاوے کے پیچے کی لکڑی لگ لگ جاتی تھی یہانتک کہ ہم تنعیم پونچے اور وہان سے مین نے عمرے کا احرام باندھا اوس عمرہ کے بدلے مین جو اور لوگون نے کیا تھا ف امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین فرمایا ہے کہ فقہا نے اس مسئلہ مین اختلاف کیا ہے جسکا بنا قصہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا ہے اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ عورت جب احرام باندھے عمرے کا اور حائضہ ہوجاوے اور طواف نہ کرسکے قبل وقوف عرفات کے تو احرام عمرے کا توڑدے اور حج مفرد کا اہلال کرے یا حج کو عمرے مین ملادے اور قارن ہوجاوے سو فقہاے کوفہ نے جیسے امام اعظم اور اُنکے اصحاب ہین اُنہون نے کہا ہے کہ عمرہ توڑدے اور حج مفرد کا اہلال کرے اور فقہاے حجاز نے کہا ہے جیسے امام شافعی اور مالک ہین اور حج کو عمرے مین ملادے اور یہی مذہب ہے اہلحدیث کا جیسے امام احمد اور اُن کے اتباع ہین اور کوفیون نے عروہ کی روایت سے استدلال کیا ہے جس مین مذکور ہے کہ حضرت نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تم اپنے عمرے کو چھوڑدو اور چوٹی کھولڈالو اور اخیر مین فرمایا کہ یہ تمہارا عمرے کا بدلا ہے اور یہ روایت مع ترجمہ اوپر گذر چکی غرض یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ وہ متمتع نہین اور دلالت کرتی ہے کہ اُنہون نے عمرہ چھوڑدیا اور احرام حج کا باندھ لیا اور اگر وہ اپنے احرام پر باقی رہتین تو کنگھی کرنا انکو روا نہ ہوتا اور اسلیے جب وہ عمرہ تنعیم سے لائین تو حضرت نے فرمایا یہ تمہارا عمرے کا بدلا ہے پھر اگر عمرہ اول باقی رہتا تو آپ یہ کیون فرماتے کہ یہ اُسکا بدلا ہے بلکہ عمرہ تنعیم ایک عمرہ مستقلہ ہوتا اور اہلحدیث نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ اگر تم تامل کرو اس روایت مین اور سب الفاظ و عبارات کو جو اس مین بطریق مختلفہ مروی ہوے ہین اس مین غور کرو تو بخوبی واضح ہوجاوے کہ وہ قارن نہین اور اُنہون نے عمرے کو نہین چھوڑا تھا چنانچہ مسلم کی روایتون مین اس بات کی تصریح ہے کہ جب حضرت عائشہ رضے اللہ تعالی عنہا نے حج کا طواف کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ طواف تمہارے حج اور عمرے دونون کو کافی ہے اور اُنہون نے عرض کی کہ میرے دل مین کھٹکا ہے کہ مین نے جب تک حج نہین کیا طواف نہین کیا اور سپر آپنے عبد الرحمن سے فرمایا کہ انکو تنعیم لے جاؤ اور طواف کی روایت مین یہی ہے کہ آپ نے منی سے کونچ کے دن فرمایا کہ تمہارا یہ طواف (یعنے طواف افاضہ) حج اور عمرے دونون کو کافی ہوگا غرض یہ نصوص صریحہ دال ہین کہ وہ قارن نہین اور حج و عمرہ دونون کو انہون نے ادا کیا چنانچہ اوپر نووی نے بھی اسپر تصریح کی ہے کہ ہم ذکر کرچکے ہین اور دال ہین یہ نصوص

کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے اور بصراحت دال ہین کہ انہون نے عمرہ ترک نہین کیا اور احرام اوسکا باقی تھا مگر اوس کی افعال بجالانے مین دیر کی اور یہ جو فرمایا کہ اپنا سر کھول ڈالو اور کنگھی کرو اس مین البتہ اشکال ہے اور اسکی حل مین فقہا کے چار مسلک ہین **مسلک اول** یہ ہے کہ یہ قول دلیل ہے عمرہ کی ترک کی جیسے حنفیہ کا قول ہے **مسلک ثانی** یہ ہے کہ یہ قول دلیل ہے اوسکی کہ محرم کو اپنی کنگھی کرنا روا ہے اور کنگھی کے منع ہونے پر نہ کوئی دلیل کتاب سے ہے نہ سنت سے نہ اجماع سے اور یہ قول ابن حزم وغیرہ کا ہے **مسلک ثالث** یہ ہے کہ اس لفظ کو رد کرنا اور کہنا کہ یہ لفظ فقط عروہ نے بیان کیا ہے اور تمام راویون کے خلاف کہا ہے اور طاؤس و قاسم و اسود وغیرہم نے یہہ روایت بیان کی ہے مگر کسینے یہ لفظ نہین کہا کہ آپنے سر کھولنے اور کنگھی کرنے کو فرمایا ہو اور اس گروہ نے کہا ہے کہ حماد نے زید سے اوس نے ہشام سے اوس نے اپنے باپ عروہ سے روایت کی کہ عروہ نے کہا مجھسے کسی شخص نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنا عمرہ چھوڑ دو اور سر کھول ڈالو اور کنگھی کرو وغیرہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کھولنے کی بات عروہ نے خود حضرت عائشہ سے نہین سنی **مسلک رابع** یہ ہے کہ عمرہ چھوڑ دینے سے مراد یہ ہے کہ اوسکو اپنے حال پر رہنے دو اور یہہ مراد نہین ہے کہ بالکل ترک ہی کر دو اور اوسکی دو دلیلین بڑی پکی ہین **اول** یہ فرمانا آپ کا طواف افاضہ کیوقت کہ یہ طواف تمہارا حج اور عمرہ دونون کو کافی ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ عمرہ بالکل باطل نہین ہوا **دوسرے** یہ فرمانا آپ کا کافی ہے کَ وَ فِیْ عُمْرَتِکَ یعنی اپنی عمرہ مین ہے اور یہ جواب آپنے فرمایا عمرہ تنعیم کو کہ یہ تمہارے عمرے کی جگہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلین نے چاہا کہ ایک عمرہ مفردہ بجالاوین اور آنحضرت نے اونکو خبر دی کہ طواف تمہارا تمہارے عمرہ و حج دونون کو کافی ہوگیا اور عمرہ حج مین داخل ہو گیا تو انہون نے اصرار کیا کہ جیسے اور امہات مومنین کا عمرہ ہوا یا اون لوگون کا جو ہدی نہ لائے تھے کہ اونکے عمرے کا احرام الگ اور حج کا احرام الگ تھا ایسا ہی میرا بھی ایک عمرہ جدا احرام کے ساتھ ہو جاوے پھر جب تنعیم سے عمرہ لائین تو آپ نے فرمایا یہ ویسا ہی عمرہ ہے جیسا تم نے چاہا تھا اور اس مین بھی اختلاف ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پہلے پہل احرام کس کا باندھا تھا اور اس مین دو قول ہین **اول** یہ کہ عمرہ مفردہ کا احرام تھا اور یہی صواب ہے اسلیے کہ حدیث صحیح مین آچکا ہے کہ حضرت نے صحابہ کو تینون نسک کی اجازت دی اور فرمایا کہ اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو مین بھی عمرہ ہی کا احرام

باندھتا اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ عمرہ رہنے دو اور حج کا احرام باندھو یہ بھی اسی پر دال ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ انہوں نے اول احرام حج کا باندھا تھا اور مفردہ تھیں چنانچہ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ روایت کی قاسم بن محمد اور اسود بن یزید اور عمرو ان سب لوگوں نے حضرت عائشہ سے وہ بات جو دلالت کرتی ہے کہ انہوں نے احرام حج کا باندھا تھا نہ عمرہ کا پھر دلائل ان کے بیان کیے اور مذہب اول کو ثابت کیا اور آخر میں کہا کہ محرم کو اگرچہ بال اکھاڑنا منع ہے مگر کنگھی کرنا کسی نے منع کیا ہے اور کنگھی میں نزاع ہے اور وہ البتہ محل اجتہاد ہے (زاد المعاد) **عن** عائشة قالت لبينا بالحج حتى اذا كنا بسرف حضت فدخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا ابكي وساق الحديث بنحو حديث الماجشون غير ان حمادا لم يذكر في حديثه فكان الهدي مع النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر وذوي اليسارة ثم اهلوا حين راحوا وقولها وانا جارية حديثة السن نعس فيه وجعي مرة الرحل **ترجمہ** اس سند سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر اور عمر اور بالداروں کے ساتھ تھی پھر ان لوگوں نے اہلال کیا جب چلے اور نہ یہ ذکر ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہو کہ میں کم سن لڑکی تھی اونگھتی تھی اور میرے سونہ میں کجاوے کی لکڑی لگ جاتی تھی **عن** عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم افرد الحج **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا **ف** حضرت عائشہ اور ابن عمر سے جو یہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا اس کے تین معنے ہو سکتے ہیں **اول** یہ کہ صرف حج کا اہلال کیا ہو **دوسرے** یہ کہ عمل میں افراد کیا ہو یعنے حج و عمرہ دونوں کے واسطے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی بجالائے ہوں **تیسرے** یہ کہ ایک ہی حج کیا بعد ہجرت کے اور دوسرا حج نہیں کیا بخلاف عمرے کے کہ وہ چار بار کیا اور صحیح معنے افراد حج کے وہی دوسرے معنے ہیں اور یہاں اور ابن عمر کے قول میں وہی معنے مراد ہیں کہ افعال دونوں کے ایک ہی بار بجالائے اور اس میں سب قولوں میں توفیق بھی ہو جاتی ہے اور حضرت کی شان کے لائق بھی ہے اس نظر سے کہ آپ اپنی امت پر رفق اور آسانی چاہتے تھے اور اسی آسانی کی راہ سے آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی فرمایا تھا کہ تمہارا یہ طواف (یعنے طواف افاضہ) حج و عمرہ دونوں کو کافی ہے اور اس صورت میں

اون روایتون کی تاویل نہین کرنی پڑتی جن مین قرآن وتمتع کی تصریح آئی ہے (زاد المعاد) عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نری الا الحج فلما قدمنا تطوفنا بالبیت فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن معہ ھدی اذا طاف بالبیت وبین الصفا والمروۃ ان یحل وقال لولا ھدیی لحللت کما تحلون ولو استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الھدی ولجعلتھا عمرۃ فحل من لیس معہ ھدی وحلق وقصر منا نساؤہ بالحج ثم کانت لیلۃ الحصبۃ قلت یا رسول اللہ یرجع الناس بحجۃ وعمرۃ وارجع بحجۃ فامر عبد الرحمن بن ابی بکر ان یخرج معھا الی التنعیم فاعتمرت بعد الحج فی ذی الحجۃ بعد ایام التشریق (بخاری) ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لبیک پکارتی حج کی حج کے مہینون مین اوقات ومواضع حج مین (یا ممنوعات شرعیہ حج سے بچتے ہوئے) اور حج کی راتون مین (مراد اس سے یہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا الحج اشہر معلومات اور امام شافعی اور جماہیر علماء کے نزدیک صحابہ وتابعین سے اور اسلاف صالحین سے حج کے مہینے شوال اور ذی قعدہ اور دس راتین پہلی ذی الحجہ کی کہ تمام ہوتی ہین نحر کی رات کی صبح تک یعنی دسوین تاریخ کی صبح تک اور امام مالک سے یہی بھی مروی ہے اور مشہور روایت مالک کی یہ ہے کہ وہ شوال اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ کا سارا مہینہ ہے اور یہی مروی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور مشہور روایت ان دونون کی وہی ہے جو ہمنے اوپر جماہیر سے نقل کی) یہانتک کہ سرف مین اتری اور آپ اصحاب کی طرف نکلے اور فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو تو میرے نزدیک بہتر ہے کہ وہ اس احرام کو عمرہ کرلے اور جس کے ساتھ ہدی

حج کے مہینے کون کون ہین

ہو وہ نہ کرے سو بعضے لوگون نے اسپر عمل کیا اور بعضون نے نہین (اس لیے کہ امر وجوب کے طور پر نہ تہا بلکہ استحباب کے طور پر تہا) حالانکہ اون کے ساتھ ہدی نہ تہی (مگر تاہم وہ احرام حج ہی کا باندہے رہی اور نیت حج ہی کی رہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو ہدی تہی اور اُن لوگون کے ساتھ بہی جنکو طاقت تہی ہدی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مین رو رہی تہی آپنے فرمایا تم کیون روتی ہو مینے عرض کی کہ آپ نے جو یارون سے فرمایا مینے سُنا کہ آپنے عمرے کا حکم دیا اور مین اُسکی بجا آوری سے بسبب حیض کے مجبور رہون) آپنے فرمایا کیون مینے عرض کی کہ مین نماز نہین پڑہتی رہیان سے معلوم ہوا کہ حیض کو بے نمازی آگہی بولنا مستحب ہے کہ اس مین حیا اور تہذیب ہے اور یہ اصطلاح گویا اسی حدیث سے نکلی ہے) آپ نے فرمایا تجھے کیا نقصان ہے تم حج مین مشغول رہو (یعنے ابہی افعال عمرہ مین تاخیر کرو اگرچہ احرام عمرہ کا ہے) تو اللہ سے امید ہے کہ تم کو وہ بہی عنایت فرماوے اور بات تو یہ ہے کہ آخر تم آدم کی اولاد ہو اور اللہ تعالے نے تمہارے اوپر بہی وہی لکہا ہے جو اُن سب پر لکہا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ تخصیص حیض کی اور ابتدا اسکی بنی اسرائیل سے باطل ہے) پہر فرماتی ہین کہ مین حج مین نکلی اور ہم منا مین اوترے اور مین پاک ہوی اور طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محصب مین اترے اور آپنے عبدالرحمن بن ابی بکر سے فرمایا کہ اپنی ہمشیرہ کو حرم سے باہر لے جاؤ اور وہ عمرہ کا احرام باندہے (اس سے استدلال کیا ہے اُن لوگون نے جو قائل ہین کہ مکہ والا جب عمرہ کرے تو حل مین یعنے حرم سے باہر اور روا نہین ہے کہ حرم ہی سے احرام باندہ لیوے اور اگر اُس نے حرم ہی مین احرام باندہا اور پہر حل مین گیا طواف سے پہلے تو بہی کافی ہے اور اسپر دم واجب نہین اور اگر حرم مین احرام باندہ کر بہی حل مین نہ نکلا اور طواف و سعی اور حلق کیا تو اس مین دو قول ہین ایک یہ کہ عمرہ اُسکا صحیح نہین جب تک کہ حل کیطرف نہ نکلے پہر طواف و سعی کرے اور حلق اور دوسرا قول یہ ہے کہ عمرہ صحیح ہے مگر اوسپر دم لازم آتا ہے (یعنے ایک بکری) اس لیے کہ اوسنے میقات کو ترک کیا اور علماء نے کہا ہے کہ واجب ہے حل کیطرف نکلنا تاکہ نسک اُسکا حل و حرم دونون مین ہو جاوے جیسے حاجی دونون مین جاتا ہے اور عرفات مین وقوف کرتا ہے اور وہ حل مین ہے پہر مکہ داخل ہوتا ہے طواف وغیرہ کے لیے یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کی اور یہی کہا ہے جمہور علماء نے کہ واجب ہے نکلنا حل کیطرف عمرہ کے احرام کے لیے جدہر سے حل قریب ہو اور امام مالک ہی کا مذہب ہے کہ احرام عمرہ کا تنعیم سے اور معتمرین کی میقات وہی ہے مگر یہ قول شاذ و مردود ہے اور جماہیر کا وہی قول ہے کہ تمام جو اب حل کے

برابر ہین خواہ تنعیم ہو یا اور کوئی (نووی) اور طواف کرے بیت اللہ کا اور فرمایا آپ نے کہ مین تم دونون کی منتظر ہون یہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ پھر ہم دونون نکلے اور مین نے تلبیک پکاری اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی کی اور ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ اوسی منزل مین تھے رات مین پھر آپ نے فرمایا کہ تم فارغ ہو گئین مین نے عرض کی کہ ہان آپ نے اپنے اصحاب مین کوچ پکار دی اور نکلے اور بیت اللہ پر سے گذرے اور طواف کیا (یہ طواف وداع کیا) نماز صبح کے پہلے پھر مدینہ کو چلے **فائدہ** قولہ اور آپ اصحاب کیطرف نکلے اور فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو (زاد المعاد مین ہے) کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اختیار دیا تین شب تک ثلاثہ مین پھر جب مکہ کے قریب پہونچے تو حکم دیا کہ جو لوگ حج اور قران کا احرام باندھے ہین اور ہدی نہین لائے وہ اسکو فسخ کر دین عمرہ کے ساتھ پھر مروہ پر پہونچکر بطریق وجوب کے اُنکو بھی حکم دیا قولہ اور فرمایا کہ اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاوے الخ زاد المعاد مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرون مین ایک بھی ایسا عمرہ نہین ہے کہ آپ نے مکہ سے باہر نکل کر حل سے عمرہ کا احرام باندھا ہو جیسے آج کل لوگ کیا کرتے ہین اور آپ کے تمام عمرے وہی تھے جو مکہ مین باہر سے آنیوالے کے ہوتے ہین (یعنے اوپر قیاس کرنا مکہ والون کے عمرے کا جو ساکنان مکہ ہین اور اُنکو حکم دینا کہ حل مین جاکر احرام باندھین قیاس مع الفارق ہے) اور حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد وحی کے تیرہ برس مکہ مین مقیم رہے مگر ہرگز اُن سے یہ مروی نہین ہوا کہ آپ نے اس مدت مین کبھی مکہ سے حل مین جاکر عمرہ کا احرام باندھا اور آپ نے جو عمرہ کیا ہے اور اُسکو مشروع ٹھہرایا ہے وہ اوس شخص کا عمرہ ہے جو باہر سے مکہ مین آوے نہ اُسکا جو مکہ ہی مین رہتا ہو کہ وہ باہر نکل کر احرام باندھے اور یہ آپکے زمانہ مین کسینے بھی نہین کیا سوا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حالانکہ ہزارون صحابہ آپکے ساتھ تھے اور وجہ حضرت عائشہ کی فعل کی یہ تھی کہ وہ عمرہ کا احرام باندھ کر حائضہ ہو گئین اور آپ نے حکم کیا عمرہ پر حج کو ملالو اور وہ قارنہ ہو گئین اور حضرت نے فرمایا کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونون کو کافی ہو جاوے گا تو اوسی سے یہ ملال ہوا کہ اور بیان تو حج اور عمرہ دونون مستقل (یعنے الگ الگ احرام سے ادا کرکے جاتی مین اس لیے کہ وہ ممتعات نہین اور اُنکو حیض بھی نہین آیا اور اُنہون نے قران بھی نہین کیا اور مین ایسے عمرے کے ساتھ جاتی ہون جو حج کے ضمن مین ہوا ہے اس سے اُنکو ملال ہوا تو آپ نے اُنکے بھائی کو حکم دیا کہ تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ کہ اُن کا دل خوش ہو جاوے اور حالانکہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے وہان سے عمرہ کیا اوس حجین نہ اور کسی صحابی نے جو آپکے ساتھ تھے انتہی غرض اس کلام سے یہ ہے کہ آجکل جو مکے لوگ احرام عمرہ کے لیے حل مین جاتا واجب جانتے ہین اور احرام اُسکا مکہ کے اندر درست نہین جانتے یہ خلاف ہے اور قصہ حضرت عائشہ سے استدلال اُنکا باطل ہے اس لیے کہ فعل کو عموم نہین علی الخصوص جب اس فعل کی ایک علت خاص پائی جاوے اور وہ ہم اوپر بیان کر چکے اور کلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے لیے علی العموم موجود ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو ارادہ رکھتا ہو حج اور عمرہ کا اور میقات کے اندر ہو وہ وہین سے جہان رہتا ہے لبیک پکارے یہانتک کہ اہل مکہ سے اور یہ لفظ حدیث باسانید متعددہ باب المواقیت مین مسلم کے اور گذر چکا پس کی کو احرام عمرہ کے لیے حل مین جانا ضرور نہین وذالک المقصود اور مسک الختام مین ہے کہ صاحب سبل نے کہا ہے کہ اہل مکہ عام مین خواہ ساکنان مکہ ہون یا مجاوران مکہ یا واردان مکہ اور احرام حج کے لیے باندھا ہو یا عمرہ کے لیے اور اس سے معلوم ہوا کہ میقات عمرہ کی اہل مکہ کے لیے مکہ ہی ہے جیسے حج کی مکہ ہی ہے اور اسی طرح میقات قارن کی بھی مکہ ہی ہے مگر محب طبری نے کہا ہے کہ مین نہین جانتا کسی کو کہ اُس نے مکہ کو عمرہ کے میقات کہا ہو اور جواب اس کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود میقات عمرہ کی بھی مکہ ٹھیرایا ہے اسی حدیث کی رو سے (جسکا ٹکڑا ہم مسلم سے ابھی لکھ چکے ہین) اور ابن عباس سے جو مروی ہے کہ آنہون نے فرمایا اے اہل مکہ جو کوئی تم مین سے جاہے کہ عمرہ بجا لاوے تو اوسکو چاہیے کہ اپنے اور اسکے درمیان مین بطن محسر کو کر لیوے اور یہ بھی کہا کہ جو ارادہ کرے اہل مکہ سے عمرہ کا تو تنعیم کو جاوے اور حرم سے باہر ہو جاوے پس یہہ آثار موقوفہ ہین اور حدیث مرفوع صحیح کے مقابل نہین ہو سکتے اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی تنعیم جانے کی وہی وجہ بیان کی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے پھر کہا اسحدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ عمرہ بغیر حل کے جائے صحیح نہین اوس شخص کے لیے جو مکہ مین رہتا ہے اور جب اسمین یہ احتمال نکل آیا تو وہ اور بھی حدیث مسلم مذکور کے مقابل اور برابر نہین ہو سکتی اور طاؤس نے کہا ہے مین نہین جانتا کہ جو لوگ تنعیم سے عمرہ لاتے ہین وہ ثواب پاتے ہین یا عذاب لوگون نے کہا عذاب کیون پانے لگے اُنہون نے کہا بیت اللہ اور اُسکا طواف چھوڑ کر چار میل جاتے ہین اور اس مدت مین وہ سو طواف کر سکتے اور ہر طواف اُنکا اس آمد و رفت سے بے معنے سے افضل و بہتر ہے اگرچہ یہ کلام اُنکا تفضیل مین طواف کی ہے عمرہ پر مترجم کہتا ہے کہ "اسم دلالت کرتا ہے اس آمد و رفت کے بے معنے ہونے اور بلا وجہ اور لاشی ہونے پر انتہے بقال المترجم اور

امام احمد نے کہا ہے کہ بعض لوگون نے عمرہ کو مکہ مین طواف سے افضل کہا ہے کہ بعض نے مکہ مین رہنا اور طواف کو افضل کہا ہے اور اصحاب احمد کے نزدیک عمرہ مکے کا جب مکہ سے احرام باندہے تو صحیح ہے مگر اوسپر دم لازم آتا ہے اس لیے کہ اوس نے میقات سے احرام کو ترک کیا اور صاحب نے کہا ہے کہ واجب کہنا دم کو اوسپر بے دلیل ہے انتہے ماقال فی المسک الختام غرض مترجم حقیر کے نزدیک مختار یہی ہے کہ مکی کو احرام عمرہ مکہ سے باندہنا بقول رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کے جائز ہے اور اُس کے وجوب پر کوئی دلیل نہین کہ وہ حل مین نکلے اور قضیہ حضرت عائشہ مثبت وجوب نہین ہوسکتا اور اگرچہ بڑے بڑے لوگون نے اسکا خلاف کیا ہے مگر الحق اکبر من ہؤلاء **عن** اُمّ المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت منا من اھل بالحج مفردا ومنا من قرن ومنا من تمتع **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمانون کی ماں فرماتی ہے کہ بعض لوگون نے ہم مین سے اہلال کیا تہا حج مفرد کا اور بعضون نے قران کیا تہا اور بعضون نے تمتع **عن** القاسم بن محمد قال جاءت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاجۃ **ترجمہ** قاسم نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حج کا احرام باندہکر آئین تہین **ف** یعنے پہلے عمرہ کا اہلال کیا تہا پہر بوجہ حیض کے عمرے کو چہوڑ دیا اور حج کا اہلال کیا مکہ سے اور یہہ کہنا صحیح ہوگیا کہ وہ حج کو آئین تہین اس لیے کہ اگر حیض نہ بہی ہوتا تو عمرہ کے بعد ضرور حج ادا کرتین جیسے متمتع کو کہہ سکتے ہین کہ حج کو آیا ہے اگرچہ اول احرام اُسکا عمرہ ہی کا ہوتا ہے **عن** عمرۃ قالت سمعت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تقول خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخمس بقین من ذی القعدۃ لا نری الا انہ الحج حتی اذا دنونا من مکۃ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن معہ ھدی اذا طاف بالبیت وبین الصفا والمروۃ ان یحل قالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فدخل علینا یوم النحر بلحم بقر فقلت ما ھذا فقیل ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ازواجہ قال یحیی فذکرت ھذا الحدیث للقاسم بن محمد فقال انک واللہ بالحدیث علی وجھہ **ترجمہ** عمرہ نے کہا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ فرماتی تہین ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ جب پانچ تاریخین ذیقعدہ کی باقی رہ گئین اور ہم خیال حج ہی کا کرتے تہے یہانتک کہ جب مکہ کے پاس آئے تو آپ نے حکم فرمایا کہ جس کے ہدی نہو تو وہ طواف وسعی کے بعد احرام کہولڈالے (یعنے حج کو عمرہ کردے) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہین کہ پہر ہمارے پاس نحر کے دن (یعنے دسوین تاریخ

گائے کا گوشت آیا میں نے کہا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کیطرف سے ذبح کیا ہے پھر میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے ذکر کی (یہ قول عمرہ کا ہے) انہوں نے کہا تم نے خوب یاد کیا جیسے تم نے سنی ہی ویسی ہی روایت کی **عن** یحیی بن سعید بھذا الاسناد مثلہ **یحیی** نے اس اسناد سے مثل اسکی روایت کی **عن** ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قلت یا رسول اللہ یصدر الناس بنسکین واحد قال انتظری فاذا طہرت فاخرجی الی التنعیم فاہلی منہ ثم القینا عندکذا او کذا قال اظنہ قال غدا او لکستہ علی قدر نصبک او قال نفقتک **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ لوگ حج سے لوٹتے ہیں دو عبادتوں کے ساتھ (یعنے حج اور عمرہ جدا گانہ کے ساتھ) اور میں لوٹتی ہوں ایک کے ساتھ آپ نے فرمایا تم ٹھیرو جب تم پاک ہو گی تو تنعیم کو جانا اور لبیک پکارنا اور پھر ہمسے فلاں فلاں مقام میں ملنا گمان کرتا ہوں میں کہ آپ نے فرمایا کل کے روز اور ثواب تمہاری اس عمرے کا تمہاری تکلیف اور خرچ کے موافق ہے **ف** یعنے حضرت نے فرمایا کہ وہاں سے لوٹتے وقت فلاں مقام پر ہمسے ملنا اور اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کی ثواب تکلیف اور مشقت اور نفقہ کے موافق گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں مگر نفقہ سے وہی نفقہ مراد ہے جو شرع میں منع نہ ہو اور تکلیف وہ جو حد رہبانیت اور بدعت کو نہ پہونچے **عن** ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت یا رسول اللہ یصدر الناس بنسکین فکذا الحدیث **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا نری الا انہ الحج فلما قدمنا تطوفنا بالبیت فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن ساق الہدی ان یحل قالت فحل من لم یکن ساق الہدی ونساؤہ لم یسقن فاحللن قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا فحضت فلم اطف بالبیت فلما کانت لیلۃ الحصبۃ قالت قلت یا رسول اللہ یرجع الناس بعمرۃ وحجۃ وارجع انا بحجۃ قال او ما کنت طفت لیالی قدمنا مکۃ قلت لا قال فاذہبی مع اخیک الی التنعیم واحلی بعمرۃ ثم موعدک مکان کذا وکذا قالت صفیۃ ما اراہا الا حابستکم قال اقرہی حلقی او ما کنت طفت یوم النحر قالت بلی قال لا باس انفری قالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فلقیتنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو مصعد من مکۃ وانا منہبطۃ علیہا او انا مصعدۃ وہو منہبط

مِنْهَا وَقَالَ اِسْحَاقُ مُضْطَبِعَةٌ وَمُنْهَبِطَةٌ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں اور سب لوگ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہمارا حج کے سوا اور کچھ ارادہ نہ تھا پھر جب سب لوگ مکہ میں آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے غرض اُن لوگوں نے کھولڈالا اور آپ کی بیبیاں ہدی نہیں لائیں تھیں سو اُنھوں نے بھی احرام کھول ڈالا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے حیض ہوا اور میں نے طواف نہیں کیا پھر جب حصبہ ہوئی تو میں نے عرض کی آپ سے کہ لوگ تو حج وعمرہ کرکے لوٹتے ہیں اور میں صرف حج کرکے آپنے فرمایا کیا جب ہم مکہ میں آئے تھے تم نے طواف نہیں کیا تھا میں نے عرض کی کہ نہیں فرمایا اچھا تم اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھو اور پھر ہمارے تمہاری ملنے کی فلان جگہ ہے اتنے میں صفیہ نے کہا کہ میں خیال کرتی ہوں کہ شاید میں تم سب کو روکوں (یعنے مجھے بھی حیض عارض ہوا اور طواف وداع کی انتظار میں میرے لیے سب کو ٹھیرنا پڑے) حضرت نے فرمایا نگوری سرمنڈی کیا تو نے محر کے دن طواف نہیں کیا (یعنے طواف افاضہ) اُنھوں نے عرض کی کیوں نہیں (اور یہ فرمانا آپ کا بطور روز مرہ عرب کے اور بول چال کے تھا جیسے زبان میں مستعمل ہے نہ بطریق بددعا کے اور نہ اس اہ سے کہ معنی اصلی اُس کے مراد ہوں جیسے تربت یداک اور قاتلہ اللہ مستعمل ہے اور براہ بے تکلفی اور اختلاط کے تھا اور بی بی صاحبہ نے یہ خیال فرمایا کہ شاید طواف وداع کے لیے ہمکو انتظار کرنا پڑے پھر آپنے فرمادیا کہ طواف وداع حائضہ کو معاف ہی) آپنے فرمایا اب کچھ مضائقہ نہیں کوچ کرو جناب صدیقہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں پھر ملے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلندی پر چڑھتے ہوئے مکہ سے اور میں اوترتی تھی اور سے پر یا میں چڑھتی تھی اور آپ اترتے تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف وداع حائضہ پر واجب نہیں اور نہ اُسکو انتظار ٹھہرکا اُس کے لیے ضرور ہے اور نہ اوسپر اُسکی وجہ سے دم لازم ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور تمام علما رکا کافہ مکہ جو نقل کیا ہے قاضی عیاض نے خلاف بعض سلف کا وہ قول شاذ و مردود ہے انتہے زاد المعاد میں ہمارے شیخ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ عمرہ جو جناب صدیقہ محبوبہ محبوب خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تنعیم سے لائیں ہیں اس میں فقہاے امت کے چار مسلک ہیں **اول** یہ کہ یہ عمرہ صرف اُن کے دلخوش کرنے کے لیے تھا اور نہیں تو طواف اور سعی اون کے عمرہ اور حج دونوں کو کافی ہوگئی تھی **دوسرے** یہ کہ جب وہ حائضہ ہوئیں تو آپنے حکم فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دیں اور حج سفر وداع لائیں پھر حج کرکے

بعد اوسکی قضا کا حکم دیا اور عمرہ تنعیم قضا تہی عمرہ سابقہ کی اور یہ مسلک ہے ابو حنیفہ اور اُن کے اتباع کا اور اس قول کیموافق یہ عمرہ اُنپر واجب تہا اور قول اول کر رہے جائز اور جو مستمتع حائضہ ہو جاوے اوس کا اوہی درجہ قول کیموافق حال ہے کہ یا تو حج کو عمرہ پر ملا کر قارنہ ہو جاوے یا عمرہ کو چہوڑ کر مفردہ ہو جاوے اور پہر اوسکی قضا کرے **تیسرے** یہ کہ جب وہ قارنہ ہو گئین تو ایک عمرہ مفردہ الگ بجا لانا ضرور ہوا اس لیے کہ عمرہ قارن کا عمرہ اسلام کو کافی نہین اور یہ ایک روایت ہے احمد کی دو روایتون مین سے **چوتھے** یہ کہ مفردہ نہین اور طواف قدوم سے یہ بہی چین کے بازم ہین اور افراد ہی بجا لائین یہانتک کہ پاک ہو مین اور حج پورا کیا اور یہ عمرہ تنعیم عمرہ اسلام تہا اور یہ مسلک ہے قاضی اسمعیل بن اسحاق وغیرہ کا مالکیہ مین سے اور یہ مسلک مترجح کے نزدیک نہایت ہی ضعیف ہے بہ نسبت اور مسالک کے تنصیص کی ہے اسکو ضعف پر ابن قیم وغیرہ نے انتہی

ف بہرحال اس عمرے سے اور اس روایت سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بڑی بڑے اصول مناسک معلوم ہوئے کہ جزائے خیر دیوے اللہ تعالیٰ ہماری مان کو اور بلند کرے درجہ اُن کا اعلےٰ علیین مین

اول یہ کہ معلوم ہوا کہ قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے عمرہ اور حج دونون کے لیے **دوسرے** یہ کہ طواف قدوم ساقط ہو جاتا ہے حائضہ سے اور حال صفیہ کا جو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا وہ اصل اصیل ہے اس مسئلہ کی **تیسرے** یہ کہ داخل و شامل کر دینا حج کا عمرہ پر حائضہ کو جائز ہے جیسے طاہر کو جائز ہے اور کیون نہو کہ وہ زیادہ تر اسکی محتاج ہے اس لیے کہ معذور ہے **چوتھے** یہ کہ حائضہ سب افعال حج بجا لاوے سوا طواف کے **پانچوین** یہ کہ تنعیم حل مین ہے **چھٹی** یہ کہ دو عمرون کا ایک سال مین بلکہ ایک ماہ مین بجا لانا روا ہے **ساتوین** یہ کہ متمتع جب فوت کا خوف رکہتا ہو تو اوسکو روا ہے کہ حج کو عمرہ پر داخل کرے اور یہ روایت اس مسئلہ کی اصل ہے **آٹھوین** یہ کہ مکے کے عمرے کے لیے یہہ روایت اصل ہے اور جو اسکو مستحب جانتا ہے اوس کے ماتہہ مین اس روایت کے سوا اور کوئی دلیل نہین اس لیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی مکے سے باہر نکلکر عمرہ نہین کیا نہ کسی اور صحابی نے جو آپ کے ساتہہ تہے سوا جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اور عمرہ مکیہ والیون نے اسی روایت کو اپنے اس قول کی دلیل ٹہیرایا ہے کہ مکی کو حل مین جانا ضرور ہے احرام عمرہ کے لیے حالانکہ اسمین کوئی باہر جانیکے وجوب پر ہرگز دلالت نہین اس لیے کہ عمرہ جناب صدیقہ کا یا تو عمرہ قضا تہا اوس عمرہ کے عوض مین جو اونہون نے ترک کیا تہا اُن لوگون کے قول کے موافق جو اوسکو واجب کہتے ہین جیسے ہمنے اوپر تقریر کر دی ہے یا زیادت محض تہی صرف اون کی

دلجوئی کے لیے اوسکے قول کے موافق جواز کو اختیار کیا ہے حالانکہ طواف اور سعی اون کے دونون کافی ہو چکی تہی (صحیح بذلک کلہا ابن القیم فی زاد المعاد) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُلَبِّي لَا نَذْكُرُ حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَنْصُورٍ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ لبیک پکارتے ہوئے نہ ارادہ خاص حج کا رکھتے تہے نہ خاص عمرے کا اور بیان کی راوی نے باقی حدیث مثل روایت منصور کی جو اوپر گذری ف کہا ہمارے محقق زمان شیخ ابن قیم علیہ الرحمۃ والغفران نے زاد المعاد مین کہ مطلق احرام باندہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلا تعین نسک کے یہ ایک قول ہے امام شافعی کا اون کے دو قولون مین سے کہ تصریح کی ہے انہون نے اوسکی کتاب اختلاف حدیث مین اس کے بعد مفصل قول ثانی کا نقل کیا اور تصریح کی ہے شیخ مذکور نے اس کتاب مین جابجا اسپر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تہے اور یہی صحیح ہے محدثین کے نزدیک اور جو قائل ہین کہ آپ کا احرام مطلق تہا بغیر تعین نسک کے اون کے اعذار مین سے یہ روایت بھی ہے جناب صدیقہ کی جسکی ذیل مین ہم فائدہ لکھہ رہے ہین کہ یہی روایت بخاری کی بھی مروی ہوئی ہے اور طاؤس نے بھی اس مضمون کو روایت کیا ہے کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور آپ حج کا نام لیتے تہے نہ عمرہ کا اور حکم الہی کے منتظر تہے کہ حکم الہی صفا اور مروہ کے بیچ مین اوترا اور جابر نے بھی روایت کی ہے کہ ہمنے عمل کیا جو آپنے کیا اور آپنے لبیک پکاری توحید کی ساتھہ پہر ذکر کیا تلبیہ کا اور کہا کہ لوگون نے بھی وہی تلبیہ کہا جو آپنے کہا غرض ان روایتون مین کسی نسک کی تعیین نہین ہے پہر اسکا جواب دیا ہے کہ ان روایتون مین کوئی بات ایسی مروی نہین جو اون روایتون کے مخالف ہو جنمین تعیین آپ کی نسک کی مذکور ہے اب سنو کہ روایت طاؤس کی تو مرسل ہے اور وہ معتبر نہین ہو سکتی اون روایات صحیحہ متصل الاسناد کی جو ثبوت تعین کے باب مین مروی ہو چکی ہین اور طاؤس کی روایت کا اتصال سند نہ کسی طریق صحیح سے معلوم ہوتا ہے نہ حسن سے اور اگر صحیح بھی ہو تو حسب حکم الہی کے آپ منتظر تہے وہ میقات سے پیشتر آپ کو پہونچا اور آپکے پاس ایک فرشتہ پروردگار عالم کیطرف سے آیا اور اسنے کہا کہ اس وادی مبارک مین نماز ادا کرو اور کہو عمرہ ہے حج مین ملا ہوا غرض یہ حکم الہی آپکو قبل احرام کے پہونچ چکا اور آپ قران کا احرام باندہ چکے اور طاؤس اپنی روایت مین کہتے ہین کہ حکم الہی آپ پر صفا اور مروہ کے بیچ مین اوترا اور یہ حکم اور ہے اور حسب حکم اول کے سوا جو آپکو وادی عقیق مین

اور تا انتہا (یعنے قبل احرام) اور یہ حکم جو صفا اور مروہ پر اور تا یہ فسخ حجکا حکم ہے کہ آپنے صحابہ کو حکم دیا کہ حج کو عمرہ بجا لاکر فسخ کردین جنکے ساتھ ہدی نہ ہو اور یہین پر آپنے فرمایا کہ اگر پہلے سے مین جانتا اپنے کام کو جسکو مین نے آخر مین جانا تو ہدی ساتھ نہ لاتا (یعنے آرزو کی احرام کے کھولڈالنے کی مگر بسبب ہدی لانیکے مجبور تھی اور یہ آرزو اس لیے تھی کہ اس مین امت کی آسانی اور صحابہ کی دلجوئی اور اُن کی موافقت تھی) اور یہان آپنے فسخ حجکا حکم وجوب کے طور پر دیا اور جب صحابہ نے تامل کیا تو آپنے فرمایا وہی کرو جو مین تجھے حکم دیتا ہون باقی رہا یہ فرمانا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نہ خیال رکھتی تھے ہم حجکا نہ عمرہ کا یہ اگر محفوظ ہو تو مطلب اُسکا یہ ہے کہ یہ بات احرام سے پہلے تھی اور نہین تو آپکے کلام مین مخالفت ہوگی کہ اور روایات صحیحہ مین آچکا ہے کہ کچھ لوگون نے ہم مین سے حجکا کچھ لوگون نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور آپنے بھی خود احرام عمرہ کا باندھا تھا اور یہ جو ام المومنین سے مروی ہے کہ ہم لبیک پکارتے تھے نہ حجکا خیال تھا نہ عمرہ کا یہ بھی احرام سے پہلے تھا اور یہ اون سے کہین مروی نہین کہ مکہ تک ہمارا یہی حال تھا کہ یہ محض باطل ہے یقیناً اور جن لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لبیک سنا ہے اور حج اور عمرہ کا بیان کیا ہے اُنکی روایتین کیونکر رد کی جاوینگی اور یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے صحیح بھی ہو تو انتہا درجہ اسکا یہ ہوگا کہ اُنکو صحابہ کا لبیک جو میقات پر ہوا یاد نہ رہا اور مرد بہ نسبت عورتون کے اس سے زیادہ واقف ہین اگر اس کہنے کی ضرورت نہین اسلیے کہ ہماری ماں نے خود تصریح کردی ہے کہ بعض ہم مین سے عمرہ کا احرام باندھے تھے اور بعض حجکا) اور جابر سے جو مروی ہے کہ آپنے توحید کا لبیک پکارا تو اس مین نہ الفاظ لبیک کے مروی ہین نہ عدم تعیین نسک کے اور روایات اثبات تعیین مین ایک زیادت ہے اور زیادت ثقات کی مقبول ہے انتہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ اَغْضَبَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ اَوَمَا شَعَرْتِ اَنِّيْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ قَالَ الْحَكَمُ كَاَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ اَحْسِبُ وَلَوْ اَنِّيْ اِسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ حَتّٰى اَشْتَرِيَهُ ثُمَّ اَحِلُّ كَمَا حَلُّوْا ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کی چوتھی یا پانچوین کو آئے اور سیدھے پاؤن تشریف لائے غصہ مین بھرے ہوئے مین نے عرض کی کہ آپ کو کس نے غصہ دلایا اے اللہ کے رسول اللہ اوس کو

دوزخ مین ڈالے آپ نے فرمایا کہ تم نہین جانتی ہو کہ مین نے لوگون کو ایک کام کا حکم دیا اور وہ اُس مین تردد کرے ہین حکم نے کہا کہ مین خیال کرتا ہون کہ آپنے فرمایا گویا وہ تامل کرتے ہین اور فرمایا کہ اگر مین پہلے سے جانتا ہوتا اپنے کام کو جو مین نے بعد جانا تو ہدی کو اپنے ساتھہ نلاتا (اس قول سے معلوم ہوا کہ انبیا کو علم غیب نہین) اور یہان تک کہ مین خرید لیتا اور ان لوگون نے جیسا احرام کھولڈالا ہے ویسا ہی مین بھی کھول ڈالتا **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ اس نظر سے تھا کہ آپ کے حکم مین تردد کرنا شیوہ ایمان نہین اور ایماندار کی بات یہی ہے کہ جب امر دین مین آپ کا حکم معلوم ہو جاوے کسی بھی اتنی کو تو اوسکو دل سے ماننا اور اُسیکو بہتر و افضل جاننا ضرور ہے اور سیدھا عمل کرنا اولے اور انسب ہے اور یہی مضمون ہے اس آیت کا فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اور یہ حکم عام ہے تمام اہل اسلام کو قیامت تک اور تامل اور تردد کی جگہہ مجتہدون اور مولویون اور درویشون کی باتین ہین جن مین احتمال خطا کا موجود ہے نہ رسول معصوم مین جنکا دامن احتمال خطا کی آلایشون سے پاک ہے اور رسول کی بات کو محل تردد و تامل جاننا نقص ایمان ہے اور زوال ایقان اور شریعت کی بے ادبی ہے اور حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رسول کے حکم مین ذرا بھی تردد کرے اوس کے لیے بد دعا کرنا کہ اللہ تعالی اوسے جہنمی کرے دوزخ مین ڈالے درست سیاہ کرے روا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے یہ دعا کی اور حضرت نے اُسکو منع نہین فرمایا ایسے سے مقلدان متعصبین کو سنا روا ہوا اور اُن کا حال بد مال کہل گیا (نووی) اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ افسوس کرنا کسی امر دین کے فوت ہونے پر روا ہے اور لَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ مین داخل نہین اور نہ اس حدیث مین جو حضرت نے فرمائی کہ اگر کا لفظ کہنا شیطان کا دروازہ کھولنا ہے اور معلوم ہوا کہ یہ آیت اور حدیث کا مطلب ہے کہ دنیا کی نعمتین فوت ہونے پر افسوس نہ کرے کہ اگر مین ایسا کرتا تو ایسا ہوتا اور اس تقریر سے حدیثون مین اور آیۃ مین مطابقت ہو گئی **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُمَرَ وَلَمْ يَذْكُرِ الثَّالِثَةَ مِنَ الْكَبَائِرِ فِي قَوْلِهِ يَتَرَدَّدُونَ **وہی مضمون** ہے مگر اس مین حکم راوی کا نہ تھا کہ ذکر نہین تامل کا ذکر مین **ف** غرض ان روایتون سے معلوم ہوا کہ آپ چوتھی تاریخ ذی الحجہ کی مکہ مین داخل ہوئے اور نویں دن

پہونچے اور نکلنا آپ کا سہم اوپر ذکر کر آئے ہین فلا نعودہ اور ذی طوی مین جسکو آبار الزاہر کہتے ہین انوار کی شب کو اترے اور صبح کی نماز وہین ادا کی پہر انوار کے دن غسل کیا اور مکہ کو چلے اور دن مین اعلای مکہ سی ثنیۃ العلیا سے جو حجون کے قریب ہی داخل مکہ ہوئے (ثنیہ ٹیلا علیا بلند اور اوپر کا حجون مین پہلے حائے حطی ہے پہر جیم ایک مقام کا نام ہے) اور عمرون مین مکہ کی نیچے کی جانب سی داخل ہوتے تہے اور حج مین اوپر کیجانب سی داخل ہوئی اور نکلی نیچے کے جانب سی پہر مسجد مین چاشت کیوقت داخل ہوئی اور طبر آئی نے کہا کہ جب آپکی نظر بیت اللہ کیطرف پڑتی تہی دعا کرتے تہے اللہم زد بیتک ہذا تشریفا وتعظیما وتکریما وہانتہ پہر جب مسجد مین آئے تحیۃ المسجد نہین پڑہی ہے سطے کہ مسجد الحرام کی تحیت طواف ہی اور جب حجر اسود کے روبرو ہوئے اُسی استلام کیا (استلام ہاتہ سے یا لکڑی سے چہونا یا بوسہ دینا یا ہاتہ سی چہو کر ہاتہ کو یا لکڑی سے چہو کر لکڑی کو بوسہ دینا) اور حجر اسود سے رکن یمانی کیطرف نہین بلکہ باب کعبہ کیطرف گئے اور طواف شروع کیا اور ہاتہ نہین اُٹہائے اور نہ زبان سی طواف کی نیت کی اور نہ تکبیر کہی جیسے نماز کے لیے کہتے ہین جیسی عوام الناس سنت کو نہ جاننے والے کرتے ہین اور یہ امور سب بدعات ومنکرات مین سے ہین (زاد المعاد) **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا اہلت بعمرۃ فقدمت مکۃ ولم تطف بالبیت حتی حاضت فنسکت للمناسک کلہا وقد اہلت بالحج فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النفر یسعک طوافک لحجک وعمرتک فابت فبعثت بہا مع عبد الرحمن الی التنعیم فاعمرت بعد الحج **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ انہون احرام باندہا عمرہ کا اور آئین اور طواف نہین کیا تہا کہ حائضہ ہوگئین پہر سب مناسک حج کے ادا کیے حج کا احرام باندہکر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منی سی کوچ کے دن کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونون کو کافی ہوجاوے گا اونہون نے اسبات سی اپنی خوشی ظاہر کی تو آپ نے عبد الرحمن کے ساتہہ بہیجدیا تنعیم کو کہ بعد حج کے عمرہ لائین **ف** اس روایت مین تصریح ہوگئی کہ اونہون نے عمرہ چہوڑا نہین صرف اُسکے اعمال مین بسبب حیض کے دیر کی اور معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف وسعی عمرہ وحج دونون کے لیے کافی ہوجاتی ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ پر حج کو داخل کرنا جائز ہی اور معلوم ہوا کہ عمرہ تنعیم صرف اُنکی دلخوشی کے لیے تہا ورنہ طواف دونو کو کافی تہا **عن** عائشۃ انہا حاضت بسرف فنطہرت بعرفۃ فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجزیک عنک طوافک

بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو حیض آیا سرف
مین اور طہارت کی اونہون نے (یعنے غسل کیا وقوف کر لیے) عرفہ مین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تمکو طواف تمہارا صفا اور مروہ کا حج اور عمرہ دونون کو کافی ہے (طواف سعی ہرا
ہے) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَرْجِعُ النَّاسُ بِاَجْرَيْنِ وَاَرْجِعُ بِاَجْرٍ فَاَمَرَ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يَنْطَلِقَ بِهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ قَالَتْ فَاَرْدَفَنِيْ خَلْفَهُ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ قَالَتْ
فَجَعَلَتْ اَرْفَعُ خِمَارِيْ اَحْسِرُهُ عَنْ عُنُقِيْ فَيَضْرِبُ بِرِجْلِيْ بَعِيْرَهُ الرَّاحِلَةَ قُلْتُ لَهُ وَهَلْ تَرَاءٰى
مِنْ اَحَدٍ قَالَتْ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى اَنَخْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْحَصْبَةِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ مین نے عرض کی
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یارسول اللہ کہ لوگ دو ثواب لیکر لوٹتے ہین اور مین ایک لیکر
تو آپ نے حکم دیا عبدالرحمن کو کہ انکے جاو تنعیم تک اور وہ مجھے لے گئے اور اپنے اونٹ پر لے گئے
اور مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور مین اپنے اوڑھنی سے اپنی گردن کھولدیتی تہی اور عبدالرحمن اس
خیال سے کہ بے پردگی کیون کرتی ہے میرے پیر پر مارتے تہے اس ڈھب سے کہ کوئی جانے اونٹ کو مارتا
ہین اور مین اُن سے کہتی تہی کہ یہان تم کیسکو دیکھتے بھی ہو (یعنے یہان کوئی نہین ہے اس لیے میں
اپنا سر کھولدیا ہے) پھر فرماتی ہین کہ مین نے احرام باندہا عمرے کا اور پھر ہم لوٹکر آئے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچی اور آپ حصبہ مین تہے ف ان روایتون مین ایک طرح کا
اختلاف معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نوٹ کرتا ایک روایت مین اُنکا
مذکور ہوا کہ جب وہ آئین تو حضرت بلندی پر چڑہتے تہے اور یہ اُترتی تہین دوسرے وہ اُترتی ہے
اور یہ چڑہتی تہین اور ایک مین یون ہے کہ جب وہ آئین تو آپ اپنی منزل مین تہے محصب مین اور
آپ سے اُنکے بعد کوچکا حکم دیا اور پھر طواف کیا بیت اللہ کا اور ایک مین یہ ہے کہ جب وہ
آئین تو آنکو حصبہ مین پایا (یعنے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے ابھی مذکور ہوا) اور تطبیق
مین یہ ہے کہ اصل یہ ہے کہ آپ نے ایام تشریق کی اخیر راتون مین ایک شب انکو عمرہ کیطرف رخصت
کیا اور فرمادیا کہ ہم یہین ملین گے محصب مین اور بعد اُنکی روانگی کے آپ نے قصد کیا کہ طواف
افاضہ سے فارغ ہو جائین اور حضرت ام المومنین آپ سے جب ملین کہ آپ فارغ ہو کر محصب مین

اچکی تہی تہین اور یہ جو فرمایا ام المومنین نے کہ پھر آپ نے کوچ کا حکم دیا اس مین بیان مین تقدیم و تاخیر ہوگئی ہے غرض طواف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ کی روانگی کے بعد تہا اور آپ فارغ ہو چکی تہے طواف سے قبل اون کے آنے کے اور اس مین بہی تصریح ہے کہ حضرت عائشہ کو دل خوش کرنے کو تنعیم بہیجنا تہا ورنہ طواف اُن کا حج و عمرہ دونون کو کافی تہا عن عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہا ان تردف عائشۃ فیعمرہا من التنعیم ترجمہ عبد الرحمن سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اُنکو کہ اپنی پیچے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بٹہا کر لے جاوین اور تنعیم سے عمرہ لے آوین عن جابر انہ قال اقبلنا مہلین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحج مفرد قال اقبلت عائشۃ رضی اللہ عنہا بعمرۃ حتی اذا کنا بسرف عرکت عائشۃ حتی اذا قدمنا طفنا بالکعبۃ والصفا والمروۃ فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحل منا من لم یکن معہ ہدی قال فقلنا حل ماذا قال الحل کلہ فواقعنا النساء وتطیبنا بالطیب لبسنا ثیابنا ولیس بیننا وبین عرفۃ الا اربع لیال ثم اہللنا یوم الترویۃ ثم دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عائشۃ فوجدہا تبکی فقال ما شانک قالت شانی انی قد حضت وقد حل الناس ولم احل ولم اطف بالبیت والناس یذہبون الی الحج الآن فقال ان ہذا امر کتبہ اللہ علی بنات آدم فاغتسلی ثم اہلی بالحج ففعلت وقفت المواقف حتی اذا طہرت طافت بالکعبۃ والصفا والمروۃ ثم قال قد حللت من حجک وعمرتک جمیعا قالت یا رسول اللہ انی اجد فی نفسی انی لم اطف بالبیت حتی حججت قال فاذہب بہا یا عبد الرحمن فاعمرہا من التنعیم وذلک لیلۃ الحصبۃ ترجمہ جابر نے کہا کہ آئے ہم احرام باندہے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ حج مفرد مین (شاید اُن کا اور بعض صحابہ کا احرام ایسا ہی ہو اور حضرت تو قارن تہے) اور آئین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عمرہ کے احرام کے ساتہہ یہانتک کہ جب سرف مین پونچے تو حضرت عائشہ صدیقہ حائضہ ہوگئین پہر جب ہم مکہ مین آئے طواف کیا کعبہ کا اور صفا اور مروہ کا اور حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کے ساتہہ ہدی (قربانی) نہ ہو وہ احرام کھولڈالے ہمنے کہا کیسا کہا کہ بالکل کہول ڈالے کہا راوی نے کہ پہر ہم پڑ گئے عورتون کے پاس (یعنے دہڑے سے جماع کرنے لگے) اور خوشبو لگائی

اور کپڑے پہنے اور ہمارے اور عرفہ مین چار رشب کا فرق باقی تہا پہر ترویہ کے دن (یعنے آٹھوین تاریخ ذی حجہ کی) احرام باندہا یعنے حج کا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس اور انکو روتے ہوئے پایا پوچہا کیون کیا حال ہے تمہارا اونہون نے عرض کی کہ مین حائضہ ہوگئی اور لوگ احرام کہول چکے اور مین نے نہ احرام کہولا نہ طواف کیا بیت اللہ کا اور لوگ اب حج کو چلے تو آپ نے فرمایا یہ تو ایک چیز ہے کہ اللہ تعالی نے آدم کی سب لڑکیون پہ لکہہ دی ہے سو تم غسل کرو (یعنے احرام کے لیے) اور احرام باندہو حج کا اور اونہون نے وہی کیا اور وقوف کیا وقوف کی جگہون مین یہانتک کہ جب طاہر ہوئین تو طواف کیا بیت اللہ کا اور صفا اور مروہ کا اور آپ نے فرمایا کہ تمہارا احرام پورا ہوگیا حج اور عمرہ دونون کا تو اونہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اپنے دل مین ایک بات پاتی ہون کہ مین نے طواف نہین کیا جب تک حج سے فارغ نہ ہوئی تو آپ نے فرمایا اے عبد الرحمن اُن کو تنعیم مین لے جاکر عمرہ کرالاؤ اور یہ معاملہ اوس شب ہوا جب محصب مین ٹہیرے تہے ف ان سب روایتون مین یہ تصریح بخوبی ہوچکی کہ حیض جناب صدیقہ کا سرف مین تہا مگر یہ نہین آیا کہ ظہر کہان ہوا سو مجاہد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی کہ وہ عرفات مین پاک ہوئین اور عروہ نے اون سے روایت کی کہ عرفہ کا دن آن پونچا اور وہ حائضہ تہین اور ابن حزم نے کہا ہے کہ عرفہ مین پاک ہونے سے مراد یہ ہے کہ عرفات مین وقوف کر لیے غسل کیا اور ابہی تک حیض باقی تہا پس ان دونون روایتون مین تطبیق ہوگئی پہر اور عروہ نے اون سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہین کہ مین حائضہ تہی عرفہ کے دن اور مجاہد نے بہی اسی انتہا کو بیان کیا غرض قول محقق یہی ٹہیرا کہ عرفہ تک حیض تہا اور عرفات کے وقوف کے لیے غسل کیا اور یوم النحر مین حیض تمام ہوا اسی کی تصریح کی ہے ابن قیم نے زاد المعاد مین اور یہی صحیح ہے قولہ پہر ترویہ کے دن احرام باندہا یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ جو مکہ مین ہو اور ارادہ حج کا کرے اوسے مستحب ہے کہ ترویہ کے دن احرام باندہے نہ اوس کے آگے سے قولہ سو تم غسل کرو الخ یعنے غسل احرام کا کرو معلوم ہوا کہ مستحب ہے غسل کرنا احرام کے لیے خواہ عورت حائضہ ہو یا پاک اور یہ حکم ہے ہر مرد و عورت کو اور آپ نے فرمایا کہ تمہارا احرام پورا ہوگیا حج و عمرہ دونون کا اس سے تین مسئلہ نکلے اول یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا قارنہ تہین عمرہ کو بالکل چہوڑا نہ تہا دوسرے یہ کہ قارن کو ایک ہی طواف و سعی کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور کا اور ابو حنیفہ نے اور ایک گروہ

نے جسکا مسلک محض رای ہے اور مخالفت احادیث صحیحہ سے کچھ باک نہین کرتے انہون نے اس کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اوسکو دو طواف اور دو سعی لازم ہے تیسرے یہ کہ سعی صفا اور مروہ کے طواف صحیح کے بعد چاہیے اور طواف سے پہلے نہین ہوسکتی اسلیے آپ نے ام المومنین کو جیسا طواف سے بسبب حیض کے روکا ویسا ہی سعی سے بھی روکا اور ابتداے حیض حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا ہفتہ کا دن تہا سرف مین اور انتہا بہی اوس کی ہفتہ کے دن ہوئی یوم النحر مین اسلیے کہ عرفہ کو دن حجۃ الوداع میرے جمعہ تہا اور تیسری تاریخ ذیحجہ کو ابتداے حیض تہی اور دسوین سال مین ہجرت کر یہ حج ہوا یہی ذکر کیا ہے ابن حزم نے کتاب حجۃ الوداع مین عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یقول دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا وھی تبکی فذکر بمثل حدیث اللیث الی اخرہ ولم یذکر ما قبل ھذا من حدیث اللیث جابر سے مثل حدیث لیث کے مروی ہوا یعنے جو اوپر گذری) مگر اس روایت مین اتنا ہی مضمون ہے جہان سے حضرت عائشہ کا رونیکا ذکر ہے اور اوسکی اوپر کا مضمون مذکور نہین عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ان عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فی حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھلت بعمرۃ وساق الحدیث بمعنی حدیث اللیث وزاد فی الحدیث قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا سھلا اذا ھویت الشیء تابعھا علیہ فارسلھا مع عبد الرحمن ابن ابی بکر فاھلت بعمرۃ من التنعیم قال مطر قال ابو الزبیر فکانت عائشۃ اذا حجت صنعت کما صنعت مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جابر نے روایت کی کہ جناب صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مین احرام عمرہ کا باندہا تہا اور حدیث زہری کی مانند حدیث لیث کی اور اتنا زائد بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرم دل تہے جب اون سے جناب صدیقہ کچھ فرمائش کرتی تہین تو آپ مان لیتے تہے (یہ کمال اخلاق تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اپنی بی بیون کی خاطرداری فرماتے تہے اور اُن کی فرمائشین پوری کردیتے تہے جب تک اللہ پاک کی نافرمانی نہ ہو اور جناب صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خاطر تو سب سے زیادہ تہی اللہ پاک اون کا درجہ بلند کرے اعلی علیین مین اور اُن سے راضی ہو اور ہم کو اُنکی کفش برداری مین قبول فرماوے آمین یارب العالمین) غرض بہیجدیا اُنکو عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتہہ

اور وہ نعیم سے عمرہ لایعنی مطرجو راوی ہین انہون نے ابوالزبیر سے روایت کی کہ انہون نے کہا کہ حضرت
عائشہ جب حج کرتی تہین تو ویسا ہی کرتی تہین جیسا حضرت کے ساتھہ حج مین کیا تہا عن
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہلین بالحج
معنا النساء والولدان فلما قدمنا مکۃ طفنا بالبیت وبالصفا والمروۃ فقال لنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن معہ ھدی فلیحلل قال فحللنا حتی الحل قال
الحلوا کلہ قال فاتینا النساء ولبسنا الثیاب ومسسنا الطیب فلما کان یوم التروۃ
اھللنا بالحج وکنا نطوف اول بین الصفا والمروۃ فامرنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان نشترک فی الابل والبقر کل سبعۃ منا فی بدنۃ ترجمہ جابر نے کہا ہم
نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حج کا لبیک پکارتے ہوئے ہمارے ساتھہ عورت اور بچے بہی
تہے پہر جب مکہ آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہم سے فرمایا جسکی ساتھہ ہدی نہو وہ احرام کھولڈالے اور حلال ہوجاوے ہمنے جابر سے کہا کیسا حلال ہونا
اونہون نے کہا پورا پہر ہم عورتون کے پاس آئے (یعنے جماع کیا) اور کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی
پہر جب آٹھوین تاریخ ہوئی حج کی لبیک پکاری اور کفایت کرگئی ہمکو سعی صفا اور مروہ کی جو پہلے کی
تہی اور حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شریک ہوجاوین اونٹ اور گائے مین سات سات
آدمی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج چہوٹے نابالغ لڑکے کا بہی درست ہے اور یہی مذہب ہے
امام مالک اور شافعی اور احمد اور تمام علماء کا صحابہ اور تابعین سے اور جو لوگ اُن کے بعد ہین سب
قائل ہین کہ حج اوسکا صحیح ہے اور وہ بہی ثواب پاتا ہے اور حج بالغ کے احکام اوسپر جاری ہوتے ہین
مگر اتنا ہے کہ فرض اسلام سے وہ حج کافی نہین ہوتا اور جب بالغ ہو تو اسکو حج پہر فرض ہوتا ہے
بشرطیکہ زاد راہ کی طاقت ہو جیسے اور دن پر فرض ہوتا ہے اور ابوحنیفہ نے اس مسئلہ مین صریح
جمہور علماء کا سلف سے خلف تک خلاف کیا اور صراحۃ خلاف حدیث کہا ہے اور قائل ہوئے ہین
کہ نہ اوسکا احرام صحیح ہے نہ حج اور نہ اوسمین ثواب ہے اور نہ اوسپر احکام حج مرتب ہوتے ہین اور
کہا ہے کہ حج اوسکا صرف اسواسطے ہے کہ اُسے مشق ہو اور احکام سیکہے اور اُسکو محظورات
سے بچنے حالانکہ یہ قول ایک ادنے بچے کے نزدیک بہی صریح ناداں ہے اسلیے کہ ہم کہتے

ہون توشہ اکتفا روا نہین مگر ان سب سے مذہب امام شافعی کا صحیح معلوم ہوتا ہے جب تک عدم جواز پر کوئی
دلیل قائم نہ ہو اور برارت اصلیہ اون کے مذہب کے ساتھ لگی ہوئی ہے جب تک کوئی دلیل معارض
نہ پائی جاوے اور صحابہ سے بھی یہی منقول ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ
اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَحْلَلْنَا اَنْ نُحْرِمَ اِذَا تَوَجَّہْنَا اِلٰی مِنًی قَالَ فَاَھْلَلْنَا
مِنَ الْاَبْطَحِ ترجمہ جابر بن عبداللہ نے کہا حکم کیا ہمکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہمنے احرام کھول
ڈالا کہ جب ہم منے کو چلین (یعنے آٹھوین تاریخ) تو لبیک پکاری ہمنے حج کی ابطح سے ف
ابطح کنکریلی زمین کو بھی کہتے ہین اور یہان ابطح سے ایک خاص میدان مراد ہے جو محصب سے قریب
ہے اور اس روایت سے شافعی نے استدلال کیا ہے کہ متمتع کو مستحب یہی ہے کہ احرام حج کا آٹھوین
تاریخ باندہے اور یہی حکم ہے اُسکا جو مکہ سے حج کو چلے اور مالک وغیرہ نے کہا ہے کہ مستحب یہ ہے کہ ادا
ذیحجہ سے احرام باندہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَقُوْلُ لَمْ یَطُفِ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا اَصْحَابُہٗ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ اِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا اَرَادَ فِیْ حَدِیْثِ مُحَمَّدٍ
بِکْرٍ طَوَافَہُ الْاَوَّلَ جابر عبداللہ کے بیٹے کہتے تھے کہ طواف نہین کیا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے اور نہ آپکے اصحاب نے صفا اور مروہ مین مگر ایک بار زیادہ کیا محمد بن بکر کی روایت مین
وہی طواف اوّل ف یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور قارن کو ایک ہی
سعی کافی ہے صفا اور مروہ کی اور جو متمتع ہو اُسکو دو سعیان ضرور ہین اور اسمین صاف صراحت
مذہب شافعی کی کہ جو قارن ہو اُسکو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے وہی طواف افاضہ کے وقت
اور یہی مذہب ہے ابن عمر اور جابر بن عبداللہ اور جناب عائشہ صدیقہ اور طاوس اور عطا اور حسن بصری
اور مجاہد اور مالک اور ابن ماجشون اور احمد اور اسحاق اور داؤد اور ابن منذر کا اور یہی طرف
گئے ہین ابن تیمیہ اور ابن قیم اور یہی قوی ہے کہ بہت سی احادیث اسپر دال ہین اور ایک گروہ نے
ان کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکو دو طواف اور دو سعیان ضرور ہین اور قائل ہین اس کے
شعبی اور نخعی اور جابر بن زید اور عبدالرحمن بن اسود اور ثوری اور حسن بن صالح اور ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہم اور محکی ہوا ہے یہ قول علی اور ابن مسعود سے اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے یہ قول ثابت نہین اور یہ مذہب نصوص صریحہ نبی معصوم کے مخالف ہے اور اسی

غزہ یا اصناف کی تمتع میں بھی آیا انا سروانا الیہ راجعون عن عطاء قال سمعت جابر بن عبد
رضی اللہ عنہما فی نفر منی قال اھللنا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالحج خالصا وحدہ
عطاء قال جابر فقدم النبی صلعم صبح رابعۃ فصنعت من ذی الحجۃ فامرنا ان نحل قال عطاء قال احلوا و
صیبوا النساء قال عطاء ولم یعزم علیھم ولکن احلھن لھم فقلنا لما لم یکن بیننا وبین عرفۃ
الا خمس لیال ان نفضی الی نساءنا فنأتی عرفۃ تقطر مذاکیرنا المنی قال یقول جابر
رضی اللہ عنہ بیدہ کانی انظر الی قولہ بیدہ اجمرکھا قال فقام النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فینا فقال قد علمتم انی اتقاکم للہ واصدقکم وابرکم ولو لا ھدی لحللت
کما تحلون ولو استقبلت من امری ما استدبرت لم اسق الھدی فحلوا فحللنا وسمعنا
واطعنا قال عطاء قال جابر فقدم علی من سعایتہ فقال بما اھللت فقال بما اھل بہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاھد وامکث حراما
قال واھدی لہ علی ھدیا فقال سراقۃ بن مالک بن جعشم یا رسول اللہ العامنا ھذا
ام لابد فقال لابد ترجمہ عطا نے کہا سنا میں نے جابر بن عبداللہ سے اور میرے ساتھ کئی شخص
تھے کہ انھوں نے کہا لبیک پکارتے ہم سب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فقط حج کی اور کہا عطا
نے کہا جابر نے پھر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی ذیحجہ کی صبح کو اور ہم کو حکم فرمایا کہ ہم احرام کھول
ڈالیں عطا نے کہا کہ پھر احرام کھولا الا اور عورتوں سے صحبت کی اور عطا نے کہا کہ یہ حکم ان کو وجوب
کے طور پر نہیں دیا بلکہ احرام کھولنا انکو جائز کر دیا پھر کہنے کہا کہ اب عرفہ میں پانچ ہی دن باقی ہیں کہ
حکم کیا ہم کو کہ ہم صحبت کریں اپنی عورتوں سے اور عرفات میں جا دیں اس طرح سے کہ ہماری انکتوں
سے منی ٹپکتی ہو کہا عطا نے کہ جابر اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے اور میں گویا کہ اب دیکھ رہا ہوں
ان کے ہاتھ کو جیسے وہ ہلاتے تھے (یعنے صحابہ نے اس عذر کی وجہ سے احرام کھولنے میں تامل کیا)
تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم بخوبی جان چکے ہو کہ میں تم
سب سے زیادہ نیک ہوں (پھر میرے حکم بجا لانے میں کیا تامل ہے) اور اگر میرے ساتھ میری ہدی نہ ہوتی
تو میں بھی احرام کھولڈالتا جیسے تم کھول رہے ہو اور اگر مجھے پہلے سے یہ بات معلوم ہوتی جو بعد کو
معلوم ہوئی تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا غرض پھر صحابہ نے احرام کھولڈالا اور ہم سب نے آپ کی بات مان لی

اور ابان بن عطا نے کہا کہ جابر نے کہا کہ پھر آئے حضرت علی (اموال صدقات کی تحصیل کیکر جس کے لیے حضرت نے انکو بھیجا تھا) یمن کیطرف اور حقیقت میں یہ وہان امیر ہوکر گئی تھی نہ صدقات کی تحصیل کے لیے اور شاید عاملون نے اُن کے سپرد کردیے ہون کہ حضرت تک پہونچا دین ورنہ اموال صدقات بنی ہاشم کو لینا روا نہین) پھر حضرت نے اون سے فرمایا کہ تم نے کیا احرام باندھا اُنہون نے عرض کی کہ جو اہلال ہو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا (یعنے مین نے لبیک مین بھی کہا کہ جو لبیک حضرت کی ہو وہی میری ہے یہ ویسی بات ہوئی جو بنیت امام کی وہ میری) کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قربانی کرو اور محرم رہو اور حضرت کے لیے ہدی لائے حضرت علی اور سراقہ بن مالک بن جعشم نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حکم (یعنے حج کو فسخ کردینا عمرہ کرکے) ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے

فائدہ دوسری روایت مین آیا ہے کہ سراقہ بن جعشم اوٹھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا یہ ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے واسطے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیان دوسرے ہاتھ کی انگلیون مین ڈالین اور فرمایا داخل ہوگیا عمرہ حج مین دوبار یہی فرمایا اور فرمایا کہ بلکہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے ہمیشہ کے لیے ہے اور نووی نے کہا ہے کہ علما نے اس مین اختلاف کیا ہے اور اس کے چار معنے کہے ہین اول اور اصح معنے یہ ہین اور جمہور بھی اسیکے قائل ہین کہ معنے اسکے یہ ہین کہ عمرہ بجالانا حج کے ایام مین جائز ہے قیامت تک (حالانکہ ایام جاہلیت مین ایام حج مین عمرہ کرنے کو بہت برا جانتے تھے) غرض آپ کو جاہلیت کی عادت کا باطل کرنا منظور تھا کہ وہ حج کے مہینون مین عمرے کو ممنوع جانتے تھے دوسرے معنے یہ ہین کہ قران روا ہے اور تقدیر اس کلام کی یہ ہے کہ داخل ہوگئے افعال عمرے کے افعال حج مین قیامت تک تیسری تاویل ہے بعض لوگون کی کہ اونہون نے کہا کہ عمرہ واجب نہین اور معنے اوس کے یہ ہین کہ عمرہ ساقط ہوگیا اور کہا اونہون نے کہ داخل ہونا اسکا حج مین یہ ہے کہ وجوب عمرہ کا ساقط ہوگیا اور حج کی فرضیت نے اوس کے وجوب کو ساقط کردیا اور یہ ضعیف بلکہ باطل ہے اور سیاق صاف دلائل کرتا ہے کہ یہ تاویل غلط ہے چوتھی یہ ہے کہ تاویل کی ہے بعض اہل ظاہر نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ فسخ حج کا عمرہ کرکے جائز ہوگیا قیامت تک اور اسکو نووی نے ضعیف کہا ہے تمام ہوا کلام نووی کا اور شیخ ابن قیم نے زاد المعاد مین اسی قول کو (یعنے چوتھے کو) باحسن وجوہ ثابت کیا ہے اور خلاصہ اون کی تقریر کا یہ ہے کہ روایت کیا ہے

ہم یہ امر جائز ہوگیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے

اس سے ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چودہ صحابیوں کا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حفصہ
اور علی اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسماء بنت ابی بکر صدیق اور جابر بن عبد اللہ
اور ابو سعید خدری اور براء بن عازب اور عبد اللہ بن عمر اور انس بن مالک اور ابو موسیٰ اشعری اور
عبد اللہ بن عباس اور سنہ بنت سعید جہنی اور سراقہ بن مالک مدلجی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں پھر
اُن کے روایات صحیحہ و حسنہ نقل کیے ہیں اور سراقہ بن مالک بن جعشم کی روایت جس میں مذکور ہے کہ
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہ ہمارے اسی سال کے لیے ہے اور آپ نے فرمایا
کہ ہمیشہ کے لیے ہے نقل کر کے کہا کہ اس لفظ اخیر میں صراحت ہو گئی کہ جو لوگ قائل ہیں کہ یہ خاصہ بہنا
صحابہ کا اون کا قول باطل ہے اس لیے کہ حضرت نے صاف فرما دیا کہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے اور براء بن عازب
کی روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگوں پر غصہ بھی فرمایا جو احرام کھولنے
میں تامل کرتے تھے اور اس کے بعد کہا کہ یہی مذہب ہے اہل بیت کا اور حبر امت ابن عباس کا اور اون کے
یاروں کا اور ابی موسیٰ اشعری اور امام احمد بن حنبل کا اور عبد اللہ بن حسن عنبری قاضی
بصرہ کا اور اہل ظاہر کا اور سلمہ بن شبیب نے امام احمد بن حنبل سے کہا کہ آپ کی سب باتیں اچھی ہیں
مگر ایک بات انہوں نے کہا وہ کیا سلمہ نے کہا کہ آپ فسخ حج بعمرہ کے قائل ہیں امام صاحب نے فرمایا کہ
اے سلمہ میں تم کو عقل والا جانتا تھا میرے پاس گیارہ حدیثیں صحیح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
موجود ہیں اس بارہ میں میں اُن کو تمہارے قول کے سبب سے کیونکر چھوڑ دوں پھر ابن قیم رحمۃ
اللہ تعالیٰ علیہ نے تین عذر بیان کیے ہیں جو لوگ اس میں پیش کرتے **اول** یہ کہ یہ منسوخ ہے
دوسرے مخصوص بصحابہ ہے تیسرے بعض روایتیں اس کے معارض ہیں پھر اُن تینوں
کے جوابات تو یہ دیے ہیں اور بخوبی معنے چہارم کو یعنے جواز فسخ حج بعمرہ کو ثابت کیا ہے اور حق
انہی کے ساتھ ہے اور اہل ظاہر ہی کا مذہب صحیح و موافق روایات ہے (ممن شاء علیہ جع الیہ
ینظر بعین الانصاف الی زاد المعاد) **عکس** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
قَالَ اَهْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ اَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ
وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيْنَا وَضَاقَتْ بِهٖ صُدُوْرُنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا دَرِيْ اَشَيْءٌ بَلَغَهٗ مِنَ السَّمَاءِ اَمْ شَيْءٌ مِّنْ قِبَلِ النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ

أَحِلُّوا فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِي مَعِي فَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ قَالَ فَأَحْلَلْنَا حَتَّى وَطِئْنَا النِّسَاءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ ترجمہ جابر بن عبداللہ نے کہا کہ لبیک پکاری ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی پھر جب ہم مکہ مین آئے تو آپ نے حکم دیا ہمکو کہ ہم احرام کھول ڈالین اور اس احرام کو عمرہ کر ڈالین (یعنے حج کو عمرہ کرکے فسخ کردین) اور یہ بات ہم پر گران گذری اور ہمارے سینہ اس سے تنگ ہوئے اور یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی پھر ہم نہین جانتے کہ آیا انکو کوئی حکم آسمان سے آیا یا کوئی بات لوگون سے پہونچی غرض آپنے فرمایا کہ اے لوگو احرام کھول ڈالو اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو مین بھی وہی کرتا جو تمنے کیا ہے (یعنے عمرہ کرکے حج کو فسخ کرتا اور احرام کھولڈالتا) تب تو ہمنے احرام کھول ڈالا یہانتک کہ صحبت کی ہمنے عورتون سے اور سب کام کیے جو بے احرام والے کرتے ہین (یعنے خوشبو لگائی سیے کپڑے پہنے۔ جماع کیا) پھر جب آٹھوین تاریخ ہوئی اور مکی ہمنے پٹیہ موڑی (یعنے منی کو چلے) حج کا لبیک پکارا عن جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما أَنَّهُ حَجَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ سَاقَ الْهَدْيَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ فَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا وَأَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً فَقَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ قَالَ افْعَلُوا مَا آمُرُكُمْ بِهِ فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَفَعَلُوا ترجمہ جابر بن عبداللہ انصاری نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس سال کہ آپکے ساتھ ہدی تھی (یعنے حجۃ الوداع مین اسلیے کہ آپ نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج کیا ہے) اور بعض لوگون نے صرف حج مفرد کا احرام باندھا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم احرام کھولڈالو پھر لوگون نے طواف کیا بیت اللہ اور سعی کی صفا اور مروہ کی اور بال کترائے اور احرام کھول کر رہے پھر جب ترویہ کا دن ہوا (یعنے آٹھوین تاریخ ذی حجہ کی) تو لبیک پکاری حج کی اور آپنے فرمایا کہ تم جو احرام لیکر آئے ہو اوسکو متعہ کر ڈالو (یعنے اگرچہ وہ احرام حج کا ہے مگر عمرہ کرکے کھول ڈالو اور پھر حج کر لینا تو یہ متعہ ہو جاوے گا) اور لوگون نے عرض کی کہ ہم کیونکر اسے متعہ کرین حالانکہ ہم نے

نام لیا ہے جج کا آپنے فرمایا وہی کرو جس کا مین تمکو حکم دیتا ہون اسلیے کہ مین اگر ہدی کو ساتھہ نہ لاتا تو مین بھی ایسا ہی کرتا جیسے تم کو حکم دیتا ہون مگر یہ کہ میرا احرام کھل نہین سکتا جب تک کہ قربانی اپنے محل تک نہ پہونچ لے (یعنے ذبح نہ ہولے) پھر لوگون نے کیا ف اس بیان مین مضمون آگے پیچھے ہوگیا ہے اصل یہ ہے کہ یہ سب گفتگو جو عمرہ کرنے اور احرام کھولنے مین اصحاب سے ہوئی وہ عمرے سے پہلے ہی ہوئی جیسا اور روایتون مین آیا ہے اگرچہ اسکو راوی نے یہان بعد بیان کیا ہے مگر اصل بات وہی ہے کہ یہ گفتگو ابتدا مین ہوئی ہے غرض اس روایت مین تصریح ہے کہ پہلے لوگون نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا پھر عمرہ کرکے کھولڈالا اور یہی فسخ حج بعمرہ ہے اور اسکی تفصیل اوپر جنب گذری کہ قیامت تک فسخ روا ہے اور صحیح مذہب بقول ابن قیم یہی ہے اور نووی نے کہا ہے کہ اس مین لوگون نے اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ فسخ خاص تھا صحابہ کے ساتھہ اور انکے بعد کسیکو روا نہین اور بعض نے کہا کہ انکو بھی اوس سال کے سوا اور برسون مین روا نہا اور یہ قول ہے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جماہیر سلف و خلف کا اور بعض نے کہا ہے کہ قیامت تک اسکا جواز باقی ہے کہ جو احرام حج کا باندھکر آوے اور ہدی ساتھہ نلاوے تو عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے پھر یوم الترویہ مین حج کا احرام باندھ لے اور یہ قول ہے امام احمد بن حنبل امیر المحدثین اور ایک گروہ کا اہل ظاہر مین سے اور اسی کو اختیار کیا ہے ابن قیم نے اور یہی مروی ہے چودہ صحابہ سے کہ آپ نے حکم فسخ دیا اور سراقہ بن جعشم نے آپ سے پوچھا کہ اسی سال کیلیے یہ حکم ہے تو آپنے فرمایا کہ نہین قیامت تک کے لیے ہے اور اسی کی آرزو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر بسبب سوق ہدی کے لاچار تھے عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال قدمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہلین بالحج فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نجعلها عمرة وقال وكان معه الهدى فلم يستطع ان يجعلها عمرة جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حج کی لبیک پکارتے ہوئے اور آپنے ہم کو حکم فرمایا کہ ہم اسکو عمرہ کر ڈالین اور احرام کھول لین اور آپکے ساتھہ قربانی تھی اس لیے آپ اسکو عمرہ نہ کر سکے عن ابن نضرة قال كان ابن عباس رضي الله تعالى عنهما يامر بالمتعة وكان ابن الزبير ينهى عنها قال فذكرت ذلك لجابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما فقال على يديّ دار الحديث تمتعنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قام عمر قال ان الله كان يحل لرسوله صلى الله عليه وسلم ما شاء بما شاء وان القرآن قد نزل

مَنَازِلَكُمْ فَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ كَمَا أَمَرَكُمُ اللّٰهُ وَأَبِيتُوا نِكَاحَ هٰذِهِ النِّسَاءِ فَلَنْ أُوتَى بِرَجُلٍ نَكَحَ
امْرَأَةً إِلَى أَجَلٍ إِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ ترجمہ ابی نضرہ نے کہا کہ ابن عباس تو ہم کو حکم کرتے تھے
متعہ کا اور ابن زبیر اوس سے منع فرماتے تھے اور مین نے اوسکا ذکر کیا جابر سے تو اونہون نے کہا یہ حدیث تو
میرے ہاتھ سے لوگون مین پھیلی ہے اور ہم نے تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب حضرت
عمر خلافت پر قائم ہوے تو اونہون نے کہا کہ اللہ تعالی اپنے رسول کیواسطے جو چاہتا تھا حلال کر دیتا تھا
جس سبب سے کہ چاہتا تھا اور قرآن کا ہر ایک حکم اپنی اپنی جگہہ مین اترا ہے تو پورا کرو تم حج اور عمرہ کو
اللہ کے واسطے جیسا تمکو اللہ پاک نے حکم دیا ہے اور قطعی اور دائمی ٹھہرا دو ہمیشہ کے لیے نکاح ان عورتون
کا (یعنے جن سے متعہ کیا گیا ہے یعنے ایک مدت معین کی شرط پر نکاح کیا گیا ہے) اور میرے پاس جو آوے
گا ایسا کوئی شخص کہ اوس نے کسیعورت سے نکاح کیا ہوگا ایک مدت معین تک تو مین اوسکو ضرور پتھرون سے
مارون گا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَافْصِلُوا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ
فَإِنَّهُ أَتَمُّ لِحَجِّكُمْ وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ ترجمہ قتادہ سے اسی اسناد سے یہی حدیث مروی ہے اور
اس مین یہ بھی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا جدا کرو حج کو اپنے عمرے سے اسلیے کہ اسمین حج بھی پورا ہو اور
تمہارا عمرہ بھی پورا ہو (یعنے ہر ایک کو الگ الگ سفر مین بجا لاؤ) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً ترجمہ جابر نے کہا کہ آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور
ہم لبیک پکارتے تھے حج کی اور حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم اوس احرام حج کو عمرہ
کر ڈالین ف نووی نے کہا مازری سے منقول ہے کہ حضرت عمر نے جس متعہ سے منع کیا ہے وہ کہ
ہے بعضون نے کہا مراد اوس سے فسخ کرنا حج کا ہے عمرہ کیطرف اور کسینے کہا اشہر حج مین مطلق عمرہ بجا لانا
ہے اور پھر اوس سال مین حج بھی کرنا اور یہہ اسلیے منع فرمایا کہ ترغیب دی آپنے افراد کی کہ وہ افضل ہے
اور چونکہ اب امن ہوگیا ہے راہون مین تو اولے ہے کہ لوگ ایک ہی سفر مین دونون نسکے بجا لاوین
اس نظر سے آپنے منع فرمایا کہ تمتع حج کو باطل جانتے تھے یا اوسکی حرمت کے قائل تھے اور قاضی عیاض
کا قول ہے کہ ظاہر حدیث جابر اور عمران اور ابی موسی کی اوسپر دال ہے کہ حضرت عمر نے حج کو فسخ کرنا منع
کرکے اسی سے منع فرمایا اور اسی لیے حضرت عمر اسپر مارتے تھے اور صرف تمتع پر نہین مارتے تھے اور

اسپر کوئی اشہر حج مین عمرہ بجالاوی اور مارنا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا اس خیال سے تہا کہ وہ اور تمام صحابہ یہ خیال کرتے تہے کہ فسخ حج بعمرہ یہ خاص تہا اُسی سال کی ساتھ جس مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا ہے ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اس مین اختلاف نہین کہ جو تمتع اس آیت مین مذکور ہے فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ اس سے یہی مراد ہے کہ اشہر حج مین عمرہ کرے اور حج کے قبل اور پہر اُس سال حج بہی کرے اور تمتع مین قران بہی داخل ہے اس لیے کہ اس مین بہی ایک قسم کی برخورداری ہے کہ ایک ہی سفر مین جو اپنے وطن سے نکلا تو دو دو نسک بجالایا اور تمتع مین یہ بہی داخل ہے کہ حج کے احرام کو عمرہ کرکے کہولڈالے جسکو فسخ حج بعمرہ کہتے ہین (یعنے یہ تینون معنے اس آیت مین ہوسکتے ہین) تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا نووی نے کہا میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ حضرت عمر اور عثمان وغیرہ نے جو منع فرمایا متعہ سے اوس سے مراد یہی ہے کہ عمرہ کرے اشہر حج مین اور پہر اُسی سال حج بہی کرے اور اس نہی سے نہی تحریم اور بطلان مراد نہین بلکہ نہی اولویت ہے کہ اونہون نے کہا اولی یہ ہے کہ دونو کو الگ الگ کرے اور غرض ترغیب دینا تہی افراد کی اور اب اجماع ہوگیا ہے علماء کا کہ افراد اور تمتع اور قران بغیر کراہت کے بلا تامل روا ہین اور جو اختلاف اسکی افضل مین ہے کہ اولی کون ہے اور اوپر اوسکی بحث ہوچکی ہے باقی رہا حضرت عمر کا متعہ نکاح کو منع فرمانا جو اسمین مذکور ہے تو وہ ایک مدت معین پہ نکاح کرنا ہے اور وہ ابتداے اسلام مین مباح تہا پہر منسوخ ہوا خیبر کے دن پہر مباح ہوا فتح مکہ مین پہر منسوخ ہوا ایام فتح مین اور اسکی حرمت ابتک چلی جاتی ہے اور قیامت تک چلی جاوے گی اور زمانہ اول مین اس مین کچہ اختلاف تہا (اس لیے کہ روایات حرمت بعض لوگون کو نہ پونچی تہی پہر وہ اختلاف مرتفع ہوگیا اور سب نے اوسکی تحریم پر اجماع کیا اور تفصیل اسکی کتاب النکاح مین آویگی انشاء اللہ تعالے) اور علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین کہا ہے کہ روایت کی اعمش نے فضیل بن عمرو سے اونہون نے سعید بن جبیر سے اونہون نے ابن عباس سے کہ تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عروہ نے کہا کہ منع کیا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے متعہ سے تو ابن عباس نے کہا مین دیکہتا ہون کہ اب یہ لوگ ہلاک ہون گے مین تو کہتا ہون کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ کہتے ہین کہ کہا ابو بکر و عمر نے اور عروہ نے ابن عباس سے کہا کہ تم ڈرتے نہین ہو کہ رخصت دیتے ہو متعہ کی تو ابن عباس نے کہا جا اپنی ماں سے پوچہہ ای چہوٹے عروہ تو عروہ نے کہا کہ ابو بکر اور عمر نے

تو کبھی منع نہیں کیا (یعنے متع حج کا) ابن عباس نے فرمایا اللہ کی قسم عنقریب تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ تم باز نہ آؤ گے جبتک اللہ تعالی تم کو عذاب نہ کرے گا میں تو تم سے حدیث بیان کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تم کہتے ہو کہ ابوبکر و عمر نے یوں کہا تب عروہ نے کہا کہ وہ لوگ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے زیادہ جانتے تھے اور تم سے زیادہ پیرو سنت تھے اور جواب دیا ہے ابو مصعب بن حزم نے عروہ کی بات کا اس طور سے کہ ہم کہتے ہیں عروہ سے کہ ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو تم سے زیادہ جانتے تھے اور اسیطرح ابوبکر و عمر کے حال سے بھی تم سے زیادہ واقف تھے اور تم سے بہتر حال بہتر تھے اور ان تینوں کے نزدیک تم سے اول تھے اور یہ تینوں اون سے زیادہ قریب تھے بہ نسبت تمہارے کہ اس میں کوئی مسلمان ذرا بھی شک نہیں کر سکتا اور عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا بھی تم سے زیادہ علم والی تھیں اور تم سے زیادہ سچی تھیں پھر فوری کی سند سے حضرت عائشہ کی روایت بیان کی کہ اونہوں نے کہا کون امیر موسم ہوا ہے لوگوں نے کہا ابن عباس تو اونہوں نے فرمایا کہ وہ سب لوگوں سے زیادہ جاننے والے ہیں حج کے احکام کو اور کہا ابو محمد بن حزم نے کہ اور راویوں نے جو افضل اور اعلم اور صدوق اور اوثق ہیں عروہ سے اونہوں نے عروہ کے خلاف بیان کیا ہے پھر بزار کے طریق سے روایت کی ابن عباس سے کہ متع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر و عمر نے اور پہلے جس نے اس سے منع کیا وہ معاویہ ہیں اور روایت کی عبد الرزاق کے طریق سے ابن عباس سے کہ متع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر نے یہانتک کہ وفات پائی اور حضرت عمر نے اور عثمان رضی اللہ تعالے عنہما نے بھی ایسا ہی کیا اور پہلے جس نے اس سے منع کیا وہ معاویہ علیہ الرحمۃ ہیں ابن قیم نے فرمایا کہ یہ حدیث ابن عباس کی جو روایت کی جس میں معاویہ کا ذکر ہے اخراج کیا ہے اسکو احمد نے مسند میں اور ترمذی نے اور حسن کہا ہے اوسکو پھر ذکر کی انہیں روایتوں حضرت عمر سے جسمیں مذکور ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر میں عمرہ کرتا تو حج کرتا اور متع کرتا اور ثابت کیا اونکو باسانید معتبرہ بعد ازاں پھر ذکر کیا جواب ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا کہ فرمایا اونہوں نے کہ حضرت عمر نے البتہ کبھی منع نہیں کیا متعہ سے بلکہ یوں فرمایا کہ پورا حج تمہارا اور پورا عمرہ یہ ہے کہ دونوں کو الگ الگ بجالاؤ اور اختیار کیا اونہوں نے افضل امور کو اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک کو عمرہ اور حج میں سے جدا جدا سفر کے ساتھ ادا کرے کہ اپنے شہر سے چل کر مکہ تک آوے اور قران اور تمتع خاص ہے کہ جو ایک ہی سفر میں دونوں کی ادائی ہو جاوے یعنے حج اور عمرہ کی افضل ہے

اور تخصیص کی ہے اوسکی احمد اور ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی رحمہم اللہ نے اور اور فقہا نے بھی اور یہ
وہی افراد ہے جو بجا لائے ہین ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما اور حضرت عمر اسی کو پسند کرتے تھے لوگون
کے لیے اور ایسا ہی کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے چنانچہ حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما یہی تفسیر کرتے
تھے اس آیت کی وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰہِ کہ اتمام اُن کا یہ ہے کہ احرام باندھے ہر ایک کے لیے اپنے گھر سے
اور الگ سفر مین بجا لاوے ہر ایک کو اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے فرمایا ہے کہ ثواب تمہارا بقدر تمہاری تکلیف کے ہے غرض جب عمرہ کر کے حاجی لوٹ گیا اپنے گھر کو
اور پھر وہان سے احرام باندھکر آیا اور حج کیا اور وہ عمرہ حج کے مہینون سے پیشتر ہوا تو یہ دونون تمتع پوری
ہوئی یا عمرہ کیا اوسنے قبل اشہر حج کے اور مکہ مین ٹھیرا رہا اور حج کیا تو یہ پورا حج و عمرہ ہوا غرض یہ
مذہب مختار رہا حضرت عمر کا اور اس مین لوگون نے غلطیان کین کہ اونہون نے متعہ سے منع کیا ہے اور
کسینے سمجھا کہ متعہ فسخ کو منع کرتے ہین اور کسینے جانا کہ ترک اولی کی نظر سے منع کرتے ہین (جیسا نووی کے
قول مین اوپر گذرا) اور یہ اُنسے خیال کیا جسکی نزدیک افراد افضل ہے اور کسی نے معارضہ کیا روایات
نہی کو روایات استحباب پر چنانچہ روایات دونو قسم کے حضرت عمر سے اوپر گذر چکین اور کسینے سمجھا کہ اس
مسئلہ مین اُن کے دو قول ہین جیسے اور مسائل مین اون کے دو قول ہین اور کسی نے نہی کو قول قدیم جانا
اور پھر روایات جواز کو رجوع سمجھا جیسے ابن حزم کا مسلک ہے اور کسی نے اون کے منع کو اُن کی رائے خیال
کیا جیسے مروی ہے اسود بن یزید سے کہ مین اور حضرت عمر وقوف مین تھے عرفات کے کہ اُنہون نے ایک شخص
کو دیکھا خوب بالون مین کنگھی کیے ہوئے اور خوشبو آتی ہوئی اوس سے فرمایا کہ تو محرم ہے اوس نے
کہا ہان آپنے فرمایا کہ محرم کی یہی شکل ہوتی ہے اوس کے بال پریشان خاک آلود چہرہ ہوتا ہے اوس نے
کہا کہ مین متمتع تھا اور میری بیوی میرے ساتھ ہے اور مین نے آج ہی احرام باندھا ہے تو یہین سے
حکم فرمایا حضرت عمر نے کہ کوئی تمتع نکرے الحدیث اور اس سے واضح ہوا کہ یہ ایک رائے تھی اونکی ابن حزم
نے کہا کہ کیا خوب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب کو اپنے سب بیبیون سے جماع کیا اور پھر صبح کو
احرام باندھے اور اس مین تو کسی کا اختلاف نہین کہ جماع حلال ہے احرام کے ایک لحظہ پیشتر یہی غرض یہ
رائے حضرت عمر کی مخالف ہے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کذا ابن قیم کا ایسا ہی ہے منقول
اختصار و زیادۃ قلیلۃ **باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم** یہ باب ہے بیان مین

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے **عن** جعفر بن محمد عن ابیہ قال دخلنا علی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فسأل عن القوم حتی انتھی الیّ فقلت انا محمد بن علی بن حسین فاھوی بیدہ الی رأسی فنزع زری الاعلی ثم نزع زری الاسفل ثم وضع کفہ بین ثدیی وانا یومئذ غلام شاب فقال مرحبا بک یا ابن اخی سل عما شئت فسألتہ وھو اعمی وحضر وقت الصلوٰۃ فقام فی نساجۃ ملتحفا بھا کلما وضعھا علی منکبہ رجع طرفاھا الیہ من صغرھا ورداؤہ الی جنبہ علی المشجب فصلی بنا فقلت اخبرنی عن حجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بیدہ فعقد تسعا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکث تسع سنین لم یحج ثم اذن فی الناس فی العاشرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاج فقدم المدینۃ بشر کثیر کلھم یلتمس ان یأتم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویعمل مثل عملہ فخرجنا معہ حتی اتینا ذا الحلیفۃ فولدت اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فارسلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف اصنع قال اغتسلی واستثفری بثوب واحرمی فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ثم رکب القصواء حتی اذا استوت بہ ناقتہ علی البیداء نظرت الی مد بصری بین یدیہ من راکب وماش وعن یمینہ مثل ذلک وعن یسارہ مثل ذلک ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اظھرنا وعلیہ ینزل القرآن وھو یعرف تأویلہ وما عمل من شیء عملنا بہ فاھل بالتوحید لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک فاھل الناس بھذا الذی یھلون بہ فلم یرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیھم شیئا منہ ولزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلبیتہ قال جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لسنا ننوی الا الحج لسنا نعرف العمرۃ حتی اذا اتینا البیت معہ استلم الرکن فرمل ثلاثا ومشی اربعا ثم تقدم الی مقام ابراھیم فقرأ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی فجعل المقام بینہ وبین البیت فکان ابی یقول ولا اعلمہ ذکرہ الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی الرکعتین قل ھو اللہ احد وقل یا ایھا الکافرون ثم رجع الی الرکن فاستلمہ ثم خرج من الباب الی الصفا فلما دنا من الصفا قرأ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ابدأ بما بدأ اللہ بہ فبدأ بالصفا فرقی علیہ حتی رأی البیت فاستقبل القبلۃ فوحد اللہ

ف ۱ وعن ثنا الربیع ذلک وھو خلفہ مثل ذلک

وكبره وقال لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير لا إله
إلا الله وحده أنجز وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده ثم دعا بين ذلك فقال
مثل هذا ثلاث مرات ثم نزل إلى المروة حتى انصبت قدماه في بطن الوادي سعى حتى
إذا صعدتا مشى حتى أتى المروة ففعل على المروة كما فعل على الصفا حتى إذا كان آخر
طوافه على المروة فقال لو أني استقبلت من أمري ما استدبرت لم أسق الهدي و
جعلتها عمرة فمن كان منكم ليس معه هدي فليحل وليجعلها عمرة فقام سراقة
ابن جعشم فقال يا رسول الله ألعامنا هذا أم لأبد فشبك رسول الله صلى الله عليه وسلم
أصابعه واحدة في الأخرى وقال دخلت العمرة في الحج مرتين لا بل لأبد أبد و قدم علي
من اليمن ببدن النبي صلى الله عليه وسلم فوجد فاطمة ممن حل ولبست ثيابا صبيغا واكتحلت
فانكر عليها ذلك فقالت إن أبي أمرني بهذا قال فكان علي يقول بالعراق فذهبت إلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم محرشا على فاطمة للذي صنعت مستفتيا لرسول الله صلى
الله عليه وسلم فيما ذكرت عنه فأخبرته أني أنكرت ذلك عليها فقال صدقت صدقت
ماذا قلت حين فرضت الحج قال قلت اللهم إني أهل بما أهل به رسولك صلى الله عليه
وسلم قال فإن معي الهدي فلا تحل قال فكان جماعة الهدي الذي قدم به علي رضي
الله تعالى عنه من اليمن والذي أتى به النبي صلى الله عليه وسلم مائة قال فحل الناس
كلهم وقصروا إلا النبي صلى الله عليه وسلم ومن كان معه هدي فلما كان يوم التروية
توجهوا إلى منى فأهلوا بالحج وركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بها الظهر و
العصر والمغرب والعشاء والفجر ثم مكث قليلا حتى طلعت الشمس وأمر بقبة من
شعر تضرب له بنمرة فسار رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تشك قريش إلا أنه واقف
عند المشعر الحرام كما كانت قريش تصنع في الجاهلية فأجاز رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى أتى عرفة فوجد القبة قد ضربت له بنمرة فنزل بها حتى إذا زاغت الشمس
أمر بالقصواء فرحلت له فأتى بطن الوادي فخطب الناس وقال إن دماءكم وأموالكم
حرام عليكم كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا ألا كل شيء

مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا
دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ
اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ
اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ
وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابَ
اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْاَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ
بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ اَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ
حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ
قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ خَلْفَهٗ وَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتّٰى اِنَّ رَاْسَهَا لَيُصِيْبُ مَوْرِكَ رَحْلِهٖ وَيَقُوْلُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى اَيُّهَا
النَّاسُ السَّكِيْنَةَ السَّكِيْنَةَ كُلَّمَا اَتٰى حَبْلًا مِّنَ الْجِبَالِ اَرْخٰى لَهَا قَلِيْلًا حَتّٰى تَصْعَدَ حَتّٰى اَتَى
الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا
ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ
بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ
وَكَبَّرَهٗ وَهَلَّلَهٗ وَوَحَّدَهٗ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ اَبْيَضَ وَسِيْمًا
فَلَمَّا دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ ظُعُنٌ يَجْرِيْنَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِنَّ
فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى وَجْهِ الْفَضْلِ فَحَوَّلَ الْفَضْلُ وَجْهَهٗ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ
يَنْظُرُ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ عَلٰى وَجْهِ الْفَضْلِ فَصَرَفَ
وَجْهَهٗ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ يَنْظُرُ حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى

الَّتِی تَخْرُجُ عَلَی الْجَمْرَۃِ الْکُبْرٰی حَتّٰی اَتَی الْجَمْرَۃَ الَّتِی عِنْدَ الشَّجَرَۃِ فَرَمَاھَا بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ
مَعَ کُلِّ حَصَاۃٍ مِّنْھَا مِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ فَعَلٰی مِنْ بَطْنِ الْوَادِی ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ
ثَلٰثًا وَّسِتِّیْنَ بِیَدِہٖ ثُمَّ اَعْطٰی عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَکَہٗ فِیْ ھَدْیِہٖ
ثُمَّ اَمَرَ مِنْ کُلِّ بَدَنَۃٍ بِبَضْعَۃٍ فَجُعِلَتْ فِیْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَکَلَا مِنْ لَحْمِھَا وَشَرِبَا مِنْ مَّرَقِھَا
ثُمَّ رَکِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ اِلَی الْبَیْتِ فَصَلّٰی بِمَکَّۃَ الظُّھْرَ فَاَتٰی بَنِیْ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یَسْقُوْنَ عَلٰی زَمْزَمَ فَقَالَ اُنْزِعُوْا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ یَّغْلِبَکُمُ النَّاسُ
عَلٰی سِقَایَتِکُمْ لَنَزَعْتُ مَعَکُمْ فَنَاوَلُوْہُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْہُ ترجمہ جعفر بن محمد اپنے باپ سے
روایت کرتے ہین کہ اونہون نے کہا ہم جابر بن عبد اللہ کے گھر گئے اور اُنہون نے سب لوگون کو پوچھا
یہان تک کہ جب میری باری آئی تو مینے کہا مین محمد بن علی ہون امام حسین کا پوتا سو اُنہون نے
میری طرف (شفقت سی) ہاتھہ بڑہایا اور میرے سر پر ہاتھہ رکھا اور میرے اوپر کی گھنڈی کھولی
پھر نیچے کی گھنڈی کھولی (یعنے شلوکے وغیرہ کی) اور پھر اپنی ہتھیلی رکھی میرے سینہ پر دونون چھاتیون
کے بیچ مین اور مین اون دنون جوان لڑکا تہا پھر کہا کہ شاباش خوش رہو اے میرے بھتیجے اور پوچھو
مجھسے جو چاہو پھر مینے اون سے پوچھا اور وہ نابینا تہے اور اتنے مین نماز کا وقت آگیا اور وہ کھڑے
ہوئے ایک چادر اوڑھکر کہ جب اوسکی دونون کناردن کو دونون کندہون پر رکھتے تہے تو وہ نیچے گرجاتی
تہی اوس چادر کے چھوٹے ہونے کے سبب سے اور اُنکی چادر بڑی تپائی پر رکھی تہی ف
اس حدیث مین بڑے بڑے فائدے ہین اور بہت قواعد اسلام ہین اور یہ حدیث مسلم کی اکیلی حدیثون مین
سے ہے کہ بخاری مین نہین ہے اور ابو داؤد نے مثل مسلم کے روایت کی ہے اور ابو بکر منذر نے ایک
کتاب تصنیف کی ہے فقط اوس کے فائدون مین اور اس سے ڈیڑھ سو سے اوپر مسئلہ نکالے ہین اور اگر
کوئی غور کرے تو اس سے بہی زیادہ پاوے اور اب اتنے ٹکڑے مین جو فوائد ہین ہم اُن کو ذکر کرتے ہین
اوّل یہ کہ جب لوگ ملاقات کو آوین تو ہر ایک کی خاطر کیجاوے اوس کے مرتبہ کے موافق جیسا حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مروی ہے کہ خیال رکھو لوگون کے مرتبون کا دوسرے
تعظیم اور خاطرداری ہے اہل بیت کی جیسے حضرت جابر نے دلجوئی کی محمد بن علی کی جو پوتے ہین امام حسین
رضی اللہ تعالے عنہ کے تیسرے جابر نے اون سے فرمایا مرحبا خوش رہو اور شاباش اس سے معلوم

ہوا کہ جو آدمی اوسکی دل خوشی کی کچھ بات کہنا چوتھی نرمی اور اخلاق اور انس دینا اپنے ملاقاتیون کو اور انکو محبت سے جرأت دینا کہ کچھ پوچھین اور خوف نہ کرین اسی لیے حضرت جابر نے اوسکے سینہ پر ہاتھ رکھا پھر فرمایا کہ پوچھو پانچوین صاحب زادی صاحب محمد نے جو یہ کہا کہ مین اندنون جوان تہا اس سے معلوم ہوا کہ وہ اون سے زیادہ محبت کرنے کے اور دلجوئی کی یہی تہی کہ وہ صغیر السن اور چھوٹے تہے اور اور بوڑہون کے ساتہہ یہ بات کہ سینہ پر ہاتھ رکھنا ضرور نہین اور یہ خاطرداری سبب ہوگی اون کو حدیث کا مطلب یاد رکھنے کا چھٹے معلوم ہوا کہ امامت اندہی کی روا ہے اور اسکے جائز ہونے مین اختلاف نہین مگر افضل ہونے مین تین قول ہین شافعیہ کے ایک یہ کہ امام ہونا اندہی کا آنکہہ والے سے افضل ہے اس لیے کہ اوسکی نگاہ کہین نہین پڑتی اور خیال نہین بٹتا دوسرے یہ کہ آنکہہ والا افضل ہے اس لیے کہ وہ ناپاکیون سے خوب بچ سکتا ہے تیسری یہ کہ دونون برابر ہین اور یہی قول صحیح تر ہے اور یہی منصوص ہے امام شافعی سے ساتوین یہ کہ گہر والے کا امام ہونا افضل ہے گونگا بہرا بہی ہو آٹہوین یہ کہ نماز جائز ہے ایک کپڑے سے گو اور کپڑے بہی موجود ہون جیسے اکثر کی بڑی چادر ہوتی ہے نوین تپائی وغیرہ کا گھر مین رہنا جائز ہے ع پھر نماز پڑہائی اونہون نے ہم کو (یعنے امامت کی) اور مین نے کہا کہ خبر دیجیے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج سے (یعنے حجۃ الوداع سے) تو جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے ہاتہہ سے اشارہ کیا نو کا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو برس تک مدینہ منورہ مین رہے اور حج نہین کیا پہر لوگون مین پکار دیا دسوین سال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو جانیوالے ہین پہر جمع ہو گئے مدینہ مین بہت سے لوگ اور سب چاہتے تھے کہ پیروی کرین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ویسا ہی کام کرین (حج کرنے مین) جیسے آپ کرین پہر پکار دیا تاکہ لوگ تیاری کرین حج کی اور مناسک اور احکام حج خوب سیکھ لین اور آپ کی باتین اور وصیتین خوب یاد کرین اور اور لوگون کو پہونچاوین اور دعوت اسلام کی اور شوکت ایمان کی خوب ظاہر ہو جاوے دسوین۔ اس سے معلوم ہوا کہ امام کو مستحب ہے کہ جب بڑے کام پر چلے تو لوگون کو آگاہ کر دے کہ ہمکو سواری کے لیے طیار ہو جاوین گیارہوین معلوم ہوا کہ سب لوگون نے احرام حج کا باندہا تہا جابر نے کہا کہ پہر مختصر نے وہی کیا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پہر جب آپنے جو لوگ ہدی نہین لائے تہے انکو فسخ حج عمرہ کا حکم فرمایا تو لوگون نے تامل کیا یہانتک کہ آپ کو غصہ کرنا پڑا اور آپ نے عذر کیا کہ

ع ارشاد ہوا ہے حضرت علی کو یمن سے اور آپ کا آنا مکہ مین اور آپ کا ساتہہ ہونا حضرت کے

میرے ساتھ ہدی ہے ورنہ مین بھی احرام کھولڈالتا اور معلوم ہوا کہ علی اور ابو موسی نے بھی احرام حج ہی کا باندھا تھا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام تھا انتہے ح غرض ہم لوگ سب آپ کے ساتھ نکلے یہان تک کہ ذو الحلیفہ پونچے اور وہان اسماء بنت عمیس جنین اور محمد ابوبکر کے بیٹے پیدا ہوئے اور انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجا آپ نے فرمایا کہ غسل کرلو اور لنگوٹ باندھ لو ایک کپڑے کا اور احرام باندھ لو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑہی مسجد مین اور سوار ہوئے قصوا اونٹنی پر ف اس سے کئی مسئلے معلوم ہوئے چنانچہ بارہوین بات یہ ہے کہ مستحب ہے غسل احرام کا اور عورت کو بھی جو حائضہ ہو یا نفاس والی تیرہوین نفاس والی عورت کو مستحب ہے لنگوٹ باندھنا کچھہ کپڑا اندام نہانی پر رکھہ کے اور اس مین اختلاف نہین - چودھوین معلوم ہوا کہ وقت احرام کے آپ نے دو رکعت پڑہی اور نووی نے انکو مستحب کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ مذہب ہمارا ہے کافہ علما کا کہ احرام کے وقت دو رکعت مستحب ہے سوا حسن بصری وغیرہ کے اور جو لوگ استحباب کے قائل ہین وہ کہتے ہین کہ اگر کوئی نہ پڑہے تو اسپر کچھ دم وغیرہ لازم نہین آتا نہ وہ گنہگار ہوتا ہے مگر ایک فضیلت فوت ہو گئی اور جن وقتون مین نماز منع ہے اگر شروع وقت احرام باندہے تو مشہور یہی ہے کہ نہ پڑہے اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ پڑہ لے اور حسن بصری وغیرہ نے کہا ہے کہ ان دو رکعتون کا پڑہنا کسی نماز فرض کے بعد مستحب ہے نہین تو نہین اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین فرمایا ہے جو بڑے محقق اور حافظ حدیث ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذو الحلیفہ مین ظہر کی دو رکعت پڑہی اور لبیک پکاری حج و عمرہ دونون کی اور یہ نماز ظہر کی فرض تھی اور احرام کی دو رکعتین پڑہنا آپ سے کہین ثابت نہین سوا فرض ظہر کے اور جابر کی روایت سے بھی ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دو رکعت پڑہی پس غالب ہے کہ یہ ظہر ہی کی دو رکعتین ہون اور احرام کی نہ ہون چنانچہ بعضی روایتون مین آیا ہے کہ آپنے مدینہ مین ظہر کی چار رکعتین پڑہین اور ذی الحلیفہ مین دو پس یہ رکعتین ظہر ہی کی تہین اور قول ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قوی معلوم ہوتا ہے غرض جنہون نے سب روایتون مین غور نہین کیا انہون نے سمجہا کہ یہ احرام کی تہین اور قصوا اپکی اونٹنی کا نام تہا ح یہانتک کہ جب آپ کو لیکر وہ سیدہی ہوئی بیدا پر (وہ ایک مقام ہے منزل پہلے کی) تو مین نے دیکہا آگے کیطرف جہان تک کہ میری نظر گئی کہ سوار اور پیادے ہی نظر آتے تہے اور داہنی طرف بھی ایسے ہی بہیڑ تہی اور بائین طرف بھی ایسے ہی اور پیچہے بھی ایسے ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ مین تھے

اور آپ پر قرآن شریف اترتا جاتا تھا اور آپ اس کی حقیقت کو خوب جانتے تھے اور جو کام آپ نے کیا وہ ہی ہم نے بھی کیا ف قولہ سوار اور پیادہ اس سے پندرہواں مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ حج میں سوار اور پیادہ دونوں طرح جانا روا ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہے کہ سب کا اس پر اتفاق ہے اور دلائل کتاب و سنت اس میں موجود ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ افضل کیا ہے سو امام شافعی اور مالک اور جمہور کا قول ہے کہ سواری پر جانا افضل ہے اس لیے کہ اس میں پیروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اس لیے بھی کہ اس میں مناسک کا ادا کرنا آسان ہے اور اس لیے بھی کہ اس میں خرچ زیادہ ہوتا ہے اور جتنا خرچ زیادہ ہو اتنا ہی ثواب زیادہ ہے اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اور داؤد کا قول ہے کہ پیدل جانا افضل ہے کہ اس میں مشقت زیادہ ہے اور یہ قول ٹھیک نہیں اس لیے کہ مشقت مطلوب نہیں بلکہ پیروی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مطلوب ہے سولھواں مسئلہ یہ ہے کہ یہ جو کہا کہ اون پر قرآن اترتا تھا اس سے ثابت ہو گیا کہ جو عمل اون کی طرف سے روایت ہو اوسی کو اختیار کرنا ضرور ہے اور وہی دین ہے نہ وہ قول و فعل جو رائے سے نکالا گیا ہو کہ وہ ہرگز قابل اخذ نہیں نہ وہ دین ہو سکتا ہے ح پھر آپ نے توحید کے ساتھ لبیک پکاری اور کہا لبیک سے لاشریک لک تک اور معنی اس کے اوپر ہو چکے ہیں اور لوگوں نے بھی یہی لبیک پکاری جو اب لوگ پکارتے ہیں یعنے حضرت کی لبیک میں کچھ لفظ بڑھا کر پکارے اور آپ نے اون کو روکا نہیں اور آپ اپنی ہی لبیک پکارتے رہے اور جابر نے کہا کہ ہم حج کے سوا اور کچھ ارادہ نہیں رکھتے تھے اور عمرہ کو تو پہچانتے ہی نہیں تھے (بلکہ ایام حج میں عمرہ بجا لانا ایام جہالت سے برا جانتے تھے)

ف یعنی جن صحابہ نے آپکی لبیک پر کچھ لفظ زیادہ کیے تو آپ نے منع نہیں کیا اس سے سترھواں مسئلہ معلوم ہو گیا کہ لبیک میں زیادتی آپ نے منظور کی اور یہ جو کہا توحید کے ساتھ اس سے معلوم ہوا کہ مشرک لوگ جو شرک کی باتیں بڑھاتے تھے اون کو حضرت نے نکال دیا اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ فقط اتنا ہی لبیک کہنا جتنا حضرت سے ثابت ہے مستحب ہے اور یہی قول ہے امام مالک اور شافعی کا ح یہانتک کہ جب ہم بیت اللہ میں آئے آپ کے ساتھ آپ نے چھوا رکن کو (یعنے حجر اسود کو) اور طواف میں تین بار اوچھل اوچھل کر چھوٹے چھوٹے ڈگ رکھ کر شانے اچھالتے اوچھال کر چلے اور چار بار عادت کے موافق چلے پھر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی وَاتَّخِذُوْا

من مقام ابراہیم مصلّی یعنے مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ اور مقام کو اپنے اور بیت اللہ کے بیچ مین کیا
پھر میرے باپ کہتے تھے اور مین نہین جانتا کہ اونہون نے ذکر کیا ہو مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر
کیا ہوگا کہ آپ نے تین مین دو رکعتین اور اون مین قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکفرون پڑہی پھر لوٹ کر
گئے آپ حجر اسود کے پاس اور اُسکو بوسہ دیا اور نکلے اوس دروازے سے جو صفا کی طرف ہے **فائدہ** اس سے
کئی مسئلے معلوم ہوئے چنانچہ **اظہار ہوان** یہ ہے کہ طواف قدوم مین آپ نے تین بار رمل کیا اور
چار بار بستور متعارف چلے اس ثابت ہوا کہ طواف قدوم سنت ہے اور اُسپر ساری امت کا اتفاق ہے
اونیسوان یہ کہ طواف سات پھیرے ہے **بیسوان** یہ کہ رمل تین پھیرون مین اول کے سنت ہے اور
رمل اور جہل کر چلنے کو کہتے ہین اور ہر پھیرے کو شوط کہتے ہین اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ ایک
طواف مین جو اہ حجکا ہو یا عمرہ کا رمل سنت ہے اور سوا حج اور عمرے کے جو طواف ہو اُس مین رمل سنت
نہین اور جلدی چلنا بھی ایک ہین سنت ہے دوسرے طواف مین نہین اور ہمین شافعی کے دو قول مشہور
ہین اصح قول یہ ہے کہ جلدی چلنا اُس طواف مین سنت ہے جس کے بعد سعی ہے ورنہ نہین اور یہ صورت
طواف قدوم اور طواف افاضہ مین ہو سکتی ہے کہ اندونون کے بعد سعی ہو سکتی ہے اور طواف وداع
مین نہین ہو سکتی اور دوسرا قول یہ ہے کہ جلدی نہ چلے مگر طواف قدوم مین خواہ اوسکے بعد سعی کا
ارادہ ہو یا نہ ہو اور اسیطرح طواف عمرہ مین جلدی اسلیے کہ عمرہ مین اوسکے بعد کوئی طواف نہین اور اسی
طرح سنت ہے اضطباع اور یہہ **اکیسوان** مسئلہ ہے اضطباع یہ ہے کہ چادر کا بیچ داہنی بغل کے نیچے ڈالدے
اور دونون سرے ایک آگے سے ایک پیچھے سے لیکر بائین کندہے پر ڈالدے اور بایان کندہا کہلا رہے
کہ اُس مین ایک بہادری پائی جاتی ہے اور یہ اضطباع بھی اوسی طواف مین سنت ہے جسمین رمل سنت
ہے اور اصل رمل کی یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضا مین مکہ کو تشریف لائے تو مشرکان
مکہ نے کہا کہ انکو مدینہ کے بخار نے بلا کر دیا اور یہ سست ہو گئے سو آپ نے یارون کو حکم دیا کہ اس طرح
طواف کرین کہ کافرون پر رعب ہو جاوے اور بہادری اور قوت مسلمانون کے اوپر ظاہر ہو اور بعد
اس علت دور ہو جانے کے بھی یہ حکم حجۃ الوداع مین باقی رہا اب وہ قیامت تک سنت ہو گیا بخلاف
حصہ مولفۃ القلوب کے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین تہا اب نہ رہا - **بائیسوان**
مسئلہ یہ ہے کہ جب طواف سے فارغ ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے آکر دو رکعت طواف کی ادا کرے

اور اس مین اختلاف ہی کہ یہہ واجب ہی یا سنت اور شافعیہ کے اس مین تین قول ہین **اول** اور سب سے صحیح اور پکا یہ ہی کہ یہ سنت ہین **دوسرا** یہ کہ واجب ہین **تیسرا** یہ کہ اگر طواف واجب ہے تو یہ کرتین بھی واجب ہین اور اگر طواف سنت ہی تو یہ بھی سنت ہین اور بہرحال اگر کسی نے اُن کو نہ پڑہا تو طواف اوسکا باطل نہین ہوتا اور مسنون یہی ہے کہ اُن کو مقام ابراہیم کے پیچھے پڑہے اور اگر وہان جگہہ نہ ملے تو حجر مین (یعنے حطیم مین پڑہی) اور نہین تو مسجد مین نہین تو مکہ مین نہین تو حرم مین اور اگر اپنے وطن مین جاکر پڑہے جب بھی روا ہے اور اگر کئی بار پورے اطواف (یعنی سات سات شوط) کرکے ہر ہر طواف کے لیے دو دو رکعت ادا کرے تو بھی اصحاب شافعیہ کے نزدیک جائز ہے مگر خلاف اولی ہے اور مکروہ نہین اور اسی کے قائل مین مسور بن مخرمہ اور عائشہ اور طاؤس اور عطا اور سعید بن جبیر اور احمد اور اسحاق اور ابو یوسف اور مکروہ کہا ہے اسکو ابن عمر اور حسن بصری اور زہری اور مالک اور ثوری اور ابو حنیفہ اور ابو ثور اور محمد بن حسن اور ابن منذر نے اور نقل کیا ہے اسکو قاضی نے جمہور فقہا سے **تیئیسوان** مسئلہ یہ ہی کہ طواف کی رکعتون مین پہلی رکعت مین قل یا یہا الکافرون اور دوسری مین قل ہو اللہ احد پڑہنا سنت ہی **چوبیسوان** مسئلہ اسحدیث سے یہ معلوم ہوا کہ طواف قدوم کے بعد سنت ہی کہ جب دو رکعتون سے فارغ ہو تو پھر حجر اسود کو چھوئے اور باب الصفا سے نکلے اور اسپر اتفاق ہے کہ یہ چھونا واجب نہین اور اگر نہ چھوئے تو کچھ دم لازم نہین آتا اور یہی قول ہی امام شافعی کا **پچیسوان** مسئلہ یہ ہی کہ اس آیت مین نفل ہوا اسسے پہلے مذکور ہوا اور قل یا یہا الکافرون بعد تو معلوم ہوا کہ پہلی رکعت مین قل ہو اللہ پڑہے اور دوسری مین قل یا یہا الکافرون اور اس سے ثابت ہوا کہ مقدم مؤخر سورتین پڑہنا روا ہے اگرچہ بعض جہال اس مین تعجب کرین اور بعضی روایتون مین اسکے برعکس بھی آیا ہے جیسے ہمنے تئیسوین مسئلہ مین لکھا ہے **ابن قیم** رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین فرمایا کہ طواف قدوم مین اختلاف ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدل کیا یا سوار پر اور جابر کی یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ طواف قدوم پیدل تہا اور جن روایتون مین حجۃ الوداع مین اونٹ پر طواف کرنا آیا ہے مراد اسسے شاید طواف افاضہ ہو اور ابن حزم نے جو صفا اور مروہ کے طواف مین کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار تہے اونٹ پر اور تین بار دوڑایا اور چار بار آہستہ چلے اون کے غلطی ہے حقیقت مین یہ دوڑنا تین بار اور چار بار آہستہ چلنا یہ طواف بیت اللہ مین واقعہ ہوا ہے نہ سعی بین الصفا والمروہ مین پھر کہا ہے کہ صفا اور مروہ مین ہر بار بطن وادی (یعنے بیچ کے نشیب کی جگہہ مین جہان

اب دو سبز کہنی کھڑے کر دیے ہیں) ہین دوڑنا مسنون ہے اور باقی راہ ہین آہستہ چلنا اور کہا ہے کہ مین نے اپنے استاذ شیخ ابن تیمیہ قدس اللہ روحہ سے پوچھا تو اونہون نے کہا کہ یہ ابن حزم کی بھول ہے اور یہ بھول ایسی ہے جیسے کسی نے کہا ہے کہ حضرت چودہ بار پھرے صفا اور مروہ کے بیچ ہین اور وہ یہ سمجھا کہ شاید آنے اور جانے دونون کو ملا کر ایک سعی کہتے ہین اور ایسی ہی سات مرتبہ کرنا چاہیے حالانکہ یہ صریح غلط ہے اس لیے کہ اگر ایسا ہوتا تو سعی صفا پر تمام ہوتی جہان سے شروع ہوئی تھی اور یہ بخوبی ثابت ہے کہ آپ نے سعی مروہ پر ختم کی اور صفا سے شروع کی **ح** پھر جب صفا کی قریب پہنچے (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو کعبہ کے دروازے سے بیس گز پچیس قدم پر ہے) تو یہ آیت پڑھی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ یعنے صفا اور مروہ دونون اللہ کی نشانیون مین سے ہین) اور فرمایا آپ نے کہ ہم شروع کرتے ہین جس سے شروع کیا اللہ تعالی نے اور آپ صفا پر چڑھے یہانتک کہ بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کیطرف متوجہ کیا اور اللہ کی توحید بیان کی اور اسکی بڑائی کی (یعنے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا اور کہا لا الہ الا اللہ سے ہزم الاحزاب وحدہ تک (یعنے کوئی معبود لائق عبادت کے نہین سوا اللہ تعالی کے اکیلا ہے وہ پورا کیا اوس نے اپنا وعدہ (یعنے دین کے پھیلانے کا اور اپنے نبی کی مدد کا) اور مدد کی اوس نے اپنے غلام کی (یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) اور شکست دی اوس نے اکیلے سب لشکرون کو پھر اوس کے بعد دعا کی پھر ایسا ہی کہا پھر دعا کی غرض تین بار ایسا ہی کیا پھر اوترے اور مروہ کیطرف چلے یہانتک کہ جب آپ کے قدم میدان کے بیچ مین اوترے تو دوڑے یہانتک کہ جب چڑھ گئے تو پھر آہستہ چلنے لگے یہانتک کہ مروہ پر پہونچے پھر مروہ پر بھی ویسا ہی کیا جیسے کہ صفا پر کیا تھا (یعنے وہ کلمات کہے اور دعا کی قبلہ رخ کھڑے ہو کر یہانتک کہ جب طواف تمام ہوا مروہ پر (یعنی سات شوط ہو چکے) **ف** اس سے بہت مسائل معلوم ہوئے چنانچہ **چھبیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ سعی صفا سے شروع کرنا چاہیے اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور جمہور کا اور نسائی مین آیا ہے کہ آپ نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ شروع کرو جہان سے شروع کیا ہے اللہ نے اور اسناد اوسکی صحیح ہے اور **ستائیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ صفا اور مروہ پر چڑھنا چاہیے اور اس چڑھنے مین اختلاف ہے جمہور شافعیہ نے کہا ہے کہ چڑھنا سنت ہے نہ شرط ہے نہ واجب ہے اور اگر کوئی اوسپر نہ چڑھا تو سعی صحیح ہو گئی مگر فضیلت فوت ہوئی اور حفص بن کیسل شافعی کا قول ہے کہ سعی صحیح نہین ہوئی اور صواب وہی قول اول ہے مگر ضرور ہے کہ صفا کی درز مین اڑیان لگا کر سعی شروع کرے اور مروہ کی درز مین پر کی

اونگلیاں لگاکر تمام کرے کہ سعی ناقص نہ ہو **اٹھائیسواں** یہ ہے کہ مستحب ہے کہ اتنا چڑھے کہ کعبہ دکھائی دے اگر ممکن ہو ورنہ خیر **اونتیسواں** یہ ہے کہ مستحب ہے بلکہ مسنون ہے کہ صفا پر کھڑا ہو اور وہی ادعیات پڑھے اور دعا کرے قبلہ رخ ہوکر اور تین بار ذکر اور تین بار دعا کرے اور بعضوں نے کہا تین بار ذکر اور دو بار دعا کرے مگر قول اول صحیح ہے اور اس دعا میں اشارہ ہے کہ جنگ احزاب میں تمام قبائل عرب مدینہ پر چڑھ آئے تھے اللہ تعالیٰ نے انکو بھگا دیا اور یہ جنگ جسکو خندق کہتے ہیں چوتھے سال ہجرت کے یا پانچویں سال میں ماہ شوال میں واقعہ ہوئی **تیسواں** یہ کہ وادی کے بیچ میں دوڑنا مستحب ہے باقی چلنا حسب عادت اور اس دوڑنیکو سعی کہتے ہیں اور ہر بار میں جب وادی کے بیچ میں پہونچے دوڑ کر چلے اور اگر کسینے اس کو ترک کیا تو فضیلت فوت ہوئی یہ مذہب ہے شافعی کا اور ان کے موافقین کا اور امام مالک نے کہا ہے کہ جو خوب ندوڑا اوسپر دوبارہ اعادہ واجب ہے اور ایک دوسری روایت بھی ان سے آئی ہے **اکتیسواں** مسئلہ یہ ہے کہ مروہ پر پہنچکر بھی وہی ذکر اور دعا کرے جو صفا پر کی ہے اور یہ متفق علیہ مسئلہ ہے۔ **بتیسواں** مسئلہ یہ ہے کہ معلوم ہوا کہ سعی آپ کی مروہ پر تمام ہوئی تو صفا سے مروہ پر پہنچنا یہ ایک پھیرا ہوا اور وہاں سے پھر صفا پر آنا دوسرا پھیرا ہے ایسے ہی سات پھیرے چاہیں اور یہی مذہب ہے جمہور سلف وخلف کا صرف دو شخصوں نے غلطی اور خطا سے ہمارا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ صفا سے جانا اور پھر صفا پر آجانا یہ ایک پھیرا ہوا غرض ایسے ہی سات پھیرے کہ جمہور کے حساب سے چودہ پھیرے ہوتے ہیں ضرور ہے اور یہی قول اون کا احادیث سے مردود ہوگیا اس لیے کہ اس صورت میں سعی صفا پر تمام ہوتی اور ہمیں مذکور ہے کہ مروہ پر تمام ہوئی اور وہ دو شخص ابن بنت شافعی اور ابوبکر صیرفی ہیں اصحاب شافعیہ سے اور اب عمل ساری امت کا جمہور کے موافق ہے اور ابن قیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زاد المعاد میں ان صاحبوں کے قول کو خطا کہا ہے **ح** تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اگر پہلے سے معلوم ہوتا اپنا کام جو بعد معلوم ہوا تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا (اور مکہ ہی میں خرید لیتا) اور اپنے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالتا تو اب تم میں سے جسکے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے (یعنے طواف وسعی تو ہو چکی اور عمرہ کے افعال پورے ہو گئے) اور اسکو عمرہ کرلے پھر سراقہ ابن مالک بن جعشم کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ یہ حج کو عمرہ کر ڈالنا ہمارے اسی سال کے لیے خاص ہے یا ہمیشہ کے لیے ہمکی اجازت ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے اجازت ہے اور ہمیشہ کے لیے ہے اور حضرت علی

مین سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لیکر آئے اور حضرت فاطمہ کو دیکھا کہ اُن مین ہین جنہون نے احرام کھولڈالا
اور رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہین اور سرمہ لگائے ہوئے ہین تو حضرت علی نے بُرا مانا تو اونہون نے فرمایا کہ
میرے باپ نے حکم فرمایا اس کا پھر راوی نے کہا کہ حضرت علی عراق مین فرماتے تھے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس گیا غصہ کرتا ہوا حضرت فاطمہ پر اس احرام کھولنے کے سبب سے جو اونہون نے کیا تھا
پوچھنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسبات کو جو مین نے ذکر کی اور آپ کو خبر دی مین نے کہ
مینے اُنکو بُرا جانا تو آپنے فرمایا کہ فاطمہ نے سچ کہا سچ کہا (یعنے مین ہی نے اُنکو احرام کھولنے کا
حکم دیا ہے) پھر آپنے فرمایا کہ تمنے کیا کہا جب حج کا قصد کیا تو مین نے عرض کی کہ مین نے کہا یا اللہ مین
اہلال کرتا ہون اوسکا جسکا اہلال کیا ہے تیرے رسول نے تو آپنے فرمایا میرے ساتھہ ہدی ہے (اس لیے مین
نے احرام نہین کھولا) اب تم بھی احرام نہ کھولو کہا جابر نے کہ پھر وہ اونٹ جو حضرت علی مین سے لائے
تھے اور جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھہ لائے سب ملکر سو اونٹ ہوگئے کہا جابر نے کہ پھر سب لوگون
نے احرام کھولڈالا اور بال کترائے مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جن کے ساتھہ قربانی تھی (کہ وہ محرم
ہی رہے) **ف** قولہ مجھے اگر پہلے سے معلوم ہوتا الخ اس سے معلوم ہوگیا کہ انبیا کو علم غیب نہین
ہوتا جبتک اللہ پاک کسیبات کی خبر بذریعہ وحی یا الہام صحیح کے نہ دے حیتیک بتا معلوم کر لینا اون کا کام
نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپنے آرزو کی کہ اگر ہدی ساتھہ نہوتی تو احرام حج کا عمرہ کرکے فسخ کر ڈالتا
کہ اس مین آسانی اور سہولت ہے امت کے لیے اور آپ کی عادت تھی کہ جب اختیار دیا جاتا آپ کو دو باتون
مین تو اوسے اختیار کرتے جو آسان یا آسان تر ہوتی اور اس سے باطل ہوگیا قول اون لوگون کا جو حج
کے فسخ کے قائل نہین عمرہ کرکے اور بڑی تایید ہوتی مذہب ظاہریہ کی جو فسخ حج بعمرہ کے قائل ہین اور اسکے
تابعین دو عذر بڑی پیش کرتے ہین **اول** یہہ کہ جب صحابہ مین اختلاف ہوا اُس کے جواز و عدم جواز
مین تو احتیاط یہی ہے کہ فسخ نہ کرے اور اس کا **جواب** تو اتنا ہی کافی ہے کہ احتیاط واجب ہوتی
ترک فسخ مین کہ سنت رسول الثقلین ہمیشہ ظاہر نہوتی اور جب آپ کی سنت ظاہر ہوگئی اور آپ نے
قیامت تک کے لیے فرمادیا سراقہ بن جعشم کے جواب مین تو اب احتیاط اتباع سنت مین ہے نہ ترک
سنت مین اور **دوسرا** عذر یہ کیا ہے کہ آپ نے صحابہ کو فسخ حج کا حکم اسلیے دیا کہ معلوم ہوجاوے
اون لوگون کو کہ عمرہ حج کے مہینون مین جائز ہے اسلیے کہ جاہلیت کے زمانہ مین عمرہ حج کے مہینون مین

ممنوع جانتے تھے اور یہ عذر اس سے بھی لغو ہے اور اسکا جواب **اول** یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے تین عمرے کر چکے تھے اور وہ تینوں ذی قعدہ کے مہینے مین ہوئے تھے اور ذی قعدہ حج کے مہینون مین ہے تو اب امر ممنوع کے بجالانے کی جسکو تم منع کرتے ہو کیا ضرورت رہی **دوسری** یہ کہ صحیحین مین روایات متعددہ مین یہ امر مذکور ہو چکا ہے کہ آپ نے میقات پر اجازت دی کہ جو چاہے عمرہ کا احرام کرے جو چاہے حج کا جو چاہے حج و عمرہ دونون کا پھر اسی سے معلوم ہو گیا کہ عمرہ حج کے مہینون مین جائز ہو گیا اب فسخ کی کیا ضرورت رہی **تیسرے** یہ کہ آپ نے بخوبی تصریح کر دی اور صاف فرما دیا کہ جس کے پاس ہدی نہین ہے وہ احرام کھولڈالے اور جس کے ساتھ ہدی ہے وہ محرم رہے اور آپ نے بھی آرزو کی کہ اگر مین ہدی نلاتا تو احرام کھول ڈالتا غرض دونون قسم کے محرمون مین آپ نے فرق کیا تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ احرام ہرگز مانع فسخ نہین بلکہ ہدی کا ساتھ لانا مانع فسخ ہے اور تم جو علت فسخ کی بیان کرتے ہو (یعنے تا صحابہ کو معلوم ہو جاوے کہ ایام حج مین عمرہ درست ہی) یہ ہر محرم مین پائی جاتی ہے اور ایسی نہین ہے کہ ایک محرم مین پائی جاوے اور دوسرے مین نہ پائی جائے حالانکہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو فارق ٹھیرایا کہ جو لایا ہے وہ فسخ نکرے اور جو نہین لایا ہے وہ فسخ کر دے۔ اور اگر وہ علت ہوتی جو تم نے کہی ہے تو سب کو فسخ کا حکم دیا جاتا غرض اسیطرح کے گیارہ جواب مانعین فسخ کو علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین دیے ہین (فمن اراد الزیادۃ فلیراجعہ الیہ) اور یہ جو مذکور ہوا یعنے علم غیب نہونا **تینتیسوان** مسئلہ ہے اسحد یثکا اور جو از فسخ حج **چونتیسوان** اور یہ جو ہے کہ حضرت علی نے برا مانا الخ اس سے معلوم ہوا **پینتیسوان** مسئلہ کہ ضرور ہی شوہر کو کہ اگر کوئی خلاف شرع بات بی بی سے دیکھے تو اوسپر غصہ کرے اور مانع ہو اگرچہ وہ پیغمبر زادی ہو پھر اورون کا تو کیا ذکر ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو یہی خیال ہوا پھر جب حضرت کی اجازت معلوم ہو گئی چپ ہو گئے **چھتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ حضرت علی کی لبیک سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی یون احرام باندھے کہ یا اللہ میرا احرام وہی ہے جو فلان شخص کا احرام ہو تو یہ روا ہے **سینتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ راوی نے جو کہا کہ اونہون نے بال کترائے اور اس سے معلوم ہوا کہ کترانا بھی روا ہے گو منڈانا سر کا افضل ہے مردون کو مگر صحابہ نے یہان افضل پر اس لیے عمل نکیا کہ اگر منڈاتے تو حج کے وقت مطلق بال نہ رہتے اسلیے

یہان تقصیر پر کفایت کی اور حلق نہ کیا ح پھر جب ترویہ کا دن ہوا (یعنے آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کی) تو سب لوگ منا کو چلے اور حج کی لبیک پکاری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سوار ہوئے اور منہ میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر (پانچ نمازین) پڑہین پھر تہوڑی دیر ٹہیرے یہان تک کہ آفتاب نکل آیا اور حکم فرمایا آپنے اوس خیمہ کا جو بالون کا بنا ہوا تہا کہ لگا دیا جاوے نمرہ مین (کہ نام ہے ایک مقام کا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور قریش یقین کرتے تہے کہ آپ مشعر الحرام مین وقوف کرینگے جیسے سب قریش کے لوگون کی عادت تہی ایام جاہلیت مین اور آپ وہان سے آگے بڑہ گئے یہان تک کہ عرفات پہنچے اور آپنے خیمہ اپنا نمرہ مین لگا پایا اور اُس مین اوتری یہانتک کہ جب آفتاب ڈہل گیا آپنے حکم فرمایا کہ قصواء اونٹنی کسی گئی اور آپ وادی کے بیچ مین پہنچے اور خطبہ پڑہا لوگون پر اور فرمایا کہ تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے پر حرام ہین جیسے آج کے دن کی حرمت ہے اس مہینے کے اندر اس شہر کے اندر اور ہر چیز زمانہ جاہلیت کی میرے دونون پیرون کے نیچے رکھدی گئی (یعنے اُن چیزون کا اعتبار نہ رہا) اور جاہلیت کے خون بے اعتبار ہو گئے اور پہلا وہ خون جو مین اپنے خونون مین سے معاف کیے دیتا ہون ابن ربیعہ کا خون ہے کہ وہ دودہ پیتا تہا بنی سعد مین اور اُسکو ہذیل نے قتل کر ڈالا (غرض مین اوسکا بدلا نہین لیتا) اور اسیطرح زمانہ جاہلیت کا سود سب چھوڑ دیا گیا (یعنے کوئی اُسوقت کا چڑہا سود نہ لے ندے) اور پہلا جو سود کہ ہم اپنے یہان کے سود مین سے چھوڑ دیتے ہین (اور طلب نہین کرتے) عباس بن عبد المطلب کا سود ہے اس لیے کہ وہ سب معاف کر دیا گیا اور تم لوگ اب ڈرو اللہ سے عورتون پر زیادتی نہ کرو اسلیے کہ اُنکو تمنے اللہ پاک کی امان مین لیا ہے اور حلال کیا ہے تمنے اون کے ستر کو اللہ تعالی کے کلمہ سے اور تمہارا حق اون کے اوپر یہ ہے کہ تمہارے بچھونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دین (یعنے تمہارے گھر مین) جسکا آنا تم کو ناگوار ہو پہر اگر وہ ایسا کرین تو اُنکو ایسا مارو جو سخت چوٹ نہ لگے (یعنے ہڈی وغیرہ نہ ٹوٹے کوئی عضو ضائع نہ ہو حسن صورت مین فرق نہ آوے کہ تمہاری کہیتی اوجڑ جاوے) اور اُنکا حق تمہارے اوپر اتنا ہے کہ روٹی اون کی اور کپڑا اون کا دستور کے موافق تمہارے ذمہ ہے اور تمہارے درمیان چہوڑی جاتا ہون مین ایسی چیز کہ اگر تم اوسے مضبوط پکڑے رہو تو کبہی گمراہ نہ ہو اللہ کی کتاب اور تم سے سوال ہوگا (قیامت مین) اور میرا حال پوچہا جاوے گا پہر تم کیا کہو گے تو سب نے عرض کی کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک

آپ نے اللہ پاک کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی پھر آپ نے اشارہ کیا اپنی انگشت شہادت (کلمہ کی انگلی) سے کہ آپ اُسے آسمان کیطرف اُٹھاتے تھے اور لوگون کیطرف جھکاتے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ گواہ رہو یا اللہ گواہ رہو تین بار یہی فرمایا اور یون ہی اشارہ کیا پھر اذان اور تکبیر ہوئی اور ظہر کی نماز پڑہی اور پھر اقامت کہی اور عصر پڑہی اور ان دونون کے بیچ مین کچھ نہین پڑہا (یعنے نفل سنت وغیرہ) **ف** اس سے کئی مسائل معلوم ہوئے چنانچہ مع مسائل سابقہ **اڑتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے حج کے لیے آٹھوین تاریخ منا کا ارادہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ جو مکہ مین ہو وہ آٹھوین تاریخ احرام باندہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور اُن کے موافقین کا کہ اون کے نزدیک افضل یہی ہے اسی حدیث کے روسے **اونتالیسوان** یہ کہ سنت یہی ہے کہ آٹھوین تاریخ سے پہلے منا نہ جاوے اور امام مالک نے پہلے اس سے جانیکو مکروہ کہا ہے اور بعض سلف نے کہا ہے کچھ مضائقہ نہین اگر پہلے جاوے اور یہ جو فرمایا کہ آپ نہی سوار ہوئے اس سے **چالیسوان** مسئلہ معلوم ہوا کہ اس جگہہ مین سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے جیسے اور راہون مین حج کے سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے اور امام نووی نے اسی کو صحیح کہا ہے اور امام شافعی کا ایک قول ضعیف یہی ہے کہ پیدل چلنا افضل ہے **اکتالیسوان** یہ کہ منا مین یہ پانچ نمازین پڑہنا مسنون ہے جیسے حضرت نے پڑہین **بیالیسوان** یہ کہ منے مین اس شب یعنے نوین رات کو رہنا سنت ہے اور یہ رہنا مسنون ہے کچھ رکن نہین نہ واجب ہے اور اگر کسی نے اسکو چھوڑ دیا تو اوسپر دم واجب نہین ہوتا اور اوسپر اجماع ہے **تینتالیسوان** یہ کہ یہ جو کہا جب آفتاب نکل آتا اس سے ثابت ہوا کہ منی سے نہ نکلے جب تک آفتاب طلوع نہو اور یہ سنت ہے باتفاق **چوالیسوان** یہ کہ جمرہ مین اوترنا مستحب ہے اس لیے کہ سنت یہ ہے کہ عرفات مین داخل نہون جب تک آفتاب ڈہل نہ جاوے پھر جب آفتاب ڈہلجاوے ظہر اور عصر ملاکر پڑہین پھر عرفات مین داخل ہون اس لیے جمرہ مین اوترنا مسنون ہوا جہان جسکا خیمہ ہو لگا یا جاوے اور زوال کے قبل غسل کرین وقوف عرفات کے لیے پھر جب زوال ہوجاوے امام لوگون کے ساتھہ مسجد ابراہیم مین جاوے اور وہان دو چھوٹے چھوٹے خطبہ پڑہے اور دوسرا خطبہ بہت چھوٹا ہو پھر بعد اسکے ظہر اور عصر دونون کو جمع کرکے ادا کرے پھر نماز سے فارغ ہوکر موقف مین جاوے **پینتالیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ معلوم ہوا کہ محرم کو خیمہ مین یا اور سایہ کے نیچے رہنا درست ہے **چیالیسوان** خیمون کا

رکھنا روا ہی بالون کے ہون خواہ اور کسی چیز کے اور نمرہ ایک موضع ہے عرفات کے نبل مین اور عرفات مین داخل نہین قولہ قریش یقین کرتے تھے اسکا مطلب یہ ہی کہ قریش تمام عرب کے خلاف کرتے تھے کہ عرب لوگ عرفات مین جاکر وقوف کرتے اور قریش مزدلفہ مین کھڑے رہتے اور کہتے کہ ہم اللہ تعالی کے گھر والے ہین ہم حرم سے باہر نہ جاوین گے اور مزدلفہ حرم مین ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بفرمان واجب الاذعان قرآن کے عرفات مین جاکر وقوف کیا جیسے اللہ صاحب نے فرمایا ہے ثم افیضوا من حیث افاض الناس یعنے پھر لوٹو وہان سے جہان سے سب لوگ لوٹتے ہین یعنے عرفات سے قولہ یہانتک کہ جب آفتاب ڈھل گیا اس سے سنیتا الیسوان مسئلہ ثابت ہوا کہ عرفات مین داخل ہونا قبل صلوۃ ظہر وعصر کے خلاف سنت ہی قولہ آپ وادی کے بیچ مین پہنچے الخ یہ وادی وادی عرنہ ہے جسمین عین کو پیش دیکر زبر اسکے بعد نون ہے اور عرنہ عرفات مین داخل نہین امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اور تمام علماء کا یہی قول ہے مگر امام مالک فرماتے ہین کہ عرفات مین ہے قولہ پھر خطبہ پڑھا الخ اس سے اثر تالیسوان مسئلہ معلوم ہوا کہ خطبہ یہان مستحب ہی امام کو عرفہ کے دن یہ بالاتفاق سنت مسنون ہے اور جمہور کا یہی قول ہے اور خلاف کیا ہے اس مین مالکیہ نے اور مذہب شافعی کا یہ ہے کہ حج مین چار خطبہ سنت ہین ایک تو ساتوین تاریخ ذیحجہ کی کعبہ کے پاس بعد ظہر کے دوسرے یہی جو مذکور ہوا عرنہ مین عرفات کے دن تیسرے یوم النحر مین یعنے دسوین تاریخ چوتھی کوچ کے دن منے سے جسکو یوم نفر اول کہتے ہین اور وہ ایام تشریق کا دوسرا دن ہے یعنے بارہوین تاریخ اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ یہ سب جگہہ ایک ہی ایک خطبہ ہے مگر عرفات کا دن کہ اوس مین دو ہین اور اسیطرح یہ سب خطبے بعد نماز ظہر کے ہین مگر خطبہ بعرفات کہ وہ قبل ظہر کے ہے اور ہر خطبہ مین احکام ضروری حج کے تعلیم کرنا ضرور ہین قولہ اور تمہارے خون اور اموال الخ اس مین بڑی تاکید فرمائی کہ جیسے عرب کو اسدن کی حرمت اور اس ماہ کی حرمت اور اس شہر مکہ کی حرمت بخوبی معلوم تھی ویسے ہی ایک دوسرے کو مارنا مال لوٹنا ایذا دینا اسکو آپنے حرام فرمایا اور اس سے ثابت ہوا اوبخاسوان مسئلہ کہ نظیر دینا اور مثال بیان کرنا اور تشبیہ دینا درست ہے جیسے آپ نے یہان مال وجان کی حرمت کی تشبیہ دی قولہ ہر چیز ایام جاہلیت کی میرے پیرون کے نیچے ہے الخ اس سے مقصود یہ ہے کہ بیع وشرا اور معاملات ایسے کہ جن مین ابھی قبضہ نہین اور خون ایسے جسکا قصاص نہین

لیا گیا اور سود جو وصول نہین کیا گیا اُس کا مطالبہ اب نہ کرنا چاہیے اور یہ سب باطل اور لغو ہو گیا اور ابن سعد کا نام محققون نے لکھا ہے کہ ایاس تھا بیٹا ربیعہ کا وہ بیٹا حارث کا وہ بیٹا عبد المطلب کا اور بعضون نے اس کا نام حارثہ کہا ہے اور یہ لڑکا چھوٹا تھا اور گھرون مین گھٹنیان چلتا تھا اور بنی سعد اور بنی لیث کے بیچمین لڑائی ہوئی اور اُس کے ایک پتھر لگا اور مر گیا یہ قول ہے زبیر بن بکار کا اور یہ جو فرمایا ڈرو ہم سے عورتون پر الخ اس سے پچاسوان مسئلہ ثابت ہوا کہ عورتون کے ساتھ حسن سلوک اور اخلاق اور محبت اور نرمی سے بسر کرنا ضرور ہے اور اس بارہ مین بہت احادیث آئی ہین اور بہت ڈرایا ہے آپ نے اونکی حق تلفی سے اور فرمایا ہے کہ تم مین سب سے بہتر وہ ہے جو عورتون کے ساتھ اچھی طرح رہتا ہے اور امام نووی کی اس بارہ مین ایک کتاب ہے ریاض الصالحین اور یہ جو فرمایا حلال کیا ہے تمنے اون کے ستر کو الخ یعنے اللہ تعالی نے فرمایا ہے فامساک بمعروف اور تسریح باحسان اس حکم سے خدا تعالی کے اُن کے فروج تمپر حلال ہوئے ہین تو اسکا خیال رکھو کہ اُنہے تکلیف نہ دو اور اُن کے حقوق تلف نہ کرو یا مراد اس سے یہ آیت ہے فانکحوا ما طاب لکم من النساء یا مراد کلمہ سے ایجاب و قبول ہے اور یہ کلمہ اللہ ہی نے بنایا ہے اور یہ جو فرمایا تمہارے بچھونے پر الخ اس سے زنا مراد نہین اسلیے کہ اس مین تو رجم ہے یعنے پتھرا دکر کے مار ڈالنا بلکہ مراد یہ ہے کہ کسی غیر کے ساتھ تخلیہ نہ کرین یا کسی کو گھر مین آنے نہ دین جب تک کی اجازت نہ ہو خواہ مرد ہو خواہ عورت خواہ اجنبی ہو خواہ بی بی کے محارم مین سے ہو غرض بغیر اجازت شوہر کے کسی کو گھر مین آنے نہ دینا چاہیے پھر خواہ اجازت زبان سے پائی جاوے خواہ عرف و عادت سے اکاون یہ مسئلہ ہے کہ عورت کو مارنا تنبیہ اور تادیب کے لیے مگر ایسی ہی ضرب ہو کہ جس سے ضرر شدید نہ پہنچ جاوے اور اگر ایسی مار ماری جو درست ہے یعنے اُس مین ضرر شدید نہ تھا اور اتفاق سے وہ مر گئی تو اوسپر (یعنے زوج پر) دیت ہے اور زوج کے عاقلہ پر اوسکی ادا واجب ہے اور زوج اپنے مال سے کفارہ دے باون قولہ روٹی اونکی الخ معلوم ہوا کہ خرچ عورت کا اور کہلانا پلانا اور کپڑا دستور کے موافق زوج پر واجب ہے اور یہ مسئلہ اجماعی ہے کسی کا اس مین اختلاف نہین ترپن وصیت کی آپ نے قرآن کے تمسک پر اور فرمایا کہ جب تک اُسکو پکڑے رہوگے گمراہ نہ ہوگے اور حدیثون کی ہدایت کی اُس کے تمسک تک معلوم ہوا کہ جس نے قرآن چھوڑ دیا یعنے اوسکی اوامر پر عمل نکیا نواہی سے نہ بچا قصص سے عبرت نہ پکڑی خبرون کی تصدیق نہ کی وعدون کی امید نہ رکھی وعیدون سے خوف نہ کیا صفات باری پر

بلقین نہ لایا وہ گمراہ ہوا یہ اوسکا حال ہی جو قرآن سے معانی اور [illegible] عمل نہین کرتا ہے
پھر اُسکا حال پر چھپنے ہی جو کم بخت قل ہو اللہ کے معنے بھی نہین جانتا اور اُس بدبخت شقی ازلی کا کیا ذکر ہے
جو مردود و ملعون یہ خیال رکھتا ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے یا کہتا ہی
کہ بے فقہ کے قرآن پڑھنے سے گمراہ ہو جاتا ہے یا خیال کرتا ہے کہ بے فقہ جانے حدیث پر چلنے سے گمراہ
ہو جاتا ہے غرض یہ سب شعبہ ہین ضلالت و گمراہی کے کہ اللہ تعالی اُس سے ہر مسلمان کو بچاوے ۔
چھپن مسئلہ یون پورے ہوئے کہ آپ نے خبر دی کہ تم سے سوال ہوگا میرے حال سے یہ خبر دی آپ نے
قیامت کے سوال سے کہ ہر اُمت سے ہوگا اور ہر نبی سے اور روبکاری حضرت عیسی علیہ السلام کی قرآن
شریف مین اور روبکاری حضرت نوح علیہ السلام کی حدیث مین اوسی جنس سے ہے پچپن مسئلہ
یون پورے ہوئے کہ آپ نے اشارہ کیا آسمان کی طرف اور کہا یا اللہ الی آخرہ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک
جل جلالہ و جل شانہ اپنی ذات مقدس سے عالم کے اوپر ہے اور یہی عقیدہ تہا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا اور یہ سیلیے آپ نے اشارہ حسی کیا اوسکی طرف اور باطل ہوا مذہب خبیثان امت گرفتاران جہمیت
کا جو قائل ہین کہ خداوند تعالی سب جگہہ ہے یا زعم ہین کہ جیسے عرش پر ہے ویسے ہی فرش پر ہے یا
مدعی ہین کہ جیسے عالم کے اوپر ہے ویسے ہی نیچے ہے اور معلوم ہوا کہ یہی عقیدہ تہا صحابہ کا جو سر در
انبیا کا تہا اس لیے کہ اگر ایک صحابی کا خیال بہی اوسکے موافق نہوتا تو وہ برق کیطرح چمک کر حضرت
سے سوال کرتا اور آپکے جواب باصواب مین اپنی صلاح دین و دنیا جانتا اور آپ کی قول ذیشان کو جان
جہان اور نور ایمان تصور کرتا اور ظاہر ہے کہ ایسا اجماع صحابہ کا جیسے عرفات مین تہا کبہی کا ہے کو
ہوا ہی غرض احادیث نے اطفال جہمیہ کو یتیم کر دیا اور افراخ فلاسفہ کو بے مادر و پدر اور معتزلہ اور
منکران صفات کو جن کے اقوال شذر و ندر واقع ہوئے ہین ملک ایمان سے شہر بدر کر دیا غرض جب
ثابت ہوا کہ ایک اعرابی بہی اُسپر متعجب ہوا اور کسی بدوی نے اوسپر کچہ سوال نہ کیا تو اب جو ذی علم
و ذی فہم اُس کے خلاف عقیدہ رکہے وہ پلے سرے کا گنوار اور حد درجے کا کندہ ناتراش کج فہم و بدتمیز
بدعقیدہ و بدمعاش ہے چھپن مسئلہ یون پورے ہوئے کہ آپ نے ظہر اور عصر ملا کر پڑہی اور اُسمیں کا
اسپر اجماع ہے کہ یہہ جمع یہان جائز ہے اور مشروع ہے مگر اس کے سبب مین اختلاف ہی کسی نے کہا سبب
اسکا بجا آوری نسک ہی اور یہ مذہب ابو حنیفہ اور بعض اصحاب شافعی کا ہے اور اکثر شافعیہ نے کہا سبب

اسکا سفر ہے اور اُنکو کن کا قول ہو کہ جو دہین رہتا ہو یا مکہ کا ہو کہ وہ دو منزل سے کم ہے تو اسکو جمع رد نہین
جیسے قصر رد نہین ستاون مسئلہ یون پوری ہوے کہ جو شخص جمع کرے دو نمازون کو تو اوسکو
لازم ہے کہ ترتیب سے پڑہے یعنی ظہر پہر عصر اور پہلے نماز کے لیے اذان اور اقامت اور دوسرے کے
لیے فقط اقامت کہے اور اُن کے بیچمین کچہ نہ پڑہے اور اس مین شافعیہ کا اتفاق ہے اور یہی صحیح ہو
ح پہر سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ آکے کہڑے ہونے کی جگہہ مین پہر اونٹنی
کا پیٹ کر دیا پہتروں کیطرف اور پگ ڈنڈی کو اپنے آگے کر لیا اور قبلہ کیطرف موہنہ کیا اور کہڑے ہو
رہے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور زردی تہوڑی تہوڑی جاتی رہی اور سورج کی ٹکیا ڈوب گئی
اور اسامہ کو اپنے پیچہے بٹہا لیا اور لوٹے اور مہار قصواء کی اسقدر کہینچی ہوئی تہی کہ سر اُس کا
کجاوہ کے آگے سورک مین لگ گیا تہا (سورک وہ جگہہ ہے جہان سوار بعضے وقت تہک کر اپنا
پیر جو لٹکا ہوا رہتا ہے اوس جگہہ رکہتا ہے) اور آپ سیدہے ہاتہہ سے اشارہ کرتے تہے کہ اے
لوگو رسان رسان چلو آرام سے اور جب کسی ریت کی ڈہیری پر آجاتے (جہان بہیڑ کم پاتے)
تو ذرا مہار ڈہیلی کر دیتے یہان تک کہ اونٹنی چڑہ جاتی آخر مزدلفہ پہنچ گئے اور وہان مغرب اور
عشا پڑہی ایک اذان سے (جو مغرب کے پہلے کہی) اور دو تکبیرون سے اور اُن دونون
فرضون کے بیچمین نفل کچہ نہین پڑہے (یعنے سنت وغیرہ نہین پڑہی) پہر آپ لیٹ رہے یہانتک
کہ صبح برآمد ہوئی پہر فجر کی نماز ادا کی (سبحان اللہ کیسے کیسے خادم ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ رات دن آپکے سونے بیٹہنے اوٹہنے جاگنے کہانے پینے پر نظر ہے اور ہر فعل مبارک کی
یاد و بہت و حفاظت ہو اللہ تعالی رحمت کرے اُنپر) جب فجر خوب ظاہر ہو گئی اذان اور تکبیر کے
ساتہہ پہر قصواء (اونٹنی پر) سوار ہوئے یہانتک کہ مشعر الحرام مین آئے اور وہان قبلہ کیطرف
موہنہ کیا اور اللہ تعالی سے دعا کی اور اللہ اکبر کہا اور لا الہ الا اللہ کہا اور اسکی توحید پکاری اور
وہان ٹہہرے رہے یہانتک کہ روشنی ہو گئی بخوبی اور لوٹے آپ وہان سے قبل طلوع آفتاب کے
اور فضل بن عباس کو اپنے پیچہے بٹہا لیا اور فضل ایک نوجوان اچہے بالون والا گورا اچہا خوب
صورت جوان تہا پہر آپ جب چلے تو ایک گروہ عورتون کا ایسا چلا جاتا تہا کہ ایک ایک اونٹ
پر ایک عورت سوار تہی اور سب چلی جاتین تہی اور فضل اُنکے طرف دیکہنے لگے سو رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فضل کے منہہ پر ہاتھہ رکھدیا (اور زبان سے کچھہ نہ فرمایا سبحان اللہ یہ اخلاق کی بات تھی
اور نہی منکر کس خوبی سے ادا کیا) اور فضل نے مونہہ اپنا دوسری طرف پھیر لیا اور پھر دیکھنے لگے (یہ اُن
کی کمال اطمینان کی وجہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پھر اپنا ہاتھہ اور بھی پھیر کر اون کے مونہہ پر رکھہ دیا تو فضل نے دوسری طرف مونہہ پھیر
کر پھر دیکھنے لگے یہانتک کہ بطن محسر مین پہنچے تب اونٹنی کو ذرا چلایا اور بیچ کی راہ لی جو جمرہ کبری
پر جا نکلتی ہے یہانتک کہ اُس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے اور اُسکو جمرہ عقبی کہتے ہین)
اور سات کنکریان اُسکو مارین ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے ایسی کنکریان جو چٹکی سے ماری جاتی ہین اور
دانہ باقلا کے برابر ہون) اور وادی کے بیچ سے کھڑے ہو کر مارین (کہ منے اور عرفات اور مزدلفہ
داہنی طرف اور مکہ بائین طرف رہا) پھر نحر کی جگہہ آئے اور ترسٹھہ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کیے
(قربان دست و بازوئیت شوم) باقی حضرت علی کو دیے کہ اونہون نے نحر کیے اور شریک کیا آپنے
اُن کو اپنی ہدی مین پھر حکم فرمایا کہ ہر اونٹ مین سے ایک ٹکڑا لیوین اور ایک ہانڈی مین ڈالا اور
پکایا گیا پھر آپ نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونو نے اوس مین سے گوشت کھایا اور اُس کا شوربا
پیا پھر سوار ہوئے اور بیت اللہ کیطرف آئے اور طواف افاضہ کیا اور ظہر مکہ مین پڑہی اور بنی عبد المطلب
کے پاس آئے کہ وہ لوگ زمزم پر پانی پلا رہے تھے آپنے فرمایا پانی بہروائے اولاد عبد المطلب کی
اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ بھیڑ کرکے تمہے پانی نہ بھرنے دین گے تو مین بھی تمہارا شریک ہو کر پانی
بھرتا (یعنے جب آپ بھرنے سنت ہو جاتا تو پھر ساری اُمت بھرنے لگتی اور اُن کی سقایت جاتی رہتی)
پھر اُن لوگون نے ایک ڈول آپ کو دیا اور آپنے اوس مین سے پیا ف اب مسائل سنو قولہ پھر
آئے کھڑے ہونے کی جگہہ اٹھاون مسئلہ یون پورے ہوئے کہ مستحب ہے جب نماز سے فارغ ہو تو جلد
موقف مین آجاوے اونٹھہ یون ہوئے کہ وقوف سواری پر افضل ہے اور احادیث سے
بھی ثابت ہوتا ہے اور اس مین شوافع کے تین قول ہین کہ اصح اون مین یہی ہے کہ سواری پر افضل
ہے اور دوسرا یہ کہ بے سواری کے افضل ہے تیسرا یہ کہ دونو برابر ہین مگر سواری پر فضل نبی ہے اور
بے سواری کے تقریبا اور فضل تقریبے افضل ہے پس قول اول بہتر ہے ساٹھہ یون ہوئے کہ اُن
پتھرون کے پاس افضل ہے وقوف کرنا اور وہ پتھر بچے ہوئے ہین جبل رحمت کے دامن مین اور جبل رحمت

زمین عرفات کی بیچمین واقع ہے غرض موقف مستحب وہی ہے اور یہ جو عوام مین مشہور ہے کہ جبل رحمت پر
چڑھنا موجب قربت ہے اور بعض نادان سمجھتے ہین کہ بے اوسکے چڑھے وقوف صحیح نہین وہ بیوقوف
ہین اور جبل رحمت پر چڑھنے کو اولی جاننا سفت کی زحمت ہے بلکہ تمام عرفات کا میدان موقف ہے اور
مستحب اور افضل وہی موقف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ساتھ مسئلہ یون پوری ہوئے کہ معلوم ہوا کہ
قبلہ کیطرف متوجہ کرنا وقوف کے وقت مستحب ہے ساٹھ مسئلہ یون پوری ہوئے کہ وقوف مغرب تک
چاہیے کہ آفتاب بخوبی ڈوب جاوے اور اُس کے ڈوبنے کے بعد مزدلفہ کو چلے پھر اگر کوئی قبل غروب کے
ہی چلا گیا تو وقوف ادا ہو گیا مگر اوسپر دم آتا ہے وجوب کی راہ سے یا استحباب کے
طور سے اور اس مین شافعی کے دو قول ہین صحیح قول یہ ہے کہ سنت ہے اور دوسرا یہ ہے کہ دم واجب
ہے اور بنا اسکی اسپر ہے کہ آیا وقوف کرنے والے پر رات اور دن دونون کو جمع کرنا واجب ہے یا نہین
تو صحیح تر قول یہی ہے کہ سنت ہے رہا وقت وقوف کا تو وہ عرفہ کے دن زوال شمس سے دوسرے دن
کے طلوع فجر تک ہے یعنے یوم النحر کی فجر تک غرض جو اسوقت مین وہان ٹھیر گیا تھوڑی دیر بھی
اُس کا وقوف ہو گیا اور حج اوسکو ملگیا ورنہ فوت ہو گیا یہ مذہب ہے امام شافعی اور جماہیر علماء
کا اور امام مالک کا قول ہے کہ صرف دن مین وقوف صحیح نہین بلکہ کچھ رات بھی شامل ہونا ضرور ہے اور
اگر فقط رات پر اکتفا کی تو صحیح ہو گیا اور اگر فقط دن پر اکتفا کی تو وقوف صحیح نہین ہوا اور امام احمد
نے کہا ہے کہ وقوف کا وقت عرفہ کی فجر سے شروع ہوتا ہے اور اسپر تمام امت کا اجماع ہے کہ اصل
وقوف بہت بڑا رکن ہے جسکا وہ اگر فوت ہو گیا تو حج فوت ہو گیا اور بے اوسکے حج صحیح نہین ہوتا۔ قولہ
اور سامہ کو پیچھے بٹھا لیا اس سے ستاسٹھ مسئلہ پوری ہوئے کہ ایک جانور پر دو آدمی کا بیٹھنا
درست ہے اگر جانور طاقت رکھتا ہو اور اسباب مین بہت زیادتی نہین آئین مین قولہ سر اوسکا کجاوہ کے
تکے مورک مین لگ گیا مورک وہ جگہہ ہے جو کجاوہ کے آگے ہوتی ہے اور کبھی سوار جب تھک جاتا
ہے اور پیر لٹکے لٹکے سن ہو جاتے ہین تو اٹھا کر وہان رکھ لیتا ہے اور وہان ایک چمڑا لگا ہوتا ہے
اور اس سے ثابت ہو گیا ایک مسئلہ کہ پورے ہوئے اسکے چوسٹھ مسئلہ کہ سوار کو ضرور ہوا کہ پیدلون
کے ساتھہ نرمی کرے اور اُن کے بھیچین سواری دوڑا دے نہین کہ انمین بھاگڑ پڑے اور کھلبلی ہووے
یا اہل جبل مچے اپنے آپ مہار کھینچی رہے اور پینسٹھ یون پوری ہوئے کہ ثابت ہوا کہ جب عرفات سے لوٹے

تو آہستہ آہستہ رسان رسان چلو جلدی چلنے کی حاجت نہین کہ خلاف سنت ہی تو لہ آخر مزدلفہ پہونچ گئے اور مزدلفہ مشہور جگہ ہے حدود اسکی مشہور ہے اور عرفات سے تین کوس ہے اور مزدلفہ سے منے تین کوس ہی اور منی سے مکہ تین کوس ہے اور وہ حرم مین داخل ہی اور اس سے ثابت ہوئے مسائل کہ ۔

چھبیسواں مسئلہ یون پورے ہوئے کہ شب کو آپ وہان رہی اور شب کو وہان رہنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اور امام احمد کے نزدیک بھی اور بعض شافعیہ کا بھی یہی قول ہی اور بعض شافعیہ کے نزدیک فرض ہے ۔

ستائیسواں مسئلہ یون پورے ہوئے کہ آپ نے مغرب اور عشا ایک اذان اور دو اقامت سے پڑہی جیسی ظہر و عصر عرفات مین پڑہی تہی اور یہ مذہب ہی شافعی اور زفر کا اور دوسرے امامون کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک یہ ہی کہ عشا مین اقامت ضرور نہین اسلیے کہ وہ اپنے وقت پر ہی بخلاف عصر عرفات کے کہ وہ غیر وقت مین تہی مگر سنت اس علت پر مقدم ہے اور اٹھائیسواں مسئلہ یون پورے ہوئے کہ سنت یہی ہے کہ عرفات سے جب لوٹے تو مغرب مین دیر کرے اور عشا کے ساتھہ ملا کر پڑہے اور یہ جمع تاخیر ہے اور اسپر اجماع ہے تمام امت کا کہ یہان جمع تاخیر ضرور ہے اور اس مین اختلاف ہی کہ سبب اسکا کیا ہے ابوحنیفہ اور ایک گروہ کا قول ہے کہ یہ بسبب نسک کے ہے اور جائز ہے یہ جمع اہل مکہ اور اہل مزدلفہ کو بھی اور اہل منے کو بھی اور اور لوگون کو بھی اور صحیح یہ ہے کہ یہ جمع بسبب سفر کے ہے اور اسی مسافر کو روا ہی کہ جو مسافت قصر کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ دو منزل مین اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ جائز ہے جمع ہر سفر مین کو چھوٹا ہی سفر ہو یہ مضمون ہے نووی کا شرح مسلم مین اور عالمگیری مین ہے کہ جمع مزدلفہ کے لیے خطبہ اور سلطان اور جماعت اور احرام شرط نہین بخلاف جمع عرفہ کے کذا فی المصفی اور نووی نے کہا ہے کہ اگر کسنے ارض عرفات مین یا راہ مین مزدلفہ کے مغرب پڑہ لی اور جمع نہ کی ساتھہ عشا کے تو روا ہے مگر خلاف افضل ہے اور بات یہ ہے کہ یہ ثابت نہین ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بہر طور اطاعت انکی واجب ہی ہمت پر اور یہی مذہب ہی صحابہ اور تابعین کا اور اوزاعی اور ابو یوسف اور اشہب کا بھی قول یہی ہے اور اصحاب حدیث کا بھی کہ اگر الگ الگ اپنے اپنے وقت مین ادا کی تو بھی روا ہے اور ابوحنیفہ وغیرہ کوفیون نے کہا ہے کہ ضرور ہے کہ مزدلفہ مین جمع کرے وادس سے پہلے کہین روا نہین اور امام مالک نے بھی کہا ہے کہ قبل مزدلفہ کے روا نہین مگر جسکو یا جسکی سواری کو کچھہ عذر ہو جاوے مگر اسکو بھی ضرور ہے کہ مغرب بعد غروب شفق ادا کرے اور انتیسواں مسئلہ یون

پوری ہوئے کہ اندونون کے بیچ مین ثابت ہوا کہ سنت نہ چھوٹے مگر اس مین اختلاف ہی کہ یہ نہ چھوٹنا سنت کا شرط ہی جمع کی یا نہین اصحاب شافعیہ کے نزدیک صحیح یہی ہے کہ شرط نہین بلکہ سنت مستحب ہی اور بعض اصحاب شافعیہ نے کہا ہے شرط ہے قولہ اسکے بعد جو مذکور ہے کہ پھر آپ لیٹ رہی اور ۶۰ ساتھ مسئلہ یون پوری ہوئے کہ رات کو وہان رہنا واجب ہی یا سنت ہی صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ اگر کوئی شب کو وہان نہ رہا تو حج اوسکا صحیح ہو گیا اور گنہگار ہوا مگر اوسپر دم واجب ہی اور قول دوسرا قول یہ ہے کہ اوسکی ترک مین گناہ نہین اور نہ دم واجب ہوتا ہے مگر وہان ٹھیرنا رات کو مستحب ہی اور ایک جماعت کا قول ہے کہ وہ رکن ہے اور بغیر اوس کے حج صحیح ہی نہین ہوتا جیسے بغیر وقوف عرفات کے حج صحیح نہین ہوتا اور یہ قول ہی امام شافعی کے نواسے کا اور ابو بکر محمد بن اسحق بن خزیمہ کا اور علقمہ اور اسود اور شعبی اور نخعی اور حسن بصری کا اور ۶۱ شہر یون ہوئے کہ مزدلفہ مین نماز سویرے پڑہنا چاہیے صبح کی اس لیے کہ آج مناسک بہت ہین ۶۲ بہتر یون ہوئے کہ صبح کی نماز مین اذان اور اقامت دونون مسنون ہین اور اسیطرح تمام نمازون مین مسافر کے اور اسمین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر مین بھی اذان دلوائی جیسے حضر مین دلواتے تھے قولہ پھر چلے یہانتک کہ مشعر الحرام مین آئے اور اوس سے ۶۳ بہتر مسئلہ یون پورے ہوئے کہ معلوم ہوا کہ یہان وقوف بھی سواری پر افضل ہی پیدل سے جیسا اوپر بھی گذرا اور اس سے معلوم ہوا کہ مشعر الحرام وہی قزح ہے اور جماہیر مفسرین اور اہل سیر نے کہا ہے کہ مشعر الحرام تمام مزدلفہ ہے اور ۶۴ چھہتر یون پورے ہوئے کہ معلوم ہوا یہان بھی وقوف کرنا مناسک حج مین داخل ہے اور ہم مین کچھ اختلاف نہین مگر اختلاف اس مین ہے کہ یہان سے کب چلے سو ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور جماہیر علما کا قول ہے کہ یہان کھڑا دعا کرتے رہے اور ذکر مین مشغول رہے یہانتک کہ صبح روشن ہو جاوے جیسے احادیث مین ہے اور امام مالک نے کہا کہ یہان سے روشنی ہونے کے قبل چلدیے قولہ فضل کے مونہہ پر ہاتھ رکھدیا اس سے پورے ہوئے ۶۵ چھیاسٹھ مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ اجنبی عورتون سے آنکھ بند کرنا چاہیے اور پورے ہوئے ۶۶ چھیاسٹھ مسئلہ کہ معلوم ہوا جو قدرت رکھے گناہ سے روکنے کی اپنے ہاتھ سے تو روکدے اپنے ہاتھ سے اسلیے آپنے ہاتھ رکھدیا قولہ بطن محسر مین پہونچے محسر اسکو اس لیے کہتے ہین کہ فیل اصحاب فیل کا وہان رک گیا تھا اور روکنے کو عربی مین حسر کہتے ہین۔ قولہ تب

اونٹنی کو ذرا چلایا اس سے پورے ہوئے **سترھویں** مسئلہ کہ اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ بطن محسر سے جلدی گذرنا چاہیے اور یہ سنت ہے اس مقام کی سنتوں میں سے اور وہ ایک تیر کے پھینک ہے یا ڈھیلا پھینکنے کی مسافت تک **اٹھارھویں** مسئلہ کہ معلوم ہوا لوٹتے وقت عرفات سے اس راہ سے منیٰ میں داخل ہونا سنت ہے اور یہ اس راہ کے سوا ہے جس راہ سے آپ عرفات کو گئے تھے اور یہ یہی بات ہے جیسے آپ نے مکہ جاتے وقت ثنیۃ العلیا کی راہ لی اور نکلتے وقت ثنیۃ السفلی کی اللہ علیہ میں بھی آپ ایک راہ سے جانے دوسرے سے آتے یا استقامت چادر اوڑھنے غرض یہ سب گویا بطور لفاف کے ہوا قولہ جمرہ عقبہ اس سے پورے ہوئے **انیسویں** مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ جب مزدلفہ سے آدمی تو منے میں پہونچ کر پہلے جمرہ عقبہ کی رمی کرے اور اس کے پہلے کچھ نہ کرے اور یہ رمی اوسکی منے میں اترنے سے پہلی ہو غرض اس رمی سے فارغ ہو کر پھر اترے قولہ اور سات کنکریاں الخ اس سے پوری ہوئے **بیسویں** مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ سات کنکریاں ماریں دانہ باقلا کے برابر نہ اس سے بڑی نہ چھوٹے اور اگر اس سے بڑے چھوٹے ہوں تب بھی کافی ہیں مگر بہتر ہوں اور امام شافعی اور جمہور کے نزدیک سرمہ اور ہڑتال اور سونے اور چاندی وغیرہ سے رمی درست نہیں اسی طرح جن چیزوں کو حجر نہیں کہتے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اجزاء ارض میں سے جو چیز ہو درست ہے اور پوری ہوئے اس سے **اکیسویں** مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ ہر کنکرے پر تکبیر کہے یعنے اللہ اکبر اور معلوم ہوا کہ ایک ایک کنکرے الگ الگ ماری اور یہی ثابت ہے احادیث سے اور بطن وادی میں کھڑا ہو جیسے ہم اوپر تصریح کر چکے ہیں اور بعضوں نے کہا قبلہ کیطرف موہنہ کر کے کھڑا ہوا اور یوم النحر میں بھی رمی جمرہ عقبہ مشروع ہے اور کچھ نہیں اور اسپر اجماع ہے تمام مسلمانوں کا اور یہ رمی نسک میں داخل ہے باجماع مسلمین اور مذہب شافعیہ کا ہے کہ یہ واجب ہے رکن نہیں پھر اگر کسی نے چھوڑ دی یہانتک کہ ایام رمی کے نکل گئے تو گنہگار ہوا اور اسپر دم لازم آیا اور حج صحیح ہو گیا اور مالک نے کہا ہے حج فاسد ہو گیا اور واجب ہیں سات کنکریاں کہ اگر ایک بھی کم ہو گئی تو چھ کافی نہیں ہوتیں قولہ پھر نحر کی جگہ میں آئے اس سے معلوم ہوا کہ ہدی بہت لانا مستحب ہے کہ آپ کی سو اونٹ ہدی تھی اور پورے ہوئے **بیاسیویں** مسئلہ یعنے ثابت ہوا کہ مستحب ہے ذبح کرنا ہدی کا اپنے ہاتھ سے اور نیابت بھی جائز ہے بالاجماع جب نائب مسلمان ہو اور پورے ہوئے اس سے **تراسیویں** مسئلہ یعنے

معلوم ہوا کہ مستحب ہے جلدی ذبح کرنا ہدایا کا اگرچہ بہت ہوں اور ذبح سب کا یوم النحر میں مستحب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ترسٹھ اونٹ جو آپکے ساتھ آئے تھے وہ آپ ذبح کیے اور باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ لائے تھے وہ اُن کو ذبح کے لیے دیے جو وہ یمن سے لائے تھے غرض یہ سب پورے سو ہو گئے قولہ پھر فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا الخ اس سے پورے ہوئے چوراسی مسئلے یعنے معلوم ہوا کہ ہر قربانی میں سے کچھ کھانا سنت ہے اور چونکہ ہر ایک میں سے کھانا مشکل تھا تو آپنے یہ ترکیب کی اور اسکی سنت ہونے پر سب علماء کا اتفاق ہے قولہ اور طواف افاضہ کیا الخ اور اس سے پورے ہوئے پچاسی مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ رکن ہے اور یہ بہت بڑا رکن ہے حجکا باجماع مسلمین اور اول اُسکا شب نحر کے نصف سے ہے شافعیہ کے نزدیک اور افضل وقت رمی جمرہ عقبہ کے بعد ہے اور ذبح ہدی اور حلق کے پیچھے اور اُس میں دن چڑھ جاتا ہے یوم النحر کا اور سارے دن میں نحر کے جب چاہے بجا لاوے بلا کراہت اور یوم النحر سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے اور تاخیر کرنا ایام تشریق سے زیادہ تر مکروہ ہے اور آخر وقت اُس کا جب تک آدمی زندہ رہے مگر شرط یہ ہے کہ بعد وقوف عرفات کے ہو اور اگر وقوف عرفات سے پہلے کرے تو روا نہیں اور تمام علماء کا اتفاق ہے کہ طواف افاضہ میں رمل ہے نہ اضطباع ہے اور اگر کسینے طواف وداع کی نیت سے طواف کیا اور طواف افاضہ اوسکے ذمہ تھا تو یہ طواف افاضہ کی جگہ ہو گیا اور اس میں فرق ہے شافعی کا جیسے کسی پر حج اسلام ہو اور وہ بہ نیت قضا یا بہ ارادہ نذر حج بجا لاوے تو وہ حج اسلام کی جگہ ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ طواف افاضہ کسی اور طواف کی نیت سے صحیح نہیں ہوتا اور اس طواف افاضہ کو طواف الزیارت اور طواف الصدر اور طواف الفرض اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں اور اس سے پورے ہوئے چھیاسی مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ پانی پینا اور پلانا بڑی فضیلت ہے کہ آرزو کی آپ نے اُسکی مگر اس خوف سے کہ بنی عبد المطلب کی خدمت چھن جائے بجا لائے اور معلوم ہوا اس سے کہ بعض مستحبات کا ترک کسی مصلحت سے روا ہے اور پورے ہوئے اس سے ۸۷ ستاسی مسئلہ کہ ثابت ہوئی فضیلت زمزم کے پینے کی اور بہت روایتیں اس بارہ میں آئی ہیں اور یہ ایک مشہور کنواں ہے بیت اللہ شریف سے اڑتیس ہاتھ پر اور وہ ماء زمزوم سے مشتق ہے کہ آب کثیر کو کہتے ہیں اور حضرت علی سے مروی ہے کہ زمین کے تمام کنوؤں سے بہتر زمزم اور سب سے بدتر برہوت تمام ہوئی شرح الحدیث کی اور ہمنے اختصار کیا اوسکی شرح میں ورنہ بہت فوائد ہیں اوسکے وللہ الحمد علی اتمامہ

عن جعفر بن محمد قال حدثني ابي قال اتيت جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما فسالته عن حجة رسول الله صلى الله عليه وسلم وساق الحديث بقصة حديث حاتم بن اسمعيل وزاد في الحديث وكانت العرب يدفع بهم ابو سيارة على حمار عري فلما اجاز رسول الله صلى الله عليه وسلم من المزدلفة بالمشعر الحرام لم تشك قريش انه سيقتصر عليه ويكون منزله ثم فاجاز ولم يعرض له حتى اتى عرفات فنزل ترجمہ جعفر بن محمد نے کہا میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں جابر کے پاس گیا اور اُن سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال پوچھا اور اُنہوں نے بیان کیا حدیث جیسے حاتم بن اسمعیل نے بیان کی تھی اور اُسمیں اتنا زیادہ کیا کہ عرب کا قاعدہ تھا (یعنے ایام جاہلیت میں) کہ ابو سیارہ (ایک شخص کی کنیت ہے) اونکو مزدلفہ سے لوٹا لاتا تھا (اور عرفات کو نکل جاتا تھا) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے آگے بڑھے تو قریش نے یقین کیا کہ آپ مشعر الحرام میں ٹھیرینگے اور وہیں آپ کی منزل ہوگی اور آپ وہاں سے بھی آگے بڑھ گئے اور اس سے کچھ تعرض نہ کیا یہانتک کہ عرفات پہنچے (یعنے قریب عرفات) اور وہاں اوترے ف یعنے قریش نے خیال کیا کہ آپ مزدلفہ میں وقوف کرینگے جیسے وہ بیوقوف ایام جاہلیت میں کرتے تھے حضرت اُس سے بڑھکر عرفات کے قریب اوترے اور بعد زوال عرفات میں وقوف کیا جیسے اوپر گذرا عن جعفر حدثني ابي عن جابر رضي الله تعالى عنه في حديثه ذلك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نحرت ههنا ومنى كلها منحر فانحروا في رحالكم ووقفت ههنا وعرفة كلها موقف ووقفت ههنا وجمع كلها موقف ترجمہ جابر کی اسحدیث میں یہ زیادہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے یہان نحر کیا اور منی ساری نحر کی جگہہ ہے تو تم اپنے اپنے اترنے کی جگہہ میں نحر کرو اور میں نے یہان وقوف کیا اور عرفہ سارا وقوف کی جگہہ ہے اور مشعر الحرام اور مزدلفہ سب وقوف کی جگہہ ہے اور میں نے یہان وقوف کیا ف یہ کمال نرمی اور آسانی کے لیے ہے کہ فرمادیا ورنہ ہر شخص کو تکلیف ہوتی اور آپ کا موقف اور منحر میں وہ بھیڑ بہاڑ ہوتی کہ اونٹ کے عوض میں آدمی قربان ہوتے عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اقدم مكة اتى الحجر فاستلمه ثم مشى على يمينه فرمل ثلاثا ومشى اربعا ترجمہ جابر سے اسی میں یوں مروی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آئے حجر اسود کو چوما اور تین پھیروں میں رمل کیا اور چار میں عادت کے موافق چلے

فائدہ بیان ان سب کا مفصل اوپر گذرا عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان قریش ومن دان دینہا یقفون بالمزدلفۃ وکانوا یسمون الحمس وکان سائر العرب یقفون بعرفۃ فلما جاء الاسلام امر اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتی عرفات فیقف بہا ثم یفیض منہا فذلک قولہ عزوجل ثم افیضوا من حیث افاض الناس ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قریش اور جو لوگ انکی چال پر تھے مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے اور اپنے کو حمس نام رکھتے تھے (ابو الہیثم نے کہا ہے کہ یہ نام ہے قریش کا اور انکی اولاد کا اور کنانہ اور جدیلہ قیس کا اسلیے کہ وہ تحمس کہتے تھے اپنے دین میں یعنے تشدد اور سختی رکھتے تھے) اور باقی عرب کے لوگ عرفہ میں وقوف کرتے تھے پھر جب اسلام آیا اللہ پاک نے اپنے نبی کو حکم فرمایا کہ عرفات میں آویں اور وقوف فرماویں اور وہیں سے لوٹیں اور یہی مطلب ہے اس آیت کا ثم افیضوا یعنے لوٹو وہیں سے جہاں سے اور لوگ لوٹتے ہیں عن ہشام عن ابیہ قال کانت العرب یطوفون بالبیت عراۃ الا الحمس والحمس قریش وما ولدت کانوا یطوفون عراۃ الا ان تعطیہم الحمس ثیابا فیعطی الرجال الرجال والنساء النساء وکانت الحمس لا یخرجون من المزدلفۃ ویقولون نحن اہل حرم وکان الناس کلہم یبلغون عرفات قال ہشام فحدثنی ابی عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت الحمس ہم الذین انزل اللہ عزوجل فیہم ثم افیضوا من حیث افاض الناس قالت کان الناس یفیضون من عرفات وکان الحمس یفیضون من المزدلفۃ یقولون لا نفیض الا من الحرم فلما نزلت افیضوا من حیث افاض الناس رجعوا الی عرفات ترجمہ حضرت ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عرب طواف کرتے تھے بیت اللہ کا ننگے مگر حمس اور حمس قریش ہیں اور انکی اولاد غرض لوگ ننگے طواف کرتے تھے مگر جبکہ قریش لوگ ان کو کپڑے دے دیتے تھے سو مرد مردوں اور عورتیں عورتوں کو کپڑے دیا کرتی تھیں اور حمس مزدلفہ سے باہر نہ جاتے اور سب لوگ عرفات تک جاتے ہشام نے کہا میرے باپ نے مجھے خبر دی کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہی مضمون فرمایا جو اوپر ابھی گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ جب آیت مذکور اتری تو سب عرفات جانے لگے عن محمد بن جبیر بن مطعم یحدث عن ابیہ جبیر بن مطعم قال اضللت بعیرا لی فذہبت اطلبہ یوم عرفۃ فرایت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقفا مع الناس بعرفۃ فقلت واللہ ان ھذا لمن الحمس فما شانہ ھھنا وکانت قریش تکون من الحمس قولہ جبیر بن مطعم نے کہا میرا ایک اونٹ کھو گیا اور میں اسکی تلاش کو نکلا عرفہ کے دن تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں عرفات میں تو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ تو حمس کے آدمی ہیں انکو کیا ہوا جو یہاں تک آگئے (یعنے قریش تو مزدلفہ سے آگے نہیں آتے تھے) اور قریش حمس میں شمار کیے جاتے تھے (جو لوگ مزدلفہ سے باہر نہ جاتے تھے)

باب جواز تعلیق الاحرام وھو ان یحرم باحرام کاحرام فلان ایک شخص اپنے احرام میں کہے کہ جو فلان شخص کا احرام ہے وہی میرا بھی اس کے جائز ہونے کا بیان **ف** جیسے حضرت علی نے کہا تھا کہ جو احرام رسول اللہ کا ہو وہی میرا بھی اور آپ نے اسے جائز رکھا **عن** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو منیخ بالبطحاء فقال لی بما اھللت قلت اھللت باھلال کاھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فقال احسنت طف بالبیت وبالصفا والمروۃ واحل قال فطفت بالبیت وبالصفا وبالمروۃ وشرا تیت امراۃ من بنی قیس ففلت رات اھی شرا اھلکت بالحج قال فکنت اُفتی بہ الناس حتی کان فی خلافۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ رجل یا ابا موسیٰ او یا عبد اللہ بن قیس رویدک بعض فتیاک فانک لا تدری ما احدث امیر المؤمنین فی النسک بعدک فقال یا ایھا الناس من کنا افتیناہ فتیا فلیتیدہ فان امیر المؤمنین قادم علیکم فبہ فاتموا قال فقدم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فذکرت ذلک لہ فقال ان ناخذ بکتاب اللہ تعالیٰ فان کتاب اللہ یامرنا بالتمام وان ناخذ بسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یحل حتی بلغ الھدی محلہ ترجمہ ابی موسیٰ نے کہا میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ اونٹ ٹھہرائے ہوئے بطحا کے مکہ میں تھے اور مجھ سے فرمایا کہ تم نے حج کی نیت کی میں نے کہا آپ نے فرمایا کیا احرام باندھا میں نے عرض کی کہ میں نے کہا لبیک مانند لبیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے فرمایا خوب کیا اب بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا اور مروہ کا اور احرام کھولڈالو (اس لیے کہ ان کے ساتھ ہدی تو تھی ہی نہیں) پھر میں طواف کیا بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا اور قبیلہ بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آیا اور اس نے میرے

سر کی جو مین دیکھہ دین بہر مین سے حج کی لبیک پکارے اور مین لوگون کو یہی فتوے دیتا تہا کہ جو حج کو آوے ابہی کے وہ عمرہ کر کے احرام کہول ڈالے پہر یوم الترویہ مین حج کا احرام باندہ لے) یہانتک کہ جب خلافت ہوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کی تو ایک شخص نے مجہہ سے کہا اے ابو موسی یا کہا اے عبد اللہ بن قیس تم اپنے بعض فتوے روک رکھو اسلیے کہ تم کو معلوم نہین کہ امیر المومنین نے کون سی نئی بات نکالی لسک مین تمہارے پیچہے (معلوم ہوا کہ صحابہ کا عقیدہ تہا کہ خلفا کی بات کو بہی احداث جانتے تہے اور نو پیدا خیال کرتے تہے اور سنت مین داخل نہ جانتے تھے اسیوجہ سے حضرت عمر نے بہی جماعت تراویح جس کو اپنے مقرر فرمایا تہا نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ فرمایا اور یہ نہ کہا نِعْمَتِ السُّنَّةُ هٰذِهٖ حالانکہ اصل تراویح کی سنت سے ثابت تہی بلکہ اصل جماعت کی بہی ثابت تہی مگر صرف دوام اوسپر حضرت سے نہین کیا تہا اور دوام کا حکم حضرت عمر نے دیا اتنے سے تغیر کو جو اون کی جانب سے تہا آپ کو پسند نہ آیا کہ اسکو سنت مین داخل کرین سبحان اللہ کیا ادب تہا صحابہ کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی سے معلوم ہوا کہ قول صحابی حجت نہین ورنہ خلفاء کے بات کو احداث نہ کہتے) تب ابو موسی نے کہا اے لوگو جن کو مینے فتوی دیا ہے (یعنے احرام کہولڈالنے کا) تو وہ تامل کرین اسلیے کہ امیر المومنین آنے والے ہین سو تم انکی پیروی کرو کہر اوی نے پہر آئے حضرت عمر اور مینے اون سے ذکر کیا تو اونہون نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب پر چلین تو وہ حکم فرماتی ہے پورا حج و عمرہ بجا لانے کا اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہین کہولا جب تک قربانی نہ پہنچ لی اپنی جگہہ پر ف اور جس کے پاس قربانی ہووے ہی نہین غرض حضرت عمر بن خطاب نے یہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کا خیال کیا اور قول کا خیال نہ آیا کہ آپ نے تمام صحابہ مین حکم دیا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ احرام کہولڈالے اور بعض شارحان حدیث نے اس کی تاویل کی ہے یہ کہ منع کرنا آپ کا اخذ بالاولے کے طریق سے تہا کہ خواہش آپکی یہ تہی کہ لوگ حج کو الگ سفر مین اور عمرہ کو الگ سفر مین بجا لاوین اور اسی کو وہ پورا خیال فرماتے تہے گو وہ خیال کیسا ہی ہو کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور بیان کی ہم سے یہی روایت عبید اللہ بن معاذ نے اون سے معاذ اون کے باپ نے اون سے شعبہ نے اس اسناد سے مانند اس کی

عن ابی موسے رضی اللہ تعالے عنہ قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَ اَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْتَ بِالْبَيْتِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَاْسِي فَكُنْتُ اُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ فِي اِمَارَةِ اَبِي بَكْرٍ وَاِمَارَةِ عُمَرَ فَاِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ اِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَاْنِ النُّسُكِ فَقُلْتُ اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا اَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَرَيَّثْ فَهٰذَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فِيهِ فَاْتَمُّوا فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هٰذَا الَّذِي اَحْدَثْتَ فِي شَاْنِ النُّسُكِ قَالَ اِنْ نَاْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَاِنْ نَاْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ ابی موسیٰ نے کہا میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ مکہ کی کنکریلی زمین میں اونٹ بٹھائے ہوئے تھے۔ (یعنے وہاں منزل کی ہوئی تھی) اور آپ نے مجھ سے پوچھا کیا اہلال کیا تمنے میں نے عرض کی جو اہلال نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا آپنے فرمایا تم قربانی ساتھ لائے ہو میں نے کہا نہیں تو آپنے فرمایا بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کرکے احرام کھول ڈالو اور میں نے طواف کیا ویسا ہی پھر ایک عورت کے پاس آیا اپنی قوم کے اوس نے میرے سر میں کنگھی کردی اور میرا سر دھویا غرض میں یہی فتوی دینے لگا لوگوں کو آگے۔ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **فائدہ** غرض یہ ہے کہ منع کرنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کا بطور حرمت کے نہیں تھا کہ فسخ احرام کو حرام جانتے ہوں یا تمتع کو باطل خیال کرتے ہوں بلکہ اس منع کرنے کی علت خود آگے کی روایت میں آتی ہے **عَنْ** اَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي اِلَى الْيَمَنِ قَالَ فَوَافَقْتُهُ فِي الْعَامِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا مُوسٰى كَيْفَ قُلْتَ حِينَ اَحْرَمْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ اِهْلَالًا كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ سُقْتَ هَدْيًا فَقُلْتُ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَحِلَّ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ ابی موسیٰ کی وہی مضمون مروی ہوا اتنی بات زیادہ ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کو بھیجا تھا اور میں اُس سال آیا جس سال آپنے حج کیا

آگے وہی مطلب ہے جو اوپر مذکور ہوا **عن** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یفتی بالمتعۃ فقال لہ رجل رویدک بعض فتیاک فانک لا تدری ما احدث امیر المؤمنین فی النسک بعد حتی لقیہ بعد فسالہ فقال عمر قد علمت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد فعلہ واصحابہ ولکن کرھت ان یظلوا معرسین بھن فی الاراک ثم یروحون فی الحج تقطر رؤسھم ترجمہ ابی موسیٰ فتوے دیتے تھے متعہ کا (حجیا اور پر گذرا کہ حج کو عمرہ کرکے فسخ کر ڈالنا اور پھر یوم الترویہ میں حج کا احرام باندھنا) تو ایک شخص نے کہا تم اپنے بعض فتوے کو روک رکھو اس لیے کہ تمکو معلوم نہیں کہ امیر المومنین نے کونسی نئی بات نکالی نسک میں پھر وہ ملے حضرت عمر سے اور ان سے پوچھا انہوں نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے متعہ کیا ہے اور انکے اصحاب نے (ایام حج میں مطلق عمرہ بجالانے کو اور پھر اس سال حج کرنے کو بھی عمرہ کہتے ہیں) مگر میں جو منع کرتا ہوں تو اس لیے کہ مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ عورتوں کے ساتھ شب باشی پیلو کے درختوں میں کریں پھر حج کو جاویں کہ اون کے سر میں سے پانی ٹپکتا ہو (اور اس حال میں عرفات کو جاویں) **ف** یہ عذر بیان کردیا حضرت عمر نے کہ آپ کو پسند آیا کہ لوگ عرفات میں مانند اور حاجیوں کے گرد آلودہ ہوں اور حجاج کی خوبی گویا یہی ہے کہ سر پریشان اور خشوع اور خضوع اُن میں ظاہر ہو اور مسکنت کا سامان اونپر نمودار ہوں ضد راحت و آرام کے علامتیں اونپر ظاہر ہوں اور امر ظاہر ہے کہ یہ علت حدیث مرفوع منصوص کے سامنے کچھ نہیں اسلیے کہ احرام سے ایک لحظہ پیشتر بھی سبطرح کی زینت حلال ہے اور عورتوں سے جماع وغیرہ درست ہے اور خوش بو لگانا روا ہے غرض قول حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معارض حدیث مرفوع کے نہیں ہوسکتا نہ آپ کو معارضہ منظور تھا صرف اپنی ایک رائے کی بات کہی اور جسکا جی چاہے اوسکو قبول کرے جاہے نہ کرے **باب** جواز التمتع تمتع کے جائز ہونے کا بیان **عن** عبد اللہ بن شقیق کان عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ینھی عن المتعۃ وکان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یامر بھا فقال عثمان لعلی کلمۃ ثم قال علی قد علمت انا قد تمتعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجل ولکنا کنا خائفین ترجمہ عبد اللہ بن شقیق نے کہا کہ حضرت عثمان نے منع کیا متعہ سے اور حضرت علی اسکا حکم کرتے تھے تو حضرت عثمان نے حضرت علی کو کچھ کہا تو حضرت علی نے کہا آپ جانتے ہو کہ ہمنے متعہ کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنے تمتع حجکا) تو انہوں نے کہا کہ ہاں مگر ہم اُسوقت ڈرتے تھے **ف** یہ منع حضرت عثمان کا بھی تنزیہی تھا نہ تحریما اور یہ فرمانا

اُن کا کہ ہم ڈرتے تھے مراد اس سے عمرہ قضا ہے جو قبل فتح ہوا ہے اور چونکہ وہ عمرہ بھی ذیقعدہ میں تھا لہذا اوسپر بھی تمتع کا اطلاق صحیح ہے کہا مسلم نے اور بیان کی مجھسے یہی روایت یحیی بن حارثی نے اون سے خالد نے یعنے ابن الحارث نے اون سے شعبہ نے اسی اسناد سے مثل اسی کی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ اجْتَمَعَ عَلِیٌّ وَّعُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بِعُسْفَانَ فَکَانَ عُثْمَانُ یَنْھٰی عَنِ الْمُتْعَۃِ اَوِ الْعُمْرَۃِ فَقَالَ عَلِیٌّ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَا تُرِیْدُ اِلٰی اَمْرٍ فَعَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھٰی عَنْہُ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا مِنْکَ قَالَ اِنِّیْ لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَدَعَکَ فَلَمَّا اَنْ رَاٰی عَلِیٌّ ذٰلِکَ اَھَلَّ بِھِمَا جَمِیْعًا سعید بن المسیب نے کہا کہ حضرت علی اور حضرت عثمان دونون عسفان مین (کہ نام ہے ایک مقام کا) جمع ہوئے اور عثمان متعہ سے منع کرتے تھے (یعنے ایام حج مین کہ وہ متع ہے) تو حضرت علی نے کہا کیا ارادہ ہے تمہارا اسکام کے ساتھ جو حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور تم اس سے منع کرتے ہو تو عثمان نے کہا تم ہمین چھوڑ دو ہماری حال پر حضرت علی نے فرمایا مین تمہے نہین چھوڑ سکتا پھر جب حضرت علی نے یہ حال دیکھا تو حج اور عمرہ دونو کا لبیک پکارا عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ کَانَتِ الْمُتْعَۃُ فِی الْحَجِّ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاصَّۃً ابوذر نے کہا تمتع حج کا خاص تھا صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ف یہ اثر معارض نہین ہوسکتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سراسر رشاد کے کہ آپنے سراقہ بن جعشم سے فرمایا کہ تمتع ہمیشہ کے لیے جائز ہے عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَتْ لَنَا رُخْصَۃً یَعْنِی الْمُتْعَۃَ فِی الْحَجِّ ابوذر نے کہا تمتع حج مین ہمارے ہی لیے خاص تھا عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَا کَانَتْ لِاَحَدٍ اِلَّا لَنَا خَاصَّۃً یَعْنِیْ مُتْعَۃَ النِّسَآءِ وَمُتْعَۃَ الْحَجِّ ترجمہ ابوذر نے کہا دو متعہ ایسے ہین کہ ہمارے ہی لیے خاص تھے یعنے متعہ عورتون کا (یعنے ایک دوقت نکاح کرنا ایکدوقت مقرر تک) اور متعہ حج کا ف یعنے ایام حج مین عمرہ بجالانا یا احرام حج کو عمرہ کرکے فسخ کردینا اور پھر حج کرنا اور متعہ حج کی خصوصیت محض اُن کی رائے ہے مخالف نصوص محمدیہ پس حجت نہین ہوسکتا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی الشَّعْثَآءِ قَالَ اَتَیْتُ اِبْرَاھِیْمَ النَّخَعِیَّ وَاِبْرَاھِیْمَ التَّیْمِیَّ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَھُمُّ اَنْ اَجْمَعَ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ الْعَامَ فَقَالَ اِبْرَاھِیْمُ النَّخَعِیُّ لٰکِنْ اَبُوْکَ لَمْ یَکُنْ لِیَھُمَّ بِذٰلِکَ قَالَ فَبَیْنَا اَنَا عِنْدَ حَکَّامِ بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ یَّاسِرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ مَرَّ بِاَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِالرَّبَذَۃِ فَذَکَرَ لَہٗ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّمَا کَانَتْ لَنَا خَاصَّۃً دُوْنَکُمْ

ترجمہ عبدالرحمن بن ابی الشعثاء نے کہا کہ آیا میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے پاس اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ جمع کروں حج اور عمرہ دونوں کو اس سال میں سو ابراہیم نخعی نے کہا کہ تمہارے والد تو کبھی ایسا ارادہ نہ کرتے تھے اور قتیبہ نے کہا کہ روایت کی ہمسے جریر نے اوس سے بیان نے اوس سے ابراہیم تیمی نے اوس سے اوس کے باپ نے کہ وہ ابوذر کے ساتھ ربذہ کو گئے اور اوس سے حج و عمرہ جمع کرنے کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ ہم لوگوں کے واسطے خاص تھا اور تمہارے واسطے نہیں ہے (یعنے صحابہ کے سوا اور دن کو روا نہیں) ف اور یہ ابوذر کی رائے اور تجویز ہے اور راوی کی روایت حجت ہے اور رائے حجت نہیں اور دلائل جواز فسخ حج بعمرہ ہم اوپر چوتیسویں مسئلہ کے ذیل میں بیان کر آئے ہیں عن الفزاری قال سعید حدثنا مروان بن معاویۃ قال حدثنا سلیمان التیمی عن غنیم ابن قیس قال سألت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ عن المتعۃ فقال نعلناھا وھذا یومئذ کافر بالعرش یعنی بیوت مکۃ فزاری نے روایت کی کہ سعید نے کہا روایت کی مجھ سے مروان نے جو فرزند ہیں معاویہ کے کہ خبر دی ہم کو سلیمان تیمی نے غنیم بن قیس سے کہ اونہوں نے کہا میں نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا متعہ کو تو اونہوں نے فرمایا کہ ہمنے متعہ کیا ہے اور معاویہ اوس دن کافر تھے مکہ کے گھروں میں ف کافر ہونے کے دو معنے ہیں اول یہ کہ عرب کہتا ہے الکفر الرجل جب کوئی شخص گاؤں میں رہے اس لیے کہ کفور گاؤں کو کہتے ہیں غرض اس صورت میں مطلب یہ ہوا کہ حضرت معاویہ مکہ میں تھے اور ہنوز متعہ کیا دوسرے معنے یہ ہیں کہ وہ ابھی ایمان نہ لائے تھے اور دین جاہلیت پر تھے اور یہی معنے صحیح ہیں کہ قاضی عیاض وغیرہ نے اوسیکو اختیار کیا ہے اور مراد متعہ سے عمرۃ القضاء ہے جو ساتویں سال ہجرت کی ہوا اور حضرت معاویہ آٹھویں سال میں جب مکہ فتح ہوا ہے تب ایمان لائے ہیں اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ بعد عمرہ قضا کے ساتویں ہی سال میں ایمان لائے مگر قول اول اون کے اسلام کے باب میں صحیح ہے اور باقی عمرہ جو عمرۃ القضاء کے بعد ہوئے اوس میں تو حضرت معاویہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور دولت اسلام سے مشرف ہو چکے تھے (نووی) کہا مسلم نے اور بیان کی ہمسے یہی روایت ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے یحیی بن سعید نے اون سے سلیمان تیمی نے اسی اسناد سے اور اسکی روایت میں ہے یعنے معاویہ اور کہا روایت کی ہمسے عمرو ناقد نے اون سے ابو احمد زبیری نے اون سے سفیان نے اور کہا

روایت کی ہم سے محمد نے اون سے روح نے اون سے عبادہ نے اون سے شعبہ نے اون سے سلیمان نے
اسی اسناد سے مثل ان دونون روایتون کی اور سفیان کی روایت مین المتعۃ فی الحج زیادہ ہے یعنے یہ مذکور
حج کے متعہ کا تھا عن مطرف قال قال لی عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہما نے
لا احدثک بالحدیث الیوم ینفعک اللہ بہ بعد الیوم واعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قد احمی طائفۃ من اھلہ فی الحج فلم تنزل اٰیۃ تنسخ ذلک ولم ینہ عنہ حتی
مضی لوجہہ ارتای کل امرئ بعد ما شاء ان یرتای مطرف نے کہا کہ مجھ سے عمران
بن حصین نے کہا کہ مین تجھ سے آج ایک حدیث بیان کرون کہ اللہ تعالی تم کو آج سے اسکا نفع دے گا اور جان
لو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والون سے ایک گروہ کو عمرہ کردیا عشرہ ذی الحجہ مین اور پھر اسپر
کوئی آیت نہ اوتری کہ اس حکم کو منسوخ کرتی اور نہ اون دونون مین عمرہ سے منع فرمایا یہان تک کہ دنیا سے
چلے گئے پھر آپ کے بعد جسکا جو جی چاہے اپنی راے سے کہا کرے عن الجریری فی ھذا الاسناد
وقال ابن حاتم فی روایتہ ارتای رجل برایہ ما شاء یعنی عمر رحمہ جریری سے اسی سند سے
یہی حدیث مروی ہے اور ابن حاتم کی روایت مین یہ ہے کہ پھر ایک شخص نے اپنی راے سے جو چاہا
کہدیا یعنے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے ف ان روایتون سے عمران کا مقصود یہ ہے کہ عمرہ لانا
ایام حج مین اور اسیکو تمتع کہتے ہین جائز اور روا ہے اور حضرت عمر پر اونہون کے انکار کیا کہ وہ اپنی راے
سے منع کرتے تھے حالانکہ قرآن شریف سے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے اسکا جواز
معلوم ہوا اس مقام مین غور کرنا چاہیے کہ حضرت عمر باوجودیکہ خلیفہ خاص ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور مسند خلافت راشدہ کے زینت بخش ہین مگر اُن کی راے بھی جب حدیث رسول معصوم کے
خلاف ہوئی تو سلف نے اوپر انکار کیا پھر امامون کی بات جب رسول معصوم کی حدیث کے خلاف ہو تو کیونکر
نہ قابل انکار و ردود و طرد ہوگی اور منع کرنا حضرت عمر کا متعہ سے اس نظر سے نہ تھا کہ متعہ روا ہی نہین بلکہ
صرف اس خیال سے کہ افراد کو متعہ پر ترجیح ہے پھر بھی اُنکی راے پر انکار کیا اور یہان برادران احناف
اعداء انصاف کا یہ قاعدہ ہو رہا ہے کہ حدیث کے مقابل مین امامون کی جلت و حرمت پر جان کی جاتی
ہے اور حدیث شریف کے خلاف ہوتے ہوئے بھی اونہی کی بات لی جاتی ہے افسوس صد افسوس
عن مطرف قال قال لی عمران بن حصین رضی اللہ عنہما احدثک حدیثا

عسی اللہ ان ینفعک بہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع بین حجۃ وعمرۃ ثم لم ینہ عنہ حتی مات ولم ینزل فیہ قرآن یحرمہ وقد کان یسلم علی حتی اکتویت فترکت ثم ترکت الکی فعاد ترجمہ مطرف نے کہا کہ مجھ سے عمران بن حصین نے کہا کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کردن شاید اللہ عزوجل اوس سے تم کو فائدہ بخشے اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ جمع کیا اور پھر اوس سے منع نہ فرمایا یہانتک کہ انتقال فرمایا اور نہ اس میں کوئی قرآن کی آیت اوتری جس سے انکا جمع کرنا حرام ہوتا اور ہمیشہ میرے اوپر سلام فرمایا جاتا تھا جب تک میں نے داغ نہیں لیا تھا پھر جب داغ لیا تو سلام موقوف ہوگیا پھر میں نے داغ لینا چھوڑ دیا تو پھر سلام ہونے لگا مجھ ف یعنے مطلب یہ ہے کہ عمران بن حصین صحابی رضے اللہ تعالی عنہ کو مرض بواسیر تھا اور فرشتے اوپر سلام کیا کرتے تھے جب تک انہوں نے داغ نہیں لیا اور نہایت تکلیف بیماری سے اٹھاتے تھے اخیر میں جب داغ لیا تو فرشتوں نے سلام موقوف کر دیا جب چھوڑ دیا اور داغ لینے سے باز آئے پھر فرشتے سلام کرنے لگے (نووی شرح مسلم) عن حمید بن ہلال قال سمعت مطرفا قال قال لی عمران بن حصین بمثل حدیث معاذ ترجمہ حمید سے وہی مضمون مروی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا عن مطرف قال بعث الی عمران بن حصین فی مرضہ الذی توفی فیہ فقال انی کنت محدثک باحادیث لعل اللہ ان ینفعک بہا بعدی فان عشت فاکتم عنی وان مت فحدث بہا ان شئت انہ قد سلم علی واعلم ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جمع بین حج وعمرۃ ثم لم ینزل فیہا کتاب اللہ ولم ینہ عنہا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رجل فیہا برایہ ما شاء ترجمہ مطرف نے کہا مجھے پیغام بھیجا عمران بن حصین نے بلا بھیجا اوس بیماری میں جسمیں اُنکی وفات ہوئی تھی اور کہا کہ میں تمسے کئی حدیثیں بیان کرتا ہوں شاید اللہ تعالے میرے بعد تمکو اُس سے نفع دیوے پھر اگر میں جیتا رہا (یعنے اس مرض سے اچھا ہوکر) تو تم اُسکو میرے نام سے بیان نہ کرنا اور پوشیدہ رکھنا اور اگر میں مرگیا تو چاہنا بیان کرنا اول بات یہ ہے کہ مجھپر سلام کیا گیا (یعنے فرشتوں کا) دوسرے یہ کہ میں خوب جانتا ہوں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں کو جمع کیا (یعنے ایام حج میں) اور پھر اسمیں نہ تو قرآن اوترا اور نہ آپنے اوس جمع سے منع فرمایا اور اس شخص نے جو چاہا سو اپنی رای سے کہدیا (یعنے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ نے) ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ

کتاب اللہ

کر اسے کسی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے مقدم نہیں ہو سکتی اور معلوم ہوا کہ کلام فرشتوں کا غیر نبی بھی سن سکتا ہے **عن** مطرف عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال تمتعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم ینزل فیہ القرآن قال رجل برأیہ ما شاء ترجمہ مطرف سے مروی ہے کہ عمران نے اون سے کہا کہ متعہ کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور نہ اترا اوس میں قرآن (یعنے اس سے نہی میں) پھر فلان شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہدیا اور کہا امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی مجھسے حجاج بن شاعرہ نے اون سے عبید اللہ بن عبد المجید نے اون سے اسمٰعیل بن مسلم نے اون سے محمد بن واسع نے اون سے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر نے اون سے عمران بن حصین نے یہی حدیث کہ متعہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور متعہ کیا ہمنے آپ کے ساتھ **عن** ابی رجاء قال قال عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نزلت ایۃ المتعۃ فی کتاب اللہ یعنی متعۃ الحج وامرنا بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم لم تنزل ایۃ تنسخ ایۃ متعۃ الحج ولم ینہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی مات قال رجل برأیہ بعد ما شاء وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا کہا مسلم نے روایت کی مجھسے محمد بن حاتم نے اون سے یحیے نے اون سے عمران قصیر نے اون سے ابو رجا نے اون سے عمران بن حصین نے مثل اسی روایت کی مگر اتنا فرق ہے کہ اونہوں نے کہا کہ کیا ہمنے یہ (یعنے متعہ حج کا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور یہ نہیں کہا کہ حکم کیا ہم کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکا (یعنے جیسا اوپر کی روایت میں حکم کا ذکر تھا ویسا اس میں نہیں) **باب** وجوب الدم علی المتمتع وانہ اذا عدم لزمہ صوم ثلاثۃ ایام فی الحج بعد احرامہ اذا رجع الی اہلہ جو متمتع کرے حج میں اوسپر قربانی واجب ہے نہیں تو تین روزے ایام حج میں اور سات جب گھر جاوے **عن** سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بالعمرۃ الی الحج واہدی فساق معہ الہدی من ذی الحلیفۃ وبدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاہل بالعمرۃ ثم اہل بالحج وتمتع الناس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعمرۃ الی الحج فکان من الناس من اہدی فساق الہدی ومنہم من لم یہد فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکۃ قال

قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهٗ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشٰى اَرْبَعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهٗ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ ترجمہ سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ متعہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین عمرہ کے ساتھہ حج مین ملاکر اور قربانی کی اور قربانی کے جانور اپنے ساتھہ لے گئے ذی الحلیفہ سے اور شروع مین آپ نے لبیک پکاری عمرہ کی پھر لبیک پکاری حج کی اور اسیطرح لوگون نے بھی آپکے ساتھہ تمتع کیا عمرہ کا حج کے ساتھہ اور لوگون مین کسی کے پاس قربانی تھی کہ وہ قربانی کے جانور اپنے ساتھہ لایا تھا اور کسی کے پاس قربانی نہ تھی پھر جب آپ مکہ مین پہونچے لوگون سے فرمایا کہ جو قربانی لایا ہو وہ کسی چیز سے حلال نہ ہو جس سے حالت احرام مین دور رہا ہے جب تک اپنے حج سے فارغ نہ ہو اور جو قربانی نہ لایا ہو وہ تو بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا اور مروہ مین سعی کرکے اپنے بال کتروالے اور احرام کھول ڈالے پھر حج کی لبیک پکارے یعنی آٹھوین تاریخ اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کرے پھر جسکو قربانی میسر نہ ہو تو وہ تین روزے رکھے حج مین اور سات روزے رکھے جب اپنے گھر پہنچے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین آئے تو پہلے پہل حجر اسود کو بوسہ دیا پھر تین بار کود کود کر رمل اور اچھال کر طواف کیا (یعنے جسکو رمل کہتے ہین) اور چار بار چلکر طواف کیا (جیسے عادت کے موافق چلتے ہین پھر دو رکعت پڑھی جب طواف سے فارغ ہوچکے اور وہ دو رکعت مقام ابراہیم کے پاس ادا کی پھر سلام پھیرا اور صفا پر تشریف فرما ہوئے اور صفا اور مروہ کے بیچ مین سات بار طواف کیا اور پھر کسی چیز کو اپنے اوپر حلال نہین کیا ان چیزون مین سے جنکو بسبب احرام کے اپنے اوپر حرام کیا تھا یہانتک کہ حج سے بالکل فارغ ہوگئے اور قربانی

اپنی ذبح کی یوم النحر یعنے دسویں تاریخ مین اور پھر مکہ کو لوٹ آئے اور طواف افاضہ کیا بیت اللہ کا پھر ہر چیز کو اپنے اوپر حلال کر لیا جنکو احرام سے حرام کیا تھا اور جو لوگ قربانی اپنے ساتھ لائے تھے انھون نے بھی ویسا ہی کیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا **فائدہ** قولہ متعہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد اس سے یہ ہے کہ پہلے حج کا احرام باندھا پھر عمرہ کا اور قاضی عیاض کا یہی قول ہے اور لغت کے رو سے یہ بھی تمتع ہوا اور یہی لوگون کے متعہ سے بھی مراد ہے کہ پہلے انھون نے احرام حج کا باندھا پھر عمرہ کر کے احرام کھولڈالا پھر حج کیا مکہ سے احرام باندھکر یہی لغت کے رو سے متعہ اور تمتع ہوا قولہ اپنے بال کتروائے الخ اس سے معلوم ہوا کہ بال کتروانا یا منڈانا یہ بھی مناسک حج مین داخل ہے اور یہی مذہب ہے جماہیر علما کا اور صحیح مذہب شافعیہ کا اور انکو مناسک حج نہ جاننا ضعیف مذہب ہے اگرچہ حلق یعنے منڈانا بالون کا افضل ہے مگر یہان آپنے کتروانے کا حکم اس لیے دیا کہ حج کے بعد منڈانا ہو ورنہ بال رہنے اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کرے الخ مراد اس سے قربانی تمتع کی ہے کہ متمتع پر واجب ہے اور اسکے وجوب کے شروط کتب فقہ مین مذکور ہین قولہ جسکو قربانی میسر نہ ہو تین روزے رکھے یہ تین روزے اول ہین کہ عرفہ سے پیشتر رکھ لے اور حج کا احرام باندھنے کے بعد جب عمرہ سے فارغ ہو جاوے اور اگر عمرہ کے اور احرام حج کے قبل رکھے تو بھی کافی ہین مذہب صحیح کے رو سے اور اگر احرام عمرہ کے بعد قبل فراغ عمرہ کے رکھے تو صحیح مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ وہ کافی نہین اور اصحاب مالک کا قول بھی ایسا ہی ہے اور ثوری اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک کافی ہے اور اگر عید اور ایام تشریق سب گذر گئے تو انکی قضا شافعیہ کے نزدیک واجب ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ اب وہ روزے نہین رکھ سکتا بلکہ اسکو قربانی دینا ضرور ہے اگر طاقت ہو باقی رہے سات روزے وہ وطن مین جاکر رکھے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم مستحب ہے اور اس مین رمل بھی تین بار کرنا مستحب ہے اور رمل کے معنی اسحدیث مین اوپر ہو چکے اور معلوم ہوا کہ طواف کی دو رکعتین مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کرنا مستحب ہے (نووی شرح مسلم) اور کہا مسلم علیہ الرحمتہ نے کہ روایت کی مجھ سے عبد الملک بن شعیب نے اون سے اُن کے باپ نے اون سے اُنکے دادا نے اون سے عقیل نے اون سے ابن شہاب نے اون سے عروہ نے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے خبر دی انھون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمتع سے (یعنے باعتبار تمتع لغوی کے) جو حج مین عمرہ ملا کر کیا اور لوگون کے تمتع سے جیسے خبر دی مجھکو

سالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تتبع سے **باب** بَيَانِ اَنَّ الْقَارِنَ لَا يَحِلُّ اِلَّا فِيْ وَقْتِ تَحَلُّلِ الْحَاجِّ الْمُفْرِدِ باب اس بیان مین کہ قارن احرام نہ کھولے مگر جبکہ مفرد احرام کھولے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالیٰ کے لوگون نے اپنا احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ فرما کے احرام کیون نہین کھولا تو آپ نے فرمایا کہ مین نے اپنے سر کے بالون کو گوند یا خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی کے گلون مین ہار ڈالے ہین سو مین احرام نہ کھولون گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کرلون **کہا** مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابن نمیر نے اون سے خالد بن مخلد نے اون سے مالک نے اون سے نافع نے اون سے ابن عمر نے اون سے حفصہ نے کہ انہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ آپ نے احرام نہ کھولا مانند اوپر کی روایت کی **عَنْ** حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّيْ قَلَّدْتُ هَدْيِيْ وَلَبَّدْتُ رَاْسِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ ترجمہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا مین احرام نہ کھولون گا جب تک حج کا احرام نہ کھولون اور **کہا** مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے ابو اسامہ نے اون سے عبید اللہ نے اون سے نافع نے اون سے ابن عمر نے کہ حفصہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اور روایت کی مثل حدیث مالک کے اور اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا مین احرام نہ کھولون گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کرلون **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَنِيْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ يَّحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَحِلَّ فَقَالَ اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ هَدْيِيْ ترجمہ عبداللہ حضرت عمر کے لخت جگر نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے حفصہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اپنی بیبیون کو کہ احرام کھول ڈالین حجۃ الوداع کے سال مین تو بولی حفصہ نے عرض کی کہ آپ کو کون روکتا

سے احرام کہولنے سے آپ نے فرمایا کہ مین نے اپنے سر کے بالون کو خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی کی گلے مین ہار ڈالا ہے سو مین احرام نہ کہولون گا جب تک اپنی قربانی نہ بجہ نہ کرلون **فائدہ** نووی نے فرمایا کہ ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور قارن جب تک کہ وقوف عرفات اور رمی سے فارغ نہ ہو جبتک احرام نہین کہول سکتا اور ان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تلبید کرنا یعنے بالون کو کسی لیسدار چیز سے جیسے گوند یا کسی وغیرہ سے جما لینا مستحب ہے اور قربانی کے گلے مین ہار ڈالنا بھی مستحب ہے اور یہ دونون باتفاق مسنون ہین **باب** جواز التحلل بالاحصار وجواز القران واقتصار القارن علی طواف واحد وسعی واحد حاجی جو کہین راہ مین معذور ہو جاوے تو اسکو احرام کہولنے کا اور قران کے جائز ہونے کا اور قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہونے کا بیان **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خرج فی الفتنۃ معتمرا وقال ان صددت عن البیت صنعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج فاھل بعمرۃ وسار حتی اذا ظہر علی البیداء التفت الی اصحابہ فقال ما امرھما الا واحد اشھدکم انی قد اوجبت الحج مع العمرۃ فخرج حتی اذا جاء البیت طاف بہ سبعا وبین الصفا والمروۃ سبعا لم یزد علیہ ورای انہ مجزی عنہ واھدی ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نکلے ایام فتنہ مین عمرے کو اور کہا اگر مین روکا گیا بیت اللہ سے تو ویسا ہی کرینگے جیسا کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین پھر نکلے عمرہ کا احرام کرکے اور گئے یہانتک کہ بیدا پر پہونچکر (جہان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک اکثر صحابہ نے سنی تھی حجۃ الوداع مین) اپنے یارون سے کہا کہ حج اور عمرہ کا حکم ایک ہی ہے کہ دونون سوا ہلال کر سکتے ہین اگر روکے جاوین تو مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنے اوپر حج بھی عمرہ کے ساتھ واجب کر لیا اور چلے یہانتک کہ بیت اللہ پہنچکر اور وہان سات بار طواف کیا اور سات بار صفا اور مروہ کے بیچ مین سعی کی اور اس سے زیادہ کچھ نہین کیا اور اسیکو کافی سمجھا اور قربانی کی **فائدہ** یہ قصہ ہے جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا الخ یعنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال مین کافرون کی شرارت سے روکے گئے تو آپ نے احرام کہول ڈالا ویسے ہی ہم روکے جاوین گے تو راہ مین احرام کہولڈالین گے اور یہ حدیث

سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی حج و عمرہ دونوں کے لیے کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور جمہور کا اور خلاف کیا ہے اس حدیث کا اور جمہور کا ابو حنیفہ نے اور ایک گروہ نے اور کہا ہے کہ دو طواف اور دو سعی ضرور ہیں **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ فَاِنَّا نَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ فَيُحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ اِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْعُمْرَةِ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْحَجِّ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَّعَ عُمْرَتِيْ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِقُدَيْدٍ هَدْيًا ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتّٰى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا يَوْمَ النَّحْرِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ ان دونوں نے عبداللہ بن عمر سے کہا جس دنوں حجاج بن یوسف ظالم ابن زبیر سے لڑنے آیا تھا کہ اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو کیا ضرر ہے اس لیے کہ ہم کو خوف ہے کہ ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں لڑائی ہو اور آپ بیت اللہ تک نہ جا سکیں تو انہوں نے کہا اگر میں نہ جا سکوں تو ویسا ہی کروں گا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہے جب کفار قریش نے آپ کو روک لیا تھا بیت اللہ سے اور میں آپ کے ساتھ تھا پھر عبداللہ بن عمر نے کہا کہ گواہ رہو میں نے عمرہ اپنے پر واجب کیا اور چلے یہاں تک کہ ذی الحلیفہ پہنچے اور عمرہ کی لبیک پکاری پھر کہا کہ اگر میری راہ کھل گئی تو میں عمرہ بجا لاؤں گا اور اگر میری اور بیت اللہ میں کوئی حائل ہو گیا تو ویسا ہی کروں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور میں ہی آپ کے ساتھ تھا پھر یہ آیت پڑھی کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ یعنے تم کو اچھی پیروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پھر چلے یہاں تک کہ جب بیدا کی پیٹھ پر پہنچے تو کہا کہ حج اور عمرہ دونو

کا حکم ایک ہی ہے کہ اگر میں اپنے عمرہ سے روکا گیا تو حج سے بھی روکا جاؤں گا میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ
میں نے حج بھی اپنے عمرہ کے ساتھ واجب کیا پھر چلے یہانتک کہ قدید سے قربانی خریدی اور حج اور عمرہ
دونوں کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کی بیت اللہ اور صفا مروہ کی اور احرام نہ کھولا یہانتک کہ
حج سے فارغ ہوئے اور قربانی کے دن دونوں سے احرام کھولا عن نافع قال اراد ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما الحج حین نزل الحجاج بابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقتص الحدیث
بمثل ھذہ القصۃ وقال فی الحدیث وکان یقول من جمع بین الحج والعمرۃ کفاہ
طواف واحد ولم یحل حتی یحل منہما جمیعا ترجمہ نافع سے وہی قصہ مذکور ہے مگر اخیر میں یہ کہ عبداللہ
بن عمر کہتے تھے کہ جو حج و عمرہ جمع کرے اسکو ایک طواف کافی ہے اور احرام نہ کھولے یہانتک کہ دونوں
سے فارغ ہو کر احرام کھولے عن نافع ان ابن عمر اراد الحج عام نزل الحجاج بابن الزبیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقیل لہ ان الناس کائن بینھم قتال وانا نخاف ان یصدوک
قال فقال لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اصنع کما صنع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انی اشھدکم انی قد اوجبت عمرۃ ثم خرج حتی اذا کان بظاھر
البیداء قال ما شان الحج والعمرۃ الا واحد اشھدوا قال ابن رمح اشھدکم انی قد
اوجبت حجا مع عمرتی واھدی ھدیا اشتراہ بقدید ثم انطلق یھل بھما جمیعا
حتی قدم مکۃ فطاف بالبیت بالصفا والمروۃ ولم یزد علی ذلک ولم یحلق ولم یقصر
ولم یحلل من شیء حرم منہ حتی کان یوم النحر فنحر وحلق ورای
ان قد قضی طواف الحج والعمرۃ بطوافہ الاول وقال ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کذلک فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ نافع سے وہی مضمون مروی ہوا جو کئی بار
اوپر گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ جب ابن عمر مکہ میں آئے تو حج اور عمرہ دونوں کی لبیک پکارتے تھے
اور بیت اللہ اور صفا مروہ کا ایک ہی بار طواف کیا اور قربانی کی اور نہ سر منڈایا نہ بال کترائے
اور نہ کسی چیز کو حلال کیا جن کو احرام کے سبب سے حرام کیا تھا یہانتک کہ نحر کا دن ہوا (یعنے دسویں
تاریخ ذی حجہ کی) اور قربانی کی اور سر منڈایا اور خیال کیا کہ حج اور عمرہ کو وہی طواف کافی ہو گیا اور
عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ایسا ہی کیا رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے کہا امام مسلم

علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہمسے ابوالربیع زہرانی اور ابو کامل نے دونون نے کہا روایت کی ہمسے حماد نے
اور کہا مسلم نے روایت کی مجھسے زہیر نے جو فرزند ہین حرب کے اُنہون نے کہا روایت کی مجھسے اسمٰعیل اور
حماد اور اسمٰعیل ان دونون سے روایت کی ایوب نے اون سے ابن عمر نے ساری اسی قصہ جو مذکور ہوا اور نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فقط حدیث کے شروع مین کیا جب لوگون نے ابن عمر سے کہا تھا کہ کہین لوگ آپ کو
روکین نہین تو اونہون نے جواب مین کہا کہ اگر روکین تو مین وہی کرونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کیا ہے جیسے لیث کی روایت مین اوپر گذر چکا **باب** فِی الْاِفْرَادِ وَالْقِرَانِ افراد اور قران
کا بیان **عن** نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فِیْ رِوَایَۃِ یَحْیٰی قَالَ اَھْلَلْنَا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَوْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا **ترجمہ** عبداللہ عمر بن خطاب کے فرزند سے روایت ہے
کہ اُنہون نے کہا لبیک پکاری ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکیلے حج کی اور ابن
عون کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے حج کی لبیک پکاری **عن** اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّعم یُلَبِّیْ بِالْحَجِّ
وَالْعُمْرَۃِ جَمِیْعًا قَالَ بَکْرٌ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِکَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبَّیْ بِالْحَجِّ وَحْدَہٗ فَلَقِیْتُ اَنَسًا فَحَدَّثْتُہٗ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ
اَنَسٌ مَا تَعُدُّوْنَنَا اِلَّا صِبْیَانًا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّعم یَقُوْلُ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَحَجًّا **ترجمہ** انس نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلعم
سے کہ لبیک پکارتے تھے حج اور عمرہ دونون کی بکر نے کہا کہ مین نے یہی حدیث ابن عمر سے بیان کی تو اُنہون نے کہا فقط حج کی
لبیک پکاری سو مین انس سے ملا اور اُن سے کہا کہ ابن عمر تو یون کہتے ہین، انس نے کہا کہ تم لوگ
ہمکو بچہ جانتے ہو مین نے بخوبی سُنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے لبیک ہے
عمرہ کی اور حج کی **عن** اَنَسٍ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَیْنَھُمَا بَیْنَ
الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ قَالَ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اَھْلَلْنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ اِلَی اَنَسٍ فَاَخْبَرْتُہٗ
مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ کَاَنَّمَا کُنَّا صِبْیَانًا **مضمون وہی ہے فائدہ**
تطبیق ان سب روایتون مین یہی ہے کہ اول آپنے احرام حج مفرد کا باندھا تھا پھر عمرہ بھی ملالیا اور آپ
قارن ہوگئے اور یہی مذہب صحیح اور مختار ہے محدثین محققین کا کہ آپ اول مفرد تھے پھر قارن ہوئے اور
روایت ابن عمر مین ابتداے احرام کا بیان ہے کہ جب مفرد تھے اور روایت انس مین آخر کا کہ آپ
قارن تھے **باب** اِسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْقُدُوْمِ لِلْحَاجِّ وَالسَّعْیِ بَعْدَہٗ

طواف قدوم اور اسکے بعد سعی کا بیان عن قزعۃ قال کنت جالسا عند ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فجاء رجل فقال ایصلح لی ان اطوف بالبیت قبل ان اتی الموقف فقال نعم فقال فان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول لا تطف بالبیت حتی تاتی الموقف فقال ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قد حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت قبل ان یاتی الموقف فبقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احق ان تاخذ او بقول ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کنت صادقا ترجمہ قزعہ نے کہا کہ میں ابن عمر کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے طواف کرنا قبل عرفات میں جانے کے درست ہے ابن عمر نے کہا کہ ہاں اوسنے کہا ابن عباس تو کہتے ہیں کہ جب تک عرفات میں نجائے تب تک طواف نہ کرے ابن عمر نے کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا عرفات میں جانے سے پہلے تو رسول اللہ کا قول لینا بہتر ہے یا ابن عباس کا۔ اگر تو سچا ہو **فائدہ** ابن عمر کے قول سے طواف قدوم حاجی کے لیے ثابت ہوا اور قبل عرفات میں وقوف کرنے کے مشروع ہے اور یہی قول ہے تمام علما سوا ابن عباس کے اور سب علما نے کہا ہے کہ یہ طواف قدوم سنت ہے اور واجب نہیں مگر بعض اصحاب شافعیہ اوس کے وجوب کے قائل ہیں کہ اگر کوئی چھوڑ دے تو قربانی دے اور مشہور یہی ہے کہ وہ سنت ہے اور اوس کے چھوڑنے سے قربانی لازم نہیں اور وقوف عرفات تک کسینے نہ کیا تو فوت ہوگیا اور بعد وقوف کے اگر اس نیت سے بھی کیا تو طواف قدوم نہ ہوا اور قدوم کے معنے آنے کے ہیں حاجی آتے ہی یہ طواف کرتا ہے اس لیے اسے طواف قدوم کہتے ہیں اور جس نے کہ بعد وقوف عرفات کے طواف قدوم کی نیت سے طواف کیا تو طواف افاضہ ادا ہوگیا اور نیت لغو ہوئی اور طواف افاضہ کے بعد اگر کیا تو طواف نفل ہوگیا نیت جب بھی لغو ٹھہری اور طواف قدوم کے بہت نام ہیں طواف قادم اور طواف ورود اور طواف وارد اور طواف تحیت اور عمرہ میں طواف قدوم نہیں بلکہ عمرہ میں جو طواف کرے گا وہ اسکا رکن ہے اگرچہ قدوم کی نیت سے بھی کرے بلکہ نیت اوسکی لغو ہو جاوے گی اور رکن ادا ہو جاوے گا جیسے کسی پر حج واجب ہو اور نفل کی نیت سے حج کرے تو وہ حج ادا ہو جائیگا نیت بیکار ہو جائے گی اور یہ جو فرمایا ابن عمر نے کہ اگر تو سچا ہو یعنے اگر تو ایمان میں سچا ہے اور نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یقین سچے طور سے رکھتا ہے تو رسول اللہ کا قول شریف ہونے

کسی کے قول کو بیطرف التفات بھی نکرا بن عباس ہون یا اونکے والد عباس کیون نہ ہون اس سے معلوم ہوا کہ رسول معصوم کا قول ہوتے ہوئے کسی کے قول پر چلنا خواہ امام ہو یا مجتہد یا اور کوئی پیر و مرشد یہ سچون کا کام نہین ہے بلکہ جھوٹے بے ایمانون کا کام ہے جنکو رسول اللہ کی نبوت کا سچے طور سے یقین نہین ہے (نووی) **عن** ذبرۃ قال سال رجل ابن عمر الطواف بالبیت وقد احرمت بالحج فقال وما یمنعک فقال انی رایت ابن فلان یکرھہ وانت احب الینا منہ ورایناہ قد فتلتہ الدنیا قال فاتیا او ایکم لم تفتنہ الدنیا ثم قال رایتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ احرم بالحج وطاف بالبیت وسعی بین الصفا والمروۃ فسنۃ اللہ وسنۃ رسولہ احق ان تتبع من سنۃ فلان ان کنت صادقا ۲ زبرہ نے کہا کہ ایک شخص نے ابن عمر سے پوچھا کہ مین طواف کرون بیت اللہ کا اور مینے حج کا احرام باندھا ہے تو اونہون نے کہا کہ طواف سے تمکو کون روکتا ہے اونہون نے کہا کہ مین نے فلانے کے فرزند کو دیکھا (یعنے ابن عباس کو) کہ وہ اسکو مکروہ جانتے ہین اور آپ اُن سے زیادہ ہمارے پیارے ہین اور مین اُنکو دیکھتا ہون کہ دنیا نے اُنکو غافل کر دیا ہے تو ابن عمر نے فرمایا کہ ہم مین اور تم مین ایسا کون ہے جسکو دنیا نے غافل نہین کیا پھر کہا ابن عمر نے کہ ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اُنہون نے حج کا احرام باندھا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ مین سعی کی اور سنت اللہ اور رسول کی بہتر ہے تابعداری کے لیے فلانے کی سنت سے اگر تو سچا ایمان دار ہے **ف** ابن عمر نے یہ جو کہا کہ کون ایسا ہے جسے دنیا نے غافل نہین کیا یہ اُن کا زہد اور تقوی تھا اور قصر نفس کی راہ سے فرمایا **باب** بیان ان الحرم بعمرۃ لا یتحلل بالطواف قبل السعی وان المحرم بحج لا یتحلل بطواف القدوم وکذلک القارن عمرہ والے کا احرام سعی کے قبل اور حاجی کا اور قارن کا طواف قدوم سے نہین کھلتا **عن** عمرو بن دینار قال سالنا ابن عمر عن رجل قدم بعمرۃ فطاف بالبیت ولم یطف بین الصفا والمروۃ ایاتی امراتہ فقال قدم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فطاف بالبیت سبعا وصلی خلف المقام رکعتین وبین الصفا والمروۃ سبعا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ۳ عمرو بن دینار نے کہا کہ مین نے پوچھا ابن عمر سے کہ ایک شخص عمرہ لایا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے بیچ مین نہین پھرا

کیا وہ اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اونہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین آئے اور بیت اللہ کا طواف کیا سات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑہی دو رکعت اور صفا اور مروہ کے بیچمین سعی کی دو بار اور تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی خوب ہے ف مراد اس سے یہ ہے کہ پھر اس سے احرام آپ کا نہین کہلا جب تک کہ آپ عمرہ مین سے سعی بھی فارغ نہوے اور تم کو بھی متابعت اُنکی ضرور ہے غرض جب تک عمرہ مین صفا اور مروہ کی سعی نہ کرے تب تک احرام نہین کہل سکتا اور وہ شخص اپنی بی بی سے صحبت وغیرہ نہین کر سکتا اور جتنی امور احرام مین حرام ہوتے ہین کوئی اوسکو حلال نہین اور یہ قول جیسا ابن عمر کا ہے یہی مذہب ہے تمام علماء کا مگر قاضی عیاض نے جو ابن عباس سے روایت کیا ہے اور اسحق بن راہویہ سے کہ اُن دونون نے کہا کہ بعد طواف کے احرام کہل جاتا ہے اور یہ مذہب ضعیف اور مخالف سنت ہے کہا امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ اور روایت کی ہمسے یحیی بن یحیی نے اور ابو الربیع نے حماد سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے اُنکو خبر دی محمد بن بکر نے اُنکو ابن جریج نے ان سب کو روایت پہنچی ہے عمرو بن دینار سے اُنکو ابن عمر سے اُنکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل ابن عیینہ کی روایت کی (یعنے جو اوپر گذری)

عن محمد بن عبد الرحمن ان رجلا من اهل العراق قال له سل لعروة بن الزبير رضي الله تعالى عنه عن رجل يهل بالحج فاذا طاف بالبيت احل ام لا فان قال لك لا يحل فقل له ان رجلا يقول ذلك قال فسألته فقال لا يحل من اهل بالحج الا بالحج قلت فان رجلا كان يقول ذاك قال بئس ما قال فتصدق ان الرجل سألني فحدثته فقال فقل له فان رجلا كان يخبر . . . . . ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد فعل ذلك وما شان اسماء والزبير فعلا ذلك قال فخبلته فذكرت له ذلك فقال من هذا قلت لا ادري قال فما بالله لا يأتيني بنفسه يسألني اظنه عراقيا قلت لا ادري قال فانه قد كذب قد حج رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرتني عائشة رضي الله تعالى عنها انه اول شيء بدأ به حين قدم مكة انه توضأ ثم طاف بالبيت ثم حج ابو بكر رضي الله تعالى عنه فكان اول شيء بدأ به الطواف بالبيت ثم لم يكن غيره ثم عمر رضي الله تعالى عنه

مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ عُمْرَةً
ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرَهُ ثُمَّ
رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ
ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِعُمْرَةٍ وَهٰكَذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ أَفَلَا
يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضٰى مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حِينَ يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ
أَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا
تَبْدَأَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ تُشَجِّرَانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا
أَقْبَلَتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ بِعُمْرَةٍ فَطَفْنَ لَمَّا مَسَحُوا
الرُّكْنَ حَلُّوا وَقَدْ كَذَبَ فِيمَا ذَكَرَ مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ محمد سے جو فرزند ہیں عبد الرحمن کی روایت
ہے کہ ایک شخص نے عراق والوں سے اون سے کہا کہ عروہ بن زبیر سے میرے لیے یہہ پوچھ دو کہ جو شخص
لبیک پکاری حج کی اور طواف کر چکے بیت اللہ کا تو وہ حلال ہو چکا یا نہیں (یعنے احرام اوس کا کھل گیا
یا نہیں) پھر اگر وہ تم سے کہیں کہ نہیں حلال ہوا تو اون سے کہو کہ ایک شخص کہتا ہے کہ وہ حلال ہو گیا
محمد نے کہا کہ پھر میں نے عروہ سے پوچھا تو اونہوں نے فرمایا کہ نہیں حلال ہوا وہ شخص جس نے لبیک حج کی
پکاری ہے جب تک کہ حج پورا نہ کرے میں نے کہا کہ ایک شخص کہتا ہے حلال ہو گیا تو اونہوں نے فرمایا
بہت برا کہتا ہے وہ پھر وہ عراقی مجھے ملا اور مجھ سے پوچھا تو میں نے اُس سے بیان کر دیا (یعنے جواب
عروہ کا) تو اُس نے کہا کہ اون سے کہو وہ یہ کہتا ہے کہ ایک شخص نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور اسما اور زبیر نے بھی پھر اُن دونوں نے ایسا کیوں کیا محمد نے کہا میں پھر
عروہ کے پاس گیا اور اُن سے اُسکا ذکر کیا تو اونہوں نے فرمایا کہ وہ کون شخص ہے میں نے کہا میں اُسکا حال
نہیں جانتا اونہوں نے فرمایا کہ وہ میرے پاس آکر کیوں نہیں پوچھ لیتا میں اوسکو عراق والا جانتا ہوں
میں نے کہا میں نہیں جانتا (اسوقت تک شاید اُن کو بھی معلوم نہ ہو کہ یہ عراقی ہے بعد معلوم ہوا ہو)
تب عروہ نے کہا کہ اوس نے جھوٹ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حج کیا تو اسکی خبر دی مجھکو
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہ پہلے پہل جو آپ مکہ میں داخل ہوئے تو وضو کیا اور بیت اللہ

کا طواف کیا (اس سے ثابت ہوا وضو کرنا اور امت کا اجماع ہے کہ وضو طواف کے لیے مشروع ہے مگر اس
مین اختلاف ہو کہ واجب ہو یا شرط ہے صحت طواف کی سو امام مالک اور شافعی اور جمہور اور امام احمد
کا قول ہے کہ شرط ہے یعنے بغیر وضو طواف صحیح نہین اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ مستحب ہے اور شرط
نہین اور جمہور کی دلیل یہی حدیث ہو اور ابن عباس کا قول بھی اسکی دلیل ہے جو ترمذی وغیرہ نے روایت
کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طواف بیت اللہ کا نماز ہو مگر اللہ تعالی نے اس مین کلام
روا کر دیا اور اگرچہ صحیح یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہو اور قول ابن عباس رضی کا ہے مگر جب قول
صحابی مشہور ہو جاوے اور کوئی اوسپر انکار نکرے تو حجت ہو علی المخصوص جب فعل نبی بھی اوسپر دال
ہو پھر اوسکی حجت ہونی مین کیا مقال ہے) پھر حج کیا حضرت ابو بکر نے اور انہون نے بھی پہلے طواف
کیا بیت اللہ کا اور نہ تھا کچھ سوا اس کے یہان پر جو متن مین لم یکن غیرہ ہو اور آگے بھی کئی جگہ
یہی لفظ آیا ہے اسکو قاضی عیاض نے کہا ہو کہ کاتب کی غلطی ہے صحیح یہہ ہے کہ لم یکن عمرۃ یعنے
پھر ابو بکر نے طواف کر کے اپنے حج کو عمرہ نہین کر ڈالا کہ عمرہ کر کے احرام کھول دیے ہون اور حج
کا احرام پھر دوبارہ مکہ سے باندھے ہون جیسا مذہب ہو بعض کا اور یہی قول ہے ابن قیم وغیرہ کا اور
دلائل اوس کے ہم اوپر بیان کر چکے ہین اور اس سائل کا بھی مذہب یہی تھا اور نووی نے فرمایا ہے
کہ غیرہ کا لفظ غلط نہین ہے بلکہ لفظ اور معنے دونون صحیح ہین یعنے لم یکن غیرہ تشدید یا ہے
یعنے پھر طواف کر کے حضرت ابو بکر نے اوسکو بدل نہین ڈالا کہ حج کو عمرہ کر دیا ہو یا قران کر دیا ہو پھر
عمر نے بھی اسی کی مثل کیا پھر حج کیا عثمان نے اور انکو بھی مین نے دیکھا کہ پہلے طواف بیت اللہ
کیا اور اوسکو بدلا نہین پھر معاویہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہم نے بھی پھر حج کیا مین نے
اپنے باپ زبیر کے ساتھ سو انہون نے بھی پہلے طواف کیا بیت اللہ کا اور پھر اوسکو بدلا نہین پھر مین نے
مہاجرین اور انصار کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا پھر مین نے سب کے اخیر مین جسکو ایسا کرتے دیکھا وہ ابن
عمر ہین کہ انہون نے بھی حج کو عمرہ کر کے توڑ نہین ڈالا اور ابن عمر تو اونکے پاس موجود ہین یہ لوگ اونسے
کیون نہین پوچھ لیتے اور اسیطرح جتنے لوگ گذر چکے ہین لوگ جب مکہ مین قدم رکھتے تھے تو پہلے طواف
کرتے تھے بیت اللہ کا اور پھر احرام نہین کھولتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم سے
احرام نہین کھلتا اور معلوم ہوا کہ باہر کا آدمی جب حرم مین داخل ہو تو پہلے طواف کرے تحیۃ

المسجد نرتبہ ہو اور یہ سب باتین متفق علیہ ہین) اور مین نے اپنی والدہ اور خالہ کو دیکھا کہ جب یہ شریف لاتین، مکہ مین تو اول بیت اللہ کا طواف کرتین اور پھر احرام نہ کھولتین (یعنے جب تک حج اور عمرہ سے فارغ نہ ہولیتین) اور میری مان نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ آئین اور انکی بہن (یعنے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اور زبیر اور فلانے فلانے عمرہ لیکر پھر جب حجر اسود کو چھوا حلال ہوگئین (یعنے بعد اتمام اور طواف اور سعی کے) اور اس عراقی نے جو کہا جھوٹ کہا اس مسئلہ مین) ف یہ جو کہا کہ مجھے میری مان نے خبر دی کہ وہ آئین اور اُن کے بہن وغیرہ اور حجر اسود کو چھوا اور حلال ہوگئین اور مراد ان چھونے والون سے حضرت عائشہ کے سوا اور لوگ ہین اس لیے کہ یہ ان دنون حائضہ تھین اور انہون نے طواف نو بعد وقوف عرفہ کے کیا ہے حجۃ الوداع مین اور اسی طرح جو قول اسماء کا آگے کی روایت مین آویگا اس سے بھی اُن کے سوا اور لوگ مراد ہین اور قاضی عیاض کا یہی قول ہے اور مقصود اس سے یہی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع سے خبر دی اور ظاہر ہے کہ یہان ان لوگون کا عمرہ تھا جو حج سے فسخ کرکے عمرہ کر دیا اور حضرت کے حال کا استثنا اس لیے نہین کیا کہ قصہ انکا مشہور تھا اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید یہ حال اُس عمرہ کا ہو جو جناب عائشہ صدیقہ تنعیم سے لائین تھین اور جس نے یہ خیال کیا کہ یہ قصہ حجۃ الوداع کے سوا اور وقت کا تھا اوس نے خطا کی اسلیے کہ حدیث مین تصریح ہے کہ یہ بیان حجۃ الوداع کا ہے اور یہ جو فرمایا کہ جب حجر اسود کو چھوا حلال ہوگئین اس سے مراد نہین ہے کہ قبل سعی کے حلال ہوگئین بلکہ مراد یہی ہے کہ جب حجر اسود کو چھوا اور طواف اور سعی تمام کی اور حلق اور قصر سے فارغ ہوئے حلال ہوئے اور یہ مضمون اس عبارت مین مقدر ہے اس لیے کہ اجماع ہے مسلمانون کا اسپر کہ قبل طواف تمام ہونے کے حلال نہین ہوتا اور جمہور کا مذہب ہے کہ طواف کے بعد سعی بھی ضرور ہے اور مہلبی نے اس تفسیر کو بہ سبب شہرت کے چھوڑ دیا اگرچہ بعض سلف سے منقول ہے کہ سعی واجب نہین اور اسکے قائلین کو اس حدیث سے حجت نہین ہو سکتی اس لیے کہ یہ حدیث بالاجماع مؤول ہے (نووی) عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت خرجنا محرمین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ ھدی فلیقم علی احرامہ ومن لم یکن معہ ھدی فلیحلل فلم یکن معی ھدی فحللت وکان مع الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھدی فلم یحلل قالت فلبستُ ثیابی

ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ قُومِي عَنِّي فَقُلْتُ أَخَشِيَ أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ ترجمہ
اسماء ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا ہم احرام باندھ کر نکلے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو وہ تو اپنے احرام پر قائم رہے اور جس کے ساتھ نہ ہو
وہ احرام کھول ڈالے اور میرے ساتھ ہدی نہ تھی سو میں نے احرام کھول ڈالا اور زبیر کے ساتھ ہدی تھی (یہ
اُن کے شوہر تھے) سو انہوں نے احرام نہ کھولا اسماء کہتی ہیں کہ پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور نکلی اور
زبیر کے پاس جا بیٹھی تو انہوں نے کہا تم میرے پاس سے اٹھ جاؤ (اسلیے کہ میں احرام میں ہوں) اور
یہ احتیاط اور تقوے کی بات تھی کہ شاید بی بی کیطرف مائل ہوں اور شہوت سے چھیڑ چھاڑ ہو) تو میں
نے اُن سے کہا کہ کیا تم ڈرتے ہو کہ میں تمہارے اوپر کود پڑوں گی (یعنی انہوں نے ظرافت سے کہا کہ مرد ہو
کر عورتوں سے کیا ڈرتے ہو) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ
قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ
جُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ اسْتَرْخِي عَنِّي اسْتَرْخِي عَنِّي فَقُلْتُ أَخَشِيَ أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ
ترجمہ اسماء سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ جب اسماء کپڑے بدل کر زبیر کے پاس آئیں
تو اونہوں نے فرمایا تم مجھ سے دور ہو جاؤ تم مجھ سے دور ہو جاؤ تو اونہوں نے کہا کیا تم ڈرتے ہو کہ میں
تم پر کود پڑوں گی عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ تَقُولُ
صَلَّى اللهُ عَلَى رَسُولِهِ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هٰهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا
قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُمْ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ قَالَ هَارُونُ فِي رِوَايَتِهِ
إِنَّ مَوْلَى أَسْمَاءَ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللهِ ترجمہ ابی الاسود سے روایت ہے کہ عبداللہ نے جو مولی ہیں اسماء
بنت ابی بکر کے اون سے بیان کیا کہ اسماء ہمیشہ جب حجون کے اوپر گذرتیں (حجون بفتح حاء وضم جیم حرم
مکہ میں ایک بلند پہاڑ ہے مسجد حرس کے قریب مکہ کی بلندی کیطرف اور جب جانے والا محصب پر
چڑھتا ہے تو وہ داہنی طرف پڑتا ہے) فرماتیں کہ اللہ تعالیٰ رحمت کرے اپنے رسول پر کہ ہم اُن
کے ساتھ یہاں اترے تھے اور ہمارے پاس اندون بوجھ کم تھے اور سواریاں تھوڑی تھیں

اور توشہ قلیل رہتا (یعنے عرب کی سادگی اور دنیا سے آزادگی تھی) اور میں نے اور میری بہن جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے اور زبیر نے اور فلانے فلانے شخصوں نے عمرہ کیا تھا پھر جب ہم نے بیت اللہ کو چھوا (یعنے طواف اور سعی پوری کی) تو حلال ہو گئی پھر تیسرے پہر کو حج کا احرام باندھا اور ہارون نے اپنی روایت میں کہا کہ روایت کی اسمار کے مولے نے اور اُن کا نام عبداللہ نہیں لیا

عن مسلم القرشی قال سألت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما عن متعۃ الحج فرخص فیہا وکان ابن الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ ینہی عنہا فقال ہذہ ام ابن الزبیر رضی اللہ تعالی عنہا تحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فیہا فادخلوا علیہا فاسئلوہا فاتاہا فدخلنا علیہا فاذا امرأۃ ضخمۃ عمیاء فقالت قد رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہا

ترجمہ مسلم قرشی نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے حج کے تمتع کو پوچھا تو انہوں نے اجازت دی اور ابن زبیر اس سے منع کرتے تھے تو ابن عباس نے فرمایا کہ یہ ابن زبیر کی ماں موجود ہیں کہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے سو تم لوگ اُن کے پاس جاؤ اور اُن سے پوچھو کہا انہوں نے کہ پھر ہم اُن کے پاس گئے اور انکو دیکھا کہ وہ ایک فربہ عورت ہیں اور نابینا سو انہوں نے کہا کہ بیشک اجازت دی ہے تمتع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عن شعبۃ بہذا الاسناد وامّا عبد الرحمن ففی حدیثہ المتعۃ ولم یقل متعۃ الحج وامّا ابن جعفر فقال قال شعبۃ قال مسلم لکم ادری متعۃ الحج ام متعۃ النساء

ترجمہ شعبہ نے اسی سناد سے یہی مضمون روایت کیا اور عبدالرحمن کی روایت میں صرف متعہ کا لفظ ہے اور متعہ حج مذکور نہیں اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ شعبہ نے کہا کہ مسلم نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ متعہ حج کا ہے یا متعہ عورتوں کا **ف** مگر اوپر کی روایت میں صاف تصریح آچکی ہے کہ ابن عباس سے انہوں نے متعہ حج کو پوچھا تھا اور آگے روایت میں بھی متعہ حج کا ہی بیان ہے

عن مسلم القرشی سمع ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما یقول اہل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعمرۃ واہل اصحابہ بحج فلم یحل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن ساق الہدی من اصحابہ ورجل بقیتہم فکان طلحۃ بن عبید اللہ ممن ساق الہدی فلم یحل

ترجمہ مسلم نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے سنا کہ کہتے تھے

کہ لبیک پکارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کی اور آپکے یارون نے حج کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کے بعد احرام نہین کھولا اور نہ اون لوگون نے جو قربانی لائے تھے اور باقی لوگون نے عمرہ کرکے احرام کھولڈالا اور طلحہ بن عبیداللہ اُن مین تھے جو قربانی لائے تھے سو اونھون نے احرام نہین کھولا مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث محمد بن بشار نے اون سے محمد نے یعنے ابن جعفر نے اون سے شعبہ نے اسی اسناد سے مگر اوس مین یہ ہے کہ طلحہ بن عبیداللہ اون لوگون مین تھے جو قربانی نہین لائے تھے اور ایک اور شخص بھی اونہی مین تھے سو ان دونون نے احرام کھول ڈالا **باب** جَوَازِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ حج کے مہینون مین عمرہ کے جائز ہونے کا بیان **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْأَثَرُ وَانْسَلَخَ صَفَرٌ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صُبْحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہو کہ اُنہون نے کہا کہ لوگ جاہلیت مین یعنے اسلام کے زمانہ سے پہلے حج کے دنون مین عمرہ لانیکو زمین کے اوپر بڑا گناہ جانتے تھے اور محرم کے مہینے کو صفر کردیا کرتے تھے (یعنے اسلیے کہ تین مہینے برابر ماہ حرام کے جو آتے ذیقعدہ ذی الحجہ محرم تو وہ گھبرا جاتے اور لوٹ پاٹ نکر سکتے اس لیے یہ شرارت نکالی کہ محرم کی جگہہ صفر کو رکھہ دیا اور اور خوب لوٹ پاٹ کی اور جب صفر کا مہینہ آیا تو محرم کیطرح اُسکا ادب کیا اور یہی سنی تھی جس کو قرآن مین اللہ تعالی مشرکون کی عادت فرماتا ہے) اور اونٹون کی پیٹھین اچھی ہوجاوین (یعنے جو سفر حج کے سبب سے لگ گئی ہین اور زخمی ہوگئی ہین اور راستون سے حاجیون کے اونٹون کے نشان قدم مٹ جاوین اور صفر کا مہینہ تمام ہوجاوے تب عمرہ جائز ہے۔ عمرہ کرنے والے کو پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے یار جو تھی ذی حجہ کو حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ مین داخل ہوئے تو آپنے اُنکو حکم فرمایا کہ اس حج کے احرام کو عمرہ بناوین (جیسے مذہب ابن قیم وغیرہ کا ہے کہ اوپر بدلائل گذر چکا) سو یہہ لوگون کو بڑی انوکھی بات لگی اور عرض کی کہ یارسول اللہ ہم کیسے حلال ہون (یعنے پورے یا اوہورے کہ بعض چیزے بچتے رہین) تو آپ نے فرمایا کہ پورے حلال ہو (یعنے کسی چیز سے پرہیز

کی ضرورت نہین عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول اھل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بالحج فقدم لاربع مضین من ذی الحجۃ فصلی الصبح وقال لاصحابہ الصبح من شاء ان یجعلھا
عمرۃ فلیجعلھا عمرۃ عبداللہ عباس کے فرزند فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک
پکاری تھی حج کی پھر جب چار تاریخین گذرین ذیحجہ کی اور آپنے صبح کی نماز پڑہی پھر جب نماز صبح سے
فارغ ہوئے فرمایا جسکا جی چاہے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ زہیر نے
کی ہم سے یہی حدیث ابراہیم بن دینار نے اون سے روح نے اور کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے روایت کی
ہمسے ابی داؤد مبارکی نے اون سے ابوشہاب نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے محمد بن مثنی
نے اون سے یحیی بن کثیر نے اُن سب نے روایت کی شعبہ سے اسی اسناد سے مگر روح اور یحیی بن کثیر
دونون نے مجھسے کہا جیسا کہ نصر نے کہا تہا یعنے اوپر کی روایت مین کہ اہلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حج کا اور ابوشہاب کی روایت مین یہ ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی
لبیک پکارتے ہوئے اور اون سب راویون کی روایت مین یہ مضمون ہے کہ آپ نے نماز صبح
کی بطحا مین پڑہی سوا جعفی کے روایت کے کہ اوس مین اُسکا ذکر نہین عن ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لاربع خلون من العشر
وھم یلبون بالحج فامرھم ان یجعلوھا عمرۃ عبداللہ عباس کے فرزند سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے یار چوتھی تاریخ ذیحجہ کی مکہ مین آئے لبیک پکارتے
ہوئے حج کی سو آپ نے اُنکو حکم فرمایا کہ اُسکو عمرہ کر ڈالو عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح بذی طوی وقدم لاربع مضین
من ذی الحجۃ وامر اصحابہ ان یحلوا احرامھم بعمرۃ الا من کان معہ الھدی
ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی ذی
طوی مین (وہ ایک وادی ہے مکہ کے قریب) اور مکہ مین آئے آپ جب تاریخ چوتھی گذر چکی ذیحجہ
کی اور اپنے یارون کو حکم فرمایا کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کر ڈالین مگر جسکے پاس قربانی ہو عن
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ عمرۃ
استمتعنا بھا فمن لم یکن عندہ الھدی فلیحل کلہ فان العمرۃ قد دخلت

فِی الْحَجِّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ جس سے ہمنے نفع لیا سو جس کے پاس قربانی نہ ہو وہ اسی طرح حج کا احرام عمرہ کر کے کھول ڈالے اس لیے کہ عمرہ حج کے دنون مین رد ہو گیا قیامت تک **فائدہ** رد ہو گیا اس سے اہل جاہلیت کا قول جو حج کے دنون مین عمرہ کو برا جانتے تھے **عَنْ** شُعْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَمْرَۃَ الضُّبَعِیَّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَھَانِیْ نَاسٌ عَنْ ذٰلِکَ فَاَتَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فَسَاَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَاَمَرَنِیْ بِاٰتَارَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ اِلَی الْبَیْتِ فَنِمْتُ فَاَتَانِیْ اٰتٍ فِیْ مَنَامِیْ فَقَالَ عُمْرَۃٌ مُتَقَبَّلَۃٌ وَّحَجٌّ مَبْرُوْرٌ قَالَ فَاَتَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فَاَخْبَرْتُہٗ بِالَّذِیْ رَاَیْتُ فَقَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سُنَّۃُ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ شعبہ نے ابو جمرہ ضبعی سے سنا کہ اونہون نے کہا مین نے تمتع کیا اور لوگون نے مجھے منع کیا مین ابن عباس کے پاس آیا اور اُن سے پوچھا سو اُنہون نے مجھے حکم دیا اور مین بیت اللہ کے پاس جا کر سو رہا اور خواب مین دیکھا کہ ایک شخص آیا اور اُس نے کہا کہ عمرہ بھی مقبول ہے اور حج بھی قبول ہے مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے خواب بیان کی کہا سب بزرگی اللہ کو ہے سب بزرگی اللہ کو ہے یہ سنت ہے ابی القاسم صلے اللہ علیہ وسلم کی (یعنے پھر کیون نہ قبول ہو) **بَابُ** اِشْعَارِ الْبُدْنِ وَتَقْلِیْدِہٖ عِنْدَ الْاِحْرَامِ قربانی کی کوہان چیرنی اور اسکے گلے مین ہار ڈالنے کا بیان **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِہٖ فَاَشْعَرَھَا فِیْ صَفْحَۃِ سَنَامِھَا الْاَیْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ وَقَلَّدَھَا نَعْلَیْنِ ثُمَّ رَکِبَ رَاحِلَتَہٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِہٖ عَلَی الْبَیْدَآءِ اَھَلَّ بِالْحَجِّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑہی ذی الحلیفہ مین اور اپنی اونٹنی کو منگایا یعنے قربانی کی اور اوس کی کوہان کے اوپر داہنی طرف اشعار کیا یعنے ایک زخم لگا دیا اور خون بہ چلا اور اوس کے گلے مین دو جوتون کا ہار لٹکا دیا یہ تقلید ہوئی) پھر اپنی سواری پر سوار ہوے اور جب اونٹنی آپ کو لیکر بیدا پر سیدہی کھڑی ہوئی تو آپ نے لبیک پکاری (یعنے اگرچہ نماز کے بعد بھی لبیک کہہ چکے تھے مگر یہان بھی پکاری **ف** یہ کوہان دیدینا قربانی کے جانور کو اس لیے ہے کہ پہچانا جاوے کہ یہ جانور قربانی کا ہے تاکوئی اسکو

ایذا نہ ہو اور لوٹے نہیں اور یہہ مستحب ہے انہی روایتوں کے رو سے اور ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوسکو جو بدعت کہا ہے یہہ قول اُن کا مردود ہے اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے شاید اون کو یہہ احادیث نہیں پہنچیں اور اسیکو اشعار کہتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو اسکو مثلہ کہا ہے وہ قول ہی لغو ہے اس لیے کہ یہہ مثلہ نہیں بلکہ مانند فصد و حجامت کے ہے یا مانند ختان اور داغ کے اور اس اشعار کی جگہہ تمام علمائے سلف و خلف کے نزدیک داہنی جانب ہے کوہان شتر کی اور امام مالک نے کہا ہے کہ بائیں جانب ہو اور احادیث میں اُن کا رد ہے اور بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا مسنون ہے شافعیہ کے اور نزدیک علمائے سلف و خلف کے سوا امام مالک علیہ الرحمۃ کے کہ وہ اس کے قائل نہیں ہیں اور شاید اُنکو یہ احادیث صحیحہ نہیں پہنچیں حالانکہ احادیث صحیحہ اِس باب میں بہت ہیں اور وہ حجت ہیں اور حدیث صحیح کے آگے کسی کا قول حجت نہیں اور اس پر اتفاق ہے کہ بکری کو یا دنبہ کو اشعار ضرور نہیں اسلیے کہ ضعیف ہے اور گائے کے لیے مستحب ہے امام شافعی کے نزدیک اور اسیطرح ہار ڈالنا بھی اور دونوں چیزوں کو جمع کرنا جیسے اونٹ کو لیے ہوتا ہے ویسے ہی گائے کے لیے بھی ہے شافعیہ کے نزدیک اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اونٹ کے گلے میں ہار ڈالنا دو جوتیوں کا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے تمام علماء کا اور اگر ناگاہ چمڑا کچھہ اور ڈالدیا تو بھی روا ہے اور اسحدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر اور یہہ اونٹنی اوسکی سوا تھی جسکو اشعار کیا تھا اور سوار ہونا حج میں افضل ہوا پیدل چلنے سے کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہمسے بھی حدیث محمد بن مثنے نے اون سے معاذ نے اون سے ہشام اُن کے باپ نے اون سے قتادہ نے اس سند سے یہی مضمون جو شعبہ کی روایت میں ہے مگر اوس میں یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ میں آئے اور نماز ظہر کا ذکر نہیں کیا **باب** قَوْلِهٖ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا هٰذَا الْفُتْيَا الَّتِيْ قَدْ تَشَغَّفَتْ اَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ احلال کے بارہ میں ابن عباس کے فتوے کا بیان **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَسَّانَ الْاَعْرَجَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْعُجَيْمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَا هٰذَا الْفُتْيَا الَّتِيْ قَدْ تَشَغَّفَتْ اَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ اَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ رَغِمْتُمْ ترجمہ قتادہ نے کہا میں نے ابو حسان اعرج سے سنا کہ ایک شخص نے بنی عجیم کے قبیلہ میں سے کہا کہ

آ ابن عباس سے کیا فتوی آپ دیتے ہین جس مین لوگ مشغول ہو رہے ہین یا جس مین وہ لوگ گڑبڑ کر رہے ہین کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنے حاجیون مین سے اور اس طواف سے طواف قدوم مراد ہے) سو وہ حلال ہو گیا تو اُنہون نے فرمایا یہ سنت ہے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اگرچہ تمہارے ناک مین خاک بہر جاوے (یعنے تمہارے خلاف ہو تو ہوا کرے) عن قتادۃ عن ابی حسان قال قیل لابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان ھذا الامر قد تفشع بالناس من طاف بالبیت فقد حل الا المرأۃ فقال سنۃ نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم وان رغمتم ترجمہ قتادہ سے روایت ہے کہ ابی حسان نے کہا کسی نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا کہ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ لوگون مین بہت پھیل گیا ہے کہ جو طواف کرے بیت اللہ کا وہ حلال ہو گیا اور اوسکو عمرہ کر ڈالے (یعنے اگرچہ احرام حج کا ہووے) تو اونہون نے فرمایا کہ یہ سنت تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے اگرچہ تمہارے ناک مین خاک بہرے عن عطاء قال کان ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما یقول لا یطوف بالبیت حاج ولا غیر حاج الا حل قلت لعطاء من این یقول ذلک قال من قول اللہ عز وجل ثم محلھا الی البیت العتیق قال قلت فان ذلک بعد المعرفۃ قال کان ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما یقول ھو بعد المعرفۃ وقبلہ کان یاخذ ذلک من امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعین امرھم ان یحلوا فی حجۃ الوداع عطاء نے کہا کہ ابن عباس فتوی دیتے تھے کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنے پہلے پہل مکہ کے آتے ہی) وہ حلال ہو گیا خواہ حاجی ہو یا غیر حاجی (یعنے معتمر ہو) مین نے عطا سے کہا کہ وہ یہ بات کہان سے کہتے تھے اونہون نے کہا اس آیت سے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ پھر جگہہ اوس قربانی کی پہنچنے کی بیت اللہ تک ہے تو مین نے کہا یہ تو عرفات سے آنے کے بعد ہے اونہون نے کہا کہ ابن عباس کا قول یہ ہے کہ محل اُسکا بیت اللہ ہے خواہ بعد عرفات کے ہو یا قبل اوس کے اور وہ یہ بات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارک سے نکالتے تھے کہ آپنے خود حکم فرمایا کہ لوگ احرام کھول ڈالین حجۃ الوداع مین ف نووی نے کہا ہے کہ ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما کا مذہب یہی ہے کہ حاجی جب طواف کرے بیت اللہ کا تو اوسکو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنا چاہیے اور یہ مذہب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا اور مذہب جمہور کا اس کے خلاف ہے سلف ہون خواہ خلف اسلیے کہ تمام علما کا قول یہ ہے

کہ حاجی بجز طواف قدوم حلال نہیں ہوتا بلکہ جبتک وقوف عرفات اور رمی جمار اور حلق اور طواف زیارت سے فارغ نہ ہو وہ محرم
اور تین چیزوں کے بجا لانے سے دو نوں طرح کا حل حاصل ہوتا ہے یعنی پورا کہ سب چیز حلال ہو جاوے دونوں میں ہیں رمی جمرہ عقبہ اور حلق
اور طواف اور اس طواف سے طواف زیارت مراد ہے جو وقوف عرفات کے بعد ہوتا ہے اور رمی جمرہ اور حلق اگر کر چکا ہے اور طواف
زیارت نہیں کیا تو سب چیز اسکو حلال ہوئی سوا عورت کے اور اس آیت میں ابن عباس کے قول کی کچھ دلیل نہیں اسلیے کہ آیت کا
مضمون صرف اتنا ہی ہے کہ قربانی کا محل بیت العتیق ہے یعنے وہاں ذبح کیجاوے یعنے حرم میں اور اسمیں حرم کہہ لو منیٰ کہہ لو کا
مطلق ذکر نہیں اور استدلال آنکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کرنے سے حجۃ الوداع میں اپنے یاروں کو کہ احرام کھولڈالیں سو
بھی ایسا ہے کہ انکے مذہب پر اسکو دلالت نہیں اسلیے کہ آپ نے حج کے فسخ کا جو حکم دیا وہ اسی سال کے لیے تھا یہ خلاصہ تقریر ہے
نووی کی اور ابن قیم کا مختار یہی ہے جو ابن عباس کا مذہب ہے کہ ہر حاجی کو فسخ کی اجازت ہے مگر جو ہدی لایا ہو جیسا حدیث
میں مذکور ہے اور یہ فرمانا نووی کا کہ اجازت فسخ کی خاص تھی حجۃ الوداع کے سال کے لیے تو صریح خلاف حدیث ہے بلکہ اوپر گذر
چکا ہے کہ سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ حکم فسخ جو آپ دیتے ہیں یہ اسی سال کے لیے ہے کہ ہمیشہ کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ابد الآباد کے لیے ہے اور یہ روایت صحیح بخاری وغیرہ میں آچکی ہے غرض خاص کرنا فسخ کا اوسی سال کے ساتھ
جیسا نووی نے لکھا ہے عجیب بات ہے بعد حدیث کے روسے مذہب ابن عباس کا اور ابن قیم کا قوی معلوم ہوتا ہے گو جمہور
کے خلاف ہو اور ابو موسیٰ اشعری کا بھی قول وہی ہے جو ابن عباس کا ہے کہ وہ بھی ساری امت کے لیے فسخ حج بعمرہ کو جائز
جانتے ہیں اور ابو موسیٰ اشعری فتوی دیتے تھے اس فسخ کا تمام مدت میں خلافت ابو بکر کی اور کچھ ابتدا میں خلافت
عمر کے یہانتک کہ حضرت عمر اس سے مانع ہوئے پھر نہیں بعد کتاب حکم رسول معصوم صلعم کا منع کرنا عمر کے اور زاد المعاد میں ہے کہ حضرت
بھی حضرت عمر کا اس منع سے ثابت ہوا ہے۔ من شاء زیادۃ الاطلاع فلیرجع الیہ **باب** جواز تقصیر التمتع من
شعرہ وانہ لا یجب حلقہ وانہ یجب کون حلقہ او تقصیرہ عند المروۃ بال کترنا بھی روا ہے اور حلق واجب نہیں اور
مستحب ہے کہ مروہ کے پاس منڈوا دے یا کتروا دے **عن** طاؤس قال قال ابن عباس قال لی معاویۃ علمت انی قد
قصرت من راس النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند المروۃ بمشقص فقلت لہ لا اعلم ھذا الا حجۃ علیک **ترجمہ**
طاؤس نے کہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ذکر کیا کہ مجھ سے معاویہ نے کہا کہ میں تجھے خبر دے چکا
ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال کترے ہیں مروہ کے نزدیک تیر کی پیکان سے
سو میں نے اُن کو جواب دیا کہ یہ تو تمہارے اوپر حجت ہے **عن** طاؤس عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما ان معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اخبرہ قال قصرت عن رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ اَوْ رَاَيْتُهٗ يُقَصِّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ ترجمہ حضرت طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ معاویہ نے انکو خبر دی کہ میں نے بال کترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مروہ کے اوپر تیر کی پھال سے یا میں نے آپ کو مروہ پر دیکھا کہ آپ بال کترا رہے ہیں تیر کی پھال سے مروہ پر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بال کتروانا بھی روا ہے حج و عمرہ میں اگرچہ منڈانا افضل ہے اور تمتع میں افضل یہ ہے کہ عمرہ کے بعد کتروا لے حج کے بعد منڈائے کہ دونوں کا حق بخوبی ادا ہو جائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قصر و حلق مروہ کے پاس ہو عمرہ میں کہ مروہ ہی جگہ ہے عمرہ کے حلال ہونے کی جیسے حاجی کو مستحب ہے کہ حلق و قصر منیٰ میں کرے اور اگر حرم میں کہیں اور بھی ہو تو بھی روا ہے اور یہ روایت معاویہ کی کہ انہوں نے حضرت کے بال کترے یا کترتے دیکھا عمرہ جعرانہ میں ہے اس لیے کہ حجۃ الوداع میں تو آپ قارن تھے اور ثابت ہوا ہے کہ حجۃ الوداع میں آپ نے منیٰ میں حلق کیا اور ابو طلحہ نے آپ کے مبارک بال تقسیم کیے اور حدیث معاویہ کی عمرہ قضا پر بھی معمول نہیں ہو سکتی اس لیے کہ عمرہ قضا سن سات میں ہوا ہجرت سے اور اوسوقت تک حضرت معاویہ ایمان نہیں لائے تھے اس لیے کہ وہ تو آٹھویں سال ہجرت کے ایمان لائے تھے یہی قول مشہور اور صحیح ہے اور جس نے اس روایت کو حجۃ الوداع میں سمجھا ہے بڑی غلطی کی ہے اور دوسری غلطی یہ ہوئی اون لوگوں سے کہ حضرت کے حج کو تمتع سمجھا حالانکہ آپ قارن تھے جیسا روایات متعددہ میں اوپر مذکور ہوا کہ آپ کے ساتھ ہدی تھی اسلیے آپ نے احرام نہیں کھولا مگر بعد وقوف عرفات کے اور بعد فراغ حج کے۔

باب جَوَازِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ وَالْقِرَانِ تمتع اور قران کے جائز ہونے کا بیان حج میں عن اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ اَمَرَنَا اَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً اِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَّهْنَا اِلٰى مِنًى اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ ترجمہ ابو سعید نے کہا ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو پکارتے ہوئے پھر جب مکہ میں آئے تو آپ نے حکم دیا کہ ہم اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالیں مگر وہ لوگ جنکے ساتھ قربانی تھی پھر جب آٹھویں تاریخ ہوئی ذی حجہ کی اور ہم سب منیٰ کو چلے تو پھر لبیک پکارے حج کی (یعنے بیچ میں عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا تھا) ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لبیک پکار کر کہنا اور چیخنا مستحب ہے اور یہ حکم ہے مردوں کو اور عورتیں اس آواز سے کہیں کہ آپ سنیں اور

مردون کو پکارنا سب علما کے نزدیک مستحب ہے عن جابر بن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالا قدمنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نصرخ بالحج صراخا ابو سعید اور جابر دونون نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کو آئے حج پکارتے ہوئے عن ابی نضرۃ قال کنت عند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاتاہ اٰت فقال ان ابن عباس وابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اختلفا فی المتعتین فقال جابر فعلناھما مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نھانا عنھما عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلم نعد لھما ترجمہ ابی نضرہ نے کہا کہ مین جابر کے پاس تہا کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر دونون متعون مین اختلاف کر رہے ہین (یعنے ایک متعہ نسا مین اور ایک متعہ حج مین) تو جابر نے کہا کہ ہم نے دونون متعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کیے ہین پھر حضرت عمر نے ان دونون کو منع فرمایا تو ہم نے نہین کیا ف منع فرمانا حضرت عمر کا متعہ حج کو اس واسطے تہا کہ آپ کے مدعا نہی کہ افضل یہ ہے کہ حج اور عمرہ کو الگ الگ سفر مین بجا لاوین تو یہ منع اس نظر سے نہا کہ افضل کو کیون ترک کرتے ہین اگرچہ تمتع کو بہی جائز جانتے تھے اور متعہ نسا کا منع فرمانا اس نظر سے تہا کہ وہ قیامت تک حرام ہو چکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے مگر اسکی حرمت سے بعض صحابہ آگاہ نہ تہے اسلیے آپ نے اوسکی حرمت کو مشہور کر دیا ہے عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدم من الیمن فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بم اھللت قال اھللت باھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان معی الھدی لاحللت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت علی یمن سے آئے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا کہ تمنے کیا احرام باندہا اونہون نے کہا مین نے یون لبیک پکارا کہ جو لبیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو وہی میری لبیک ہو آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ اگر قربانی نہ ہوتی تو مین عمرہ کرکے احرام کہولڈالتا یعنے اب تم بہی احرام نہ کہولنا جیسے مین نہ کہولون گا عن سلیم بن حیان بہذا الاسناد مثلہ غیر ان فی روایتہ بعضہم لحللت ترجمہ سلیم سے اسی سند سے بہی مضمون مروی ہوا مگر بہز کی روایت مین لحللت کا لفظ ہے یا حللت کی جگہ پر ہے دونون کے ایک ہی ہین عن یحیی بن ایوب وعبد العزیز ابن صہیب وحمید انھم سمعوا انسا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اھل بھما جمیعا لبیک عمرۃ وحجا لبیک عمرۃ وحجا یحیی وغیرہ نے انس
سے سنا کہ انہون نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے لبیک پکاری حج اور عمرہ دونون
کی **عن** یحیی بن ابی اسحاق وحمید الطویل قال یحیی سمعت انسا رضی اللہ تعالی عنہ
یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لبیک عمرۃ وحجا قال حمید
قال انس رضی اللہ تعالی عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لبیک بعمرۃ
وحج **وہی مضمون ہے عن** حنظلۃ الاسلمی قال سمعت ابا ھریرۃ رضی اللہ تعالی
عنہ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم
بفج الروحاء حاجا او معتمرا او لیثنیھما **ترجمہ** حنظلہ جو قبیلہ بنی اسلم سے ہین انہون نے ابو ہریرہ
سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اوسکی ہاتھ مین ہے
کہ البتہ بلاشک وشبہ عیسی فرزند مریم کے روحا کی گہاٹی مین جو مکہ مدینہ کے بیچ مین ہے لبیک پکارین گے
حج کی یا عمرہ کی یا قران کرین گے اور دونون کی لبیک پکارین گے ایک ہی ساتھ **ف** یہ قیامت کے
قریب ہوگا جب حضرت عیسی علیہ السلام نزول فرماوین گے اس سے معلوم ہوا کہ قران کا حکم قیامت تک رہیگا
اور منسوخ نہین ہوا اور معلوم ہوا کہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام ضرور نازل ہون گے اور معلوم ہوا کہ
اسی شریعت پر عمل کرین گے اور وہ صاحب جو ہمین نہ متذہب بمذاہب اہل تقلید جیسا مقلدون کا وہم باطل
ہے کہ اس ہمین لازم آتی ہے تفضیل غیر نبی کی نبی پر وذلک باطل **عن** ابن شہاب بھذا الاسناد
مثلہ قال والذی نفس محمد بیدہ **وہی** مضمون ہے کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے حرملہ
نے ان سے ابن وہب نے ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے حنظلہ بن اسلمی نے
انہون نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے اوس
پروردگار کی قسم ہے کہ میری جان جس کے ہاتھ مین ہے آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایت مین دونو
راویون نے بیان کیا ہے **باب** بیان عدد عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وزمانہ
بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمرون کا اور اون کے وقت کا **عن** قتادۃ ان انسا رضی اللہ
تعالی عنہ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر اربع عمر کلھن فی ذی
القعدۃ الا التی مع حجتہ عمرۃ من الحدیبیۃ او زمن الحدیبیۃ فی ذی القعدۃ

وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَفِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنْ جِعْرَانَةَ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ
وَفِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهٖ ترجمہ قتادہ کو انس نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
چار عمرہ کیے اور سب ذی القعدہ میں مگر وہ جو حج کے ساتھ ہوا اب سنو کہ ایک عمرہ حدیبیہ ذی قعدہ میں
دوسرا اوسکے بعد کے سال میں ذی قعدہ میں تیسرا عمرہ جو جعرانہ سے لائے جہاں حنین کی لوٹ کی تقسیم کی ذی
قعدہ میں اور چوتھا وہ جو حج کے ساتھ ہوا کہ وہ ماہ ذیحجہ میں ہوا **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَمْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ
أَرْبَعَ عُمَرٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هَدَّابٍ ترجمہ قتادہ نے انس رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے اونہون نے فرمایا کہ ایک حج کیا اور چار عمرہ کیے باقی
مضمون وہی ہے جو اوپر کی روایت میں گذرا **عَنْ** أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ
كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ زَيْدُ
ابْنُ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ وَأَنَّهٗ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ
حَجَّةً وَاحِدَةً حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرٰى ابو اسحاق نے کہا کہ میں
نے زید بن ارقم سے پوچھا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے جہادون میں رہے اونہون نے
کہا سترہ میں اور اونہون نے مجھسے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنیس جہاد کیے اور ہجرت
کے بعد ایک حج کیا جسکو حجۃ الوداع کہتے ہین اور ابو اسحاق نے کہا دوسرا حج جب کیا کہ مکہ مین تھے یعنے قبل
ہجرت کے **عَنْ** عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ
أَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَنِدَيْنِ إِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَإِنَّا لَنَسْمَعُ صَرِيْرَ قَلَمِهَا
بِالسِّوَاكِ سَتَنَّ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجَبٍ
قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَيْ أُمَّتَاهُ أَلَا تَسْمَعِيْنَ مَا يَقُوْلُ أَبُوْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ وَمَا يَقُوْلُ قُلْتُ يَقُوْلُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجَبٍ فَقَالَتْ
يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَعَمْرِيْ مَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ وَمَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ وَمَا اعْتَمَرَ
مِنْ عُمْرَةٍ إِلَّا وَإِنَّهٗ لَمَعَهٗ قَالَ وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ فَمَا قَالَ لَا وَلَا نَعَمْ سَكَتَ ترجمہ
عطا نے خبر دی مجھکو عروہ نے کہ میں اور ابن عمر دونون حضرت عائشہ کے حجرے سے ٹیک لگائے ہوئے

بیٹھے تھے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسواک کر رہی تھیں اور میں اُنکے مسواک کی آواز سن رہا تھا سو میں نے کہا آ ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن عمر کی) کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب میں عمرہ کیا ہے اونہوں نے کہا کہ ہاں میں نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ اے میری ماں آپ سنتی ہیں کہ ابو عبد الرحمن کیا کہتے ہیں اُنہوں نے کہا کہ کیا کہتے ہیں میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ عمرہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں تو جناب عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ بخشے ابو عبد الرحمن کو قسم ہے میری جان کی کہ حضرت نے کبھی رجب میں عمرہ نہیں کیا اور جب آپ نے عمرہ کیا تو ابو عبد الرحمن آپکے ساتھ تھے اور ابن عمر نے یہ بات سنی اور نہ ہاں کہا نہ نا اور چپ ہو رہے عن مجاہد قال دخلت انا وعروۃ بن الزبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ المسجد فاذا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جالس الی حجرۃ عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا والناس یصلون الضحی فی المسجد فسالناہ عن صلوتھم فقال بدعۃ فقال لہ عروۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا ابا عبد الرحمن کم اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اربع عمر احداھن فی رجب فکرھنا ان نکذبہ ونرد علیہ وسمعنا استنان عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی الحجرۃ فقال عروۃ الا تسمعین یا ام المومنین الی ما یقول ابو عبد الرحمن فقالت وما یقول قال یقول اعتمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربع عمر احداھن فی رجب فقالت یرحم اللہ ابا عبد الرحمن ما اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا وھو معہ وما اعتمر فی رجب قط ترجمہ مجاہد کی روایت سے کہ اونہوں نے کہا میں اور عروہ دونو مسجد نبوی میں گئے اور عبد اللہ بن عمر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے حجرہ کے پاس بیٹھے تھے اور لوگ مسجد میں نماز چاشت پڑھ رہے تھے سو میں نے عبد اللہ سے پوچھا کہ یہ نماز کیسی ہے اُنہوں نے فرمایا یہ بدعت ہے (یعنی مسجد میں ادا کرنا اس کا اور اہتمام کرنا مثل صلوٰۃ مفروضہ کے بدعت ہے) پھر اون سے کہا عروہ نے کہ اے ابو عبد الرحمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہیں اونہوں نے فرمایا کہ چار کہ ایک اون میں سے رجب میں ہے سو ہم کو برا معلوم ہوا کہ ہم اون کو جھٹلاویں یا انکو رد کریں اور میں نے مسواک کرنیکی آواز سنی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی کہ وہ حجرے میں تھیں سو عروہ نے کہا کہ آپ سنتی ہیں اے مومنوں کی ماں جو ابو عبد الرحمن کہہ

رہے ہین اونہون نے پوچھا کہ کیا کہتے ہین کہا کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ہین ایکسا اون مین سے رجب مین تو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالی رحمت کرے ابو عبد الرحمن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ ایسا نہین کیا جو یہ اون کے ساتھ نہ ہون اور رجب مین آپنے کوئی عمرہ نہین کیا **ف** حاصل اس روایتون کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ایک ذی قعدہ مین سال حدیبیہ مین چھٹے سال مین ہجرت کے اور اوس عمرے سے کافرون نے روکا اور سب نے احرام کھولڈالا بغیر اسکے کہ طواف وسعی فرماوین اور یہ بھی عمرون مین شمار کیا گیا اور دوسرا ماہ مذکور مین سن سات ہجری مین اور یہ عمرہ پہلے عمرہ کی قضا تہا اور تیسرا ماہ مذکور مین سن آٹھ ہجری مین اور اسی سال مکہ فتح ہوا اور چوتہا جو حجۃ الوداع کے ساتھ ہوا اور احرام اوسکا ماہ ذی قعدہ مین ہوا اور اعمال اوسکی ذی حجہ مین ہوئی اور ماہ رجب مین کوئی عمرہ نہین کیا علماء نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن عمر بہول گئے یا شک ہوگیا اسی لیے جب جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اونکی بات رد فرمائی تو وہ چپ ہورہے اور آپ نے یہ سب عمرے ذی قعدہ مین اسلیے کیے کہ کفار کی رسم ٹوٹ جائے کہ وہ ایام حج مین عمرہ کو برا جانتے تہے چنانچہ اوپر گذر چکا ہے اور بعد ہجرت کے تو آپ نے ایک ہی حج کیا اور قبل ہجرت کے مسلم مین ایک ہی حج مروی ہے اور اور کتب مین دو بھی آئے ہین اور زید بن ارقم کی روایت مین یہان اونیس ہی جہاد مذکور ہین اور اصل یہ ہے کہ جہاد آپ کی پچیس ہین اور بعضون نے ستائیس بھی کہی ہین اور اسکے سوا اور بھی اقوال ہین کہ وہ کتب مغازی مین مشہور ہین اور یہ جو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کعمری یعنے قسم ہے میری جان کی یہ عرب کی بول چال ہے اور بعضون نے اس سے لعمری کہنے کو جائز کہا ہے اور امام مالک کی نزدیک یہ مکروہ ہے اس لیے کہ اس مین تعظیم ہے غیر اللہ کی اور مشابہت ہے اللہ تعالے سے اوس کے غیر کی اور بدعت فرمانا صلوۃ ضحے کو اس نظر سے تہا کہ اوسکے لیے اجتماع کرنا اور مساجد مین مثل نماز فرض کے باہتمام تمام ادا کرنا بدعت ہے اگرچہ اصل اوس کی سنت سے ثابت ہے اس سے معلوم ہوا کہ جس کی اصل بہی ثابت ہو وہ بہی ہیئت شرعی کے بدل دینے سے بدعت ہو جاتی ہے غرض سنت مین فرض کا سا اہتمام اور مستحب مین واجب کا سا انتظام اور مکروہات سے حرام کا سا پرہیز اور حلال سے مکروہات کا سا احتراز یہ سب اشیا کو مدعات مین داخل کر دیتا ہے **باب** فضل العمرۃ فی رمضان رمضان شریف مین عمرہ کی فضیلت **عن**

عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَنَسِيْتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ اَنْ تَحُجِّيْ مَعَنَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ لَنَا اِلَّا نَاضِحَانِ حَجَّ اَبُوْ وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلٰى نَاضِحٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضَحُ عَلَيْهِ قَالَ فَاِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِيْ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً

ترجمہ عطاء نے کہا مین نے ابن عباس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک بی بی سے فرمایا اور ابن عباس نے اون کا نام بھی لیا مگر مین بھول گیا کہ کیون تم ہمارے ساتھ حج کو نہین چلتین تو اونھون نے عرض کی کہ ہمارے پاس پانی لانے کے دو ہی اونٹ تھے سو ایک پر ہمارا شوہر اور ہمارا بیٹا حج کو گیا اور ایک اونٹ ہمارے لیے چھوڑ گیا کہ اوسپر ہم پانی لاتے ہین تو آپ نے فرمایا کہ اچھا جب رمضان آوے تو تم ایک عمرہ کر لینا کہ اوسکا بھی ثواب حج کے برابر ہے **ف** یعنی ثواب اگرچہ اُسکا حج کے برابر ہے مگر یہ نہین کہ حج فرض اوسکی ذمہ سے اوتر جاوے اور اُس عورت پر حج فرض تھا کہ اُسکے پاس سواری نہ تھی **عَنْ** عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاِمْرَأَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا اُمُّ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَا مَنَعَكِ اَنْ تَكُوْنِيْ حَجَّتْ مَعَنَا قَالَتْ نَاضِحَانِ كَانَا لِاَبِيْ فُلَانٍ وَجِهَا حَجَّ هُوَ وَابْنُهُ عَلٰى اَحَدِهِمَا وَكَانَ الْاٰخَرُ يَسْقِيْ عَلَيْهِ غُلَامُنَا قَالَ فَعُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَعِيْ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین ہے کہ اوس عورت نے کہا کہ ہمارے شوہر کے دو اونٹ تھے ایک پر وہ اور اُنکا لڑکا حج کو گیا اور دوسرے پر ہمارا اچھو کرا پانی لاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ عمرہ رمضان مین حج کے برابر ہے یا فرمایا ہمارے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے **باب** اِسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَالْخُرُوْجِ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى مکہ مین داخل ہونے اور نکلنے کا بیان **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ وَاِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى **عبداللہ بن عمر** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے نکلتے تو شجرہ کی راہ سے نکلتے اور معرس کی راہ سے داخل ہوتے (معرس ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل پر) اور جب مکہ مین داخل ہوتے تو اونچی ٹیلے سے اور جب نکلتے تو نیچے کے ٹیلے سے **ف** اور یہی مستحب ہے

مکہ کے جانے والے کو اور راہ بدل دینا مستحب ہے ہر شخص سے نکلنے والے عن عبید اللہ بہذا الاسناد وقال فی روایۃ زہیر العلیا التی بالبطحاء ترجمہ عبید اللہ سے اسی سند سے یہی مضمون مروی ہوا اور ایک روایت میں زہیر کی یہ ہے کہ داخل ہوتے آپ مکہ میں اوپر کے ٹیلے سے جو بطحا میں ہے (اور وہ ایک مقام کا نام ہے محصب کو بازو میں اور یہ وہ ٹیلہ ہے کہ اوس سے مقابر مکہ میں اترجاتے ہیں) عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما جاء الی مکۃ دخلہا من اعلاہا وخرج من اسفلہا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو اوپر کی طرف سے داخل ہوئے اور نکلے نیچے کی طرف سے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل عام الفتح من کداء من اعلا مکۃ قال ہشام فکان ابی یدخل منہما کلیہما وکان ابی اکثر ما یدخل من کداء ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا کداء کی طرف سے داخل ہوئے جو مکہ کی بلندی کی طرف ہے (کداء ہمزہ کے ساتھ اور مد سے ایک ٹیلا ہے مکہ کی بلندی کی طرف اور کدا بغیر مد کے ایک ٹیلا ہے مکہ کے نیچے کی طرف) ہشام نے کہا کہ میرے والد ان دونوں کی طرف سے داخل ہوتے تھے اور اکثر کداء کی طرف سے داخل ہوتے تھے **باب** استحباب المبیت بذی طوی عند ارادۃ دخول مکۃ والاغتسال لدخولہا ودخولہا نہارا ذی طوی میں رات کو رہنا مستحب ہے اور نہار کو دن کو مکہ میں جانا عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بات بذی طوی حتی اصبح ثم دخل مکۃ قال وکان عبد اللہ یفعل ذلک وفی روایۃ ابن سعید حتی صلی الصبح قال یحیی او قال حتی اصبح ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب کو ذی طوی میں رہے (ذی طوی ایک مقام مشہور ہے مکہ سے قریب) صبح کے وقت تک پھر مکہ میں داخل ہوئے اور عبد اللہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور ابن سعید کی روایت میں ہے کہ ذی طوی میں آپ نے صبح کی نماز پڑھی عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان لا یقدم مکۃ الا بات بذی طوی حتی یصبح ویغتسل ثم یدخل مکۃ نہارا ویذکر ان کان عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ فعلہ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر مکہ میں نہ جاتے جب

ذی طوی میں رات کو رہتے پھر جب وہاں صبح ہو جاتی نہاتے پھر داخل ہوتے دن کو اور ذکر کرتے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے عن نافع ان عبد اللہ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینزل بذی طوی ویبیت بہ حتی یصلی الصبح حین یقدم مکۃ ومصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک علی اکمۃ غلیظۃ لیس فی المسجد الذی بنی ثم ولکن اسفل من ذلک علی اکمۃ غلیظۃ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ نے اون سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے ذی طوی میں اور شب کو وہاں رہتے یہانتک کہ صبح کو نماز پڑھتے جب مکہ کو آتے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہہ اوپر ایک موٹے ٹیلے کے ہے کہ وہ ٹیلا اوس مسجد میں نہیں ہے جو وہاں بنی ہے مگر اُس سے نیچے ہے ایک موٹے ٹیلہ پر عن نافع ان عبد اللہ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استقبل فرضتی الجبل الذی بینہ وبین الجبل الطویل نحو الکعبۃ یجعل المسجد الذی بنی ثم یسار المسجد الذی بطرف الاکمۃ ومصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسفل منہ علی الاکمۃ السوداء یدع من الاکمۃ عشرۃ اذرع او نحوھا ثم یصلی مستقبل الفرضتین من الجبل الطویل الذی بینک وبین الکعبۃ صلی اللہ علیہ وسلم نافع کو عبد اللہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موطہ کیا طرف دونوں ٹیلوں کی اوس پہاڑ کے جو پہاڑ اون کے اور کعبہ کے بیچ میں تھا اور اُس مسجد کو جو وہاں بنی ہے بائیں طرف کر دیتے تھے اوس مسجد کے جو کنارے پر ہے ٹیلہ کے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہہ اوس کالے ٹیلے سے نیچے ہے اوس کالے ٹیلہ سے دس ہاتھہ چھوڑ کر یا اس سے کم و بیش پھر نماز پڑھتے تھے موطہ کیے ہوئے دونوں ٹیلوں کیطرف اس لمبے پہاڑ کے جو تیرے اور کعبہ کے بیچ میں ہے اللہ رحمت اور سلام بھیجے اُنپر **فا** ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ مکہ میں داخل ہونے کے وقت نہانا مستحب ہے اور رات کو ذی طوے میں رہنا جسکی راہ میں پڑے ورنہ اوس کے بُعد کا اندازہ کرلے اور شافعیہ کے نزدیک بھی غسل سنت ہے اور اگر غسل نہ ہو سکے تو تیمم کرے اور شب کو ذی طوے میں رہنا بھی مستحب ہے اور مکہ کو دن میں داخل ہونا بھی مستحب ہے اور بعضوں نے کہا رات دن دونو برابر ہے اور بعضوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اللہ کے عمرہ

مین رات کو داخل ہوئے اور بعضون نے کہا وہ بیان جواز کے لیے تھا افضل وہی دن کو جانا ہے **باب** استحباب الرمل فی الطواف والعمرۃ وفی الطواف الاول فی الحج رمل کا مستحب ہونا طواف اول مین حج کے اور طواف عمرہ مین **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف بالبیت الطواف الاول خب ثلاثا ومشی اربعا کان یسعی ببطن المسیل اذا طاف بین الصفا والمروۃ وکان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یفعل ذلک **نافع** نے ابن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلا طواف کرتے بیت اللہ کا تو تین بار جلدی جلدی چلتے چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کے اور چار بار عادت کے موافق چلتے اور بہتیا کے آنے کی جگہ مین دوڑتے جب سعی کرتے صفا اور مروہ مین اور ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف فی الحج او العمرۃ اول ما یقدم فانہ یسعی ثلاثۃ اطواف بالبیت ثم یمشی اربعۃ ثم یصلی سجدتین ثم یطوف بین الصفا والمروۃ **ابن عمر** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج مین یا عمرہ مین پہلے پہل طواف کرتے تو تین بار دوڑتے اور چار بار چلتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر سعی کرتے صفا اور مروہ کی **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین یقدم مکۃ اذا استلم الرکن الاسود اول ما یطوف حین یقدم یخب ثلاثۃ اطواف من السبع **عبد اللہ بن عمر** نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب مکہ آتے اور حجر اسود چھوتے اور پہلی پہل طواف کرتے تو تین بار دوڑتے سات پھیرون مین سے **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال رمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الحجر الی الحجر ثلاثا ومشی اربعا ترجمہ وہی مضمون ہے **عن** نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رمل من الحجر الی الحجر وذکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ **نافع** نے کہا کہ ابن عمر نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا **عن** جابر بن عبد اللہ انہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمل من الحجر الی الحجر الاسود حتی انتہی الیہ ثلاثۃ اطواف **جابر** عبد اللہ کے بیٹے سے ویسا ہی رمل آپ کا مروی ہوا **عن**

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمل الثلاثۃ اطواف
من الحجر الی الحجر وہی مضمون سے عن ابی الطفیل قال قلت لابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ ارایت ھذا الرمل بالبیت ثلاثۃ اطواف مشی اربعۃ اطواف اسنۃ
ھو فان قومک یزعمون انہ سنۃ قال فقال صدقوا وکذبوا قال قلت ما قولک
صدقوا وکذبوا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم مکۃ فقال المشرکون
ان محمدا واصحابہ لا یستطیعون ان یطوفوا بالبیت من الجھد قال وکانوا یحسدونہ
فامرھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرملوا ثلاثا ویمشوا اربعا قال قلت
لہ اخبرنی عن الطواف بین الصفا والمروۃ راکبا اسنۃ ھو فان قومک یزعمون انہ سنۃ
قال صدقوا وکذبوا قال قلت وما قولک صدقوا وکذبوا قال ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کثر علیہ الناس یقولون ھذا محمد ھذا محمد حتی خرج
العواتق من البیوت قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ لا یضرب الناس بین
یدیہ فلما کثر علیہ رکب والمشی والسعی افضل ترجمہ ابو الطفیل نے ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ خبر دو مجھے بیت اللہ کے طواف کی اور اس مین تین بار رمل کرنا اور چار بار چلنا
سنت ہی اس لیے کہ تمہاری لوگ کہتے ہین کہ وہ سنت ہی تو انہون نے کہا کہ وہ جھوٹے بھی ہین سچے بھی
مین نے کہا اسکا کیا مطلب انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم جب مکہ مین تشریف
لائے تو مشرکون نے کہا کہ محمد اور اُن کے یار بیت اللہ شریف کا طواف نہین کر سکتے ضعف اور لاغری
کے سبب سے اور آپ سے حسد رکھتے تھے تو آپ نے حکم دیا کہ تین بار رمل کرین اور چار بار عادت کے موافق
چلین غرض یہ ہے کہ اُنہون نے اس فعل کو جو سنت مؤکدہ مقصودہ سمجھا یہ اون کا جھوٹ تھا باقی
بات سچ تھی پھر مین نے کہا ہمکو خبر دیجیے صفا و مروہ کے بیچ مین سعی کرنے کے سوار ہو کر کہ وہ
سنت ہی کہ آپ کے لوگ اوسے سنت کہتے ہین انہون نے فرمایا وہ بھی بھی ہین جھوٹے بھی مین نے
کہا اسکا مطلب انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین تشریف لائے تو لوگون کی
بہیڑ بہاڑ ایسی ہوئی کہ کواری عورتین تک باہر نکل آئین اور لوگ کہنے لگے کہ یہ محمد ہین یہ محمد ہین
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش خلقی ایسی تھی کہ آپ کے آگے لوگ مارے نہ جاتے تھے

(یعنے ہو بچو بغل ہو چلو چلو جیسے امرائے دنیا کے واسطے ہوتی ہے) آپ کو لیے نہ ہوتی تھی) پھر جب لوگوں کی بڑی بھیڑ ہوئی تو آپ سوار ہو گئے اور پیادل سعی کرنا افضل ہے (یعنے اتنا جھوٹ ہوا کہ جو چیز ضرورت ہوتی تھی اور سکو بلا ضرورت سنت کہا باقی بچ رہے کہ آپ نے سعی سوار ہو کر کی ہے) کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے ان سے یزید نے ان سے جریری نے اسی اسناد سے اسی روایت کی مانند مگر اس میں یوں ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ مکہ کے لوگ حاسد تھے اور یہ نہیں کہا کہ وہ آپ سے حسد رکھتے تھے

عن ابی الطفیل قال قلت لابن عباس ان قومک یزعمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمل بالبیت وبین الصفا والمروۃ وھی سنۃ قال صدقوا وکذبوا ترجمہ وہی مضمون ہے باختصار

عن ابی الطفیل قال قلت لابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارأیت ان قد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فصفہ لی قال قلت رأیتہ عند المروۃ علی ناقۃ وقد کثر الناس علیہ قال فقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ذاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النصر کانوا لا یدعون عنہ ولا یکھرون ترجمہ ابی الطفیل نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ کہا میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اونہوں نے کہا کہ مجھسے بیان کرو ابو الطفیل نے کہا میں نے مروہ کے پاس ایک اونٹنی پر دیکھا اور لوگوں کا اُنپر ہجوم تھا تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ ہاں وہی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے کہ صحابہ کی عادت تھی کہ لوگوں کو آپکے پاس سے ہٹنے نہ دیتے اور نہ ہٹاتے تھے

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ مکۃ وقد وھنتھم حمی یثرب قال المشرکون انہ یقدم علیکم غدا قوم قد وھنتھم الحمی ولقوا منہا شدۃ فجلسوا مما یلی الحجر وامرھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرملوا ثلاثۃ اشواط ویمشوا ما بین الرکنین لیری المشرکین جلدھم فقال المشرکون ھؤلاء الذین زعمتم ان الحمی قد وھنتھم ھؤلاء اجلد من کذا وکذا قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ولم یمنعہ ان یامرھم ان یرملوا الاشواط کلھا الا الابقاء علیھم ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اُن کے یار مکہ میں آئے اور اُنکو ضعیف کر دیا تھا مدینہ کے بخار نے

اور مشرکون نے کہہ رکھا کہ کل تمہارے پاس ایسے لوگ آوین گے کہ انکو بخار نے ضعیف و ناتوان کر رکھا ہے
اور بڑی ناتوانی ہوگئی ہے اور مشرکین حطیم کے پاس بیٹھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یارون کو حکم دیا کہ
تین شوط مین رمل کرین اور مابین حجر اسود کے اور رکن یمانی کے عادت کے موافق چلین کہ مشرکون کو
اُنکی قوت اور طاقت معلوم ہو سو مشرکون نے کہا کہ تم نے تو کہا تھا کہ اُن کو بخار نے ناتوان کر دیا ہے
یہ تو ایسے طاقتور ہین کہ کیا کہنا ابن عباس نے کہا کہ آپ نے جو انکو ساتون پھیرون مین رمل کا حکم نہین دیا
تو اس لیے کہ یہ تھک جاوین گے ف ان حدیثون سے رمل کا مستحب ہونا معلوم گیا اور معنے رمل کے
یہی ہین کہ جلدی جلدی چھوٹے چھوٹے قدم رکھکر چلنا اور کودنا ضرور نہین کہ اس مین شجاعت اور
جلادت اور قوت معلوم ہو اور یہ عمرہ کے طواف مین اور حج کے بھی ایک طواف مین مسنون ہے
اور صحیح قول شافعی کا یہہ ہے کہ رمل حج کے اُس طواف مین ہونا چاہیے جس کے بعد سعی ہو اور اس پر اتفاق
ہے کہ رمل عورتون کو مسنون نہین جیسے صفا اور مروہ مین انکو دوڑنا ضرور نہین صرف عادت کے
موافق چلنا کافی ہے اور اگر کسی نے رمل کو ترک کیا تو سنت چھوٹ گئی اور کچھ جرمانہ اوس پر نہین اور
بعض اصحاب ہمارے نزدیک اوس پر ایک قربانی ہے اور بعضون کے نزدیک نہین اور بھاگنا کی جگہہ مین دوڑکر
چلنا ضرور ہے دو میل دو سبز کھنبے لگا دیے ہین اون کے بیچ مین دوڑکر چلے اور جب تین پھیرے طواف
کے پورے ہو جاوین تو چار باقی چکرون مین عادت کے موافق چلے اور یہہ جو اخیر کی روایت ابن عباس
کی ہے جس مین مذکور ہے کہ مابین حجر اسود اور رکن یمانی کی عادت کے موافق چلیے یہ ساتوین سال
عمرہ قضا کا حکم ہے اور حجۃ الوداع مین آپ نے پورے تین شوط مین رمل کیا پس اب
یہ روایت حجۃ الوداع کی ناسخ ہے اور وہ منسوخ غرض پورے تین شوط مین رمل
ہے اور حضرت ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما کا مذہب ہے کہ رمل جناب رسول خدا
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا ضرورت کے سبب سے تھا کہ کفار پر ناتوانی مسلمانون کی ظاہر
نہ ہو اب بعد رفع ضرورت کے سنت نہ رہا مگر جمہور صحابہ و تابعین کے نزدیک ہمیشہ
سنت ہی تین شوط مین اور ہر پھیرے کو طواف کے شوط کہتے ہین اور عبداللہ بن زبیر کا مذہب
ہے کہ ساتون شوط مین رمل سنت ہے اور حسن بصری اور ثوری اور عبدالملک بن ماجشون کے نزدیک اگر
رمل ترک کر دے تو قربانی دے اور امام مالک کا بھی پہلے یہی قول تھا پھر اس سے رجوع کیا (کمل ہذا من النووی)

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال انما سعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطاف بالبیت لیری المشرکین قوتہ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں اسلیے رمل کیا کہ مشرک لوگ آپکی قوت دیکھیں (یعنے اب کمزور نہیں نہ مسنون ہے اور یہ اُنہی کا مذہب ہے) **باب** استحباب استلام الرکنین الیمانیین فی الطواف **صرف** دونو رکن یمانی کا بوسہ دینا مستحب ہے **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ قال لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح من البیت الا الرکنین الیمانیین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے انہی دونو میں کیطرف کے کونوں کو بوسہ دیتے دیکھا **ف** کعبہ مربع یعنے چار کونوں کا اور مستطیل یعنے لمبا مکان ہے اور دو کونے اوسکی یمن کیطرف منسوب ہیں انکو رکنین یمانیین کہتے ہیں اور دو کونے شام کیطرف منسوب ہیں اُنکو شامیین کہتے ہیں اور رکن شامی کیطرف حطیم واقعہ ہے اُن دونوں شامی کونوں کو نہ بوسہ لیتے ہیں نہ چھوتے ہیں بلکہ حطیم کی دیوار کے پار سے طواف کرتے ہیں کہ حطیم کی جگہہ بھی طواف میں داخل ہوجاوے اس لیے کہ یہ جگہہ کعبہ کے اندر کی ہے مگر بنائے کعبہ کے وقت باہر رہ گئی ہے بخلاف دونو کونوں یمانی کے کہ اُنکو بوسہ دیتے ہیں ایک کونے میں حجر اسود لگا ہوا ہے اور دوسرے کو رکن یمانی کہتے ہیں کہ یہ دونوں کونے بنائے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موافق ہیں بخلاف شامیوں کے چنانچہ کیفیت اس نقشہ کمسند رجہ حاشیہ سے ذہن نشین ہوسکتی ہے **عن سالم** عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستلم من ارکان البیت الا الرکن الاسود والذی یلیہ من نحو دور الجمحیین **سالم** نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اُنہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے چار کونوں میں سے رکن اسود (وہی جسمیں ہم رکن یمانی اوپر لکھہ چکے ہیں) اور اسکے پاس والے کونے کو جو بنی جمح کے مکان کیطرف ہے استلام کرتے تھے **فائدہ** استلام کے معنے چھونا اور حجر اسود کو چھونا اور بوسہ دینا دونو جاہیے اور رکن یمانی کو فقط چھونا ہی اور باقی دو کونوں کو نہ چھونا نہ بوسہ دینا کہ وہ بنائے ابراہیم پر نہیں واللہ اعلم یہی مذہب ہے جمہور کا اور بعض سلف نے انکا چھونا بھی مستحب کہا ہے چنانچہ امام حسن اور امام حسین اور ابن زبیر اور . . . . . .

جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک اور عروہ بن زبیر اور ابو الشعثا کا یہی مذہب ہے کہ چاروں رکنوں کو چھوئے اور قاضی ابو الطیب نے کہا ہے کہ امت کا اجماع ہو چکا ہے کہ ان دونوں کونوں کو نہ چھوئے اور کہا ہے کہ اس میں صحابہ میں پہلے اختلاف تھا پھر سب کا اجماع ہو گیا کہ دو ہی کونوں کو چھوئے (زرقانی) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ذُکِرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّکْنَ الْیَمَانِیَ **عبد اللہ** نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور رکن یمانی کو چھوتے تھے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ مَا تَرَکْتُ اسْتِلَامَ ھٰذَیْنِ الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِ وَالْحَجَرِ مُنْذُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُھُمَا فِیْ شِدَّۃٍ وَّلَا رَخَاءٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجر اسود اور رکن یمانی کو استلام کرتے ہوئے جب سے میں نے نہیں چھوڑا نہ سختی میں نہ آرام میں (یعنے کتنی ہی بھیڑ بھاڑ ہو میں استلام نہیں چھوڑتا) **عَنْ** نَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اِسْتَلَمَ الْحَجَرَ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَبَّلَ یَدَہٗ وَقَالَ مَا تَرَکْتُہٗ مُنْذُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ **ترجمہ** نافع رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا میں نے ابن عمر کو دیکھا کہ حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے چھوا اور ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ایسا کرتے ہوئے جب سے میں نے نہیں چھوڑا **عَنْ** اَبِی الطُّفَیْلِ الْبَکْرِیِّ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُ غَیْرَ الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے نہیں دیکھا سوا ان دو رکن یمانی کے

بَابُ اِسْتِحْبَابِ تَقْبِیْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فِی الطَّوَافِ

حجر اسود کے بوسہ کا بیان **عَنْ** سَالِمٍ اَنَّ اَبَاہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حَدَّثَہٗ قَالَ قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّکَ حَجَرٌ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ زَادَ ھَارُوْنُ فِیْ رِوَایَتِہٖ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِیْ بِمِثْلِھَا زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ اَسْلَمَ **ترجمہ** سالم کے باپ نے روایت کی کہ بوسہ دیا عمر بن خطاب نے حجر اسود کا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی

قسم آگاہ ہو کہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ وہ تجھے بوسہ دیتے تھے تو کبھی بوسہ نہ دیتا ہارون نے اپنی روایت میں یہ کہا کہ اسی کی مثل محمد بن زید بن اسلم نے اپنے باپ اسلم سے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل الحجر وقال انی لا قبلک وانی لا علم انک حجر ولکنی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک **وہی مضمون ہے عن** عبد اللہ بن سرجس قال رایت الاصلع یعنی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقبل الحجر ویقول واللہ انی لا قبلک وانی لا علم انک حجر لا تضر ولا تنفع ولولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلک ما قبلتک وفی روایۃ المقدمی وانی کامل رایت الاصلع ترجمہ عبید اللہ بن سرجس نے کہا کہ میں اصلع کو (یعنے جس کے سر پر بال نہ ہوں) انکو دیکھا مراد اس سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اس سے معلوم ہوا کہ لقب کسی کا اگر مشہور جاوے اور وہ اس سے برا نہ مانے تو اس سے یاد کرنا درست ہے اگرچہ دوسرا شخص برا مانے) اور فرماتے تھے حجر کو بوسہ لیتے ہوئے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تجھ کو بوسہ لیتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے کہ نہ ضرر پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے (اس قول سے بت پرستوں اور گور پرستوں اور چلہ پرستوں کی نادانی مرگئی جو قبروں وغیرہ کو اس خیال سے بوسہ دیتے ہیں کہ ہماری مراد دینگے اسلیے کہ جب حجر اسود جو یمین اللہ ہے اسکا بوسہ بھی اتباع جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے ہے نہ اس خیال سے کہ یہ ضرر رسان اور نفع دہندہ ہے تو پھر اور چیزیں جنکا بوسہ کہیں ثابت نہیں بلکہ منع ہے اس خیال ناپاک کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا) اور آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **عن** عابس بن ربیعۃ قال رایت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقبل الحجر ویقول لا قبلک واعلم انک حجر ولولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک لم اقبلک **وہی مضمون ہے عن** سوید بن غفلۃ قال رایت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل الحجر والتزمہ وقال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بک حفیا ترجمہ سوید نے کہا کہ میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ انھوں نے بوسہ لیا حجر اسود کو اور لپٹ گئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ بہت تجھ چاہتے تھے **عن** سفیان بہذا الاسناد قال ولکنی رایت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم حفیا ولم یقل

والترمذی ترجمہ سفیان سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس میں لیطئی کا ذکر نہیں ف ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا حجر اسود پر تب ہے **باب** جواز الطواف علی بعیر وغیرہ واستلام الحجر بمحجن ونحوہ للراکب اونٹ پر طواف روا ہونا اور چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کو چھونے کا بیان **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف فی حجۃ الوداع علی بعیر یستلم الرکن بمحجن ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھو لیتے تھے ف محجن اوس چھڑی کو کہتے ہیں کہ اسکا ایک سرا مڑا ہوا ہوتا ہے کہ سوار اونٹ کا اوس سے گری پڑی چیز زمین سے اوٹھا لیتا ہے اور دوسرے سرے سے اونٹ کو ہانکتا ہے اور ہجوم کے وقت رکن کو اگر چھو نہ سکے تو چھڑی وغیرہ سے چھو لے اور اسکو بوسہ دی لے اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ حجۃ الوداع کہنا درست ہے اور جو لوگ اسکو منع کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت فی حجۃ الوداع علی راحلتہ یستلم الحجن بمحجنہ لان یراہ الناس ولیشرف ولیسألوہ فان الناس غشوہ جابر نے کہا کہ طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا حجۃ الوداع میں اپنی اونٹنی پر اور حجر کو اپنی چھڑی سے چھوتے تھے تاکہ لوگ آپ کو دیکھیں اور آپ اونچے ہو جاویں اور آپ سے مسائل پوچھیں اس لیے کہ لوگوں نے آپ کو بہت گھیرا تھا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع علی راحلتہ بالبیت وبالصفا والمروۃ لیراہ الناس ولیشرف ولیسألوہ فان الناس غشوہ لم یرد کل ابن خشرم ولیسألوہ فقط ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے اور ابن خشرم کی روایت میں ولیسالوہ نہیں ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع حول الکعبۃ علی بعیرہ یستلم الرکن کراھیۃ ان یضرب عنہ الناس ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ طواف کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں کعبہ کے گرد اپنی اونٹنی پر اور رکن کو چھوتے جاتے اور سلیے سوار ہوئے کہ لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹانا نہ پڑے **عن**

إِلَى الطُّفَيْلِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ ترجمہ ابو الطفیل سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ طواف کرتے تھے اور رکن کو اپنی چھڑی سے چھوتے اور چھڑی کو چوم لیتے **عن** وَعَنْ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ **ام سلمہ** نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں بیمار ہوں آپ نے فرمایا کہ سب لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو سو انہوں نے کہا کہ میں طواف کرتی تھی اور آپ سورہ والطور پڑھ رہے تھے نماز میں بیت اللہ کے ایک بازو پر **ف** آپ نے انکو لوگوں کے پیچھے طواف کا حکم اس لیے فرمایا کہ ایک تو عورت کو مردوں سے دور رہنا لازم ہے دوسرے یہ کہ لوگوں کو اونٹ کے جانور سے ایذا نہ پہونچے ان سب روایتوں سے ثابت ہوا کہ سوار ہو کر طواف درست ہے علی الخصوص بیمار کو اسی لیے بخاری نے باب ایسا ہی باندھا ہے کہ بیمار کو طواف درست ہے سواری پر **باب** بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رُكْنٌ لَا يَصِحُّ الْحَجُّ إِلَّا بِهِ سعی صفا اور مروہ کی رکن ہے کہ بے اوسکے حج نہیں ہوتا **عن** عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ قُلْتُ لَهَا إِنِّي لَأَظُنُّ رَجُلًا لَوْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَا ضَرَّهُ ذَلِكَ قَالَتْ لِمَ قُلْتَ لِأَنَّ اللهَ يَقُولُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ مَا أَتَمَّ اللهُ حَجَّ امْرِئٍ وَلَا عُمْرَتَهُ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا وَهَلْ تَدْرِي فِيمَا كَانَ ذَاكَ إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا يُهِلُّونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِصَنَمَيْنِ عَلَى شَطِّ الْبَحْرِ يُقَالُ لَهُمَا إِسَافٌ وَنَائِلَةُ ثُمَّ يَجِيئُونَ فَيَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحْلِقُونَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَرِهُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَهُمَا لِلَّذِي كَانُوا يَصْنَعُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا نَزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ إِلَى آخِرِهَا قَالَتْ فَطَافُوا ترجمہ عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ اگر کوئی صفا اور مروہ میں سعی نہ کرے تو کچھ مضائقہ نہیں انہوں نے فرمایا کیوں میں نے کہا کہ اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے کہ صفا اور مروہ اللہ پاک کی قدرت کی نشانیون سے ہین سو کچھ گناہ نہین اون مین طواف کرنے سے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یہ بات نہین بلکہ یون ہے کہ حج پورا نہین ہوتا کسی کا اور نہ عمرہ جب تک کہ طواف نہ کرے صفا اور مروہ کا (یعنے سعی نہ کرے) اور اگر ایسا ہوتا جیسا تمنے جانا ہے تو اللہ تعالیٰ یون فرماتا کہ کچھ گناہ نہین اون مین طواف نہ کرنے سے اور تم جانتے ہو کہ یہ آیت کیونکر اور کس حال مین اوتری ہے کیفیت اسکی یہ ہے کہ دریا کے کنارے پر ایام جاہلیت مین دو بت تھے ایک کا نام اساف دوسرے کا نائلہ تھا اور لوگ اُن کے پاس جاتے تھے اور پھر آکر سعی کرتے تھے صفا اور مروہ پر اور پھر قسم کہاتے تھے پھر جب اسلام آیا تو مسلمانون نے اون مین سعی کرنے کو برا جانا (یعنے مشرکون کی چال سمجھی) تب اللہ پاک نے یہ آیت اُتاری اسی لیے یون فرمایا کہ صفا اور مروہ شعائر اللہ سے ہین اور ان مین طواف کرنا گناہ نہین پھر لوگ سعی کرنے لگے (غرض یہ کہ اب سعی واجب ہے اور ترک اُسکا روا نہین) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَتَطَوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الْآيَةَ فَقَالَتْ لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَتَطَوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَ هٰذَا فِي أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا إِذَا أَهَلُّوا أَهَلُّوا لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ ذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ فَلَعَمْرِي مَا أَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ مَنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ترجمہ عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ اگر کوئی طواف نہ کرے صفا اور مروہ مین تو مین جانتا ہون کچھ حرج نہین اونہون نے فرمایا کیون کہا اسلیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صفا اور مروہ اللہ کی نشانیون سے ہین پھر گناہ نہین کوئی اگر اوس مین طواف کرے تو اُنہون نے فرمایا اگر یہ بات ہوتی تو یون فرماتا اللہ پاک کہ اگر کوئی طواف نہ کرے تو کچھ گناہ نہین اور یہ آیت تو انصار کے لوگون مین اوتری ہے کہ وہ لوگ جب لبیک پکارتے تو لبیک پکارا کرتے تھے مناۃ کے نام سے ایام جاہلیت مین اور کہتے تھے کہ ہمکو صفا اور مروہ مین سعی کرنا درست نہین پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو آئے تو اس کا ذکر ہوا تب اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اُتاری

سواب تم ہے میری جان کی کہ پورا نہ ہوگا حج اُسکا جو سعی نہ کرے صفا مروہ کی ف اس حدیث سے کمال علم اور تفقہ ثابت ہوا ہماری ماں جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ خوب سمجھا انہوں نے اس آیت کے مطلب کو کہ ظاہر مین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سعی نہ واجب ہی نہ ضرور ہے اور سبب نزول سے اوس کے معلوم ہوتا ہے کہ اون لوگون نے جب اس مین عیب سمجھا تب اس طرح ارشاد ہوا غرض ایک شے واجب ہوتی ہے مگر آدمی جب اُسکو برا جاننے لگتا ہے تو اُس سے کہتے ہین کہ اس مین کچھ عیب نہین اور غرض یہ ہوتی ہے کہ اوس کے خیال کو رد کرین اور وجوب اُس کا جیسا ہو ویسا ہی رہتا ہو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی عصر کی نماز نہ پڑھا اور غروب آفتاب قریب ہوگیا اور وہ یہ خیال کرے کہ غروب کیوقت نماز روا نہین تو اس سے کہین گے کہ اسوقت نماز پڑھنے مین کچھ گناہ نہین تو اسکا مطلب یہ نہین کہ نماز واجب اور فرض نہین اور یہ جو اوپر کی روایت مین مذکور ہوا کہ اساف و نائلہ دو بت تھے دریا کے کنارے اسکو قاضی عیاض نے غلط کہا ہے اور ٹھیک بات یہ ہے کہ دوسری روایتون مین وارد ہوا ہے کہ وہ لوگ مناۃ کے نام سے لبیک پکارتے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ مناۃ طاغیہ جو مشلل مین تھا اوسکی لبیک پکارتے تھے اور یہ مشہور ہے کہ مناۃ ایک بت تھا جو عمرو بن لحی نے دریا کے کنارے کھڑا کیا تھا مشلل مین قدید کے پاس اور ایسا ہی وارد ہوا ہے اس روایت مین ہوطا کی اور ازدا دعنان اوسی کے نام کی لبیک پکارتے تھے حج مین اور ابن کلبی نے کہا کہ مناۃ ایک پتھر تھا کہ ہذیل اُسے پوجتے تھے قدید مین اور اساف اور نائلہ یہ کبھی دریا کے کنارے نہین تھے بلکہ اُنکی حقیقت یون مشہور ہے کہ وہ مرد و عورت تھے اساف بیٹا تھا بقار کا اور نائلہ بیٹی تھی ذہب کی اور اُسکو بنت سہل بھی کہتے تھے اور یہ دونو قبیلہ جرہم سے تھے اور اُنہون نے کعبہ کے اندر زنا کیا تھا سو اللہ تعالے نے اُنکو مسخ کرکے پتھر کردیا اور یہ کعبہ کے پاس گاڑ دیے گیے یا صفا مروہ پر کہ لوگ اُنکو دیکھکر عبرت پکڑین اور بعضون نے کہا کہ قصی بن کلاب نے اُنکو یہان سے بدل دیا اور ایک کو کعبہ سے ملا کے رکھدیا اور دوسرے کو زمزم پر اور بعضون نے کہا دونون کو زمزم پر رکھدیا اور اُن کے پاس قربانی کی اور اُنکی عبادت کا حکم دیا پھر جب مکہ فتح ہوا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو توڑ ڈالا اور یہ قصہ جو جنے طول دیا تو بڑے فائدہ کے لیے یعنے جیسا حال اساف و نائلہ کا ہوا کہ غرض اگلے لوگون کی اوسکے رکھنے سے یہ تھی کہ لوگ اللہ تعالے سے ڈرین اور خانہ کعبہ کا

ادب کرین شیطان نے چند روز مین یہ غرض پہلا کر اپنا مطلب نکالا کہ انکی عبادت کروائی اور خلق کو شرک
مین ڈالدیا پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو توڑ ڈالا کہ شرک کی برائی اور مشرکون کی اہانت ظاہر ہو
جاوے یہی حال ہے صالحین کے قبور کا اور اُن کے آثار اور مقامات اور جلسون کا کہ جب لوگ انکی
زیارات موافق سنت کے چھوڑ دین اور اُنکے قبور کو دیکھکر اپنی موت کا یاد کرنا چھوڑ دین بلکہ اُن
کو سجدہ اور نذرین نیازین منتین چڑھانے لگین اور معبود برحق کیطرح ان کی عبادت کرنے لگین
تو متبعان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور ہے کہ اون گنبدون کو توڑ ڈالین اور اُن قبرون کو زمین کے
برابر کردین اون جلسون کو منہدم اور خاک کردین اگرچہ ہزارون مشرک پڑے چلایا کرین اور لاکھون
گور پرست غل مچایا کرین عن عروۃ بن الزبیر قال قلت لعائشۃ زوج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ما اری علی احد لم یطف بین الصفا والمروۃ شیئا وما ابالی ان لا
اطوف بینھما قالت بئس ما قلت یا ابن اختی طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم وطاف المسلمون فکانت سنۃ وانما کان من اھل لمناۃ الطاغیۃ التی بالمشلل
لا یطوفون بین الصفا والمروۃ فلما کان الاسلام سالنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن ذلک فانزل اللہ عز وجل ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت
او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما ولو کانت کما تقول لکانت فلا جناح علیہ
ان لا یطوف بھما قال الزھری فذکرت ذلک لابی بکر بن عبد الرحمن
ابن الحارث بن ھشام فاعجبہ ذلک وقال ان ھذا العلم ولقد سمعت رجالا من
اھل العلم یقولون انما کان من لا یطوف بین الصفا والمروۃ من العرب یقولون
ان طوافنا بین ھذین الحجرین من امر الجاھلیۃ وقال اخرون من الانصار
انما امرنا بالطواف بالبیت ولم نؤمر بین الصفا والمروۃ فانزل اللہ عز وجل
ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ قال ابو بکر بن عبد الرحمن فاراھا قد نزلت
فی ھؤلاء وھؤلاء ۔ محمد عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا کہ مین
جانتا ہون کہ جو سعی نہ کرے صفا اور مروہ مین اوسپر کچھ گناہ نہین اور مین تو پرواہ نہین رکھتا
اگر نہ سعی کرون اُن مین تو اُنہون نے فرمایا کہ برا کہا تو نے اے میرے بھانجے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اور مسلمانون نے سب نے سعی کی ہے اور یہہ سنت ہے (یہان سنت سے مراد واجب ہے) اور حقیقت اسکی یہہ ہے کہ عرب مین دستور تہا کہ جو مناۃ بدبخت کا جو مشلل مین تہا لبیک پکارتا تہا وہ سعی نہ کرتا تہا صفا مروہ مین پہر جب اسلام ہوا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا ہم لوگون نے تو اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری کہ صفا اور مروہ اللہ تعالی کی نشانیون سے ہین پہر جو حج کرے یا عمرہ لاوے اوسپر گناہ نہین کہ اون مین سعی کرے اور اگر وہ بات ہوتی جو تمنے کہی تو یون فرماتے کہ گناہ نہین اوسپر جو سعی نہ کرے اون مین زہری نے کہا کہ مین نے یہ روایت ابی بکر بن عبدالرحمن سے بیان کی تو انہون نے بہت پسند کی اور انہون نے کہا کہ علم اسیکا نام ہے (یعنے جو عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے اس آیت سے سمجہا) اور کہا ابوبکر نے کہ مین نے سنا ہے بہت لوگون سے جو علم رکہتے تہے وہ کہتے تہے کہ یہ طواف نہ کرنے والے صفا اور مروہ مین عرب کے لوگ تہے کہ وہ کہتے تہے کہ اون دو پتہرون کے بیچ مین طواف کرنا جاہلیت کا کام تہا اور دوسرے لوگون کا قول تہا کہ ہم کو طواف بیت اللہ کا حکم ہوا ہے اور صفا اور مروہ مین پہرنے کا حکم نہین ہوا جب اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری کہ صفا اور مروہ دونون اللہ تعالی کی نشانیون سے ہین آخر آیت تک ابوبکر نے کہا کہ مین بہی یہی خیال کرتا ہون کہ انہی دو گروہون کے واسطے یہ آیت اوتری **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَدْ سَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا ترجمہ عروہ نے وہی قصہ روایت کیا جو اوپر مذکور ہوا اور اسمین یہہ ہے کہ جب لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا اور عرض کی کہ یارسول اللہ ہم کو یہان طواف کرنا برا معلوم ہوتا ہے تب اللہ پاک نے یہ آیت اتاری اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ پہر سنت ٹہیرا دیا اس سعی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اب کسی کو اسکا ترک کرنا روا نہین **عن** عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا

اَخْبَرَتْہُ اَنَّ الْاَنْصَارَ کَانُوْا قَبْلَ اَنْ یُّسْلِمُوْا ھُمْ وَغَسَّانُ یُھِلُّوْنَ لِمَنَاۃَ فَتَحَرَّجُوْا اَنْ یَّطُوْفُوْا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَکَانَ ذٰلِکَ سُنَّۃً فِیْ اٰبَائِھِمْ مَنْ اَحْرَمَ لِمَنَاۃَ لَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَاِنَّھُمْ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ حِیْنَ اَسْلَمُوْا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ ذٰلِکَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ نے انکو خبر دی کہ انصار کا قاعدہ تھا اور غسان کا کہ وہ اسلام سے پیشتر مناۃ کے لیے لبیک پکارتے تھے اور صفا اور مروہ مین سعی کرنا برا جانتے تھے اور یہی طریقہ تھا اون کے باپ دادون کا کہ جس نے احرام باندھا مناۃ کے لیے وہ صفا اور مروہ مین سعی نہ کرتا تھا اور جب وہ لوگ مسلمان ہوئے تو انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تب اللہ پاک نے یہ آیت اُتاری کہ صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیون سے ہین سو جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ لاوے اوسکو گناہ نہین ہے کہ سعی کرے ان دونون مین اور جس نے خوشی سے ایک نیکی کی اللہ تعالےٰ اوسکا قدردان اور جاننے والا ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَتِ الْاَنْصَارُ یَکْرَھُوْنَ اَنْ یَّطُوْفُوْا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ حَتّٰی نَزَلَتْ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا ترجمہ انس سے روایت ہے کہ انصار صفا اور مروہ کی سعی کو برا جانتے تھے یہانتک کہ یہ آیت اوتری ان الصفا والمروۃ **باب** بَیَانِ اَنَّ السَّعْیَ لَا یَتَکَرَّرُ سعی دوبارہ نہین ہوتی **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ لَمْ یَطُفِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا اَصْحَابُہٗ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا ترجمہ جابر کہتے تھے کہ سعی نہین کی رسول اللہ علیہ وسلم نے اور نہ آپکے یارون نے صفا اور مروہ کی مگر ایک بار مسلم نے فرمایا کہ روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے اونکو خبر دی محمد بن بکر نے انکو ابن جریج نے اسی سند سے مثل روایت مذکور کے اور اس مین یہ ہے کہ ایک ہی بار طواف کیا اونہون نے صفا اور مروہ کا جو پہلے بار کیا تھا۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج و عمرہ مین سعی کو ایک ہی بار کرنا چاہیے اور دوبارہ کرنا محتاج ہے اس لیے کہ بدعت ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اس لیے

کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے ترجمہ کہتا ہے کہ اس سے حال معلوم ہو گیا اون دعاؤن اور وظیفون اور اشغال کا جو مشائخین مین مروج ہین اور پیغمبر معصوم سے ثابت نہین کہ وہ سب بدعت ہین اس لیے کہ جب ایک چیز کی اصل ثابت ہو اسکی تکرار بدعت ہوئی تو جس کے سر سے اصل ہی ثابت نہین وہ تو بدرجہ اولی بدعت ہوی اور معلوم ہوا کہ شارع نے ہر وظیفہ اور اذکار کی جو تعداد مقرر کر دی ہے اس سے زیادہ کرنا بھی بدعت ہو جاتا ہے اور وہ فعل بہ سبب اس زیادت محدثہ کے بدعت مین شمار کیا جاتا ہے اور یہہ بڑے کام کی بات ہے اور اسکو خوب یاد رکھنا چاہیے **باب** استحباب ادامۃ الحاج التلبیۃ حتی یشرع فی رمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر حاجی لبیک پکارتا رہے جاوے جب تک جمرہ عقبہ کی رمی نہ شروع کرے **عن** اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ قال رددت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفات فلما بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشعب الایسر الذی دون المزدلفۃ اناخ فبال ثم جاء فصببت علیہ الوضوء فتوضاء وضوءا خفیفا ثم قلت الصلوۃ یا رسول اللہ فقال الصلوۃ امامک فرکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتی المزدلفۃ فصلی ثم ردف الفضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ جمع قال کریب فاخبرنی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما عن الفضل رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل یلبی حتی بلغ الجمرۃ ترجمہ اسامہ نے کہا کہ مین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر پیچھے بیٹھا عرفات سے پھر جب آپ بائین گھاٹی پر پہنچے مزدلفہ کے قریب تو اونٹ کو بٹھایا پیشاب کیا اور آگے اور مین نے آپ پر پانی ڈالا سو آپ نے ہلکا سا وضو کیا پھر مین نے عرض کی کہ نماز کا وقت آگیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے پھر آپ سوار ہوئے اور مزدلفہ آئے اور نماز پڑھی پھر فضل کو اپنے ساتھہ پیچھے بٹھایا صبح کو مزدلفہ کی کریب نے کہا کہ خبر دی مجھے عبد اللہ بن عباس نے فضل سے کہ جناب رسالتمآب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک پکارتے رہے یہانتک کہ جمرہ پر پہنچے (یعنے جمرہ عقبہ پر) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفات سے سواری پر لوٹنا مستحب ہے اور ایک سواری پر دو شخصون کا بیٹھنا بھی روا ہے جب سواری کو طاقت ہو اور بزرگون کے پیچھے سواری پر بیٹھنا خلاف ادب نہین قولہ مین نے آپ پر پانی ڈالا اس سے معلوم ہوا کہ وضو مین دوسرے شخص سے بھی

مدد لینا بھی روا ہے مگر عادت نہ کرے جیسے آپ کی عادت نہ تھی اور اُسامہ نے جو کہا نماز کا وقت آگیا مراد
اس سے نماز مغرب ہے کہ اونہون نے خیال کیا کہ عادت کے خلاف آج نماز مین دیر ہوئی تو آپ نے فرمایا
کہ نماز تمہارے آگے ہے یعنے آج کے دن نماز مغرب مزدلفہ مین پڑھنا مشروع ہے اس سے ثابت ہوا کہ
اپنا بڑا بوڑھا اگر معلوم ہو کہ کچھ بھول گیا تو یاد دلاوے جیسے اسامہ نے خیال کیا تھا کہ حضرت نماز بھول
گئے اور یاد دلائی اور آپ نے فرمایا کہ آج کے دن مغرب اور عشا مین جمع تاخیر کرنا ہے اور مزدلفہ مین جمع
کرنا ان دونون نمازون کا باجماع مسلمین سنت ہے اور امام مالک کا ایک قول شاذ ہے کہ اگر کسی نے
راہ مین مغرب پڑھ لی تو اعادہ اُسکا واجب ہے اور مالکی کا قول ہے کہ اگر عشا نہ پڑھ لے تو روا ہے مگر خلاف
سنت ہے اور معلوم ہوا کہ لبیک پکارتا ہے حاجی جب تک کہ رمی جمرہ عقبہ کی شروع نہ کرے قربانی
کے دن صبح کو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور سفیان ثوری اور ابوحنیفہ اور ابوثور اور جماہیر
علما صحابہ و تابعین کا اور تمام فقہائے امصار و قری کا اور حسن بصری کا قول ہے کہ عرفہ کی صبح
تک لبیک کہے پھر جب صبح کی نماز پڑھ چکے موقوف کرے اور حضرت علی اور ابن عمر اور عائشہ اور امام
مالک اور جمہور فقہائے مدینہ کا قول ہے کہ عرفہ کے دن زوال شمس تک لبیک کہے اور جب وقوف
عرفات شروع کرے تب موقوف کرے اور امام احمد اور اسحاق اور بعض سلف کا قول ہے کہ جب تک رمی
جمرہ عقبہ سے فارغ نہو کہی جاوے اور دلیل امام شافعی اور جمہور کی یہی حدیث ہے جو ابھی ترجمہ ہوا
اور آگے روایات بھی اس کے مؤید ہین **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اردف الفضل من جمع قال فاخبرنی ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما ان الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم
یزل یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھا لیا فضل کو مزدلفہ سے اور راوی نے کہا خبر دی
مجھکو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ نے کہ خبر دی انکو فضل نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے رہے
یہانتک کہ رمی کی جمرہ عقبہ کی **ف** احمد اور اسحاق کی دلیل یہی روایت ہے اور جمہور اسکا
جواب دیتے ہین کہ مراد اسسے یہ ہے کہ جب تک رمی شروع نہ کی **عن** ابن عباس عن الفضل بن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم وکان ردیف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انہ قال فی عشیۃ عرفۃ وغداۃ جمع للناس حین دفعوا علیکم بالسکینۃ وھو کاف ناقتہ حتی دخل محسرا وھو من منی قال علیکم بحصی الخذف الذی یرمی بہ الجمرۃ وقال لم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی الجمرۃ وحدثنی زہیر بن حرب قال حدثنا یحیی بن سعید عن ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر بھذا الاسناد غیر انہ لم یذکر فی الحدیث لم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی الجمرۃ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فضل بن عباس جو ردیف تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو لوگوں سے فرماتے تھے کہ آرام سے چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے چلتے تھے یہانتک کہ محسر میں داخل ہوئے اور محسر منیٰ میں ہے تو وہاں آپ نے فرمایا کہ چٹکی سے مارنے کے کنکریاں اُٹھاؤ کہ اون سے جمرہ کو مارا جاوے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ جمرہ کو کنکری ماری مسلم علیہ الرحمۃ نے کہا اور روایت کی ہمسے یہی حدیث زہیر بن حرب نے اون سے یحییٰ نے اون سے ابن جریج نے اون سے ابو الزبیر نے اسی سند سے مگر اُس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے رہے یہانتک کہ جمرہ کو کنکری ماری اور یہ بات زیادہ بیان کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے ماتھہ سے (یعنے جب کنکرے اُٹھانے کا حکم دیا تھا) کہ جیسے چٹکی سے پکڑکر آدمی کنکرے پھینکتا ہے (یعنے ایسے کنکرے اوٹھانا) عن عبد الرحمن بن یزید قال قال عبد اللہ وبخ بجمع سمعت الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ یقول فی ھذا المقام لبیک اللھم لبیک ترجمہ عبد الرحمن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ عبد اللہ ہم سے مزدلفہ میں کہتے تھے کہ میں نے سنا ہے اُنکو جنپر سورہ بقر نازل ہوئی ہے کہ وہ اس مقام میں لبیک پکارتے تھے ف یہی مذہب ہے جمہور کا جیسے کہ آگے گذرا اور اس سے معلوم ہوا کہ سورہ بقر اور سورہ کہنا درست ہے اور یہی مذہب ہے جمہور صحابہ اور تابعین کا اور قول عبد اللہ بن مسعود کا جو اس حدیث میں مذکور ہوا کہ اُنہوں نے کہا میں نے سنا ہے اُنکو جنپر سورہ بقر اوتری ہے اس میں سورہ بقر کی تخصیص اسلئے کہ اوس میں اکثر مناسک حج کے مذکور ہیں عن عبد الرحمن بن یزید ان عبد اللہ لبی حین افاض من جمع فقیل اعرابی ھذا فقال

عَبْدُ اللّٰهِ اَکَمَا النَّاسُ اَمْ ضَلُّوْا سَمِعْتُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ یَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الْمَکَانِ
لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ ترجمہ عبدالرحمن نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود نے لبیک پکاری جب مزدلفہ سے لوٹے
تو لوگون نے کہا کہ شاید یہہ کوئی گاؤن کا آدمی ہے (یعنے جو آپ لبیک پکارتا ہے) تو عبداللہ بن
مسعود نے فرمایا کہ کیا لوگ بہول گئے (یعنے سنت رسول اللہ کی) یا گمراہ ہوگئے مین نے خود سنا ہے اُنکو
جنپر سورہ بقر نازل ہوئی ہے کہ وہ اس جگہہ مین لبیک پکارتے تہے مسلم نے کہا کہ یہی روایت بیان
کی ہم سے حسن حلوانی نے اونہون نے روایت کی یحییٰ بن آدم سے اونہون نے سفیان سے اونہون
نے حصین سے اسی اسناد سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجہسے یوسف بن حماد نے اون سے زیادہ
یعنے بکالی نے اون سے حصین نے اون سے کثیر بن مدرک نے اون سے عبدالرحمن بن یزید نے اور اسود
بن یزید نے دونون نے کہا سنا ہم نے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرماتے تہے مزدلفہ مین کہ سنا مین نے
اون کو جنپر سورہ بقر اُتری ہے کہ اس جگہہ مین لبیک پکارتے تہے پہر اُنہون نے لبیک پکاری اور
ہم لوگون نے بہی اون کے ساتہہ لبیک پکاری **بَابُ** التَّلْبِیَةِ وَالتَّکْبِیْرِ فِی الذَّهَابِ
مِنْ مِّنًی اِلٰی عَرَفَاتٍ فِیْ یَوْمِ عَرَفَةَ لبیک اور تکبیر کہنے کا بیان جب منی سے عرفات کو جاوے
عرفہ کے دن **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِّنًی اِلٰی عَرَفَاتٍ مِّنَّا الْمُلَبِّیْ وَمِنَّا الْمُکَبِّرُ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ
جب ہم صبح کو چلے منے سے عرفات کو رسول اللہ صلی اللہ کے ساتہہ تو کوئی ہم مین سے لبیک پکارتا تہا
اور کوئی تکبیر کہتا تہا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَدَاةِ عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُکَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ فَاَمَّا نَحْنُ فَنُکَبِّرُ قَالَ
قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ لَعَجَبًا مِّنْکُمْ کَیْفَ لَمْ تَقُوْلُوْا لَهٗ مَاذَا رَاَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے عرفہ
کے صبح کو سو کوئی ہم مین سے اللہ اکبر کہتا تہا اور کوئی لا الٰہ الا اللہ اور ہم اُن مین تہے جو اللہ اکبر کہتے
تہے مین نے اُن سے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے تم نے اون سے یہ کیون نہ پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو تمنے کیا کرتے دیکہا (سبحان اللہ عاشق سنت ایسے ہوتے ہین کہ انہون نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل دریافت کیون نہ کیا کہ آپ کیا فرماتے تہے) **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ

الثقفي انه سال انس بن مالك رضي الله تعالى عنه وهما غاديان من منى الى عرفة
كيف كنتم تصنعون في هذا اليوم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان
يهل المهل منا فلا ينكر عليه ويكبر المكبر منا فلا ينكر عليه ترجمہ محمد بن
ابی بکر ثقفی نے انس بن مالک سے پوچھا کہ وہ دونوں منے سے عرفات کو جاتے تھے کہ تم لوگ کیا کرتے
تھے آج کے دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمیں کیا کرتے تھے سو انس رضی اللہ
تعالے عنہ نے کہا کہ کوئی ہم میں سے لا الہ الا اللہ کہتا تھا سو اوسکو کوئی منع نہ کرتا تھا اور کوئی
ہم میں سے اللہ اکبر کہتا تھا سو کوئی اوسکو منع نہ کرتا تھا **عن** محمد بن ابی بکر قال قلت لانس
ابن مالك غداة عرفة ما تقول في التلبية في هذا اليوم قال سرت هذا المسير مع
النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه فمنا المكبر ومنا المهل ولا يعيب احدنا على
صاحبه ترجمہ مضمون اسکا وہی ہے **ف** ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ تکبیر اور تہلیل دونوں
مستحب ہیں جب آدمی منے سے عرفات کو جاوے عرفہ کے دن اور لبیک ان دونوں سے افضل ہے اور ان
روایتوں سے اُن کا قول رد ہو گیا جو کہتے ہیں کہ لبیک پکارنا چھوڑ دیوے بعد صبح کے عرفہ کے
دن **باب** الافاضة من عرفات الى المزدلفة واستحباب صلوتي المغرب والعشاء
جمعا بالمزدلفة في هذه الليلة عرفات سے مزدلفہ لوٹنے کا بیان اور اس رات مغرب و عشا
جمع کر کے پڑھنے کا **عن** كريب مولى ابن عباس عن اسامة بن زيد رضي الله تعالى
عنه انه سمعه يقول دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفة حتى اذا
كان بالشعب نزل فبال ثم توضأ ولم يسبغ الوضوء فقلت له الصلوة قال الصلوة
امامك فركب فلما جاء المزدلفة نزل فتوضأ فاسبغ الوضوء ثم اقيمت الصلوة
فصلى المغرب ثم اناخ كل انسان بعيره في منزله ثم اقيمت العشاء فصلاها
ولم يصل بينهما شيئا ترجمہ کریب جو ابن عباس کے غلام آزاد ہیں انہوں نے اُسامہ سے روایت
کی کہ اونہوں نے کہا لوٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے یہاں تک کہ جب گھاٹی کے پاس
آئے اترے اور پیشاب کیا اور ہلکا سا وضو کیا پورا نہیں میں نے کہا نماز کا وقت ہو گیا ہے
آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے اور پھر سوار ہوئے اور مزدلفہ میں آئے اور اترے اور وضو

کیا پوری طرح سے پہر رات کی تکبیر ہوئی اور مغرب پڑہی پہر ہر ایک نے اپنا اونٹ جہان کا تہا بٹہا دیا پہر تکبیر ہوئی اور عشا پڑہی اور اُن کے بیچ مین کچہہ نہین پڑہا (یعنے سنت نہ پڑہی) **عن** کریب مولے ابن عباس عن اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الدفعۃ من عرفات الی بعض تلک الشعاب لحاجتہ فصببت علیہ من الماء فقلت اتصلی قال المصلی امامک **ترجمہ** کریب نے کہا کہ اُسامہ بن زید نے کہا کہ لوٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے اور کسی گہاٹیون مین اوترے حاجت کیواسطے اور مین نے آپ پہ پانی ڈالا یعنے وضو کے وقت اور کہا کہ آپ نماز پڑہینگے تو فرمایا کہ نماز کیجگہہ آگے تمہارے ہے (یعنے مزدلفہ) اور باقی تفصیل اسحدیث اسامہ کی اوپر ہو چکی ہے **عن** کریب مولی ابن عباس قال سمعت اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفات فلما انتہی الی الشعب الذی نبال لم یقل اسامۃ ادراق الماء قال فدعا بماء فتوضا وضوءا لیس بالبالغ قال فقلت یا رسول اللہ الصلوۃ قال الصلوۃ امامک قال ثم سار حتی بلغ جمعا فصلی المغرب والعشاء **ترجمہ** کریب نے وہی مضمون اُسامہ سے روایت کیا اور اس مین اُسامہ کے پانی ڈالنے کا ذکر نہین ہے اور یہہ بات زیادہ ہے کہ پہر آپ مزدلفہ مین پہنچے اور مغرب اور عشا ملا کر پڑہی **عن** کریب انہ سال اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیف صنعتم حین رددت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ عرفۃ فقال جئنا الشعب الذی یبیخ الناس فیہ للمغرب فاناخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناقتہ فبال وما قال اهراق الماء ثم دعا بالوضوء فتوضا وضوءا لیس بالبالغ فقلت یا رسول اللہ الصلوۃ فقال الصلوۃ امامک فرکب حتی جئنا المزدلفۃ فاقام المغرب ثم اناخ الناس فی منازلہم ولم یحلوا حتی اقام العشاء الاخرۃ فصلی ثم حلوا رحالہم فکیف فعلتم حین اصبحتم قال ردفہ الفضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وانطلقت انا فی سابق قریش علی رجلی **ترجمہ** کریب نے اُسامہ زید کے فرزند سے پوچہا کہ تم جب سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے تو کیا کیا عرفہ کی شام کو اُنہون نے کہا کہ ہم اُس گہاٹی تک آئے

جہان لوگ اونٹوں کو بٹھاتے ہین نماز مغرب کے لیے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کو بٹھایا اور اوترے اور پیشاب کیا اور پانی دینے کا ذکر اسامہ نے نہین کیا پھر وضو کا پانی مانگا اور ہلکا سا وضو کیا پورا نہین (یعنے ایک ایک بار اعضا دھوئے) اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ نماز آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے پھر آپ سوار ہوئے یہانتک کہ ہم مزدلفہ آئے اور مغرب کی تکبیر ہوئی اور لوگون نے اونٹ بٹھائے اور کھولے نہین یہانتک کہ عشا کی تکبیر ہوئی اور آپ نے نماز عشا ہی پڑہی پھر اونٹ کھولدیے مین نے کہا کہ پھر تمنے صبح کو کیا کیا انہون نے کہا کہ پھر فضل بن عباس رضے اللہ تعالی عنہما آپ کے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور مین قریش کے راہ سے پیدل چلا

عن اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اتى الشعب الذي ينزله الامراء نزل فبال ولم يقل اهراق ثم دعا بوضوء فتوضأ وضوءا خفيفا فقلت يا رسول الله الصلوة فقال الصلوة امامك ترجمہ وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار گذرا اس مین یہ ہے کہ اس گہاٹی مین آپ اوترے جہان امرا اوترتے ہین۔

عن اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حين افاض من عرفة فلما جاء الشعب اناخ راحلته ثم ذهب الى الغائط فلما رجع صببت عليه من الاداوة فتوضأ ثم ركب ثم اتى المزدلفة فجمع بها بين المغرب والعشاء ترجمہ وہی مضمون ہے مگر اسمین ہے کہ آپ پائخانے تشریف لے گئے اور اسامہ نے چمڑے سے پانی ڈالا تب آپ نے وضو فرمایا

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم افاض من عرفة واسامة رضي الله تعالى عنه ردفه قال اسامة فما زال يسير على هينته حتى اتى جمعا ترجمہ ابن عباس نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور اسامہ آپ کے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور اسامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ آپ چلتے رہے یہانتک کہ مزدلفہ مین پہنچے

عن هشام رضي الله تعالى عنه عن ابيه قال سئل اسامة رضي الله تعالى عنه وانا شاهد او قال سألت اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنه وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اردفه من عرفات كيف كان يسير رسول الله صلى الله عليه وسلم حين افاض

مِنْ عَرَفَةَ قَالَ كَانَ كَيْفَ الْعَنَقُ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ ترجمہ ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اون کے سامنے کسینے اسامہ سے پوچھا یا اونہون نے خود پوچھا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی اونٹنی پر سوار کر لیا تھا عرفات سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر چلتے تھے یعنے اونٹنی کو کر چال لیے جاتے تھے تو اونہون نے کہا سیٹھی چال چلاتے تھے پھر جب ذرا کھلی جگہہ پاتے یعنے جہان بھیڑ کم ہوتی تو اوس جگہہ دزہ تیز کر دیتے **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيْثِ حُمَيْدٍ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ **ہشام** بن عروہ سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہوا مگر حمید کی روایت مین یہ ہے کہ ہشام نے کہا کہ نص جو اونٹنی کی چال ہے وہ عنق سے تیز ہے **عَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ **ابو ایوب** سے روایت ہے کہ اونہون نے نماز پڑہی حجۃ الوداع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ مغرب اور عشا ملا کر مزدلفہ مین **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ وَكَانَ اَمِيْرًا عَلَى الْكُوْفَةِ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ **یحیی** سے اس اسناد سے بھی مضمون مروی ہوا اور ابن رمح کے روایت مین یہ ہے کہ عبد اللہ بن یزید خطمی جو راوی ہین وہ امیر تھے کوفہ کے ابن زبیر کے زمانہ مین **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا **عبد اللہ** بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کی نماز جمع کر کے مزدلفہ مین پڑہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ بِجَمْعٍ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَحِقَ اللّٰهَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا ملا کر پڑہی مزدلفہ مین اور اُن کے بیچ مین ایک رکعت بھی نہین پڑہی اور مغرب کی تین رکعت اور عشا کی دو پڑہین اور عبد اللہ بھی آخر عمر تک مزدلفہ مین اسیطرح پڑہتے رہے **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِجَمْعٍ وَالْعِشَاءَ بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ صَلّٰى مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ

ترجمہ سعید بن جبیر نے مغرب اور عشا کی نماز ایک تکبیر سے پڑہی اور بیان کیا کہ ابن عمر نے بہی ایسا ہی کیا
اور ابن عمر نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی ایسا ہی کیا **عن** شعبۃ بھذا الاسناد وقال
صلیھما باقامۃ واحدۃ شعبہ نے اسی اسناد سے روایت کی کہ دونون نمازین ایک تکبیر سے
پڑہین **عن** ابن عمر قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء بجمع
صلی المغرب ثلاثا والعشاء رکعتین باقامۃ واحدۃ **وہی** مضمون ہے جو اوپر کئی بار گذرا
عن سعید بن جبیر قال افضنا مع ابن عمر حتی اتینا جمعا فصلی بنا المغرب و
العشاء باقامۃ واحدۃ ثم انصرف فقال ھکذا صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی ھذا المکان **سعید نے** کہا کہ ہم لوٹے ... عبداللہ بن عمر کے ساتھ اور آئے مزدلفہ
مین اور وہان مغرب اور عشا ایک تکبیر سے پڑہی اور کہا کہ اسیطرح ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہان نماز پڑہی تہی **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ مغرب مین قصر نہین بلکہ
وہ ہمیشہ تین پڑہی جاتی ہین اور سنت یہی ہے کہ جہان جمع ہون دو نمازین وہان بیچ مین سنت
نہ پڑہی جاوے **باب** استحباب زیادۃ التغلیس بصلوۃ الصبح یوم النحر بالمزدلفۃ
بہت سویرے صبح کی نماز پڑہنے کا بیان مزدلفہ مین عید کی صبح کو **عن** عبد اللہ قال ما رایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلوۃ الا لمیقاتھا الا صلوتین صلوۃ المغرب
والعشاء بجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتھا **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دیکہا تو نماز وقتون ہی پر پڑہتے دیکہا مگر دو نمازین ایک مغرب دوسرے عشا
کہ مزدلفہ مین آپ نے ملا کر پڑہین اور اوسکی صبح کو صبح کی نماز اپنے وقت سے پہلے پڑہی (یعنے معمول
وقت سے کہ جسوقت روز پڑہا کرتے تہے **عن** الاعمش بہذا الاسناد وقال قبل وقتہا بغلس **اعمش** سے اسی اسناد سے
یہی روایت اور انہون نے کہا کہ صبح کی نماز وقت سے پہلے پڑہی **ف** غرض یہ نہین ہے کہ طلوع فجر سے پہلے پڑہے
بلکہ مراد یہ ہے کہ بعد طلوع فجر کے اور دنون سے بہت پڑہی چنانچہ بخاری مین عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے
کہ انہون نے طلوع فجر کے بعد مزدلفہ مین نماز پڑہی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی صبح
کی نماز اسی گہڑی مین پڑہی تہی جو جمہور کا مذہب ہے کہ جمیع ایام مین نماز اول وقت ادا کرنا مستحب ہے
اور علی الخصوص آج کے دن مزدلفہ مین اور زیادہ سویرے ضرور ہے اس لیے کہ حجاج کو آج نہانا دہونا

بڑے بڑے کام ہین اور یہی وجہ ہے آج کی دن بہت سویرے ادا کرنیکی **باب** استحباب تقدیم دفع الضعفۃ من النساء وغیرھن من مزدلفۃ الی منی وغیرہ اول آخر اللیل قبل رحمۃ الناس ضعیفون کو اور عورتون کو مزدلفہ سے سویرے روانہ کرنا مستحب ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا قالت استاذنت سودۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ تدفع قبلہ وقبل حطمۃ الناس وکانت امراۃ ثبطۃ تثقل الفاسم والثبطۃ الثقیلۃ قال فاذن لہا فخرجت قبل دفعہ وحبسنا حتی اصبحنا فدفعنا بدفعہ ولان اکون استاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما استاذنتہ سودۃ فاکون ادفع باذنہ احب الی من مفروح بہ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ سودہ نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ کی رات کو کہ آپ سے پہلے منے کو لوٹ جاوین اور لوگون کی بھیڑ بھاڑ سے آگے نکل جاوین اور وہ ذرا فربہ بی بی تہین ہر آدمی نے کہا کہ پھر آپ نے انکو اجازت دی اور وہ روانہ ہوگئی وقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوٹنے کے اور ہم لوگ سب رکے رہے یہانتک کہ صبح کی ہمنے اور حضرت کے ساتھ لوٹے اور اگر مین بہی اجازت لیتی جناب رسول اللہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے سودہ نے اجازت لی تہی اور آپکی اجازت سے چلی جانی تو خوب تہا اور اس سے بہتر تہا میرے سب کے مین خوش ہو رہی تہی **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کانت سودۃ امراۃ ضخمۃ ثبطۃ فاستاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تفیض من جمع بلیل فاذن لہا فقالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فلیتنی کنت استاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما استاذنتہ سودۃ وکانت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا لا تفیض الا مع الامام ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ اونہون نے فرمایا کہ سودہ بہت بہاری بہر کم بی بی تہین سو اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لی کہ مزدلفہ سے رات ہی رات روانہ ہو جاوین (یعنے منی کو) سو آپنے اُن کو اجازت دے دی سو حضرت عائشہ فرماتی تہین کہ کاشکے مین بہی آپ سے اجازت لیتی جیسے سودہ نے لے لی تہی مگر جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی عادت تہی کہ آپ مزدلفہ سے امام ہی کے ساتھ لوٹا کرتی تہین **عن** عائشۃ قالت ددت ان کنت استاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما استاذنتہ سودۃ فاصلی

الصُّبْحَ بِمِنًى فَارْمِي الْجَمْرَةَ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَ النَّاسُ فَقِيْلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ اسْتَاْذَنَتْهُ قَالَتْ نَعَمْ اِنَّهَا كَانَتِ امْرَاَةً ثَقِيْلَةً بَطِيْئَةً فَاسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهَا ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ مین نے آرزو کی کہ مین بھی اجازت لیتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے سودہ نے اجازت لی تھی اور نماز صبح کی منےٰ مین پڑھی اور لوگون کے آنے سے پہلے رمی جمرہ کر لیتی تو کہتے ہین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے عرض کی کہ کیا سودہ نے اجازت لی تھی اونہون نے کہا وہ فربہ عورت تھین سو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی آپ نے دیدی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ عبد الرحمن بن قاسم سے اسی اسناد سے مانند اسکی مروی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى اَسْمَاءَ قَالَ قَالَتْ لِيْ اَسْمَاءُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَهِيَ عِنْدَ دَارِ الْمُزْدَلِفَةِ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتِ ارْحَلُوْا بِيْ فَارْتَحَلْنَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ صَلَّتْ فِيْ مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا اَيْ هَنْتَاهْ لَقَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ كَلَّا اَيْ بُنَيَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِلظَّعُنِ ترجمہ عبد اللہ جو غلام اسماء کے ہین اسمار کے اونھون نے کہا کہ مجھسے جناب بی بی اسمار نے فرمایا اور وہ مزدلفہ کے گھر کے پاس ٹھیری ہوئی تھین کہ کیا چاند غروب ہوگیا مین نے کہا نہین اونہون نے نماز پڑھی اسی وقت پھر مجھسے فرمایا کہ اے میری بچے چاند ڈوب گیا مینے کہا ہان اونہون نے فرمایا کہ میرے ساتھ روانہ ہو سو ہم روانہ ہوئے یہانتک کہ اونہون نے جمرہ کو کنکریان مارلین پھر نماز پڑھی اپنے فرودگاہ مین سو مین نے کہا اے بی بی ہم بہت سویرے روانہ ہوئے انہون نے فرمایا کہ کچھ حرج نہین اے میرے بیٹے نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے عورتون کو اجازت دی ہے سویرے روانہ ہونے کی ف ان حدیثون کے رو سے لوگون نے اختلاف کیا ہے کہ شب کو کتنی دیر رہنا چاہیے مزدلفہ مین پس امام شافعی کا قول ہے کہ وہان رہنا رات کو واجب ہے کہ اگر کوئی ترک کرے تو اوسپر قربانی واجب ہو مگر حج اوسکا صحیح ہے اور یہی قول ہے فقہا کے کوفہ اور ارباب حدیث کا اور ایک گروہ کا قول ہے کہ وہ سنت ہے کہ اگر کسیننے چھوڑ دیا تو فضیلت سے اوسکے محروم رہا باقی نہ اوسپر گناہ ہے نہ قربانی اور یہ قول ہے امام شافعی کا اور ایک جماعت اسطرف گئی ہے اور ایک گروہ نے کہا کہ اوسکا حج ہی صحیح نہین اور یہ نخعی وغیرہ سے منقول ہے اور وہ شخص شافعی مذہب

بھی اسی طرف گئے اور وہ ابو عبد الرحمن نواسے ہیں شافعی کے اور ابو بکر بن خزیمہ اور عطا اور زہری سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ مزدلفہ میں رات کو رہنا نہ رکن ہے نہ واجب نہ سنت نہ مستحب بلکہ وہ ایک منزل ہے جیسے اور منزلیں ہیں چاہے وہاں ٹھہرے چاہے نہ ٹھہرے اور یہ قول محض باطل ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ کتنی دیر ٹھہرنا واجب ہے سو صحیح قول امام شافعی کا یہ ہے کہ ایک ساعت رات کی نصف ثانی تک اور ایک قول انکا یہ ہے کہ صرف ایک ساعت نصف ثانی کی اوس رات کے بالعد اوسکی طلوع شمس تک اور تیسرا قول انکا یہ ہے کہ بڑا اکثر رات کا وہاں کاٹے اور امام مالک علیہ الرحمۃ سے تین روایتیں ہیں ایک تو یہ کہ ساری رات رہے دوسری یہ کہ بڑا حصہ رات کا تیسری یہ کہ تھوڑا وقت رات کا اور اس حدیث سے خوش خلقی حضرت اسماء کی اور اس زمانہ کی عورتوں کی معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے اپنے غلاموں کو فرزند کے برابر رکھا بات چیت میں نہ یہ کہ اون کے ساتھ حقارت کی باتیں کریں اور لوڑا چھوکرا بولیں کھا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے بھی حدیث علی بن خشرم نے اون سے عیسے نے اون سے ابن جریج نے اسی سند سے اور اُن کی روایت میں یہ ہے کہ اسماء فرمایا اے میرے چھوٹے بیٹے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تھی اپنی بی بی صاحبہ کو۔

عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ترجمہ عطا کو ابن شوال نے خبر دی کہ وہ ام حبیبہ کے پاس گئے تو اونہوں نے کہا کہ مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے رات کو روانہ کر دیا

عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ كُنَّا نُغَلِّسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى وَفِيْ رِوَايَةِ النَّاقِدِ نُغَلِّسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ ترجمہ سالم بن شوال سے مروی ہے کہ ام حبیبہ نے فرمایا کہ ہم ہمیشہ یہی کرتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں کہ اندھیرے میں چل نکلتے تھے مزدلفہ سے منی کو اور ایک روایت میں جو ناقد سے مروی ہے یوں ہے کہ ہم اندھیری میں چل نکلتے تھے مزدلفہ سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ اَوْ قَالَ فِي الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ترجمہ عبید اللہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ فرماتے تھے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان کے ساتھ روانہ کر دیا یا یوں

مہما کو ضعیفون کے ہمراہ روانہ کردیا مزدلفہ سے رات کو **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول انا ممن قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ضعفۃ اھلہ ابن عباس نے کہا کہ مین اُن مین تہا جنکو آگے روانہ کردیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگون کی ضعیفون مین سے۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کنت فیمن قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ضعفۃ اھلہ وہی مضمون **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلیل من جمع فی ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت ابلغک ان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال بعثنی بلیل طویل قال لا الا کذلک بسحر قلت لہ فقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رمینا الجمرۃ قبل الفجر واین صلی الفجر قال لا الا کذلک **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ مجکو بہیجدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر شب ہی مزدلفہ سے سامان کے ساتہہ مین نے کہا کیا تم کو خبر پہنچی ہے کہ اونہون نے یون کہا کہ مجہکو روانہ کیا بہت رات سے تو راوی نے کہا کہ نہین مگر یون ہی کہا کہ سحر کو یعنے آخر شب کو روانہ کیا پہر مین نے اُن سے پوچہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بہی کہا کہ کنکر مارے ہمنے جمرہ کو فجر سے پہلے اور نماز کہان پڑہی اُنہون نے کہا نہین یہ کچہ نہین کہا فقط اتنا ہی کہا جو اوپر کہا **عن** سالم بن عبد اللہ اخبرہ ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان یقدم ضعفۃ اھلہ فیقفون عند المشعر الحرام بالمزدلفۃ بلیل فیذکرون اللہ ما بدا لہم ثم یدفعون قبل ان یقف الامام وقبل ان یدفع فمنہم من یقدم منی لصلوۃ الفجر ومنہم من یقدم بعد ذلک فاذا قدموا رموا الجمرۃ وکان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول ارخص فی اولئک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر اپنے ساتہہ کے ضعیف لوگون کو آگے بہیجدیتے تہے کہ وہ مشعر الحرام مین جو مزدلفہ مین ہے وقوف کرلین رات کو اور اللہ تعالےٰ کو یاد کرتے رہین جب تک چاہین پہر لوٹ جاوین امام کے وقوف کرنے کے پہلے اور امام کے لوٹنے کے سے پیشتر سو اُن مین سے کوئی تو صبح کی نماز کے وقت منی پہونچ جاتا تہا اور کوئی اُس کے بعد پہنچتا تہا اور جب پہونچتے تہے معاً وقت جمرہ کو کنکریان مارلیتے

تھے اور ابن عمر کہا کرتے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ضعیفون کو اوسکی اجازت دی ہے **ف** مشعر الحرام فقہا کے نزدیک ایک پہاڑ ہے مزدلفہ مین اور مفسرین کے نزدیک اور اہل سیر کے نزدیک تمام مزدلفہ ہے اور ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ عورتون اور لڑکون کو آدھی رات سے مزدلفہ سے روانہ کرنا کہ وہ بھیڑ بھاڑ سے حاجیون کے بچکر پہلے سے رمی جمرہ سے فارغ ہوجاویں روا ہے **باب** رَمْیِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ وَتَکُوْنُ مَکَّةُ عَنْ یَسَارِہٖ وَ یَکُوْنُ مَعَ کُلِّ حَصَاةٍ جمرہ عقبہ کی کنکریان مارنیکا بیان **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ رَمٰی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّ اُنَاسًا یَرْمُوْنَھَا مِنْ فَوْقِھَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ھٰذَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ **ترجمہ** عبد الرحمن نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے پچھلی جمرہ کو کنکریان نالے کے اندر سے ماریں اور سات کنکریان ماریں اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے سو اُن سے کسینے کہا کہ لوگ تو اوپر سے اُنکو کنکریان مارتے ہین تو عبد اللہ نے فرمایا کہ قسم ہے اوس معبود کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہین کہ یہ مقام (یعنے جہان سے مین نے ماریں ہین) اوس کا ہے جسپر سورہ بقر اتری ہر (یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا) **عَنِ** الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ یُوْسُفَ یَقُوْلُ وَھُوَ یَخْطُبُ عَلَی الْمِنْبَرِ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ کَمَا اَقْرَاَکُمْ جِبْرِیْلُ السُّوْرَةَ الَّتِیْ یُذْکَرُ فِیْھَا الْبَقَرَةُ وَالسُّوْرَةَ الَّتِیْ یُذْکَرُ فِیْھَا النِّسَاءُ وَالسُّوْرَةَ الَّتِیْ یُذْکَرُ فِیْھَا اٰلُ عِمْرَانَ قَالَ فَلَقِیْتُ اِبْرَاھِیْمَ فَاَخْبَرْتُہٗ بِقَوْلِہٖ فَسَبَّہٗ وَقَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ اَنَّہٗ کَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاَتٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِیَ فَاسْتَعْرَضَھَا فَرَمَاھَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ النَّاسَ یَرْمُوْنَھَا مِنْ فَوْقِھَا فَقَالَ ھٰذَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ **ترجمہ** اعمش نے کہا کہ مین نے حجاج بن یوسف کو سُنا کہ وہ خطبہ مین کہتا تھا کہ قرآن شریف کی وہی ترتیب کھو کہ جو جبریل علیہ السلام نے رکھی ہے کہ پہلے وہ سورۃ ہو جس مین بقر کا ذکر ہے پھر وہ جس مین نسا کا ذکر ہے پھر وہ جس مین آل عمران کا ذکر ہے اعمش نے کہا پھر مین ابراہیم سے ملا اور اُنکو اسبات کی خبر دی تو اُنھون نے اسکو برا

کہا اور پھر کہا کہ روایت کی مجھسے عبد الرحمن بن یزید نے کہ وہ عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ تھے اور جمرہ عقبہ پر آئے اور نالہ کے بیچ مین کھڑے ہوئے اور جمرہ کو آگے کیا اور اسکو سات کنکریان ماریں نالہ کے بیچ سے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے راوی نے کہا کہ پھر مین نے اون سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن مسعود کی) لوگ تو اوپر سے کھڑے ہوکر کنکریان مارتے ہین تو انہون نے کہا کہ یہ جگہہ اوس معبود کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ اوسکی ہے جسپر سورہ بقر اوتری ہے۔

ف حجاج بن یوسف کی غرض اس ترتیب سے اگر ترتیب آیات ہے تو صحیح ہے کہ ترتیب آیتون کی خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اور توقیفی ہے یعنے شارع کیطرف سے ہے کہ اس مین کسی کی راے کو دخل نہین اور اسپر اجماع ہے سب مسلمانون کا اور اگر ترتیب سورتون کی مراد ہے تو یہہ ترتیب امامون اور قارئون کی راے سے ہوئی ہے اور شارع کیطرف سے نہین اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہان جو حجاج نے سورۂ نسا کو آل عمران سے پہلے ذکر کیا تو یہ دلیل ہے اسکی کہ ان کو ترتیب آیات مقصود تھی کہ آیتون کی ترتیب کو نہ بدلو کہ یہ شارع کیطرف سے ہے اور اعمش نے جو ابراہیم سے یہ بات بیان کی تو انکی غرض یہ تھی کہ سورۂ بقر یا سورۂ نسا بقول حجاج کہنا درست نہین اسپر انہون نے رد کیا اور یون روایت کی کہ عبد اللہ بن مسعود نے خود کہا ہے کہ سورۂ بقر تو یہ کھنڈر رہا ہے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ کی رمی اسطرح مستحب ہے کہ نالہ کے بیچ مین کھڑا ہو جمرہ کے نیچے اور مکہ کو بائین طرف رکھے اور منی کو داہنی طرف اور جمرہ عقبہ کیطرف منہ کرے اور سات کنکریان مارے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہے یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور یہی قول ہے جمہور کا اور اس روایت سے اُن جاہلون کی بے وقوفی بھی معلوم ہو گئی جو نماز مین ترتیب سورتون کو واجب جانتے ہین اور اگر کسی نے اول رکعت مین پچھلی سورت پڑہ دی اور دوسری رکعت مین اگلی پڑہی تو اعتراض کرتے کہ یہ نہین جانتے کہ ترتیب سورتون کی شارع کیطرف سے نہین نہ اس ترتیب سے سورتین نازل ہوئی ہین جس ترتیب سے مصحف عثمانی مین موجود ہین اور دوسری یہ ہے کہ ہر رکعت کا حکم جدا ہے اور ہر ایک کی قرارت جدا پھر اُن مین ترتیب چہ معنی دارد وَعَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ يَقُوْلُ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ ترجمہ اعمش نے کہا کہ مین نے حجاج سے سنا کہ وہ کہتا تھا کہ یون نہ کہو سورۂ بقرہ اور بیان کی حدیث مثل ابن مسہر کی یعنے

وہی روایت جو اوپر گذری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّهٗ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ فَرَمَی الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ وَجَعَلَ الْبَیْتَ عَنْ یَّسَارِهٖ وَمِنٰی عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَقَالَ هٰذَا مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ ترجمہ عبد الرحمن نے حج کیا عبد اللہ کے ساتھ اور جمرہ کو کنکریاں ماریں سات اور کعبہ کو بائیں طرف کیا اور منی کو داہنی طرف اور کہا یہ جگہہ اسکی ہے جس پر سورہ بقر اوتری ہے عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلَمَّا اَتَی الْجَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ترجمہ شعبہ سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس میں یوں ہے کہ جمرہ عقبہ پر آئے باقی مضمون وہی ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ قِیْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ اِنَّ نَاسًا یَرْمُوْنَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمَاهَا عَبْدُ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ رَمَاهَا الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔ مضمون وہی ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہوا **باب** اِسْتِحْبَابِ رَمْیِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ یَوْمَ النَّحْرِ رَاکِبًا وَبَیَانِ قَوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِیْ هٰذِهٖ ترجمہ مستحب ہونا جمرہ عقبہ کی رمی کا سوار ہو کر اور مناسک کے سیکھنے کا حکم عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْمِیْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ یَوْمَ النَّحْرِ وَیَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِیْ هٰذِهٖ ابو الزبیر نے جابر سے سنا کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ جمرہ عقبہ کو کنکر مارتے تھے اپنی اونٹنی پر سے قربانی کے دن اور فرماتے تھے کہ سیکھ لو مجھ سے مناسک اپنے حج کے اس لیے کہ میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد حج کروں **فائدہ** یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ جو سوار ہو کر منے میں پہنچے وہ سواری ہی پر سے کنکریاں مارے اور اگر اتر کر ماریں تو بھی روا ہے اور جو منی میں پیدل آوے اوسکو پیدل ہی مارنا چاہیے یہ حکم ہے یوم النحر کا اور بعد اوسکے دو دن میں ایام تشریق یعنے گیارہویں بارہویں سو سنت یہی ہے کہ جمیع جمرات کو پیدل ہی مارے اور تیسرے دن سوار ہو کر مارے اور ویسا ہی سوار مکہ کو چلا جاوے یہی مذہب ہے شافعی اور مالک وغیرہما کا اور احمد اور اسحٰق کے نزدیک یوم النحر میں مستحب ہے پیدل مارنا اور ابن منذر نے کہا ہے کہ ابن عمر اور ابن زبیر اور سالم پیدل ہی مارتے تھے اور اسپر اجماع ہے کہ جسطرح مارے درست ہو جاتا ہے جب کنکری جمرات پر پڑے **مسئلہ**

عن یحیی بن حصین عن جدتہ ام الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال سمعتہا تقول حججت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع فرایتہ حین رمی جمرۃ العقبۃ وانصرف وھو علی راحلتہ ومعہ بلال واسامۃ احدھما یقود بہ راحلتہ والاخر رافع ثوبہ علی راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الشمس قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولا کثیرا ثم سمعتہ یقول ان امر علیکم عبد مجدع حسبتہا قالت اسود یقودکم بکتاب اللہ تعالیٰ فاسمعوا لہ واطیعوا

ترجمہ یحیی نے اپنی دادی ام الحصین سے سنا کہ وہ فرماتی تھیں کہ حج کیا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع سو میں نے آپ کو دیکھا کہ جمرہ عقبہ کو کنکر مارے اور لوٹے اور آپ سوار تھے اپنی اونٹنی پر اور آپ کے ساتھ بلال اور اسامہ تھے کہ ایک تو آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑے کھینچتا تھا اور دوسرا اپنا کپڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر پکڑے ہوئے تھا دھوپ کے سبب سے سو ام حصین نے کہا کہ آپ نے بہت باتیں فرمائیں پھر میں نے سنا کہ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر ایک غلام کٹا حاکم کیا جاوے میں خیال کرتا ہوں کہ ام حصین نے یہ بھی کہا کہ کالا غلام ہو اور کہا کہ تم کو کتاب اللہ کے مطابق حکم دیوے تو بھی اس کی بات سنو اور اس کا کہنا مانو

عن ام الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا ..... قال حججت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع فرایت اسامۃ وبلالا رضی اللہ عنہما واحدھما اخذ بخطام ناقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم والاخر رافع ثوبہ یستر بہ من الحر حتی رمی جمرۃ العقبۃ

ترجمہ ام الحصین کی وہی مضمون مروی ہے جو اوپر مذکور ہوا کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ نام ابی عبد الرحیم خان کا خالد بن ابی زید ہے اور وہ مامون ہیں محمد بن سلمہ کے اور روایت کی ہے اون سے وکیع اور حجاج اعور نے

باب استحباب کون حصی الجمار بقدر حصی الخذف کنکری کا بیان کہ مٹر کی برابر ہو

عن جابر بن عبد اللہ یقول رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم رمی الجمرۃ بمثل حصی الخذف جابر کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے جمرہ کو وہ کنکریاں ماریں جو چٹکی سے پھینکی جاتی ہیں ف نووی نے فرمایا کہ اس سے ثابت ہوا کہ مستحب ہے کہ کنکریاں دانہ باقلا کے برابر ہوں اور اگر اس سے بڑی ماری تو بھی روا ہے مگر مکروہ ہے

باب بیان وقت استحباب الرمی ۔ اوسوقت کا بیان جس مین رمی مستحب ہے

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحی وامّا بعد فاذا زالت الشمس ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریان ماریں جمرہ کو نحر کے دن بچہر دن چڑھے ہے اور بعد کے دنون مین جب آفتاب ڈہل گیا **ف** نووی نے فرمایا کہ یہی مستحب ہے کہ دسوین تاریخ کو بہر دن چڑھے رمی کرے اور ایام تشریق مین سے دو دن یعنے گیارہوین بارہوین کو بعد زوال کے اور تیرہوین کو بہی ایسا ہی اور مذہب شافعیہ اور مالک اور احمد اور جمہور علما کا یہ ہے کہ ان تینون دنون مین تشریق کے قبل زوال رمی روا نہین اور سندان کی بہی حدیث ہے اور طاؤس اور عطا کا قول ہے کہ ان تینون دنون مین بہی قبل زوال روا ہے اور ابو حنیفہ اور اسحق بن راہویہ نے کہا ہے کہ تیرہون البتہ قبل زوال روا ہے اور دلیل شافعیہ کی تو یہی روایت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ مناسک حج کے مجہہ سے سیکہ لو پس جو وقت آپنے کی ہے وہی اولے ہے اور جمرے تین ہین اور مستحب ہے کہ جب جمرہ اولے رمی کرچکے تو تہوڑی دیر ٹہیر کر دعا کرتا رہے قبلہ رخ ہوکر اور اسی طرح دوسری جمرہ کی رمی کے بعد بہی اور تیسری کے بعد بہر نہ ٹہیرے یہی مروی ہوا ہے صحیح روایت مین ابن عمر سے اور یہی مضمون ہے بخاری مین اور اس دعا مین رفعیدین مستحب ہے اور شافعیہ اور جمہور علما کا بہی مذہب ہے اور امام مالک کا قول ہے کہ اگر کسینے اس وقوف اور دعا کو چہوڑ دیا تو اوسپر کچہ گناہ نہین مگر ثوری سے منقول ہے کہ وہ کسی فقیر کو کہانا کہلادے یا ایک قربانی کرے کہا مسلم نے اور روایت کی ہمسے یہی حدیث علی نے خبر دی انکو عیسی نے خبر دی انکو ابن جریج نے خبر دی انکو ابو الزبیر نے کہ اونہون نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہ فرماتے تہے مثل حدیث مذکور کی

باب بیان ان حصی الجمار سبع کنکریون کے عدد کا بیان

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا استیمار ثوّر ورمی الجمار ثوّر والسعی بین الصفا والمروۃ ثوّ والطواف ثوّ واذا استجمر احدکم فلیستجمر بوتر ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈہیلے لینا استنجے کے طاق ہین اور کنکریان جمرہ کی طاق ہین اور

سعی صفا اور مروہ کی طاق ہے اور طواف کعبہ کا طاق ہے (یعنی یہ تینوں سات سات ہیں) اور ڈھیلے ضرور ہیں کہ جو ڈھیلا لیوے استنجے کو تو طاق لیوے (یعنے تین یا پانچ جس میں طہارت خوب ہو جاوے)

ف یعنے اگر طہارت چار میں ہو جاوے تو بھی ایک اور لے لے کہ طاق ہو جاوے اور بعضے بے وقوف سفہا نام کے فقہا نے جو یہ لکھا ہے کہ ڈھیلے کے تین طہارت کیوقت تین بار ٹھوکنے کی تسبیح سے باز رہے یہ بدعت اور بے اصل اور لغو حرکت ہے اور طاق لینا ڈھیلوں کا جمہور علماء کے نزدیک مستحب ہے

باب تفضیل الحلق علی التقصیر وجواز التقصیر تقصیر کا بلا تفصیل جائز ہونا اور حلق کی فضیلت

عن نافع ان عبد اللہ قال حلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحلق طائفۃ من اصحابہ وقصر بعضھم قال عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رحم اللہ المحلقین مرۃ او مرتین ثم قال والمقصرین نافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈایا اور ایک گروہ نے آپ کے سر منڈایا اور بعضوں نے فقط بال کترائے عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے سر منڈانے والوں پر ایکبار دعا کی پھر دوبار یہ فرمایا کترانے والوں پر بھی

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ارحم المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال اللھم ارحم المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال والمقصرین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ رحمت کر سر منڈانیوالوں پر لوگوں نے عرض کی کہ کترانیوالوں پر بھی رسول اللہ کے تو پھر آپ نے دعا کی کہ یا اللہ رحمت کر سر منڈانے والوں پر لوگوں نے پھر عرض کی کہ کترانے والوں پر بھی یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کترانے والوں پر بھی **فائدہ** اس حدیث سے سر منڈانے کی فضیلت حج میں ثابت ہوئی کہ اون کے لیے آپ نے دوبار دعا کی اور کترانا بھی جائز ہوا کہ اون کے لیے بھی ایک بار دعا کی خبر دی ہمکو ابو اسحاق نے جنکا نام ابراہیم ہے وہ فرزند ہیں محمد کے وہ سفیان کے وہ روایت کرتے ہیں مسلم بن حجاج سے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رحم اللہ المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال رحم اللہ المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال

رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ وہی مضمون ہے مگر
اس مین سر منڈانے والون کو تین بار دعا دی اور کترانے والون کو چوتھی بار کہا مسلم نے اور روایت
کی ہم سے یہی حدیث ابن مثنی نے اون سے عبدالوہاب نے اون سے عبیداللہ نے اسی سند سے اور اس
حدیث مین بھی جب چوتھی بار ہوا تو آپ نے فرمایا اور کترانے والون پر بھی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ
لِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ بخش کر سر منڈانے والون کی لوگون
نے عرض کی کہ کترانے والون کی پھر فرمایا یا اللہ بخش کر منڈانے والون کی پھر عرض کی کہ یا رسول
اللہ کترانے والون کی بھی آپ نے فرمایا یا اللہ بخش کر منڈانے والون کی پھر لوگون نے عرض کی
کہ کترانے والون کی آپ نے فرمایا اور کترانے والون کی بھی کہا مسلم نے اور روایت کی مجھسے امیہ نے
اون سے یزید نے اون سے روح نے اون سے علائی اون سے اُن کے باپ نے اون سے ابی ہریرہ نے
اونہون نے روایت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی مضمون جو ابوزرعہ نے ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اوپر روایت کیا عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَّلِلْمُقَصِّرِيْنَ
مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّلَمْ يَقُلْ وَكِيْعٌ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ یحییٰ نے اپنے دادی سے روایت کی اُنہون
نے حجۃ الوداع مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے سر منڈانے والون کے لیے تین بار دعا
کی اور کترانے والون کے لیے ایک بار اور وکیع کی روایت مین حجۃ الوداع کا لفظ نہین ہے
عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَهٗ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ
عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈایا اپنا حجۃ الوداع مین ف
نووی نے فرمایا کہ علماء کا اجماع ہے کہ حلق افضل ہے اور بال کترانا روا ہے مگر جو ابن منذر
نے حسن بصری سے نقل کیا ہے کہ اُنہون نے کہا کہ پہلے حج مین منڈانا ضرور ہے اور کترانا روا نہین
اور اگر یہ قول اُن کا ثابت بھی ہو تو اجماع اور نصوص صریحہ روایات صحیحہ کے آگے مردود ہے

اور یہ ہمارا مذہب ہے کہ حلق اور تقصیر دونوں مناسک حج وعمرہ سے ہیں اور ایک رکن ہے انکار ارکان میں سے
اور یہی قول ہے کافہ علماء کا اور ادنیٰ درجہ کفایت کا حلق وتقصیر میں شافعی کے نزدیک تین بال ہیں
اور ابو حنیفہ کے نزدیک چوتھائی سر اور ابو یوسف کے نزدیک آدھا سر اور مالک اور احمد کے نزدیک اکثر
سر اور امام مالک سے ایک روایت میں سارا سر بھی آیا ہے اور سارے سر کے افضل ہونے پر سب متفق ہیں
یا ساری سر کے کترانا ہو اور عورتوں کے حق میں کترانا ہی ہے منڈانا نہیں ہے اور اگر کسی دیوانی نے منڈا
لیا تو بھی نسک ادا ہو گیا فقط وہ سر منڈی کہلائے گی اور اتفاق ہے اسپر کہ حلق ہو خواہ تقصیر بعد
کنکریاں مارنے کے ہو اور بعد ذبح قربانی کے اگر قربانی اسکے ساتھ ہو اور طواف افاضہ سے قبل ہو
برابر ہے کہ وہ قارن ہو یا مفرد اور ابن جہم نے جو کہا ہے کہ قارن حلق نہ کرے جب تک طواف وسعی سے
فارغ نہ ہو یعنے طواف افاضہ سے یہ قول باطل ومردود ہے اور حضرت سے طواف افاضہ کے قبل بھی
حلق ثابت ہوا ہے **فصل** نووی نے کہا ہے کہ ہمنے مقدمہ شرح میں ذکر کیا ہے کہ ابراہیم
بن سفیان جو شاگرد ہیں مسلم علیہ الرحمۃ کے انکو اس کتاب کے سننے میں تین مقام باقی رہ گئے ہیں
کہ اول مقام اون میں سے یہ ہے کتاب الحج میں اور یہ جگہہ وہی ہے (یعنے جہاں ترجمہ میں ابراہیم کا
ذکر ہے کہ وہ مسلم بن حجاج سے روایت کرتے ہیں) اور آگے اسمقام کے اول وآخر پر تنبیہ ہو چکی ہے
غرض اول اس مقام کا وہی جہاں سے ابن عمر کی روایت شروع ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا رحمت کرے اللہ تعالے سر منڈانے والوں پر **باب** بَيَانِ اَنَّ السُّنَّةَ
يَوْمَ النَّحْرِ اَنْ يَّرْمِيَ ثُمَّ يَنْحَرَ ثُمَّ يَحْلِقَ وَالْاِبْتِدَاءُ فِي الْحَلْقِ بِالْجَانِبِ الْاَيْمَنِ مِنْ رَّاْسِ
الْمَحْلُوْقِ **باب** اس بیان میں کہ نحر کے دن پہلے رمی کرے پھر نحر پھر حلق اور حلق داہنی طرف
سے شروع کرے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَتٰى مِنًى فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰى مَنْزِلَهٗ بِمِنًى وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَاَشَارَ اِلٰى جَانِبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ الْاَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيْهِ النَّاسَ **ترجمہ** انس بن مالک نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منے میں آئے تو پہلے جمرہ عقبہ پر گئے اور کنکریاں ماریں پھر
اپنے فرودگاہ پر تشریف لائے منے میں اور قربانی کی پھر حجام سے کہا کہ لو اور اشارہ کیا داہنی طرف اپنی
سر کے اور پھر بائیں پھر لوگوں کو دینے شروع کیے یعنے موئے مبارک اپنے **حدثنا** اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ

شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
اَمَّا اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ لِلْحَلَّاقِ هَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ هٰكَذَا فَقَسَمَ
شَعَرَهٗ بَيْنَ مَنْ يَّلِيْهِ قَالَ ثُمَّ اَشَارَ اِلَى الْحَلَّاقِ اِلَى الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ
اُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاَمَّا فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ فَبَدَاَ بِالشِّقِّ الْاَيْمَنِ
فَوَزَّعَهُ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْاَيْسَرِ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ هَاهُنَا
اَبُوْ طَلْحَةَ فَدَفَعَ اِلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ

روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور ابوکریب نے
تینوں نے کہا کہ روایت کی ہمسے حفص بن غیاث نے اونہون نے ہشام سے اسی اسناد سے اب
سنو کہ ابوبکر نے اپنی روایت مین کہا کہ حضرت نے اشارہ فرمایا حجام سے اپنی داہنی تہ سے داہنی طرف
اس طرح اور بانٹ دیے بال اپنے اون لوگون کو جو قریب تھے آپ سے کہا راوی نے کہ پھر اشارہ کیا
حجام کو بائین طرف کے سر کا اور اُس کے بالون کا ایک حلقہ بنایا اور ام سلیم کو عطا فرمایا اور ابوکریب
کی روایت مین ہے کہ داہنی طرف سے شروع کیا اور ایک دو دو بال بانٹ دیے لوگون کو پھر بائین طرف
اشارہ کیا اور اون کو بھی ایسا ہی کیا یعنے منڈایا پھر فرمایا کہ یہان ابوطلحہ ہین سو اُنکو دے دیا۔

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمٰی
جمرۃ العقبۃ ثم انصرف الی المنحر فنحرھا والحجام جالس وقال بیدہ عن راسہ
فحلق شقہ الایمن فقسمہ فیمن یلیہ ثم قال احلق الشق الاخر فقال این ابو
طلحۃ فاعطاہ ایاہ

انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ
کی رمی کی اور پھر آئے تو اونٹ کو ذبح کیا اور حجام بیٹھا ہوا تھا آپ نے اشارہ فرمایا سو داہنی
طرف کا سر منڈایا اور اون بالون کو تقسیم کیا اون لوگون مین جو آپ کے نزدیک تھے پھر فرمایا کہ اب
دوسری جانب منڈو۔ سو فرمایا کہ ابوطلحہ کہان ہین وہ بال اُنکو عنایت فرمائے

عن انس
ابن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ قال رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ و
نحر نسکہ وحلق ناول الحالق شقہ الایمن فحلقہ ثم دعا ابا طلحۃ الانصاری
فاعطاہ ایاہ ثم ناولہ الشق الایسر فقال احلق فحلقہ فاعطاہ ابا طلحۃ فقال
اقسمہ بین الناس

ترجمہ وہی ہے **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ اعمال حج مین

سے نحر کے دن جب مزدلفہ سے لوٹ کر منے میں آوین تو چار عمل ضرور ہین پہلے رمی جمرہ عقبہ پھر قربانی کا ذبح پھر سر منڈانا یا کترانا پھر مکہ جاکر طواف افاضہ کرنا اور اس کے بعد سعی کرنا اگر طواف قدوم کے بعد سعی نہین کی ہے اور اگر طواف قدوم کے بعد کر چکا ہے تو دوبارہ مکروہ بلکہ بدعت ہے جیسا اوپر گذر گیا اور ان چار دن عملون کو اسی ترتیب سے بجالانا سنت ہے پھر اگر کسی نے اول ٹلپٹ کیا تو بھی روا ہو گیا ان صحیح حدیثون کے رو سے جو مسلم میں بعد اس کے آوینگی اور یہ بھی مستحب ہے کہ جب منی میں آوے تو پہلے کہین نہ جاوے بلکہ سواری ہی پر سے جمرہ عقبہ کی رمی کر کے پھر اپنی منزل میں اترے اور اسی طرح مستحب ہے کہ قربانی کا نحر اور ذبح منی میں ہو اگرچہ حرم میں کہین بھی ہو تو روا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ منڈانا افضل ہے اور مستحب ہے کہ داہنی طرف سے شروع کرے منڈانے والا اپنے سر کو اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جمہور کا بخلاف ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے کہ وہ کہتے ہین کہ منڈانے والا بائین طرف سے پہلے منڈائے اور قول انکا چونکہ خلاف روایات مذکورہ ہے اس لیے مردود ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آدمی کے بال پاک ہین اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور یہی صحیح ہے اور کچھ بھی معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے موئے مبارک متبرک ہین اور انکو رکھنا جائز ہے مگر سند متصل معلوم ہون کہ یہ آپ ہی کے بال ہین اور یہ جو لوگ اس زمانہ مین موئے مبارک ہونے کا دعوی کرتے ہین انکا دعوی صحیح نہین ہے کیونکہ انکی سند متصل تو کیا منقطع بھی بلکہ مفصل ہے نہین قوی تو کیا ضعیف بھی ہے پھر غیر نبی کے بال کو نبی کا بال جاننا ناحق کا وبال مول لینا ہے اور گویا غیر نبی کو نبی کے برابر اپنی میزان خرد مین تول لینا ہے وَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ بَعِیْدٌ اور اس مین اختلاف ہے کہ یہ حجام کون تھا اور اس کا نام کیا تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیدست مبارک کی حجۃ الوداع مین صحیح اور مشہور تو یہ ہے کہ یہ معمر بن عبداللہ عدوی ہین اور بخاری مین بھی یہی ہے کہ لوگون نے کہا ہے کہ وہ معمر بن عبداللہ ہین اور بعضون نے کہ وہ خراش بن امیہ بن ربیعہ کلبی ہین بضم کاف کہ منسوب ہین کلیب بن حبشیہ کیطرف (نووی)

باب جَوَازِ تَقْدِیْمِ النَّحْرِ عَلَی الرَّمْیِ وَالْحَلْقِ عَلَی النَّحْرِ وَعَلَی الرَّمْیِ وَتَقْدِیْمِ الطَّوَافِ عَلَیْهَا کُلِّهَا رمی سے پہلے ذبح ... اور ذبح اور رمی سے پہلے حلق اور ان سب سے پہلے طواف کرنے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًی لِلنَّاسِ

يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ترجمہ عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے بیچ منیٰ کے حجۃ الوداع میں کہ لوگ آپ سے مسئلہ پوچھتے سو ایک شخص آیا اور اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے نجانا اور سر منڈا لیا قربانی کی نحر سے پہلے تو آپ نے فرمایا اب قربانی ذبح کر لو اور کچھ حرج نہیں پھر دوسرا آیا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے نجانا اور قربانی ذبح کر لی رمی جمرہ کے پہلے آپ نے فرمایا اب رمی کر لو اور کچھ مضائقہ نہیں غرض اُن سے جس عمل کی تقدیم تاخیر کو پوچھا یہی فرمایا کہ کچھ مضائقہ نہیں اب کر لو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَطَفِقَ نَاسٌ يَسْأَلُونَهُ فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ فَنَحَرْتُ قَبْلَ الرَّمْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَطَفِقَ آخَرُ يَقُولُ إِنِّي لَمْ أَشْعُرْ أَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ فَيَقُولُ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سَمِعْتُهُ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ أَمْرٍ مِمَّا يُنْسَى الْمَرْءُ وَيَجْهَلُ مِنْ تَقْدِيمِ بَعْضِ الْأُمُورِ قَبْلَ بَعْضٍ وَأَشْبَاهِهَا إِلَّا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوا ذَلِكَ وَلَا حَرَجَ ترجمہ عبداللہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کھڑے رہے اور لوگ آپ سے مسئلہ پوچھنے لگے سو ایک نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے نجانا کہ رمی نحر کے قبل ضرور ہے اور میں نے نحر کر لیا رمی سے پہلے سو آپ نے فرمایا کہ اب رمی کر لو اور کچھ مضائقہ نہیں اور دوسرے نے کہا کہ میں نے نجانا کہ نحر قبل حلق کے ہے اور حلق کر لیا قبل نحر کے تو آپ فرماتے تھے کہ اب نحر کر لو اور کچھ حرج نہیں ہے راوی نے کہا کہ میں نے یہی سنا کہ جس نے اوسدن آپ سے کوئی ایسا کام پوچھا کہ جس میں انسان بھول جاتا ہے اور آگے پیچھے کر لیتا ہے اور اسکی مانند تو آپ نے یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کچھ حرج نہیں کہا امام مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے حسن حلوانی نے اون سے یعقوب نے اون سے اون کے باپ نے اون سے صالح نے اون سے ابن شہاب نے مثل حدیث یونس کی

جو زہری سے مروی ہوچکی آخر تک عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالے
عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینا ھو یخطب یوم النحر فقام الیہ رجل
فقال ما کنت احسب یا رسول اللہ ان کذا وکذا قبل کذا وکذا ثم جاء
اخر فقال یا رسول اللہ کنت احسب ان کذا قبل کذا لھؤلاء الثلاثۃ قال افعل
ولا حرج ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن خطبہ
پڑھا اور ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایتوں
مین کئی بار گذرا کھا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث عبد بن حمید نے اون سے محمد بن بکر نے
اور کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے سعید بن یحیی اموی نے اون سے اون کے باپ نے اور سب نے
روایت کی ابن جریج سے اسی اسناد سے مگر ابو بکر کی روایت مثل روایت عیسی کی ہے مگر قول ان کا
کہ یہ تین چیزین (یعنے رمی اور نحر اور حلق) یہ مذکور نہین اور یحیی کی روایت مین یون ہے کہ ایک نے
کہا حلق کیا مین نے قبل نحر کے اور نحر کی قبل رمی کے اور اسیکی مانند عن عبد اللہ بن عمرو
رضی اللہ تعالے عنہما قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال حلقت قبل ان
اذبح قال فاذبح ولا حرج قال ذبحت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج وہی مضمون ہے
عن الزھری بھذا الاسناد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ناقتہ بمنی
تجاہ رجل بمعنی حدیث ابن عیینۃ مضمون انکا وہی ہے عن عبد اللہ بن
عمرو بن العاص رضی اللہ تعالے عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وانا ہ رجل یوم النحر وھو واقف عند الجمرۃ فقال یا رسول اللہ انی حلقت قبل ان
ارمی قال ارم ولا حرج واتاہ اخر فقال انی ذبحت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج
واتاہ اخر فقال انی افضت الی البیت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج قال فما رایتہ
سئل یومئذ عن شئ الا قال افعلوا ولا حرج ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اون کے پاس ایک شخص آیا نحر کے دن اور
جمرہ کے پاس آپ کھڑے ہوئے تھے سو اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے سر منڈا لیا کنکریان
مارنے سے پہلے آپ نے فرمایا اب کنکریان مار لو اور کچھ مضائقہ نہین اور دوسرا آیا اور

عرض کی کہ مین نے ذبح کیا رمی سے پہلے آپ نے فرمایا اب رمی کرلو اور کچھ حرج نہین اور میسر آیا اور عرض کی کہ مین نے طواف افاضہ کیا بیت اللہ کا رمی سے پہلے آپ نے فرمایا اب رمی کرلو اور کچھ حرج نہین کا دے نے کہا کہ اوسدن حضرت سے جو چیز پوچھی کہ آگے پیچھے ہوگئی آپ نے فرمایا اب کرلو اور کچھ حرج نہین ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيْمِ وَالتَّاْخِيْرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ وہی مضمون ہے

نحر کے دن چار کام ہین اول رمی جمرہ عقبہ کی پھر ذبح پھر حلق پھر طواف افاضہ اور سنت یہی ہے کہ یہ چار دن کام اسی ترتیب سے بجالاوے اور یہی مذہب ہے سلف کا اور شافعیہ کا اور دلیل انکی یہی روایات ہین اور اُن کا قول ہے کہ اگر کسی نے اُن مین آگے پیچھے کیا کسی کام کو تو روا ہے اور اوسپر فدیہ نہین نہ قربانی ہے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالے علیہ اور مالک اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور نخعی اور قتادہ کا قول ہے کہ اوسپر قربانی لازم ہے اور ایک قول شافعی اور ابن عباس کا بھی ایسا ہی ہے مگران سب پر روایات باب حجت ہین اور ظاہر اس لفظ سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ حرج نہین یہی معلوم ہوتا ہے کہ اُس کو نہ گناہ ہے نہ اور کوئی چیز واجب ہو قربانی وغیرہ سے اور اگر کچھ واجب ہوتا تو آپ یہان بیان کرتے اور تاخیر بیان کی اوس کے وقت سے روا نہین ہے اور اسپر تو اجماع ہے کہ اگر کسی نے قبل رمی کے نحر کرلیا تو اوسپر کچھ نہین اور اسپر بھی اجماع ہے کہ عامد اور بھولنے والا اس مین برابر ہے پھر جنکے نزدیک قربانی واجب ہو دونو پر واجب ہو اور جن کے نزدیک نہین تو دونون پر نہین اور اتنا فرق ہے کہ قصداً کرنے والا خلاف سنت سے گنہگار ہوتا ہے اور بھولنے والا نہین ہوتا اور یہ جو وارد ہوا کہ آپ اونٹنی سوار ہوکر کھڑے رہے جیسا عبداللہ کی روایت مین اور یہ مذکور ہوا اس سے ثابت ہوا کہ ضرورت کے وقت سواری پر بیٹھنا روا ہے اگرچہ کہین جانا منظور نہ ہو اور خطبہ پڑھا آپ نے نحر کے دن اور خطبہ حج کے شافعیہ کے نزدیک چار ہین اول مکہ مین کعبہ کے نزدیک ساتوین تاریخ کو ذی الحجہ کی دوسرا منیٰ مین عرفہ کے دن تیسرا منیٰ مین نحر کے دن چوتھا پھر منیٰ مین ایام تشریق کے دوسرے دن مین اور یہ سب ایک ہی ایک خطبہ مین اور بعد نماز ظہر کے سوا اس خطبہ کے جو منیٰ مین ہے کہ وہ دو خطبہ ہین اور قبل صلوٰۃ ظہر کے مین اور بعد زوال کے اور دلائل اُن کے مین نے احادیث صحیحہ سے شرح مہذب مین بیان کیے ہین ایسا ہی کہا نووی

نے مثنہ صحیح مسلم میں **باب** استحباب طواف الافاضۃ یوم النحر طواف افاضہ نحر کے دن بجالانا مستحب ہے **عن** نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افاض یوم النحر ثم رجع فصلی الظہر بمنی قال نافع فکان ابن عمر یفیض یوم النحر ثم یرجع فیصلی الظہر بمنی ویذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ ترجمہ نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کیا نحر کے دن اور پھر لوٹے اور ظہر منے میں پڑھی نافع نے کہا کہ ابن عمر طواف افاضہ کرنے منے نحر کے دن اور پھر لوٹ کر ظہر پڑھتے تھے منے میں اور کہتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ نحر کے دن اول روز میں کر لینا مستحب ہے **باب** استحباب نزول المصلی یوم النفر محصب میں اترنے کا بیان **عن** عبد العزیز بن الرفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سألت انس بن مالک قلت اخبرنی بشیء عقلتہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این صلی الظہر یوم الترویۃ قال بمنی قلت فاین صلی العصر یوم النفر قال بالابطح ثم قال افعل ما یفعل امراءک ترجمہ عبد العزیز رفیع کے فرزند نے کہا کہ پوچھا میں نے انس بن مالک سے کہ خبر دو مجھے جو تم نے یاد رکھا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترویہ کے دن (یعنے آٹھویں تاریخ) نماز ظہر کہاں پڑھی انہوں نے کہا منی میں پھر میں نے کہا کہ نماز عصر کہاں پڑھی کوچ کے دن کہا ابطح میں پھر کہا کہ کرو تم جیسا کرتے ہیں تمہارے حاکم لوگ **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر کانوا ینزلون الابطح **عبد العزیز** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر ابطح میں اترا کرتے تھے **ف** ابطح وہی ہے جسے محصب کہتے ہیں **عن** نافع ان ابن عمر کان یرکد التحصیب سنۃ وکان یصلی الظہر یوم النحر بالحصبۃ قال نافع قد حصب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والخلفاء بعدہ ترجمہ نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ وہ محصب میں اترنے کو سنت جانتے تھے اور ظہر وہیں پڑھتے تھے نحر کی نافع نے کہا کہ محصب میں اترے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد اترے ہیں خلیفہ آپ کے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت نزول الابطح لیس بسنۃ انما نزلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محصب میں اترنا کچھ واجب نہیں اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف اسلیے وہاں اترے ہیں کہ وہاں سے نکلنا آسان تھا جب مکہ سے آپ نکلے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ ہشام سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہوا عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ مَنْزِلًا أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ سالم نے کہا کہ ابوبکر و عمر ابطح میں اترتے تھے زہری نے کہا کہ مجھ کو عروہ نے خبر دی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ وہ نہیں وہاں اترتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وہاں اترتے تھے تو اس لیے کہ وہاں سے روانہ ہو جانا مکہ سے آسان تھا عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عطا نے کہا کہ ابن عباس نے فرمایا کہ محصب میں اترنا کچھ سنت و واجب نہیں وہ تو ایک منزل ہے کہ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترے ہیں عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَمْ يَأْمُرْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْزِلَ الْأَبْطَحَ حِينَ خَرَجَ مِنْ مِنًى وَلٰكِنِّي جِئْتُ فَضَرَبْتُ فِيهِ قُبَّتَهُ فَجَاءَ فَنَزَلَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَةِ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابو رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم نہیں کیا تھا کہ میں اوتروں ابطح میں جب آپ منیٰ سے نکلے مگر میں آیا اور میں نے وہاں قبہ لگا دیا پھر آپ آئے اور وہاں اوتر پڑے ابوبکر کی روایت میں صالح سے یوں ہے کہ انہوں نے کہا سنا میں نے سلیمان بن یسار سے اور قتیبہ کی روایت میں ہے کہ ابو رافع نے کہا اور ابو رافع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر مقرر تھے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کل ہم خدا چاہے گا
ترخیف بنی کنانہ میں اترینگے جہاں کافروں نے کفر پر قسم کھائی تھی اس میں عن ابی ہریرۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن بمنی نحن نازلون
غدا بخیف بنی کنانۃ حیث تقاسموا علی الکفر وذلک ان قریشا وبنی کنانۃ حالفت
علی بنی ہاشم وبنی المطلب ان لا ینکحوھم ولا یبایعوھم حتی یسلموا الیھم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ یعنی بذلک المحصب ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا منے میں کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں اترنے والے ہیں جہاں کافروں نے کفر پر قسم
کھائی تھی اور کیفیت اسکی یہ تھی کہ قریش نے اور بنی کنانہ نے قسم کھائی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب
سے یعنے ان کے قبیلوں سے نہ نکاح کرین نہ خرید و فروخت کرین جب تک وہ جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو ان کے سپرد نہ کردین اور مراد خیف بنی کنانہ سے محصب ہے (تفصیل اسکی آگے آویگی انشاء اللہ
تعالے) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال منزلنا
ان شاء اللہ اذا فتح اللہ الخیف حیث تقاسموا علی الکفر ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی
اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا اور فتح دی تو منزل ہماری
خیف ہے جہاں قسم کھائی انہون نے یعنے کافرون نے کفر پر ف غرض یہ کہ محصب میں اترنا
اس میں اختلاف تھا صحابہ کوئی اسکو منزل اتفاقی کہتے تھے اور یہاں اترنا مسنون نہ جانتے تھے اور
کوئی اسی اقتدای رسول جانکر مستحب ٹھیراتے تھے چنانچہ امام شافعی اور مالک اور جمہور کے نزدیک مستحب
ہے بنظر اقتدار رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم و پیروی خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین مگر
اسپر اتفاق ہے کہ اگر کسی نے اسکو ترک کیا تو اوسپر کچھ الزام نہیں اور مستحب ہے کہ وہان ظہر اور عصر اور مغرب
اور عشا پڑہے اور کچھ رات تک ٹھیرے یا ساری رات بنظر اقتدائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور
محصب اور ابطح اور حصبہ اور بطحاء اور خیف بنی کنانہ یہ سب نام ایک ہی مقام کے ہیں اور اصل میں
خیف اوس زمین کو کہتے ہیں کہ نشیب میں واقعہ ہو پہاڑ کے دامن میں اور وہان سے مدینہ منورہ کا
سیدہا راستہ ہے اسی کے لیے کہا کہ وہان سے نکلنا آسان ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ انشاء اللہ تعالے ہم وہان اترینگے اسلیے کہ اللہ پاک کا حکم ہے کہ ولا تقولن لشیء انی فاعل

ذٰلِكَ غَدًا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ یعنے نہ کہنا کسی کو کہ کل مین اسکو کرون گا مگر یون کہنا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اور کفار نے جب حضرت مکہ معظمہ مین تھے آپس مین مشورہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کو مکہ سے نکالدین اسی خیف بنی کنانہ کی گھاٹی مین اور آپس مین ایک اقرار نامہ لکھا اور طرح طرح کے لغویات اوس مین تحریر کیے اور قطع رحم اور کفر پر کمر باندھی اور اس اقرار نامہ کو کعبہ مین لٹکا دیا اللہ پاک نے ایک دیمک کو مقرر کیا کہ وہ سارا کاغذ کھا گئی صرف اللہ اور رسول کا نام اسمین رہ گیا اور جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی اور آپ نے اپنے چچا ابو طالب کو خبر دی اور وہ اُن کافرون کے پاس آئے اور یہ امر ظاہر کیا پھر انہون نے وہ کاغذ نکال کر دیکھا اور ویسا ہی پایا چنانچہ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ وہان اُنہ نا آپ کا لشکر الٰہی کے ارادہ سے تھا کہ اس نعمت کا شکر بجا لاوین کہ اللہ تعالےٰ نے دین کو ظاہر کیا اور عاجزون کو غالب اور کافرون کو مغلوب فرمایا ایسا ہی کہا نووی نے **باب** وُجُوْبِ الْمَبِيْتِ بِمِنًى لَيَالِيَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالتَّرْخِيْصِ فِيْ تَرْكِهٖ لِاَهْلِ السِّقَايَةِ **رات کو رہنا منی مین ایام تشریق** مین واجب ہے اور جو لوگ مکہ مین زمزم پلاتے ہون اُنکو رخصت ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ **عبد اللہ بن عمر** رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اجازت مانگی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ رات کو منی کی راتون مین مکہ مین رہین اسلیے کہ اون کو زمزم پلانے کی خدمت تھی **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **عبید اللہ** سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہے **ف** اس روایت سے دو مسئلے معلوم ہوئے اول یہ کہ منی کی راتون مین رات کو منی ہی مین رہنا ضرور ہے اور اسپر اتفاق ہے علماء کا مگر اس مین اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے کہ سنت ہے امام شافعی کے اس مین دو قول ہین صحیح قول یہ ہے کہ واجب ہے اور مالک اور احمد کا بھی یہی مقولہ ہے دوسرا قول یہ ہے کہ سنت ہے اور اسی کے قائل ہین ابن عباس اور حسن اور ابو حنیفہ غرض جس نے واجب کہا ہے اوس نے کہا ہے کہ اوسکے تارک پر قربان واجب ہوتی ہے اور جس نے سنت کہا ہے وہ تارک کے لیے قربانی مستحب کہتا ہے اور کس قدر وہان رہنا واجب ہے اس مین بھی اختلاف ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول ہین صحیح یہ

یہ ہی کہ اکثر رات مین رہنا ضرور ہی دوسرے یہ کہ ایک ساعت ہر رات مین دوسرا مسئلہ یہ ہی کہ جو لوگ زمزم پلاتے ہین اُن کو شب کو منی مین رہنا ضرور نہین بلکہ انکو ضرور ہے کہ مکہ مین جاوین اور رات کو پلاوین اور جو صورتون مین انکو نہین کہ پینے والے فراغت سے ہین اور امام شافعی کے نزدیک یہ اولاد عباس رضے اللہ تعالی عنہ کے ساتھ مخصوص نہین بلکہ جو زمزم پلانے والا ہو اوسکو رخصت ہی کہ منے مین رہے اور اسیطرح جو بنی شخص زمزم پلانے کا التزام کرے اوسکو بھی رخصت ہی اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ رخصت خاص آل عباس کو ہے بعضون نے کہا خاص عباس کو تھی اور بعضون نے کہا بنی عباس مین سے بنی ہاشم کو خاص ہے غرض یہ چار قول ہین اصحاب شافعیہ کے اور صحیح ان مین پہلا ہی قول ہے اور پانی پلانا خاص حق ہے آل عباس کا اسلیے کہ ایام جاہلیت مین یہ خدمت خاص تھی عباس کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہی کے لیے قرار دی اور ہمیشہ اونہی کے واسطے ہے نووی نے ایسا ہی کہا ہے **باب** فَضْلِ الْقِيَامِ بِالسِّقَايَةِ وَالثَّنَاءِ عَلَى أَهْلِهَا وَاسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْهَا ج مین پانی پلانے کی فضیلت

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَالِيَ أَرَى بَنِي عَمِّكُمْ يَسْقُونَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَأَنْتُمْ تَسْقُونَ النَّبِيذَ أَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ أَوْ مِنْ بُخْلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا لَيْسَ بِنَا حَاجَةٌ وَلَا بُخْلٌ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ أُسَامَةُ فَاسْتَسْقَى فَأَتَيْنَاهُ بِإِنَاءٍ مِنْ نَبِيذٍ فَشَرِبَ وَسَقَى فَضْلَهُ أُسَامَةَ وَقَالَ أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوا فَلَا نُرِيدُ نُغَيِّرُ مَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۲ ترجمہ بکر بن عبداللہ مزنی نے کہا کہ مین ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا کعبہ کے نزدیک کہ ایک گاؤن کا آدمی آیا اور اُس نے کہا کیا سبب ہے کہ مین تمہارے چچا کی اولاد کو دیکھتا ہون کہ وہ شربت اور دودھ پلاتے ہین اور تم کھجور کا شربت پلاتے ہو کیا تم نے محتاجی کے سبب سے اسے اختیار کیا ہے یا بخیلی کی وجہ سے تو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ الحمد للہ نہ ہم کو محتاجی ہے نہ بخیلی اصل وجہ اسکی یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اپنی اونٹنی پر اور اون کے پیچھے اسامہ تھے اور آپ نے پانی مانگا سو ہم ایک پیالہ کھجور کے شربت کا لائے اور آپ نے پیا اور اُس مین سے جو بچا وہ اسامہ کو پلایا اور آپ نے فرمایا کہ تم نے خوب اچھا کام کیا اور ایسا ہی کیا کرو سو ہم اوسکو بدلنا نہین چاہتے جسکا

حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے چکے ہیں ف اس حدیث سے فضیلت پلانے کی ثابت ہوئی اور پلانے والون کی تعریف نکلی اور آخر مین جو ابن عباس نے فرمایا کہ ہم بدلنا نہین چاہتے ایسے اس سے ثابت ہوا اصل مذہب صحابہ کا کہ وہ نہین چاہتے تھے کہ تغیر کرین کسی امر مین خواہ تغیر صفات کا ہو مثلاً کسی طاعت کے اعداد یا اوقات یا تعینات مین تغیر کرین یا کسی عبادت کے کامون مین کوئی صفت یا عدد اپنی طرف سے بڑھا دین یا گھٹا دین کہ یہ سب منجملہ احداث ہین اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور طریقہ ہے جماعۃ اصحاب کا اور اس سے روکا گیا تمام امور محدثہ اور اوامر و نواہی مبتدعہ و ذلک المقصود **باب** الصدقۃ بلحوم الھدایا وجلودھا وجلالھا ولا یعطی الجزار منھا شیئا وجواز الاستیناب فی القیام علیھا **قربانیون** کی گوشت اور کہالین اور جھولین صدقہ کر دینے کا بیان اور قصاب کو اس مین کچھ نہ دینے کا ذکر اور اسکے لیے نائب کرنیکا جواز **عن** علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنتہ وان اتصدق بلحومھا وجلودھا واجلتھا وان لا اعطی الجزار منھا قال نحن نعطیہ من عندنا حضرت علی نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مین آپکے قربانی کی اونٹون پر کھڑا رہون اور اون کا گوشت اور کہالین اور جھولین خیرات کر دون اور قصاب کی مزدوری اوس مین سے نہ دون اور حضرت علی نے فرمایا کہ مزدوری قصاب کی ہم اپنے پاس سے دینگے **عن** عبد الکریم الجزری بھذا الاسناد مثلہ وہی مضمون اس سند سے آیا ہے **عن** علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیس فی حدیثھما اجر الجازر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس مین قصاب کی مزدوری کا ذکر نہین ہے **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یقوم علی بدنہ وامرہ ان یقسم بدنہ کلھا لحومھا وجلودھا وجلالھا فی المساکین ولا یعطی فی جزارتھا منھا شیئا حضرت علی بن ابیطالب سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ کھڑے ہون وہ آپکے قربانی کے اونٹون پر اور حکم دیا کہ سارا گوشت اور جھولین انکی خیرات کر دین مسکینون کو اور قصاب کی مزدوری اوس مین سے کچھ نہ دین **عن** علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ بمثلہ وہی مضمون

ہے بدنہ کا استعمال اکثر حدیث اور کتب فقہ مین اونٹ پر آتا ہے مگر اہل لغت نے گائے اور بکری پر بھی اطلاق کیا ہے اور احادیث سے کئی مسئلے ثابت ہوئے اول معلوم ہوا کہ قربانی کا لے جانا مستحب ہے دوسرے اوس کے ذبح اور نحر کے لیے کسی کو نائب کرنا درست ہے تیسرے خود نحر و ذبح کرنا مستحب ہے چوتھی گوشت اور کھال اور جھول سب تقسیم و خیرات کرنا ضرور ہے پانچوین اجرت قصاب کی اوس مین سے نہ دینا چاہیے چھٹے ثابت ہوئے کہ اجرت قصاب کی حلال اور درست ہے اور مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ فروخت کرنا کھال کا درست نہین نہ گوشت وغیرہ کا اور نہ اُس سے گھر مین نفع لینا خواہ وہ قربانی واجب ہو یا مستحب اور یہی قول ہے عطا اور نخعی اور مالک اور احمد اور اسحاق کا اور ابن منذر ابن عمر اور اسحاق اور احمد سے راوی ہین کہ اس مین کچھ حرج نہین کہ کھال اوسکی بیچ ڈالین اور اُسکی قیمت خیرات کر دین اور ابو ثور نے بھی اجازت دی ہے بیچنے کی اور نخعی اور اوزاعی نے بھی کہا ہے کہ اوس کے عوض مین کچھ مضائقہ نہین اگر چھلنی اور سوپ اور ترازو وغیرہ خرید لین اور حسن بصری نے کہا ہے کہ اجرت جزار مین کھال دینا روا ہے مگر یہ خلاف سنت ہے اور یہ قول حسن بصری کا خلاف حدیث ہے اس لیے مردود ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ جھول ڈالنا خاص اونٹ پر ہے اور سنت ہے اور سلف سے مروج ہے اور مالک اور شافعی وغیرہ نے کہا ہے کہ بعد کو پہن چیرنے کے جھول ڈالی جاوے کہ خون نہ بہے اور کہا ہے کہ قیمت جھول کی بھی اونٹ کی حیثیت کے موافق ہو یعنے جیسی قیمت کا قربانی کا اونٹ ہو اوس کے مناسب جھول بھی ہو جیسے مثل مشہور ہے شملہ بمقدار علم **باب** جواز الاشتراک فی الھدی قربانی مین شریک ہونے کا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال نحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ البدنۃ عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نحر کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال اونٹ سات آدمیون کی طرف سے اور بیل سات آدمیون کیطرف سے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مھلین بالحج فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نشترک فی الابل والبقر کل سبعۃ منا فی بدنۃ جابر نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام

باندہ کر نکلا اور آپنے ہم کو حکم دیا کہ شریک ہو جاوین اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی ہم مین سے عن
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اشترکنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی
الحج والعمرۃ کل سبعۃ فی بدنۃ فقال رجل لجابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایشترک
فی البدنۃ ما یشترک فی الجزور قال ما ھی الا من البدن وحضر جابر الحدیبیۃ قال
نحرنا یومئذ سبعین بدنۃ اشترکنا کل سبعۃ فی بدنۃ جابر نے کہا شریک ہوے
ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج اور عمرہ مین سات سات آدمی ایک بدنہ مین ایک شخص نے
جابر سے کہا کہ کیا بدنہ مین بھی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہین جتنے جزور مین ہوتے ہین تو جابر نے کہا
کہ بدنہ اور جزور تو ایک ہی چیز ہے (یعنے دو تو اونٹ کو کہتے ہین) اور حاضر ہوے جابر حدیبیہ مین تو
اونہون نے کہا کہ نحر کیا ہمنے ستر اونٹ اور ہر اونٹ مین سات آدمی شریک تھے عن جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یحدث عن حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
فامرنا اذ احللنا ان نھدی ویجتمع النفر منا فی الھدیۃ وذلک حین امرھم ان
یحلوا من حجھم فی ھذا الحدیث ترجمہ جابر بن عبد اللہ بیان کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے حج کا حال تو کہا کہ حکم کیا ہم کو آپنے کہ جب ہم احرام کھولڈالین تو قربانی کرلین اور چند آدمی ہم مین سے
ایک ایک قربانی مین شریک ہو جاوین اور یہ جب ہوا کہ آپنے حجۃ الوداع مین جب احرام حج کا عمرہ کرد الکے کہلوا
دیا تھا ف ان حدیثون سے شرکت قربانی مین ثابت ہوئی اور اس مین علماء کا اختلاف ہے
مذہب شافعی یہی ہے کہ شرکت روا ہے خواہ قربانی واجب ہو خواہ مستحب اور برابر ہے کہ بعض شریکون
پر واجب ہو اور بعض کی نیت صرف قرب الٰہی ہو اور بعض صرف گوشت کھانے کا ارادہ رکھتے ہون
غرض سب کی شرکت درست ہے اور دلیل اون کی یہی حدیثین ہین اور امام احمد اور جمہور اور داؤد
ظاہری کا قول ہے کہ شرکت ہدی تطوع مین روا ہے نہ واجب مین اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور
مالکیہ نے کہا کہ مطلق شرکت روا نہین مگر یہ قول بالکل خلاف احادیث صحیحہ ہے لہذا مسموع نہین
اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ شرکت جب درست ہے کہ سب کی نیت تقرب الی اللہ کی ہو اور نہین تو
نہین (یعنے کوئی گوشت کھانے کی نیت اوسمین نہ کہتا ہو) اور شرکت بکری مین جائز نہین ہے
اسمین سب کا اتفاق ہے اور ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی شریک

ہوسکتے ہین اور ہر ایک جانور اُن مین سے گویا سات بکریون کے برابر ہے یہانتک کہ اگر کسی پر سات قربانیان
ہون تو ایک اونٹ کرنا اُسکو سب کو کافی ہوجاویگا اور جابر کی اخیر روایت سے معلوم ہوا کہ متمتع پر بھی
قربانی واجب ہے اور واجب قربانی مین بھی شراکت درست ہے اور اس سے امام مالک کا قول اور داؤد
ظاہری وغیرہ کا رد ہوگیا اور اسی روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ متمتع کی قربانی بعد عمرہ کے ذبح کرڈالے
اور قبل احرام حج کے اور اس مین اختلاف بھی ہے مگر صحیح یہی ہے کہ بعد عمرہ کے ذبح کرے **عن**
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيْهَا ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے کہ ہم تمتع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین ایک گائے مین سات آدمی شریک
ہوجاتے تھے **عن** جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کیطرف سے ایک گائے ذبح کی نحر کے دن **عن**
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ نِسَائِهِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً فِيْ حَجَّتِهِ ترجمہ جابر سے وہی مضمون مروی
ہوا کہ آپنے اپنی سب بیبیون کیطرف سے اور ابن بکر کی روایت مین ہے حضرت عائشہ کیطرف سے ایک گائے ذبح
کی اپنے حج مین **باب** اِسْتِحْبَابِ نَحْرِ الْاِبِلِ قِيَامًا مُقَيَّدَةً اونٹ کو کھڑے رکھکر نحر کرنے
کا بیان **عن** زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ بَارِكَةً
فَقَالَ اِبْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ زیاد رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ عبداللہ بن عمر نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کو بٹھاکر نحر کرتا ہے تو کہا کہ اسکو
اٹھالو اور پیر باندھ دو اور نحر کرو یہ سنت ہے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی **فائدہ** اس سے
معلوم ہوا کہ اونٹ کو بایان پیر اوس کے آگے کا باندھ کر کھڑا کرکے نحر کرنا سنت ہے کہ وہ تین پیرون پر کھڑا
ہو اور بقر اور بکری کو لٹاکر ذبح کرنا چاہیے اور تین پیر گائے کے بھی باندھ دینا چاہیے اور ایک داہنا
کہلا رہے اور یہی مذہب شافعی علیہ الرحمۃ کا ہے کہ اونٹ کو کھڑے کرکے نحر کرین اور مالک اور احمد اور
جمہور کا اور ابو حنیفہ اور ثوری کے نزدیک کھڑے بیٹھے دونو برابر ہے اور یہ خلاف احادیث ہے لہذا مردود

باب استحباب بعث الهدی الی الحرم لمن لا یرید الذهاب بنفسه واستحباب تقلیده وفتل القلائد وان باعثه لا یصیر محرما ولا یحرم علیه شیء بسبب ذلک

قربانی کے حرم میں بھیجنے کا بیان

عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یهدی من المدینة فأفتل قلائد هدیه ثم لا یجتنب شیئا مما یجتنب المحرم

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے قربانی روانہ کر دیتے تھے اور میں ان کے گلوں کے ہار بٹا کرتی تھی۔ پھر وہ کسی چیز سے پرہیز نہیں کیا کرتے تھے جیسے محرم پرہیز کیا کرتا ہے

عن ابن شهاب بهذا الاسناد ومثله

ترجمہ ابن شہاب سے وہی مضمون مروی ہوا

عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت کأنی أنظر إلی أفتل قلائد هدی رسول الله صلی الله علیه وسلم بنحوه

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ میں بٹا کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ہار آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا

عن عائشة رضی الله تعالی عنها تقول کنت أفتل قلائد هدی رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدی فهاتین ثم لا یعتزل شیئا ولا یتركه

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ہار بٹا کرتی تھی اپنے ہاتھوں سے پھر آپ کوئی چیز نہ چھوڑتے تھے

عن عائشة قالت فتلت قلائد بدن رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدی ثم أشعرها وقلدها ثم بعثها إلی البیت وأقام بالمدینة فما حرم علیه شیء کان له حلالا

ترجمہ وہی مضمون ہے

عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یبعث بالهدی فأفتل قلائدها بیدی ثم لا یمسك عن شیء لا یمسك عنه الحلال

ترجمہ وہی مضمون ہے

عن أم المؤمنین رضی الله تعالی عنها قالت أنا فتلت تلك القلائد من عهن کان عندنا فأصبح فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم حلالا یأتی ما یأتی الحلال من أهله ویأتی ما یأتی الرجل من أهله

ترجمہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ہار بٹے ہیں اُون سے جو ہمارے ہی تھی ہمارے پاس اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان حلال

رہے (یعنے قربانی بھیجکر اور اپنی بی بیون سے صحبت کرتے تھے جیسے حلال لوگ کرتے ہین (یعنے جنکو احرام نہیں ہوتا) **عن** عائشة رضی الله تعالی عنها قالت لقد رأیتنی أفتل القلائد لهدی رسول الله صلی الله علیه وسلم من الغنم فیبعث به ثم یقیم فینا حلالا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مین اپنے کو دیکھہ چکی ہون کہ مینی تھی ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریون کے لیے اور آپ اونکو بھیجکر پھر حلال رہتے تھے (یعنے محرم نہ ہوتے تھے) **عن** عائشة رضی الله تعالی عنها قالت ربما فتلت القلائد لهدی رسول الله صلی الله علیه وسلم فیقلد هدیه ثم یبعث به ثم یقیم لا یجتنب شیئا مما یجتنب المحرم **وہی مضمون ہے** **عن** عائشة رضی الله تعالی عنها قالت اهدی رسول الله صلی الله علیه وسلم مرة إلی البیت غنما فقلدها **جناب** عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بکریان بھیجین بیت اللہ کو اور اون کے گلے مین ہار ڈالا **عن** عائشة رضی الله تعالی عنها قالت کنا نقلد الشاء فترسل بها ورسول الله صلی الله علیه وسلم حلال لم یحرم عنه شیء **ترجمہ** اوپر کی روایتون سے معلوم ہوگا **عن** عمرة بنت عبد الرحمن أنها أخبرته أن ابن زیاد کتب إلی عائشة رضی الله تعالی عنها أن عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال من أهدی هدیا حرم علیه ما یحرم علی الحاج حتی ینحر الهدی وقد بعثت بهدیی فاکتبی إلی بأمرك قالت عمرة قالت عائشة رضی الله تعالی عنها لیس کما قال ابن عباس رضی الله تعالی عنهما أنا فتلت قلائد هدی رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدی ثم قلدها رسول الله صلی الله علیه وسلم بیده ثم بعث بها مع أبی فلم یحرم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم شیء أحله الله له حتی ینحر الهدی **عمرہ** عبد الرحمن کی بیٹی نے کہا کہ ابن زیاد نے جناب عائشہ صدیقہ کو لکھا کہ عبد اللہ بن عباس کہتے ہین کہ جس نے قربانی بھیجی اوسپر حرام ہوجاتین وہ چیزین جو حاجی پر حرام ہوتی ہین جب تک کہ قربانی کو نحر نہ ہو اور مین نے قربانی روانہ کی ہے سو جو حکم ہو مجھے لکھو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا کہ ابن عباس نے جیسا کہا ویسا نہین ہے مین نے خود بٹے ہین ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیون کے اور آپنے اون کے

گلے مین ڈالکر میرے باپ کے ساتھہ قربانی روانہ کردی اور کوئی چیز آپ پر حرام نہ ہوئی اوس کے ذبح تک جو اللہ تعالی نے آپ پر حلال کی تھی عن مسروق قال سمعت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا وھی من وراء الحجاب تصفق وتقول کنت افتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ بیدی ثم یبعث بھا وما یمسک عن شیء مما یمسک عنہ المحرم حتی یحل ھدیہ ترجمہ مسروق نے کہا کہ مین نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو سنا کہ وہ پردی کی آڑ مین دستک دیتی تھین اور فرماتی تھین کہ مین بٹا کرتی تھی ہار قربانی کے اپنے ہاتھون سے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو روانہ کردیتے تھے اور پھر اوس کے ذبح تک کسی چیز سے پرہیز نکرتے تھے عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا بمثلہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھی مضمون اسی سند سے بھی مروی ہوا **ف** ان سب روایتون سے کئی مسئلے معلوم ہوگئے ۱ قربانی بھیجنا حرم مین مستحب ہے دوسرے جو خود نہ جاسکے دوسرے کے ہاتھہ روانہ کردے تیسرے قربانی کے گلے مین ہار ڈالنا کہ نشان چیز نامستحب ہے چوتھے ہار ڈالنا بکری اور اونٹ اور گائے سب مین مستحب ہے پانچوین ہار بٹنا مستحب ہے چھٹے جو قربانی روانہ کرے محرم نہین ہوتا کافہ علما کے نزدیک اور یہی مذہب صحیح ہے اور جس نے خلاف کیا اسکا قول بسبب مخالفت حدیث کے مسموع نہین ساتوین مالک اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہار ڈالنا صرف اونٹ اور گائے مین مستحب ہے اور یہہ تخصیص بھی حضرت عائشہ کی روایت سے باطل ہے کہ اوس مین بکری بھی مذکور ہے آٹھوین اور ابن زیاد جو اوپر کی روایت مین وارد ہوا ہے یہ غلطی ہے صحیح زیاد بن ابی سفیان ہے اور ایسا ہی بخاری اور موطا اور سنن ابی داؤد وغیرہ مین ہے اور ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا زمانہ نہین پایا (نووی) **باب** جواز رکوب البدنۃ المھداۃ لمن احتاج الیھا قربانی کے اونٹ پر بوقت ضرورت سوار ہونا روا ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یسوق بدنۃ فقال ارکبھا فقال یا رسول اللہ انھا بدنۃ فقال ارکبھا ویلک فی الثانیۃ او فی الثالثۃ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا اونٹ کھینچ رہا ہے آپ نے فرمایا اوسپر سوار ہوجا اوسنے عرض کی قربانی

کا ہے پھر فرمایا اوس نے پھر وہی عرض کی آپنے تیسری یا دوسری بار فرمایا خرابی ہو تیری سوار ہو جا۔
ف اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت اوسپر سوار ہونا روا ہے اور شافعی کے نزدیک بغیر ضرورت روا نہین اور اس طرح سوار ہووے کہ اوسے تکلیف نہ ہو یعنے جانور کو اور یہی منقول ہے مالک اور ایک جماعت کا اور دوسری روایت مالک کی اور قول احمد اور اسحق کا یہ ہے کہ بغیر ضرورت بھی روا ہے اور اہل ظاہر کا مذہب بھی یہی ہے اور یہ حدیث اونکی دلیل ہے اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ نہایت مجبوری کے وقت روا ہے **عن** ابی الزناد عن الاعرج بہذا الاسناد وقال بینا رجل یسوق بدنۃ مقلدۃ ابی الزناد کی روایت مین بھی وہی مضمون ہے اور اس مین ہے کہ اس اونٹ کے گلے مین ہار بھی تھا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منہا وقال بینا رجل یسوق بدنۃ مقلدۃ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویلک ارکبہا فقال بدنۃ یا رسول اللہ قال ویلک ارکبہا ویلک ارکبہا **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کئی حدیثین روایت کین اون مین یہ بھی تھی کہ ایک شخص ایک اونٹ کو کھینچ رہا تھا جو اونٹ مقلد تھا یعنے اوسکے گلے مین ہار پڑا ہوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی ہو تیری اسپر سوار ہو لے خرابی ہے تیری اوس نے عرض کی یا رسول اللہ یہ قربانی کا ہے آپنے پھر فرمایا سوار ہو لے خرابی ہے تیری **لطیفہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقلد ہونا جانور کا کام ہے اور حضرت نے اور صحابہ نے جو مقلد بنایا تو جانور ون کو بنایا اور وہ عاملان حدیث کی سواریان ہین بس رہے ہے اون لوگون پر جو آدمی کی صورت ہو کر مقلد بننا چاہتے ہین **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برجل یسوق بدنۃ فقال ارکبہا فقال انہا بدنۃ قال ارکبہا مرتین او ثلاثا وہی مضمون ہے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببدنۃ فذکر بمثلہ مضمون مثل روایت سابق ہے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سئل عن رکوب الہدی فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ارکبہا بالمعروف اذا الجئت الیہا حتی تجد ظہرا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونیکو پوچھا تو اونہون نے کہا کہ مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

کہ اوسپر ایسی طرح سوار ہو کہ تکلیف نہ دو اور جب تمہیں ضرورت ہو اور اور سواری نہ ملے عن
ابی الزبیر قال سالت جابرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رکوب الھدی قال سمعت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ارکبھا بالمعروف حتی تجد ظھرا وہی مضمون
ہے باب ما یفعل بالھدی اذا عطب فی الطریق جب قربانی کا جانور راہ مین چل
نہ سکے تو کیا کرے عن موسی بن سلمۃ الھذلی قال انطلقت انا وسنان بن سلمۃ
معتمرین قال وانطلق سنان معہ ببدنۃ یسوقھا فارزحفت علیہ بالطریق فعیی
بشانھا ان ھی ابدعت کیف یاتی بھا فقال لئن قدمت البلد لاستحفین
عن ذلک قال اصبحت فلما نزلت البطحاء قال انطلق الی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنھما نتحدث الیہ قال فذکر لہ شان بدنتہ فقال علی الخبیر سقطت
بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبع عشرۃ بدنۃ مع رجل وامرہ فیھا قال
مضی ثم رجع فقال یا رسول اللہ کیف اصنع بما ابدع علی منھا قال انحرھا
ثم اصبغ نعلیھا فی دمھا ثم اجعلہ علی صفحتھا ولا تاکل منھا انت ولا احد
من اھل رفقتک ترجمہ موسی بن سلمہ نے کہا مین اور سنان دونون عمرے کو چلے اور سنان کے
ساتھہ ایک قربانی کا اونٹ تہا کہ اوسے کہینچتے تہے اور وہ راہ مین تہک گیا اور یہ اوسکا حال دیکہہ
کر عاجز ہوے کہ اگر یہ بالکل رہ گیا تو اوسے کیونکر لاؤن گا اور کہنے لگے کہ اگر مین بلدہ پہونچا تو اوسکا حکم
بخوبی دریافت کرون گا پہر اتنے مین پہر دن چڑہا اور ہم بطحا مین اترے اور سنان نے مجہسے کہا
کہ ہمارے ساتھہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس چلو کہ ان سے ذکر کرین غرض ان سے جاکر ذکر کیا
اونہون نے کہا تم خبردار شخص کو پایا اب سنو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ اونٹ ایک شخص
کے ساتھہ روانہ کیے اور وہ چلا پہر لوٹ آیا اور پوچہا کہ یا رسول اللہ اگر ان مین سے کوئی تہک جاوے
تو کیا کرون آپ نے فرمایا کہ اوسے نحر کردو اور اوسکی کلی کی جوتیان (جو ہار مین ٹنکائی ہین تاکہ معلوم ہو
کہ یہ قربانی کا جانور ہے) اوسکے خون مین رنگ کر اوس کی کوہان مین جہاپا مار دو اور اوس مین نہ تم کہاؤ
نہ تمہارا کوئی رفیق عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بثمان عشرۃ بدنۃ مع رجل وذکرہ بمثل حدیث سعید الا انہ

ذکر یذکر اول الحدیث ابن عباس ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹون کے روانہ
کرنیکا مضمون ہے مگر اس مین اٹھارہ اونٹ مذکور ہے اور باقی مضمون وہی ہے اور اول کا قصہ سائب
وغیرہ کا اس مین نہین ہے عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان ذویبا ابا قبیصۃ
رضی اللہ تعالی عنہ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یبعث معہ
بالبدن ثم یقول ان عطب منہا شیء فخشیت علیہ موتا فانحرہا ثم اغمس
نعلہا فی دمہا ثم اضرب بہ صفحتہا ولا تطعمہا انت ولا احد من اہل رفقتک
ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ذویب نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے میرے ساتھ قربانی کی اونٹ روانہ کیے اور فرمایا کہ اگر کوئی ان مین سے تھک جاوے اور مرنیکا
ڈر ہو تو اسکو نحر کرنا اور اوسکی جوتیان خون مین ڈبو کر اوسکی کوہان مین چھاپا مار دینا اور نہ تم
کھانا اور نہ تمہارا کوئی رفیق ف جب قربانی راہ مین تھک جاوے تو حکم اسکا یہی ہے جو
مذکور ہوا اور اسکا کھانا صاحب قربانی اور اوسکے ساتھ والون کو حرام ہے خواہ وہ اوسکی شامل
ہون کھانے پینے مین یا جدا ہون اور امام شافعی کے نزدیک اگر وہ قربانی نفل کی ہے تو کھانا
کھلانا اور بیچنا وغیرہ اسکا سب روا ہے اور اگر ہدی نذر کی ہے تو اوسکو ذبح کرنا اور چھوڑ دینا اگر
ذبح نہ کیا اور وہ مرگئی تو اسکا بدل واجب ہے اور گوشت اسکا امرا کو روا نہین مطلقاً سوا مساکین
کے اور مساکین بھی وہ جو اس قربانی والے قافلہ مین نہ ہو جمہور کا قول یہی ہے اور اسکے ضائع
ہونیکا خوف اس وجہ سے نہین کہ قافلہ پے در پے آتے ہین دوسرا قافلہ آوے گا اوسے کھالے گا
باب وجوب الطواف الوداع وسقوطہ عن الحائض طواف وداع کا بیان اور حائضہ سے
اسکے ساقط ہونیکا بیان عن ابن عباس رض قال کان الناس ینصرفون فی کل وجہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینفرن احد حتی یکون اخر عہدہ
بالبیت قال زہیر ینصرفون کل وجہ ولم یقل فی ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ لوگ
ادہر اودہر چل پھر رہے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کوچ نکرے
جب تک چلتے وقت طواف نہ کرلے بیت اللہ کا زہیر کی روایت مین فی کا لفظ نہین عن
ابن عباس قال امر الناس ان یکون اخر عہدہم بالبیت الا انہ خفف عن

الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ لوگوں کو حکم ہوا ہے کہ اخیر بیت اللہ کے پاس سے ہو کر جاویں (یعنے طواف کر کے) اور حائضہ پر تخفیف ہو گئی (یعنے طواف وداع معاف ہے) ف اس سے معلوم ہوا کہ طواف وداع واجب ہے اور اگر اس کو ترک کر دے تو دم لازم آتا ہے اور یہی صحیح مذہب شافعیہ کا اور اکثر علماء کا اور یہی قول ہے حسن بصری اور حکم اور حماد اور ثوری اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور کا اور مالک اور داؤد اور ابن منذر نے کہا کہ وہ سنت ہے اور اسکی ترک سے کچھ لازم نہیں آتا اور مجاہد سے دونوں روایتیں آئی ہیں اور حائضہ عورت کو معاف ہے عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا إِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تُفْتِي أَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا إِمَّا لَا فَسَلْ فُلَانَةَ الْأَنْصَارِيَّةَ هَلْ أَمَرَهَا بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَضْحَكُ وَهُوَ يَقُولُ مَا أُرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ۔ طاؤس نے کہا کہ میں ابن عباس کے ساتھ تھا اور زید بن ثابت فتوی دیتے تھے کہ حائضہ عورت نکلنے سے پیشتر گویا حیض کے پہلے طواف رخصت کرے سو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ اگر تم نہیں مانتے ہو تو فلانی انصاری کی بی بی سے پوچھو کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکا حکم دیا ہے یا نہیں سو زید بن ثابت ابن عباس کے پاس لوٹ کر آئے اور بولے کہ میں جانتا ہوں کہ آپ ہی سچ کہتے تھے ف غرض یہ کہ ضرور نہیں کہ پہلے سے طواف کر رکھے قبل چلنے کے کہ شاید چلتے وقت حیض آجاوے بلکہ حکم یہ ہے کہ چلتے وقت اگر حیض نہ ہو طواف کرے اور ہو تو معاف ہے عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَذَكَرْتُ حَيْضَهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ صفیہ کو حیض آگیا اور میں نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ ہم کو روکنے والی ہے

مین نے عرض کی کہ وہ طواف افاضہ کرچکی ہین تب حائضہ ہوئی ہین آپ نے فرمایا تو کوچ کرین۔
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَتْ حَمَلَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ طَاهِرًا بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ مضمون وہی ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ حَاضَتْ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ ترجمہ وہی مضمون ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نَخَافُ اَنْ تَحِيْضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ اَنْ تُفِيْضَ قَالَتْ فَجَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا صَفِيَّةُ قُلْنَا قَدْ اَفَاضَتْ قَالَ فَلَا اِذًا وہی مضمون جو اوپر ہوچکا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاخْرُجْنَ ترجمہ وہی مضمون ہے صفیہ کا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ بَعْضَ مَا يُرِيْدُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ فَقَالُوْا اِنَّهَا حَائِضٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهَا لَحَابِسَتُنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارادہ ہوا جو مرد کو اپنی بی بی سے ہوتا ہے تو عرض ہوئی کہ وہ حائض ہین آپ نے فرمایا تو ہم کو روکنا چاہتی ہین عرض کی کہ وہ نحر کے دن طواف افاضہ کرچکی ہین تب فرمایا تمہارے ساتھ کوچ کرین عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْفِرَ اِذَا صَفِيَّةُ عَلٰى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيْبَةً حَزِيْنَةً فَقَالَ عَقْرٰى حَلْقٰى اِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ لَهَا اَكُنْتِ اَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت نے کوچ کا ارادہ کیا صفیہ اپنے خیمہ کے دروازے پر غمگین اور حزین تھین آپ نے فرمایا بانجین سر مونڈیان کیا ہم کو روکتی ہین پھر ان سے فرمایا کیا تم نے نحر کے دن طواف افاضہ کیا ہے انہون نے

عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا چلو (یعنے طواف وداع معاف) عن الاسود عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث الحکم غیر انہما لا یذکران کلیبۃ حزینۃ مضمون وہی ہے مگر اس میں غمگین اور اداس کا لفظ نہیں فائدہ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ طواف وداع تو حائضہ کو معاف ہے اور طواف افاضہ رکن ہے کہ بغیر اس کے ادا کیے حائضہ روانہ نہیں ہو سکتی اور اگر وہ اپنے وطن چلی گئی بغیر طواف افاضہ کے تو محرمہ رہے گی اور معلوم ہوا کہ طواف افاضہ کو طواف زیارت بھی کہنا روا ہے اور مالک نے کہا ہے کہ مکروہ ہے مگر اون کی کوئی دلیل معتبر نہیں۔

باب استحباب دخول الکعبۃ کعبہ کے اندر جانا مستحب ہے عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ ہو واسامۃ وبلال وعثمان بن طلحۃ الحجبی رضی اللہ تعالیٰ عنہم فاغلقہا علیہ ثم مکث فیہا قال ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فسألت بلالا حین خرج ما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جعل عمودین عن یسارہ وعمودا عن یمینہ وثلاثۃ اعمدۃ وراءہ وکان البیت یومئذ علی ستۃ اعمدۃ ثم صلی ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسامہ اور بلال اور عثمان بن طلحہ داخل ہوئے کعبہ میں اور دروازہ بند کر لیا اور آپ ٹھیرے پھر ابن عمر نے بلال سے پوچھا جب نکلے کہ کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انہوں نے کہا کہ تین کھمبے اپنے بائیں کیے اور ایک داہنے اور تین پیچھے اور کعبہ کے اندر ان دنوں چھ کھمبے تھے پھر نماز پڑھی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح فنزل بفناء الکعبۃ وارسل الی عثمان بن طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فجاء بالمفتاح ففتح الباب ثم قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبلال واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ رضی اللہ عنہم وامر بالباب فاغلق فلبثوا فیہ ملیا ثم فتح الباب فقال عبد اللہ فبادرت الناس فتلقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خارجا وبلال علی اثرہ فقلت لبلال ہل صلی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم قلت این قال بین العمودین تلقاء وجہہ قال ونسیت ان اسالہ کم صلی ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم آئے فتح مکہ کے دن اور کعبہ کے میدان مین اترے اور عثمان بن طلحہ کے پاس کہلا بھیجا اور وہ کنجی لائے اور دروازہ کھولا اور آپ اور بلال اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ اندر گئے اور دروازے کو حکم دیا کہ بند کر دیا اور تھوڑی دیر ٹھیرے پھر دروازہ کھولا سو مین سب لوگون سے پہلے آپ سے ملا کعبہ کے باہر اور بلال آپ کے پیچھے تھے سو بلال سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اونہون نے کہا ہان مین نے کہا کہان اونہون نے کہا کہ دو کھمبون کے بیچ مین اپنے سو مخہ کے سامنے اور مین بھول گیا کہ پوچھون کتنی پڑھی عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ عَلٰى نَاقَةٍ لِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى اَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِالْمِفْتَاحِ فَذَهَبَ اِلٰى اُمِّهٖ فَاَبَتْ اَنْ تُعْطِيَهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهٗ اَوْ لَيَخْرُجَنَّ هٰذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِيْ قَالَ فَاَعْطَتْهُ اِيَّاهُ فَجَآءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهٗ اِلَيْهِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا اسامہ کی اونٹنی پر سوار کعبہ کے آنگن مین آئے اور اونٹنی کو بٹھایا اور عثمان کو بلایا اور فرمایا کنجی لاؤ وہ اپنی ماں کے پاس گئے اور اونہون نے نہ دی پھر عثمان نے کہا کہ تم کنجی دیدو نہین تو یہ تلوار میری پیٹھ سے پار ہو جاوے گی تب دی اور وہ لیکر حضرت پاس حاضر ہوئے اور آپ کو دی آپ نے دروازہ کھولا آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا حماد کی روایت مین عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَمَعَهٗ اُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَاَجَافُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ طَوِيْلًا ثُمَّ فَتَحَ فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ فَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ مین گئے اور اسامہ اور بلال اور عثمان آپ کے ساتھ تھے اور لوگون نے آپ کے جانے کے بعد دروازہ بند کر لیا بڑی دیر تک پھر دروازہ کھولا سب کے پہلے مین اندر گیا اور مین بلال سے ملا اور کہا کہ کہان نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہون نے کہا دو کھمبون کے بیچ مین جو آگے ہین اور مین بھولا کہ اون سے یہ نہ پوچھا کہ کتنی نماز پڑھی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَتٰى

الکعبۃ وقد دخلہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبلال واسامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم
واجاف علیہم عثمان بن طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الباب قال فمکثوا فیہ ملیا
ثم فتح الباب فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبدرت الدرجۃ فدخلت البیت فقلت
این صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا ھھنا قال ونسیت ان اسالھم کم صلی

ترجمہ وہی مضمون ہے **عن** سالم عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال دخل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت ھو واسامۃ بن زید وبلال وعثمان بن طلحۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہم فاغلقوا علیھم فلما فتحوا کنت فی اول من ولج فلقیت بلالا
فسالتہ ھل صلی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم صلی بین العمودین
الیمانیین ترجمہ وہی مضمون ہے پر اس میں اتنا ہے کہ راوی نے کہا نماز پڑھی آپ نے یمانی دو کھمبوں
کے بیچ میں **عن** سالم بن عبد اللہ عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول
اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ ھو واسامۃ بن زید وبلال وعثمان بن طلحۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہم ولم یدخلھا معھم احد ثم اغلقت علیھم قال عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فاخبرنی بلال او عثمان بن طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی جوف الکعبۃ بین العمودین الیمانیین
سالم بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ادنہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو کعبہ میں گئے اور اسامہ اور بلال اور عثمان بھی اور کوئی اون کے ساتھ نہ گیا پھر
دروازہ بند کر دیا عبد اللہ نے کہا کہ خبر دی مجھے بلال نے یا عثمان نے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نماز پڑھی کعبہ کے اندر دو یمانی کھمبوں کے بیچ میں **عن** ابن جریج قال قلت لعطاء سمعت
ابن عباس یقول انما امرتم بالطواف ولم تؤمروا بدخولہ قال لم یکن ینھی عن دخولہ
ولکنی سمعتہ یقول اخبرنی اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لما دخل البیت دعا فی نواحیہ کلھا ولم یصل فیہ حتی خرج فلما خرج
رکع فی قبل البیت رکعتین وقال ھذہ القبلۃ قلت لہ ما نواحیھا ای زوایاھا قال
بل فی کل قبلۃ من البیت ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطاء سے کہا کہ تم نے سنا ہے ابن عباس سے

کہ وہ فرماتے تھے کہ تم کو حکم ہوا ہے طواف کا اور نہیں حکم ہوا ہے کعبہ کے اندر جانیکا کہا عطاؑ نے کہ وہ منع نہیں کرتے تھے اوس کے اندر جانے سے مگر مین نے اونکو سنا کہ کہتے تھے خبر دی مجھکو اسامہ بن زید نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوئے کعبہ مین تو ہر طرف اُس مین دعا کی اور نماز نہین پڑہی پھر جب نکلے تو دو رکعت پڑہی قبلہ کے آگے اور فرمایا کہ یہی قبلہ ہے مین نے اون سے کہا کہ کیا حکم ہے اوس کے کنارون کا اور کیا حکم ہے اوسکی کونون مین نماز کا تو اُنہون نے کہا ہر طرف بیت اللہ شریف کے قبلہ ہے۔

فائدہ یہی قبلہ ہے یعنے قیامت تک اسی کیطرف نماز ہوگی اور یہ منسوخ نہ ہوگا جیسے بیت المقدس کیطرف نماز پڑہنا منسوخ ہوچکا یا یہ مراد ہے کہ آپنے گویا امام کا کہڑا ہونا سکہا دیا کہ امام کو مسنون یہی ہے کہ کعبہ کے سامنے کہڑا ہو اور اُسکے کونون اور کنارون مین نہ کہڑا ہو اگرچہ نماز ہر طرف روا ہے مگر امام کی وہی جگہ مسنون ہے یا یہ مطلب ہے کہ قبلہ یہی کعبہ ہے نہ ساری مسجد جو اوسکی گردنی ہے

فائدہ اور ان سب روایتون مین محدثین نے بلال کی روایت سے تمسک کیا ہے جس مین کعبہ کے اندر نماز کا ذکر ہے اور اسامہ کی روایت سے تمسک نہین کیا اسلیے کہ بلال نے ایک امر زائد ثابت کیا اور مثبت مقدم ہے نافی پر اسلیے اُسکو ترجیح ہوئی اور نماز سے مراد یہی نماز معہود ہے جسمین رکوع اور سجدہ ہوتا ہے اور اسی لیے ابن عمر نے کہا کہ مین بہول گیا کہ اون سے پوچھون کتنی نماز پڑہی یعنے کتنی رکعات اور اسامہ کے نہ دیکھنے کا سبب شاید یہ ہو کہ یہ اور گوشہ مین ہون اور دعا مین مشغول ہون اور خصوصت سے دور ہون بخلاف بلال کے کہ وہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہون اور دروازہ بند ہونے سے اندھیرا بھی ہو اور نماز آپ کی دہان ہلکی ہو اور علماء کا اختلاف ہے کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے مین بعضون نے کہا ہے کہ جب کسی دیوار کی جانب یا دروازہ کی جانب ادا کرے اور دروازہ بند ہو تو نماز روا ہے خواہ نفل ہو خواہ فرض اور یہ قول ہے شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور جمہور اور احمد کا اور مالک نے کہا کہ نفل مطلق صحیح ہے اور فرض اور وتر اور سنتین فجر کی اور دو رکعتین طواف کی جائز نہین اور بعضر اہل ظاہر اور اصبغ مالکی کا قول ہے کہ کوئی نماز اوسمین صحیح نہین نہ نفل نہ فرض اور جمہور کی دلیل یہی روایات بلال رضی اللہ عنہ کی ہین اور جب نفل روا ہوا تو جائز ہے فرض بھی روا ہو پس مذہب جمہور قوی ہے اور عثمان بن طلحہ سے آپ نے کنجی لی اور پھر بنی طلحہ کے سپرد کی اور فرمایا کہ ہمیشہ تمہارے ہی پاس رہیگی غرض سدانت کعبہ کی اونہی کے خاندان مین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

سے اور جب تک اون مین کوئی لائق اور قابل ہو دوسرے کو دینا روا نہین اور آپکے اندر جانے کے بعد کعبہ کا دروازہ بند کر دیا کہ ہجوم خلائق نہ ہو اور آپ کا دل مطمئن اور خاطر تسکین مین رہے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ فیھا ست سوار فقام عند کل ساریۃ فدعا ولم یصل **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ مین اور اوس مین چھ کھمبے تھے سو ہر کھمبے کے پاس کھڑے ہوکر دعا کی اور نماز نہین پڑھی **ف** ان کی روایت نماز نہ پڑھنے کی باب مین کیونکر مقبول ہوسکتی ہے اس لیے کہ یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھی کعبہ کے اندر بخلاف بلال رضی اللہ عنہ کے کہ وہ ساتھ تھے غرض بلال کی روایت کو ترجیح ہے کہ وہ مثبت ہین اور یہ نافی **عن** اسمعیل بن ابی خالد قال قلت لعبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم البیت فی عمرتہ قال لا **اسمعیل** نے کہا کہ مین نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا داخل ہوئے ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیت اللہ مین اپنے عمرہ کی حالت مین اونہون نے فرمایا کہ نہین **ف** مراد اس سے عمرہ قضا ہے کہ ساتوین سال ہجرت کے ہوا قبل فتح مکہ کے اور سبب اوسوقت مین نہ جانے کا یہ تھا کہ کعبہ کے اندر بت رکھے تھے اور تصاویر تھے اور مشرک اوسکو دنون سے اٹھانے نہین دیتے تھے پھر جس سال کہ فتح ہوا بت نکال دیے گئے اور آپ داخل ہوئے اور نماز پڑھی اور تصاویر مٹا دیے گئے **باب** نقض الکعبۃ وبنائھا کعبہ کو توڑ کر بنانے کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا حدثان قومک بالکفر لنقضت البیت ولجعلتھا علی اساس ابراھیم فان قریشا حین بنت البیت استقصرت ولجعلت لھا خلفا **جناب** عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو مین کعبہ کو توڑتا اور اسکو ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر بنا دیتا اسلیے کہ قریش نے جب بنایا کعبہ تو چھوٹا کر دیا اور مین اس مین ایک دروازہ پیچھے بھی بناتا کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اور ابو کریب نے دونون نے روایت کی ابن نمیر سے اونہون نے

ہشام سے بھی حدیث اسی سند سے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اِسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تم نے نہیں دیکھا کہ جب تمہاری قوم نے کعبہ بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کی نیوون سے کم کر دیا سو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے آپ کیون نہین پھیر دیتے اُس کو ابراہیم علیہ السلام کی نیون پر سو آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو مین البتہ ایسا کرتا عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ بیشک یہ سنا ہوگا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکن کہ مین دیکھتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوا اون دو کونون کا اسی واسطے چھوڑ دیا کہ بیت اللہ ابراہیم علیہ السلام کی نیوون پر نہین تھا **ف** پس اگر اون دونون کونون کو چھوتے تو پورے کعبہ کا طواف نہ ہوتا بلکہ کچھ زمین کعبہ کے اندر کی جو حطیم کی جانب مین ہے طواف سے رہ جاتی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُوْ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ اَوْ قَالَ بِكُفْرٍ لَاَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَجَعَلْتُ بَابَهَا بِالْاَرْضِ وَلَاَدْخَلْتُ فِيْهَا مِنَ الْحِجْرِ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا کہ اگر تمہاری قوم نئی نئی جاہلیت کو نہ چھوڑی ہوتی یا کفر کو تو مین کعبہ کا خزانہ اللہ کی راہ مین صرف کر دیتا (یعنے جہاد مین) اور اُس کا دروازہ زمین کے برابر بناتا اور حطیم کو کعبہ مین ملا دیتا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ خَالَتِيْ يَعْنِيْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عليه وسلم يا عائشة لولا ان قومك حديث عهد بشرك لهدمت الكعبة فالزقتها
بالارض وجعلت لها بابين بابا شرقيا وبابا غربيا وزدت فيها ستة اذرع من
الحجر فان قريشا اقتصرتها حيث بنت الكعبة وہی مضمون ہے مگر یہ زیادہ ہے کہ آپ
نے فرمایا کہ میں کعبہ کو گرا کر زمین سے اوس کے دروازے ملا دیتا اور دو دروازے رکھتا ایک شرق کی
جانب دوسرا غرب کیطرف اور چھ ہاتھ حطیم میں سے زمین کعبہ میں ملا دیتا اسلیے کہ قریش نے جب بنایا
تو چھوٹا کر دیا عن عطاء قال لما احترق البيت زمن يزيد بن معاوية حين
غزاه اهل الشام فكان من امره ما كان تركه ابن الزبير رضي الله تعالى عنه
حتى قدم الناس الموسم يريد ان يجرئهم او يجرئهم على اهل الشام ولما صدر
الناس قال ايها الناس اشيروا علي في الكعبة انقضها ثم ابني بناءها ام اصلح
ما وهي منها قال ابن عباس فاني قد فرق لي رأي فيها ارى ان تصلح ما وهي
منها وتدع بيتا اسلم الناس عليه واحجارا اسلم
الناس عليها وبعث عليها النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابن الزبير لو كان احدكم
احترق بيته ما رضي حتى يجدده فكيف بيت ربكم اني مستخير ربي ثلاثا ثم
عازم على امري فلما مضى الثلاث اجمع رأيه على ان ينقضها فتحاماه الناس
ان ينزل بأول الناس يصعد فيه امر من السماء حتى صعده رجل فألقى منه حجارة
فلما لم يروه الناس اصابه شيء تتابعوا فنقضوه حتى بلغوا به الارض فجعل ابن
الزبير اعمدة فستر عليها الستور حتى ارتفع بناؤه وقال ابن الزبير اني سمعت
عائشة رضي الله تعالى عنها تقول ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لولا ان
الناس حديث عهدهم بكفر وليس عندي من النفقة ما يقوي على بنائه لكنت
ادخلت فيه من الحجر خمس اذرع ولجعلت لها بابا يدخل الناس منه وبابا يخرجون
منه قال فانا اليوم اجد ما انفق ولست اخاف الناس قال فزاد فيه خمس اذرع
من الحجر حتى ابدا اساسا نظر الناس اليه فبنى عليه البناء وكان طول الكعبة ثمانية
عشر ذراعا فلما زاد فيه استقصره فزاد في طوله عشر اذرع وجعل له بابين احدهما

يُدْخِلُ مِنْهُ وَالْآخَرُ يُخْرَجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَتَبَ الْحَجَّاجُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُخْبِرُهُ بِذٰلِكَ وَيُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدْ وَضَعَ الْبِنَاءَ عَلَى أُسٍّ نَظَرَ إِلَيْهِ الْعُدُولُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ إِنَّا لَسْنَا مِنْ تَلْطِيخِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي شَيْءٍ أَمَّا مَا زَادَ فِي طُولِهِ فَاقْرُرْهُ وَأَمَّا مَا زَادَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَرُدَّهُ إِلَى بِنَائِهِ وَسُدَّ الْبَابَ الَّذِي فَتَحَهُ فَنَقَضَهُ وَأَعَادَهُ إِلَى بِنَائِهِ۔

نزہمہ عطا نے کہا کہ جب کعبہ جل گیا یزید بن معاویہ کے زمانہ مین جبکہ مکہ مین آن کر شام والے لڑے تھے اور جو حال ہوا اُسکا وہ ہوا اور ابن زبیر نے کعبہ شریف کو ویسا ہی رہنے دیا یہانتک کہ لوگ موسم حج مین جمع ہوے اور ابن زبیر کا ارادہ تہا کہ لوگون کو خانہ کعبہ دکہا کر جرات دلادین اون کو اہل شام کی لڑای پر یا اُنکو تجربہ کرین کہ اونہی کچہ حمیت دین ہی یا نہین پہر جب لوگ آگئے تو اونہون نے کہا اے لوگو مشورہ دو مجہے خانہ متبرکہ کعبہ کے لیے کہ مین اسے توڑ کر نئے سرے سے بناؤن یا جو اسمین بودا ہو گیا ہے اوسے درست کردون ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ مجہے ایک راے سوجہی ہے اور مین تو یہ جانتا ہون کہ تم صرف جو اون مین بودا ہو گیا ہے اوسکی مرمت کردو اور خانہ کعبہ کو ویسا ہی رہنے دو جیسا لوگون کے وقت تہا اور اونہی پتہرون کو رہنے دو جنکو اوپر لوگ مسلمان ہوے ہین اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے ہین تو ابن زبیر نے کہا کہ اگر تم مین سے کسیکا گہر جل جاوے تو اُسکا دل کبہی نہ چاہے جب تک بنا نہ بنا دے پہر تمہارے رب کا گہر تو اوس سے کہین افضل ہے اوسکا کیا حال ہے اور مین اپنے رب سے استخارہ کرتا ہون تین بار پہر مصمم ارادہ کرتا ہون اپنے کام کا پہر جب تین بار استخارہ ہو چکا تو اون کی راے مین آیا کہ خانہ مبارک کو توڑ کر بنا دین اور لوگ خوف کرنے لگے کہ ایسا نہ ہو جو شخص کہ پہلے خانہ کعبہ کے اوپر توڑنے کو چڑہے اوسپر کوئی بلاے آسمانی نازل نہ ہو (اس سے معلوم ہوا کہ مالک اُس گہر کا اوپر ہے اور تمام صحابہ کا یہی عقیدہ تہا) یہانتک کہ ایک شخص چڑہا اور اُسکے ایک پتہر گرا دیا پہر جب لوگون نے دیکہا کہ اوسپر کوئی بلا نہ اوتری تو ایک دوسرے پر گرنے لگے اور خانہ مبارک کو ڈہا کر زمین تک پہونچا دیا اور ابن زبیر نے چند ستون کہڑے کر کے اون پر پردہ ڈال دیا (تاکہ لوگ اوسی پردہ کیطرف نماز پڑہتے رہین اور مقام کعبہ کو جانتے رہین اور وہ پردے پڑے رہے یہانتک کہ دیوارین اوسکی اونچی ہو گئین اور ابن زبیر نے کہا کہ مین نے جناب عائشہ صدیقہ سے سنا ہے

کہ فرماتی تھین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ نئے نئے کفر نہ چھوڑے ہوتے اور میرے پاس اتنا
خرچ بھی نہین ہے کہ اُسکو بنا سکون ورنہ مین بالیقین گرجیم سے کعبہ کے اندر داخل کر دیتا اور ایک دروازہ تو اُسمین
ایسا رہنے دیتا کہ لوگ اوس مین سے داخل ہوتے اور دوسرا ایسا بناتا کہ لوگ اُس سے باہر جاتے پھر ابن زبیر
نے کہا کہ ہم آج کے دن اتنا خرچ بھی رکھتے ہین کہ اوسی صرف کرین اور لوگون کا خوف بھی نہین کہا راوی
نے کہا کہ پھر ابن الزبیر نے پانچ گز اوس کی دیوارین زیادہ کر دین حطیم کی جانب سے یہان تک کہ نکلے دکھان پر
ایک نیو کہ لوگون نے اوسی خوب دیکھا (اور وہ نیو تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی) پھر اوسی نیو پر سے
دیوار اُٹھانا شروع کی اور طول کعبہ کا اٹھارہ ذراع تھا پھر جب اُسمین زیادہ کیا تو چھوٹا نظر آنے لگا
(یعنے چوڑان زیادہ ہوگئی اور لنبان کم نظر آنے لگی) سو اوسکی لنبان مین بھی دس ذراع زیادہ کیے اور
اُسکو دو دروازے رکھے کہ ایک مین سے اندر جاوین دوسرے سے باہر آوین پھر جب عبداللہ بن زبیر شہید
ہوے تو حجاج نے عبدالملک بن مروان کو یہ خبر لکھ بھیجی اور لکھا کہ ابن زبیر نے جو بنا کی وہ انہی نیو دن
پر کی جسکو معتبر لوگ مکہ کے دیکھ چکے ہین (یعنے بنا بے ابراہیم پر کی) سو عبدالملک نے اُسکو جواب لکھا
کہ ہم کو ابن زبیر کی لت پت سے کچھ کام نہین اور تم ایسا کرو کہ جو اُنہون نے طول مین زیادہ کر دیا ہے اُسکو
توڑ منہدم دو اور جو حطیم کیطرف زیادہ کیا ہے اُسکو نکال ڈالو اور پھر حالت اولی پر بنا دو اور وہ دروازہ
چھوپ دو جو کہ اونہون نے بنا کھولا ہے غرض حجاج نے اوسی توڑ کر بنا ے اول پر بنا دیا عَنِ الْحَارِثِ
ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَیْدٍ وَفَدَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَلٰی عَبْدِ
الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِیْ خِلَافَتِهٖ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ مَا اَظُنُّ اَبَا حُبَیْبٍ یَعْنِیْ ابْنَ الزُّبَیْرِ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا مَا كَانَ یَزْعُمُ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْهَا قَالَ
الْحَارِثُ بَلٰی اَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْهَا قَالَ سَمِعْتَهَا تَقُوْلُ مَاذَا قَالَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْا مِنْ بُنْیَانِ الْبَیْتِ وَلَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ اَعَدْتُ
مَا تَرَكُوْا مِنْهُ فَاِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ مِنْ بَعْدِیْ اَنْ یَبْنُوْهُ فَهَلُمِّیْ لِاُرِیَكِ مَا تَرَكُوْا مِنْهُ فَاَرَاهَا
قَرِیْبًا مِنْ سَبْعِ اَذْرُعٍ هٰذَا حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدٍ وَزَادَ عَلَیْهِ الْوَلِیْدُ بْنُ عَطَاءٍ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابَیْنِ مَرْصُوْعَیْنِ
فِی الْاَرْضِ شَرْقِیًّا وَغَرْبِیًّا وَهَلْ تَدْرِیْنَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوْا بَابَهَا قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ

تعرزا ان لا یدخلھا الا من اراد وا فکان الرجل اذا ھو اراد ان یدخلھا یدعونہ یرتقی
حتی اذا کان ان یدخل دفعوہ فسقط قال عبد الملک للحارث رضی اللہ تعالی عنہ
انت سمعتھا تقول ھذا قال نعم قال فنکت ساعۃ بعصاہ ثم قال وددت انی ترکتہ
وما تحمل ترجمہ حارث سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عبید نے کہا جو قاصد تھے حارث کے عبدالملک کے
پاس جب عبدالملک خلیفہ تھا غرض کہ عبدالملک نے عبداللہ سے کہا کہ مجھے گمان ہے کہ ابن حبیب یعنے عبداللہ
بن زبیر جو دعوی کرتے ہین کہ انہون نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہ حدیث سنی ہے
(یعنے جسمین بنائے کعبہ کا ذکر ہے) تو وہ جھوٹ کہتے ہین انہون نے کچھ نہین سنا تب حارث نے کہا کہ نہین
بلکہ اصل یہ بات ہے کہ مین نے بھی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہ حدیث سنی ہے عبدالملک
نے کہا کہ تم نے کیا سنا ہے اون سے تو حارث نے کہا کہ وہ فرماتی تھین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی بنا کو چھوٹا کر دیا اور اگر تمہاری قوم نے نیا شرک نہ چھوڑا ہوتا تو مین جتنا اونہون نے
چھوڑ دیا ہے اوسکو بنا دیتا سو اگر تمہاری قوم کا ارادہ ہو کہ ویسا بنا دین (یعنے جیسا مین چاہتا ہون)
میرے بعد تو آؤ مین دکھا دون جو اُنہون نے چھوڑ دیا ہے سو آپنے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی
عنہا کو دکھایا کہ وہ قریب سات ہاتھ کے تمہارے یعنے حطیم کی طرف سے) یہ تو عبیداللہ بن عبید کی روایت
ہوئی اور ولید بن عطا نے یہ مضمون اور زیادہ کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اوس مین
دو دروازے زمین سے ملے ہوئے رکھتا ایک مشرق کیطرف اور دوسرا مغرب کی طرف اور تم جانتے
ہو کہ تمہاری قوم نے دروازہ اُس کا اونچا کیون کر دیا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے نے عرض
کی کہ مین نہین جانتی آپ نے فرمایا تکبر کی راہ سے اور اس لیے کہ کوئی اندر جانسکے مگر جسکو وہ چاہین
اور حال اون کا یہ تھا کہ جب کوئی اندر جانے کا ارادہ کرتا تو اُسکو جانے دیتے جب اندر جانے لگتا تو
اوسکو ڈھکیل دیتے کہ گر پڑتا پھر عبدالملک نے حارث سے کہا کہ تم نے جناب عائشہ صدیقہ سے خود سنا ہے کہ
وہ ایسا فرماتی تھین اُنہون نے کہا ہان تب وہ اپنی چھڑی سے زمین کریدنے لگا (جیسے کوئی شرمندہ
اور متفکر ہو جاتا ہے) اور پھر کہا کہ مین آرزو کرتا ہون کہ اوسیطرح چھوڑ دیتا اور جو کچھ وہان ہے
لکھا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی ہمسے یہ حدیث محمد بن عمرو نے اون سے ابو عاصم نے اور کہا مسلم
نے کہ روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے اون سے عبدالرزاق نے اور اندونون نے روایت کی ابن جریج

سے اسی اسناد سے ابن بکر کی حدیث کی مانند یعنے جو اوپر گذری عن ابی سریحۃ ان عبد الملک بن مروان بینما ھو یطوف بالبیت اذ قال قاتل اللہ ابن الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ حیث یکذب علی ام المومنین یقول سمعتھا تقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ لولا حدثان قومک بالکفر لنقضت البیت حتی ازید فیہ من الحجر فان قومک قصروا فی البناء فقال الحارث بن عبد اللہ بن ابی ربیعۃ رضی اللہ تعالی عنہ لا تقل ھذا یا امیر المومنین فانا سمعت ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا تحدث ھذا قال لو کنت سمعتہ قبل ان اھدم لترکتہ علی ما بنی ابن الزبیر ترجمہ ابی قرعہ سے روایت ہے کہ عبد الملک بن مروان طواف کر رہا تھا بیت اللہ کا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالی ہلاک کرے ابن زبیر کو کہ وہ جھوٹ باندھتا تھا ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا پر اور کہتا تھا کہ میں نے اون سے سنا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای عائشہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں کعبہ کو توڑ کر حجر کیطرف زیادہ کرتا اس لیے کہ تمہاری قوم نے بنائے کعبہ کم کر دی سو حارث نے کہا کہ اے امیر المومنین ایسا نہ فرمائیے میں نے بھی ام المومنین سے سنا ہے کہ وہ یہی حدیث بیان فرماتی تھیں تو عبد الملک نے کہا کہ اگر کعبہ گرانے کے قبل میں یہ حدیث سنتا تو ابن زبیر ہی کی بنا کو قائم رکھتا ف حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی روایت سے معلوم ہوا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مفسدہ قوم کے خوف سے کعبہ کی تعمیر روا نہ رکھی اس سے ثابت ہوا کہ بعض امور شرعیہ میں بنظر مصلحت شرعیہ تاخیر روا ہے اور علماء نے کہا ہے کہ کعبہ پانچ بار طیار ہوا ایک بار فرشتوں نے بنایا پھر ابراہیم علیہ السلام نے پھر قریش نے جاہلیت میں اور یہ تیسری بنا تھی اور پھر حضرت کے سامنے ہوئی اور آپ کی عمر مبارک اوسوقت پینتیس برس کی تھی پانچویں بار حجاج بن یوسف نے اور اب تک حجاج کی بنا موجود ہے اور بعضوں نے کہا ہے دو بار اور بنا ہے یا تین بار اور ہارون رشید نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ میں اسے توڑ کر ابن زبیر کی بنا پر بنا دوں تو انہوں نے فرمایا کہ اے امیر المومنین میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ اسکو بادشاہوں کا کھلونا نہ بنایئے اور یہ جو اوپر کی روایت میں آیا ہے کہ میں خرچ کر دیتا خزانہ کعبہ کا اللہ تعالی کی راہ میں اس سے معلوم ہوا کہ خزانہ کعبہ کا صرف کرنا اللہ کی

راہ مین درست ہی مگر بنظر مصلحت آپنے اُس مین دست اندازی نہ فرمائی کہ لوگ طعن نہ فرماوین اور ان روایتون سے معلوم ہوا کہ حطیم سے جہہ ذراع بیت اللہ کیطرف بیت اللہ ہی مین داخل ہی بلا خلاف اور اس سے زائد مین اختلاف ہی اور اگر حطیم مین سے جہہ ہاتھ بیت اللہ سے چھوڑ کر طواف کیا تو اوسمین دو قول ہین ایک تو یہ ہے کہ روا ہے حسب ظواہر ان حدیثون کے اور دوسرے یہ کہ حجر کے اندر اور اسکی دیوار پر بھی اگر طواف کیا جب بھی طواف صحیح نہوا جبتک حجر کے باہر سے طواف نہ کرے اور یہی صحیح ہے اور اسی کی تصریح فرمائی ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اور اسیکے قائل ہین جمیع علماء مسلمین سے اور خلاف کیا ہے ان سب کا ابو حنیفہ نے اور اُنہون نے کہا ہی کہ اگر حطیم کے اندر سے کسی نے طواف کیا اور مکہ مین ہے تو دوبارہ طواف کرے اور اگر چلا گیا تو ایک قربانی دے اور طواف اسکا کافی ہوگیا اور جمہور علما کی سند یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر کے باہر سے طواف کیا اور فرمایا کہ مجھ سے لو مناسک اپنے حج کے پس قول ابو حنیفہ کا مخالف حدیث ہی اس لیے مردود ہے اور ابن زبیر جب تک دیوارین اونچی نہین بنین تو پردے ڈال دیے اور مذہب امام مالک کا یہی ہے کہ مقصود استقبال قبلہ سے بنائے قبلہ ہے نہ زمین اور قاضی عیاض نے اسی سے تمسک کیا ہی اور کہا ہے ابن عباس نے انکو یعنے ابن زبیر کو پردہ ڈالنے کا مشورہ دیا تھا اور اون سے کہا تھا کہ اگر تم اسکو گراتے ہو تو لوگون کو بغیر قبلہ کے مت چھوڑو بلکہ پردہ ڈال دو اور جابر نے کہا کہ پردون کی ضرورت نہین بلکہ زمین کعبہ یہی قبلہ ہے اور مذہب شافعی وغیرہ کا یہی ہے کہ نماز زمین کعبہ کیطرف روا ہے بلا خلاف خواہ دیوار وغیرہ اوسکی اونچی ہو یا نہ ہو **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجدار من البیت ھو قال نعم قلت فلم لم یدخلوہ البیت قال ان قومک قصرت بھم النفقۃ قلت فما شان بابہ مرتفعا قال فعل ذلک قومک لیدخلوا من شاءوا ویمنعوا من شاءوا ولولا ان قومک حدیث عھدھم فی الجاھلیۃ فاخاف ان تنکر قلوبھم لنظرت ان ادخل الجدر فی البیت وان الزق بابہ بالارض **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا دیوار حطیم کی بیت مین داخل ہی آپنے فرمایا ہان اس سے یہی رد ہو گیا مذہب ابی حنیفہ کا اور بخاری ہوا طواف حطیم کے اندر

اسلیے کہ وہ داخل بیت ہی ہی مین نے پھر عرض کی کہ اسکو بیت اللہ مین کیون نہ داخل کیا آپنے فرمایا یہ تمہاری قوم کی حرکت ہی کہ لون کے پاس خرچہ کم ہوگیا پھر مین نے عرض کی کہ دروازہ اُسکا کیون اونچا ہے آپنے فرمایا یہ بھی تمہاری قوم کا کیا ہوا ہے تاکہ جسکو چاہین اوسے جانے دین اور جسکو چاہین نجانے دین اور اگر تمہاری قوم نے نئی نئی جاہلیت نہ چھوڑی ہوتی اور مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ اُنکے دل بدل جائین گے تو مین ارادہ کرتا کہ داخل کردون دیوارون کو یعنے حطیم کی بیت اللہ مین اور دروازہ اوس کا زمین کو لگا دیتا

کہا مسلم نے اور روایت کی ہمسے یہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے عبید اللہ یعنے ابن موسے نے اون سے شیبان نے اون سے اشعث نے اون سے اسود نے اُن سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ اُنہون نے کہا پوچھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجر کو اور بیان کی حدیث الاعمش کی حدیث کے ہم معنے اور اس مین یون ہے کہ کہا اونہون نے کہ دروازہ اُسکا اتنا اونچا کیون ہے کہ بغیر سیڑہی کے اوسپر نہین جاسکتے اور حضرت کے جواب مین یون ہے کہ مین ڈرتا ہون کہ اُن کے دل نفرت نکر جاوین

باب الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ لِزَمَانَةٍ وَهَرَمٍ وَنَحْوِهِمَا أَوْ لِلْمَوْتِ بوڑہی اور میت کیطرف سے حج کرنیکا بیان

عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ سوار تھے پیچھے سوار ایک عورت آئی خثعم کے قبیلہ کی اور وہ پوچھنے لگی اور فضل اوس کیطرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کو دیکھنے لگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا مونہہ دوسری طرف پھیر دیتے تھے غرض اوس عورت نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اللہ نے جو اپنے بندون پر حج فرض کیا ہے میرے باپ پر بھی ہوا اور وہ بوڑھے ہین کہ سوار پر سوار نہین ہوسکتے کیا مین اُسکیطرف سے حج کرون آپنے فرمایا کہ ہان اور یہہ ذکر حجۃ الوداع کا ہے **ف** اسحدیث سے کئی مسئلہ معلوم ہوئے **ایک** سواری پر دو آدمی کا بیٹھنا

روا ہے ۲ اجنبی عورت کی آواز عند الحاجت سننا روا ہے ۳ اور اوسکی طرف نظر کرنا حرام ہے
۴ امر معروف ہاتھہ سے کرنا کہ آپنے ہاتھہ سے فضل کا مونہہ پھیر دیا ۵ عاجز مایوس کیطرف سے نیابت
کے طور حج کرنا درست ہے اور اسیطرح میت کیطرف سے ۶ مرد کیطرف سے عورت کو حج کرنا درست ہے ۷
اور والدین کی خدمت کہ اون کا قرض ادا کرنا یا اون کیطرف سے حج یا اونکو نفقہ دینا موجب سعادت مندی
ہے ۸ واجب ہونا حج کا ایسے شخص پر جو خود قدرت سفر کی نہین رکہتا مگر دوسرے سے حج کرا سکتا ہے
اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا ۹ اور روا ہونا عورت کے حج کا بلا محرم جب وہ اپنی جان سے
مطمئن ہو اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور جائز ہے ان سب کے نزدیک حج کرنا عاجز یا میت کیطرف سے
اور مالک اور لیث اور حسن بن صالح کا قول ہے کہ حج نہ میت کیطرف سے اور نہ کسی اور کیطرف سے درست
ہے اور اگر میت نے وصیت بھی کی ہو اور یہی روایت ہے امام مالک کیطرف سے مگر یہ حدیث اُن سب پر حجت ہے
عن ابن عباس عن الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان امراۃ من خثعم قالت یا رسول اللہ
ان ابی شیخ کبیر علیہ فریضۃ اللہ فی الحج وھو لا یستطیع ان یستوی علی ظھر
بعیرہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحجی عنہ ۱۰ فضل سے روایت ہے کہ ایک عورت قبیلہ
خثعم کی اوس نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑہا ہے اور اوسپر حج اللہ تعالیٰ کا فرض کیا ہوا ہے اور
وہ سواری کے پیٹ پر بخوبی نہین بیٹھہ سکتا تو آپ نے فرمایا کہ تم اوسکیطرف سے حج کرو ۱۱ عن ابن عباس
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقی رکبا بالروحاء فقال من القوم قالوا المسلمون فقالوا من
انت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرفعت الیہ امراۃ صبیا لہا فقالت الھذا
حج قال نعم ولک اجر ۱۲ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی کہ آپ کو کچہ اونٹون کے سوار لوگ ملے روحا مین اور آپنے پوچہا کہ تم کون لوگ ہو اونہون نے کہا کہ مسلمان
آپسے اون لوگون نے پوچہا کہ آپ کون ہین آپنے فرمایا کہ اللہ پاک کا رسول ہون تو ایک عورت نے ایک لڑکے
کو ہاتھہ اون سے بلند کیا اور عرض کیا کہ کیا اسکا حج صحیح ہے آپنے فرمایا کہ ہان صحیح ہے اور ثواب اسکا تمکو
ہے (یعنے ہان باپ کو) ف اس حدیث سے کئی مسائل معلوم ہوئے اول یہ کہ لقب اصلی اور صحیح اور
مسنون ہم لوگون کا مسلمان ہے اور اسکے سوا جو القاب اب پھیلے ہوئے ہین جیسے حنفی شافعی چشتی قادری
یہ سب منجملہ بدعات و محدثات ہین پس مومن کو لازم ہے کہ اسی لقب مسنون کو پسند کرین اور القاب محدثہ

سے محترز رہے دوسرے یہہ کہ حج چھوٹے لڑکے کا صحیح و منعقد ہے اور اُسپر ثواب مترتب ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور جماہیر علماء کا مگر اتنا ہے کہ یہہ حج نفل ہوتا ہے اور یہی حدیث ان سب کی سند ہے اور خلاف کیا ہے اسکا ابو حنیفہ نے اور کہا کہ حج اُسکا صحیح نہین اور قول اون کا خلاف حدیث ہے اس لیے مردود و مطرود و متروک ہی اور حدیث کے خلاف مین جس امتی کا قول ہو مردود ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ لڑکون کو حج جائز ہونے مین کسیکا خلاف نہین مگر ایک گروہ مبتدعین کا متاخرے یہ کہ معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کی عبادت کا ثواب ماباپ کو ہوتا ہے اسی لیے چھوٹے لڑکے نے اگر حج کیا اور بعد بالغ ہوا تو پھر اوسپر حج فرض ہے اسپر سب کا اتفاق ہے مگر ایک گروہ کا کہ اُن کیطرف علما نے التفات نہین کیا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال رفعت امرأۃ صبیا لھا فقالت یا رسول اللہ الھذا حج قال نعم ولک اجر **وہی** مضمون ہے **عن** کریب ان امرأۃ رفعت صبیا فقالت یا رسول اللہ الھذا حج قال نعم ولک اجر **وہی** مضمون ہے **عن** ابن عباس بمثلہ ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہے **باب** فرض الحج مرۃ فی العمر حج ساری عمر مین ایکبار فرض ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایھا الناس قد فرض علیکم الحج فحجوا فقال رجل اکل عام یا رسول اللہ فسکت حتی قالھا ثلاثا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم ثم قال ذروني ما ترکتکم فانما ھلک من کان قبلکم بکثرۃ سوالھم واختلافھم علی انبیائھم فاذا امرتکم بشیء فاتوا منہ ما استطعتم واذا نھیتکم عن شیء فدعوہ

حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ خطبہ پڑہا ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ اے لوگو تمپر حج فرض ہوا سو حج کرو ایک شخص نے کہا کہ کیا ہر سال یا رسول اللہ آپ چپ ہو رہے اوس نے تین بار یہی عرض کی پھر آپنے فرمایا اگر مین ہان کہدیتا تو ہر سال واجب ہوتا اور پھر تم سے نہو سکتا سو تم مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو کہ جسپر مین تمہے چھوڑ دون اس لیے کہ اگلے لوگ اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہین کہ اُنھون نے اپنے نبیون سے بہت سوال کیے اور اُن سے بہت اختلاف کرتے رہے پھر جب مین تم کو کسیبات کا حکم دون اوس مین سے جتنا ہو سکے بجا لاؤ اور جب کسی بات سے منع کرون اوس کو چھوڑ دو **ف**

اسحدیث مین بڑے فوائد ہین اور مروی ہے کہ یہ سائل اقرع بن حابس ہے اور اصولیون نے اس مین اختلاف کیا ہے کہ امر مقتضی تکرار کا ہے یا نہین اس مین تین مذہب ہین اول یہ کہ مقتضی تکرار ہے ثانی یہ کہ نہین ثالث یہ کہ محل توقف ہے اور جو قائل توقف ہین وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہین کہ امر مقتضی توقف ہے جب ہی سائل نے سوال کیا اور باقی بحث اوسکی کتب اصول مین ہے اور یہ جو فرمایا کہ مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو الخ اس سے ثابت ہوا کہ اصل یہ ہے کہ بندون پر کوئی چیز واجب نہین جب تک شارع کی طرف سے کوئی حکم نہ پہنچے اور یہی سچا مذہب ہے اصولیون کا اس لیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا اور اس سے ثابت ہوا کہ سلف نے جس کے بارہ مین سکوت کیا ہے اوس مین ساکت رہنا چاہیے مسلا وحدت وجود ہے یا مسائل کون و فساد یا تحقیق مسئلہ تقدیر یا اور بہت سے مزخرفات اور خرعبیلات ہین کہ پچھلون نے اون کی طول طویل ابحاث کر رکھی ہین اپنے لایعنی باتون اور بیہودہ تقریرون سے دور رہنا اور احکام مین آپ نے فرمایا کہ جتنا ہو سکے بجا لاؤ معلوم ہوا کہ احکام جب فرض ہوتے ہین کہ اوکی استطاعت ہو اور مناہی مین آپ نے یہ قید نہین لگائی کہ اس سے بہر حال بچنا ضرور ہے اس لیے کہ جلب منفعت سے دفع مضرت زیادہ اہم ہے غرض یہ فرمایا آپ کا کہ جب مین حکم کرون تمکو الجوامع الکلم مین سے ہے کہ ہزارہا مسائل کو شامل ہے مثلاً نماز دو ضد مین سے جتنا ممکن ہو بجا لاؤ اور جسپر قدرت نہ ہو مثلاً قیام یا استعمال پانی کا وہ معاف ہے اور یہ سیر حاصل ہے ازالہ منکرات مین جہان تک ہو سکے بجا لاؤ اور یہ حدیث موافق ہے اس قول اللہ تعالے کے فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

باب سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ مَحْرَمٍ إِلَى حَجٍّ وَغَيْرِهِ عورت حج وغیرہ مین بے محرم کے سفر نہ کرے

عن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سفر نہ کرے تین دن کا مگر جب کہ اوسکے ساتھ کوئی محرم ہو **عن** عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ ابْنِ بَكْرٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِيهِ ثَلَاثَةً إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ عبید اللہ سے اسی سند سے ابوبکر کی روایت مین یہ ہے کہ تین دن سے اور ابن نمیر کی روایت مین ہے کہ اون کے باپ نے کہا کہ تین دن مگر اوسکے ساتھ کوئی ذو محرم ہو **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ سفر کرے
تین رات کا مگر اوسکے ساتھ کوئی محرم ہو ف ابوداؤد کی روایت میں آیا ہے کہ ایک برید کا سفر نہ کرے اور
برید آدھے دن کی مسافت ہے اور یہ اختلاف بہ سبب اختلاف سائلین کے ہے کہ جیسا جس نے سوال کیا
ویسا جواب پایا اور یہ مراد نہیں کہ جہاں تین دن کی نہی مذکور ہے وہاں ایک دن کا سفر جائز ہے یا
ایک برید کا چنانچہ بیہقی نے بھی تصریح کی ہے کہ مطلقاً کسی نے پوچھا کہ ایک دن کا سفر عورت کرے
آپنے فرمایا نہیں پھر کسی نے کہا دو دن کا کرے آپنے فرمایا نہیں اور جس نے جیسا سنا روایت کر دیا اور سب
روایتیں صحیح ہیں اور مطلب سب کا یہی ہے کہ مطلق جسپر سفر کا نام آوے خواہ بہت ہو یا تھوڑا بے
محرم کے روا نہیں ہے اور یہی مضمون ہے ابن عباس کی روایت کا جو مسلم میں وارد ہے کہ اوسمیں
مطلق سفر کی نہی آئی ہے اور اسپر اجماع ہے اُمت کا کہ عورت پر حج فرض ہے جب استطاعت ہو جیسے
مرد پر اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے عام حکم دیا ہے عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا مگر
اس میں اختلاف ہے کہ محرم شرط ہے یا نہیں سو ابوحنیفہ نے کہا ہے کہ حج کے واجب ہونے کو محرم شرط
ہے مگر اسوقت کہ مکہ کے اور اُس کے بیچ میں تین منزل سے مسافت کم ہو اور ایک جماعت محدثین
کی اون کے موافق ہے اور اصحاب رائے بھی اور یہی حسن بصری اور نخعی اور اور لوگوں سے بھی مروی
ہوا ہے اور عطا اور سعید بن جبیر اور ابن سیرین اور مالک اور اوزاعی اور ثوری فقہ کی مشہور روایت
یہ ہے کہ محرم شرط نہیں بلکہ یہ شرط ہے کہ اُسکو امن اور اطمینان ہو اپنی ذات کا اور اصحاب
شافعیہ نے کہا ہے کہ امن حاصل ہوتا ہے تین چیزوں سے یا شوہر ہو یا اور کوئی محرم ہو یا چند عورتیں
معتبر قابل اطمینان ہوں اور جب مالک ان تینوں میں سے نہ ہو تو حج واجب نہیں اور اگر ایک عورت
معتبر اوسکو ملی تو حج واجب نہیں مگر جائز ہے اور یہی صحیح ہے اور بعضوں نے حج نفل اور سفر
تجارت وغیرہ کو بھی روا کہا ہے جب کئی عورتیں ثقہ ساتھ ہوں اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جائز نہیں
جب تک شوہر یا محرم نہ ہو اور یہی صحیح ہے احادیث صحیحہ کے رو سے اور استدلال کیا ہے اصحاب
ابوحنیفہ نے اس روایت سے جس میں تین دن کا ذکر ہے اسلیے کہ اون کے یہاں قصر بھی اتنی ہے سفر
میں روا ہے اور یہ استدلال فاسد اور متابع کا سد ہے اس لیے کہ روایات اس بارہ میں مختلف

آتی ہین اور سب کا مطلب ہم اوپر بیان کر چکے ہین اور ایک ہی ہے یعنی مطلق سفر ممنوع ہے تھوڑا ہو خواہ بہت اور سفر کا اطلاق ایک برید سے لگا کر زیادہ تک سب پر آتا ہے اور انکی شبہونکا جواب دندان شکن مین نے خوب دیا ہے شرح مہذب مین ایسا کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین عن قزعۃ عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت منہ حدیثا فاعجبنی فقلت لہ انت سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاقول علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالم اسمع قال سمعتہ یقول لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد مسجدی ھذا والمسجد الحرام والمسجد الاقصی وسمعتہ یقول لا تسافر المراۃ یومین من الدھر الا ومعھا ذو محرم منھا او زوجھا ترجمہ قزعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مین نے ابی سعید سے ایک حدیث سنی کہ مجھے بہت پسند آئی اور مین نے اون سے کہا کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انہون نے کہا کہ جو مین نے اون سے نہ سنی ہوتی تو مین کیون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نسبت کرتا ایسی بات کی جو آپ سے نہین سنی اب سنو کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ باندہو تم کجاوون کو (یعنے سفر نہ کرو) مگر تین مسجدون کیطرف ایک میری یہ مسجد اور دوسری مسجد الحرام اور تیسری مسجد اقصے (یعنے بیت المقدس کے) اور سنا مین نے آپ سے کہ فرماتے تھے کوئی عورت سفر نہ کرے دو دن کا زمانہ مین سے مگر اوس کے ساتھ ذو محرم ہو یا اوسکا شوہر ہو ف اس مین بڑی فضیلت ہے ان تین مسجدون کی اس لیے کہ یہ انبیا علیہم السلام کی بنائی ہوئی ہین اور افضل ہین اُن مساجد سے جو اور لوگون نے بنائی ہین اور اگر نذر کی کسی نے مسجد الحرام کی تو وہ نذر لازم ہوگئی اور ضرور ہے اسکو کہ قصد کرے وہان کا حج اور عمرہ کے لیے اور ان کے سوا دو مسجدین یعنے مسجد نبوی اور مسجد اقصی کی اگر نذر کرے تو اوس مین امام شافعی علیہ الرحمۃ کے دو قول ہین اصح یہ ہے کہ قصد اُن کا بھی مستحب ہے اور واجب نہین اور دوسرا قول ہے کہ واجب ہے اور یہی قول ہے اکثر علما کا اور سوا ان کے باقی جتنی مساجد ہین ساری دنیا کی نہ اُنکا قصد نذر سے واجب ہوتا ہے نہ نذر اُنکی زیارت کی متعلق ہوتی ہے یہی مذہب ہے ہمارا اور کافۂ علما کا مگر محمد بن مسلمہ مالکی نے کہا ہے کہ جب نذر کرے مسجد قبا کے جانے کی تو واجب ہو جاتا ہے قصد اُسکا اس لیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہر ہفتہ مین وہان جاتے تھے کبھی سوار اور کبھی پیادہ اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ اور مسجدون مین سوا ان تین مسجدون کے

اگر نذر کرے تو منعقد ہی نہیں ہوتی اور نہ اوسپر کچھ لازم آتا ہے اور امام احمد نے کہا ہے کہ کفارہ یمین یعنی قسم اوسپر واجب ہوتا ہے اور علما کا اختلاف ہے ان تین مسجدوں کے سوا اور جگہہ کے سفر میں جیسے قبور صالحین کی زیارت کو یا اور موضع فاضلہ کے دیکھنے کو تو شیخ ابو محمد جوینی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ وہ حرام ہے اور اسیطرف اشارہ کیا ہے قاضی عیاض نے (نووی) مصنف کہتا ہے یہی قول حدیث سے مناسبت رکھتا ہے اس لیے کہ جیب اور مساجد کی طرف سوا ان مسجدوں کے سفر درست نہ ہوا اور نہ نذر اُن کی صحیح ہوئی حالانکہ وہ خداوند تعالے کے نام مبارک پر بنائی گئی ہیں اور اُن کی طرف جانے کے فضائل بہی بے شمار حدیثوں میں وارد ہوئے ہیں کہ ہر قدم پر نیکی لکہی جاتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں اور بشارت دی ہے جناب رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نور تام کی مساجد کی طرف اندہیرے میں جانے والوں کو اور اعتکاف کیا جاتا ہے اون میں خالص اللہ پاک کے واسطے اور ثواب پاتا ہے اوس کا صاف رکھنے والا اور جہاڑو دینے والا اور بشارت جنت کی ہے اوس کے بنانے والے کو اور خانہ خدا کہلاتا ہے بہر قبور صالحین وغیرہ کیطرف کیونکر جائز ہوگا کہ اون کے پختہ کرنے اور گنبد بنانے والے پر لعن وطعن شارع کیطرف سے مروی ہوا ہے اور جیب مسجد نبوی اور مسجد اقصی کی نذر میں شافعی کے اور محدثین کے دو قول ہوئے تو اور کسی جگہہ کی نذر کب صحیح ہو سکتی ہے اور جیب مسجد قبا کی نذر کے صحیح نہ ہونے میں تمام علما کا اتفاق ہوا سوا محمد بن مسلمہ کے تو اور کوئی مقامات متبرکہ کی نذر کب صحیح ہو سکتی ہے غرض سفر کرنا قبور اولیا کی زیارت کے لیے ناجائز ہے اور جن لوگوں نے اس کا خلاف کیا ہے اُن کے پاس کوئی دلیل قوی نہیں جیسے امام الحرمین وغیرہ ہیں علی الخصوص اس وقت میں کہ مقابر اولیا اوثان اور اصنام کا حکم پیدا کریں یعنے وہاں نذریں مانی جاویں دونے چڑہاوے جاویں اور پہر سجدہ کیے جاویں طواف کیا جاوے معاذ اللہ من ذلک اسوقت وہ حکم اوثان میں ہیں اور مرتکبین ان امور کے بت پرست اور مشرکین کے حکم میں اور وہ مقابر اور جنا بنڈہانے اور منہدم کرنے کے قابل ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ یا اللہ میری قبر کو بت مت بنائیو کہ پوجی جاوے پہر جب قبر مبارک مشرکوں کے حق میں بت ہو جاوے افعال شرکیہ کے ارتکاب سے تو مدہ ہو شہید اور منگلو پیر کے ساتھہ تیرا اعتقاد ہے پناہ اللہ تعالی کی ان مشرکوں گور پرستوں کے عقائد باطلہ سے جنہوں نے سفر مقابر کو حج

سے بڑھکر سمجھ لیا ہے اور مشرکون کی طرح اُنکو صنم اور وثن بنا لیا ہے اور بڑے بڑے اکابر محدثین اور علماء محققین نے اون کے ہدم و حرق کا فتوی دیا ہے چنانچہ ابن قیم نے زاد المعاد مین فرمایا ہے کہ ضرور ہے جلا دینا اماکن معصیت کا جس مین نافرمانی کی جاتی ہے اللہ تعالی کی اور اوس کے رسول کی جیسے جلا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار کو اور حکم دیا اوس کے گرا دینے کا حالانکہ اوس مین نماز پڑھی جاتی تھی اور اللہ کا نام لیا جاتا تھا جب کہ بنا اوسکی ضرار کے لیے اور مسلمانون کے ایذا دینے کے لیے واقع ہوئی تھی اور مسلمانون مین پھوٹ ڈالنے کی نیت سے اور منافقون کے جگہہ دینے کے ارادہ سے اور معلوم ہوا اس سے کہ جو مکان اس نیت سے بنایا جاوے اوسکا یہی حکم ہے اور امام وقت اور حاکم زمان کو واجب ہے کہ اوسکا خواہ گرانے سے ہووے یا جلانے سے یا اوسکی صورت بدل دینے سے اور اوسکو اس وضع سے نکال دینے سے جس کے لیے وہ بنایا گیا ہے اور جب یہ حال ہوا مسجد ضرار کا تو اب مشاہد شرک کہ جنکی مجاور لوگون کو بلاتے ہین کہ اون مشاہد کو اللہ کا شریک ٹھہراوین وہ بدرجہ اولی جلانے اور گرانے کے لائق ہین اور اُنکا معدوم و منہدم کرنا مسجد ضرار سے زیادہ واجب ہے اور یہی حال ہے مقامات فسوق و معاصی کا جیسے شراب خانے اور سینما خانے ہین اور تمام اماکن ہین ارتکاب منکرات کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گاؤن پورا جلا دیا کہ جس مین شراب بکتی تھی اور حانوت[۱] رویشد ثقفی کا جلا دیا اور اُسکا نام فویسق رکھا اور محل سعد کا سرتاپا جلا دیا جب وہ رعیت سے اپنے اس محل مین روپوش[۲] رہنے اور اُن کی خبر لینے التفات نہ کرتے تھے اور ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کے گھرون کے جلانے کا جو جمعہ اور جماعات مین نہ آتے تھے اور اُن گھرون کو آپنے صرف عورتون اور لڑکون کے خیال سے نہین جلایا کہ وہ بے قصور جل جاوین گے حالانکہ اونپر حضور جماعت واجب نہین تمام ہوا مضمون زاد المعاد کا مین کہتا ہون کہ یہ مقابر بلند بزرگون کے اور جنابذ عالیہ صالحون کے یہ تو اسی غرض کے لیے بنائے گئے ہین کہ اُنکی پرستش کی جاوے اور اسی لیے اُنکی زینت اور آرایش کی گئی ہے کہ وہ اندادمن دون اللہ ٹھہرائے جاوین اور سوا اس غرض کے دھان اور کوئی غرض ہو ہی نہین سکتی پس یہ مسجد ضرار سے بدرجہا بدتر ہین اسلیے کہ جب شارع نے قبرون کے بلند کرنے اور اُنپر بنا کرنے سے منع فرمایا تو اب کوئی غرض شرعی تو دھان مین نہین سوائے گور پرستی کے اور جن مقامات کے جلا دینے کا ذکر اوپر ہوا اون سب مین ایک نوع کا فسق تھا اوسپر خلیفہ راشد نے اونکو جلوا دیا

[۱] دکان میں [۲] چھپا رہنے

پھر منزل تو اکیلا رہے اور بس الفوق ہے اس کے مکانات کا جلانا تو اہم مہمات سے ہے اور اہم واجب واجبات
اور افرس ضروریات سے ہے عن قزعۃ قال سمعت ابا سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعا فاعجبنی ونقنی ان لا تسافر المراۃ
مسیرۃ یوم ولیلۃ الا ومعہا زوجہا او ذو محرم واقتص باقی الحدیث قزعہ نے کہا کہ میں نے
ابی سعید خدری سے سنا کہ انہوں نے کہا فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتوں کو
سو مجھ کو پسند آئیں اور اچھی معلوم ہوئیں منہ کیا آپ نے اس سے کہ سفر کرے عورت دو دن کا مگر جب
اس کے ساتھ اوسکا شوہر ہو یا ساتھ والا اور بیان کی باقی حدیث عن ابی سعید
الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تسافر المراۃ ثلاثا الا مع ذی محرم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ✤
عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسافر امراۃ فوق ثلاث
لیال الا ومعہا ذو محرم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن قتادۃ
رضی اللہ عنہم بہذا الاسناد وقال اکثر من ثلاث الا مع ذی محرم ترجمہ وہی
اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامراۃ مسلمۃ تسافر مسیرۃ لیلۃ الا ومعہا رجل
ذو محرم منہا وہی مضمون ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لامراۃ تؤمن باللہ والیوم الاخر تسافر
مسیرۃ یوم الا مع ذی محرم وہی نہی سفر بلا محرم مذکور ہے عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لامراۃ
تؤمن باللہ والیوم الاخر تسافر مسیرۃ یوم ولیلۃ الا مع ذی محرم علیہا
وہی مضمون ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامراۃ تسافر ثلاثا الا ومعہا ذو محرم منہا وہی
مضمون ہے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تسافر سفرا یکون ثلاثۃ ایام فصاعدا الا ومعہا ابوہا او ابنہا او زوجہا او اخوہا او ذو محرم منہا ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین اوسعورت کو جو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن کا سفر کرے یا زیادہ کا مگر جب اوسکے ساتھہ اوسکا باپ ہو یا فرزند یا شوہر یا بھائی یا اور کوئی نامے دار کہ جس سے پردہ نہ ہو **عن** الاعمش بہذا الاسناد اعمش سے مثل اسی کے مروی ہوا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یقول لا یخلون رجل بامرأۃ الا ومعہا ذو محرم ولا تسافر المرأۃ الا مع ذی محرم فقام رجل فقال یا رسول اللہ ان امرأتی خرجت حاجۃ وانی اکتتبت فی غزوۃ کذا وکذا فقال انطلق فحج مع امرأتک ترجمہ ابن عباس فرماتے تہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ مین فرمایا کہ کوئی مرد کسیعورت کے ساتھہ ایک مکان مین اکیلا نہ ہو اور نہ عورت سفر کرے مگر نامے والے کے ساتھہ سو ایک شخص کھڑا ہوا اور اوس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری عورت تو حج کو جاتی ہے اور مین فلانے لشکر مین لکھا گیا ہون جو فلان طرف جاتا ہے تو اب نے فرمایا کہ تو جا اپنی عورت کے ساتھہ حج کر **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جب دو چیزین باہم جمع ہو جاوین اور دونون ادا نہو سکین تو اون مین سے جو ضرور زیادہ ہو اوسکو بجا لاوین اسلیے کہ غزوہ مین دوسرا شخص بہی جا سکتا ہے بخلاف حج کے کہ دوسرا اوسکی عورت کے ساتھہ نہین جا سکتا۔ **عن** عمرو بہذا الاسناد نحوہ عمرو سے وہی مضمون مروی ہوا **عن** ابن جریج بہذا الاسناد نحوہ ولکن قال لا یخلون رجل بامرأۃ الا ومعہا ذو محرم **ابن جریج** سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہے اور اوس مین مرد کی خلوت کا ذکر نہین

باب استحباب الذکر اذا رکب دابتہ متوجہا لسفر حج او غیرہ وبیان الافضل من ذلک جب جانور پر سوار ہو تو کیا ذکر کرے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استوی علی بعیرہ خارجا الی سفر کبر ثلاثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین

وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی
اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ
وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ
فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَھُنَّ وَزَادَ فِیْھِنَّ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ
ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اونٹ پر سوار ہوتے کہیں سفر میں
جانے کو تو تین بار اللہ اکبر فرماتے پھر یہ دعا پڑھتے سُبْحَانَ سے وَاِلَیْہِ تک یعنی پاک ہے وہ پروردگار
جس نے ہمارا وہیل کر دیا اس جانور کو اور ہم اوس کو دبا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے پروردگار کے پاس
لوٹ جانے والے ہیں یا اللہ ہم مانگتے ہیں تجھسے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری اور ایسے کام
جسے تو پسند کرے یا اللہ آسان کر دے ہمپر اس سفر کو اور اوسکے فاصلہ کو ہمپر تھوڑا کر دے یا اللہ
تو رفیق ہے سفر میں اور تو خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھسے سفر کی تکلیفوں اور رنج
اور غم سے اور برے حال میں لوٹ کر آنے سے مال میں اور گھر والوں میں یہ تو جاتے وقت پڑھتے اور جب
لوٹ کر آتے جب بھی مگر اوس میں اتنا زیادہ کرتے آئبون سے اخیر تک یعنے ہم لوٹنے والے ہیں اور توبہ
کرنیوالے خاص اپنے رب کو پوجنے والے اور اوسکی تعریف کرنے والے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ
جو سفر کو جاوے سنت ہے کہ یہ دعا پڑھے تاکہ اوسکی گھر میں اور سفر میں اللہ کی حمایت وضمانت ہووے
نہ ویسا کرے جیسے مشرکان بے دین کلمہ گویان مبتدعین کرتے ہیں کہ چلتے وقت امام ضامن کی ضامنی
پوتے ہیں اور اُن کے نام کا پیسا روپیہ اشرفی بازو پر باندھ دیتے ہیں یہ خران بے دم بصورت مردم بھی
نہیں سمجھتے کہ ایک امام کس کس کی ضامنی کریں گے ہر روز لاکھوں آدمی سفر کرتے ہیں اور یہ طریقہ انہوں
نے مشرکان ہند سے سیکھا ہے کہ وہ ہر جنگل میں جب اترتے کہتے کہ اس جنگل کے جنگی پناہ میں آئے غرض
غیر خدا کی حمایت میں آنے میں یہ اور وہ دونوں برابر ہیں نعوذ باللہ من ہٰذا الرد ہولار **عن**
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا
سَافَرَ یَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْنِ وَدَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ
الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَاِذَا رَجَعَ رَاَیْتَہٗ عَلَیْہِ مِثْلَھُنَّ اِلَّا اَنَّہٗ یَقُوْلُ
عبداللہ بن سرجس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو
اللہ تعالے سے پناہ مانگتے سفر کی مشقتوں سے اور غمگین ہو کر لوٹنے سے اور بھلائی کے بعد برائی

کیطرف لوٹنے سے اور اہل و مال مین برائی دیکھنے سے **ف** بھلائی کے بعد برائی کیطرف لوٹنا یہ ہو
کہ طاعت سے معصیت کیطرف یا ایمان سے کفر کیطرف یا سنت سے بدعت کی یا توحید سے شرک کیطرف
آجانا پناہ اللہ تعالی کی ایسی حالت سے **عن** عاصم یطلق الاسناد مثلہ غیر ان فی حدیث
عبد الواحد فی المال والاھل وفی روایۃ محمد بن حازم وقال یبدأ بالاھل اذا رجع
وفی روایتھما جمیعا اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر **عاصم** سے اسی اسناد سے
وہی دعا مذکور ہوئی مگر عبد الواحد کی روایت مین فی المال والاہل ہے اور محمد بن حازم کی روایت
مین یہ ہو کہ اہل کا لفظ پہلے بولتے جب لوٹتے اور دونون کی روایتون مین یہ لفظ ہو اللھم سے آخر تک
یعنے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین سفر کی شقتون سے **باب** مایقال اذا رجع من سفر الحج
وغیرہ سفر حج وغیرہ سے لوٹنے کا بیان **عن** عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا قفل من الجیوش او السرایا او الحج او العمرۃ اذا اوفی علی ثنیۃ او فدفد
کبر ثلثا ثم قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء
قدیر ائبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر
عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹتے
لشکرون سے یا چھوٹی جماعت سی لشکر کی یا حج و عمرہ سے تو جب پہنچ جاتے کسی ٹیلہ پر یا اونچی زمین
کنکریلی پر تو تین بار اللہ اکبر سے آخر تک یعنی کوئی معبود لائق عبادت کے نہین ہے سوا اللہ تعالی کے
اور کوئی شریک نہین اوسکا اوسیکی ہے سلطنت اور اوسیکے لیے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کرسکتا
ہے ہم لوٹنے والے رجوع ہونے والے عبادت کرنے والے سجدہ کرنے والے اپنے رب کی خاص حمد
کرنے والے ہین سچا کیا اللہ پاک نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے غلام کی اور شکست دی لشکرون کو اکیلا
عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ الا حدیث
ایوب فان فیہ التکبیر مرتین **ترجمہ** وہی مضمون نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی
ہوا مگر ایوب کی روایت مین تکبیر دو بار مذکور ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ
اقبلنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا وابو طلحۃ وصفیۃ وردیفتہ علی ناقتہ
حتی اذا کنا بظھر المدینۃ قال ائبون تائبون عابدون لربنا حامدون فلم یزل

يقول ذلك حتى قدمنا المدينة انس نے کہا کہ ہم اور ابوطلحہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور صفیہ آپ کے اونٹنی پر آپ کے پیچھے سوار ہم یہاں تک کہ ہم مدینہ کے پشت پر پہنچے آپ فرمانے لگے آئیون سو حامدون تک غرض مدینہ تک یہی کہتے چلے آئے **عن** انس بن مالك رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم وہی مضمون ہے **باب** استحباب النزول بالبطحاء ذي الحليفة والصلوة بها اذا صدر من الحج او العمرة وغيرهما فمر بها بطحاے ذی الحلیفہ مین اترنے کا بیان **عن** عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اناخ بالبطحاء التي بذي الحليفة فصلى بها قال وكان عبد الله بن عمر رضي الله عنهما يفعل ذلك عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ بٹھایا کنکریلی زمین مین ذی الحلیفہ کے اور وہان نماز ادا کی اور ابن عمر بہی ایسا ہی کرتے تہے **عن** نافع قال كان ابن عمر رضي الله تعالى عنهما يناخ بالبطحاء التي بذي الحليفة التي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يناخ بها ويصلي بها نافع نے کہا ابن عمر اپنا اونٹ بطحاے ذی الحلیفہ مین بٹہاتے اور نماز پڑہتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی ایسا ہی کیا اور نماز پڑہی ہے **عن** نافع ان عبد الله قال كان اذا صدر من الحج او العمرة اناخ بالبطحاء التي بذي الحليفة التي كان يناخ بها رسول الله صلى الله عليه وسلم نافع نے کہا کہ عبد اللہ جب لوٹتے حج سے یا عمرہ سے تو اونٹ بٹہاتے بطحاے ذی الحلیفہ مین جہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بٹہاتے تہے **عن** سالم عن ابيه رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى في معرسه بذي الحليفة فقيل له انك ببطحاء مباركة **سالم** نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر شب مین ذی الحلیفہ مین اترے ہوے تہے کہ آپ سے کہا گیا کہ تم مبارک میدان مین ہو **عن** سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه رضي الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم اتى وهو في معرسه من ذي الحليفة في بطن الوادي فقيل انك ببطحاء مباركة قال موسى وقد اناخ بنا سالم بالمناخ من المسجد الذي كان عبد الله يناخ به يتحرى معرس رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو اسفل من المسجد الذي ببطن الوادي بينه و

بین القبلۃ وسقاء من ذالک سالم نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس کوئی فرشتہ آیا اور آپ آخر شب میں ذی الحلیفہ میں اترے ہوئے تھے میدان کے
بیچ میں سو آپ سے اس نے کہا کہ آپ مبارک میدان میں ہیں اور موسیٰ راوی نے کہا ہمارے ساتھ سالم
بن عبد اللہ نے اونٹ ٹہلائے اوس جگہہ میں نماز کی جہاں عبد اللہ ٹہلا دیتے تھے اور اسکو جائز
اور خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اترنے کی جگہہ ہے اور وہ اس مسجد سے نیچے
ہے جو بطن وادی میں بنی ہوئی ہے اور مسجد اور قبلہ کے بیچ میں وہ مقام واقعہ ہوا ہے ف
ان سب حدیثوں کے رو سے قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اثر تا بطحائے ذی الحلیفہ میں اگرچہ مسنون
حج میں نہیں ہے مگر ایک فعل ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور عمل ہے اوس پر اہل مدینہ کا
جو برکت ڈہونڈتے ہیں آثار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسلیے کہ وہ میدان مبارک ہے
اور امام مالک نے بھی اسے مستحب کہا اور وہاں نماز ادا کرنے کو بھی اولیٰ مستحب ہے کہ وہاں سے اگر نہ جاوے
جبتک نماز نہ ادا کرے اور اگر ایسے وقت پہنچے کہ نماز کا وقت نہ ہو تو ٹہہرا رہے کہ وقت آجاوے اور نماز
ادا کرے اور پھر چلے **باب** لا یحج البیت مشرک ولا یطوف بالبیت عریان وبیان
یوم الحج الاکبر مشرک کے حج اور طواف برہنہ کی نہی اور حج اکبر کے دن کا بیان **عن**
ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعثنی ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فی الحجۃ التی امرہ علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل حجۃ الوداع فی رہط یؤذن
فی الناس یوم النحر لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان قال ابن شہاب
وکان حمید بن عبد الرحمن یقول یوم النحر یوم الحج الاکبر من اجل حدیث
ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو ہریرہ نے کہا کہ مجہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اوس
حج میں روانہ فرمایا جس میں رسول اللہ نے اون کو امیر کیا حجۃ الوداع کے قبل اور مجہے روانہ کیا اس جماعت
میں کہ جو پکارتے تھے نحر کے دن کہ اس سال سے بعد اب کوئی مشرک حج کو نہ آوے اور نہ کوئی بیت
اللہ کا ننگا ہو کر طواف کرے (جیسے مشرک لوگ ایام جاہلیت میں کرتے تھے) ابن شہاب زہری نے
کہا کہ عبد الرحمن کے فرزند حمید یہی کہتے تھے کہ حج اکبر کا دن وہی نحر کا دن ہے اسی ابو ہریرہ کی حدیث
کے سبب ف یعنے اللہ پاک جل جلالہ نے حکم فرمایا تھا وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اِلَی النَّاسِ

یوم الحج الاکبر یعنی پکار دینا ضرور ہی اللہ کی اور اوسکے رسول کی طرف سے تمام لوگون مین حج اکبر کے دن کہ اللہ اور رسول بیزار ہین مشرکون سے اور یہ پکارنا نحر کے دن ہوا تو قرآن و حدیث سے ثابت ہوا کہ نحر ہی کا دن حج اکبر کا دن ہے اور یہ عوام کالانعام مین مشہور ہے کہ حج اکبر وہ ہے کہ عرفہ جمعہ کے دن پڑے یہ شیطان علیہ اللعنۃ نے انکو بتایا ہے اور قرآن و حدیث مین کہین نہین آیا ہے اور محض خبط اور جنون عوام ذی فنون ہے اور اکثر کٹہ ملا حظرہ ایمان بہی اس خبط مین گرفتار ہین اور اختلاف ہے علما کا کہ حج اکبر کا دن عرفہ کا دن ہے یا نحر کا امام مالک اور شافعی اور جمہور نے کہا ہے کہ یوم النحر ہے اور قاضی عیاض نے امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ عرفہ کا دن ہے اور بعضون کا قول ہے کہ حج اکبر حج ہے اور حج اصغر عمرہ ہے اور جو قائل ہین کہ حج اکبر عرفہ ہے انہون نے استدلال کیا ہے اس سے کہ حدیث مین آیا ہے الحج عرفۃ کہ حج عرفہ ہے اور یہ جو فرمایا کہ آج سے کوئی مشرک حج نکرے موافق ہے اس آیت مبارک کے انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا یعنے مشرک ناپاک ہین سو نزدیک آوین مسجد الحرام کے اس سال کے بعد اور مراد مسجد حرام سے سارا حرم ہے غرض مشرک کو داخل ہونا حرم مین کسی حال مین روا نہین یہانتک کہ اگر کسیکا قاصد بنکر آوے تب بہی حرم سے باہر ٹہیرے اور وہان سے کسی اور کو بہیجدے کہ اوسکا پیغام پہنچادے اور اگر آیا اور مرگیا بیمار ہوکر خفیہ اور بعد کو معلوم ہوا کہ مشرک تہا تو حکم ہے کہ اوسکی قبر کہود کر مردہ کو حرم کے باہر نکرکے گاڑ دیا جاوے اور جاہلیت مین عرب کا قاعدہ تہا کہ برہنہ طواف کرتے اور کہتے کہ جن کپڑون سے ہمنے گناہ کیے ہین اون سے طواف کیونکر کرین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر قبیح کو پردہ زمین سے مٹادیا **باب** فضل یوم عرفۃ عرفہ کے دن کی فضیلت **عن** ابن المسیب قال قالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم اکثر من ان یعتق اللہ عزوجل فیہ عبدا من النار من یوم عرفۃ وانہ لیدنو ثم یباہی بہم الملائکۃ فیقول ما اراد ہؤلاء

ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ سے بڑہکر کوئی دن ایسا نہین ہے جس مین اللہ تعالی بندون کو آگ سے اتنا آزاد کرتا ہو جتنا عرفہ کے دن آزاد کرتا ہے اور خداوند تعالی قریب ہوتا ہے اور فرشتون پہ بندون کا حال دیکہکر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ کس ارادے سے جمع ہوئے ہین **ف**

عبدالرزاق نے اپنی سند مین ابن عمر سے اسحدیث کو ذکر کیا ہے اور اس مین یون ہو کہ اللہ پاک اوترتا ہے
آسمان دنیا پر اور بندون کا فخر کرتا ہے فرشتون پر اور فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے ہین کہ میرے پاس حاضر ہوے
ہین پریشان بال اور گرد آلود چہرون سے اور میری رحمت کی امید رکھتے ہین اور میرے عذاب سے ڈرتے
ہین حالانکہ مجھے انہون نے دیکھا نہین اور کیا حال ہو ان کا اگر مجھے دیکھین پھر باقی حدیث ذکر کی اور
اس سے اوترتا خدا پاک کا آسمان دنیا پر ثابت ہوا اور اس کے ظاہر پر ہم ایمان لاتے ہین اور کیفیت
اوسکی پروردگار کو سونپتے ہین اور نہین تاویل کرتے اور یہی مسلک ہی صحابہ کرام اور تابعین اور
تمامی اسلاف صالحین کا **باب** فضل الحج والعمرة حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان۔
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العمرۃ
الی العمرۃ کفارۃ لما بینھما والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرے سے دوسرا عمرہ کفارہ ہو جاتا
ہے بیچ کے گناہون کی اور حج مقبول کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہین ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث مالک بن انس ابو ہریرہ سے
وہی روایت مروی ہوی **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من اتی ھذا البیت فلم یرفث ولم یفسق رجع کما ولدتہ امہ **ترجمہ**
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس گھر مین آیا اور بیہودہ
شہوت رانی کی باتین نہ کین نہ گناہ کیا وہ ایسا پھرا کہ گویا اسے ماں نے ابھی جنا ہے یعنے گناہون سے
پاک ہو گیا **عن** منصور بھذا الاسناد وفی حدیثھم جمیعا من حج فلم یرفث ولم
یفسق **ترجمہ** منصور سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین یون ہے کہ جس نے حج کیا اور شہوت
کی باتین اور گناہ نہ کیا باقی وہی مضمون ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ وہی مضمون ہو **ف** حدیث اول سے اسباب کے استدلال
کی ہے جمہور نے اور شافعیہ نے کہ عمرہ کو کمر رستہ کر ایک سال مین بجالانا مستحب ہے اور مالک نے اور اکثر
اون کے شاگردون نے کہا ہے کہ ہر سال مین ایک عمرے سے زیادہ کرنا مکروہ ہے اور قاضی عیاض
اور دوسرے عالمون نے کہا کہ ہر ماہ مین ایک عمرہ سے زیادہ نہ لاوے اور جاننا چاہیے کہ سال بھر عمرہ

کا وقت ہی مگر جو شخص افعال حج مین مشغول ہو سو اسکا عمرہ صحیح نہین جب تک حج سے فارغ نہ ہو اور جو حاجی نہین اوسکو عرفہ کے دن بھی عمرہ مکروہ نہین اور یہی حکم ہے عید اضحی اور ایام تشریق کا جو حاجی نہ ہو اور اسیطرح ساری برس کے دنون کا غرض کسی دنون مین عمرہ مکروہ نہین ہمارے نزدیک اور یہی قول ہی امام مالک اور جماہیر کا کہ غیر حاجی کو عرفہ اور ایام نحر و تشریق وغیرہ مین مکروہ نہین ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ پانچ دن مکروہ ہے یوم عرفہ اور یوم النحر اور ایام تشریق اور امام ابو یوسف نے کہا ہے کہ چار دن عرفہ اور ایام تشریق مگر ہم کو معلوم نہین ہوتا کہ اونکی سند کیا ہے اور بے دلیل کے کسیکا قول قابل تسلیم نہین اور عمرہ کے واجب ہین یہی علما کا اختلاف ہی شافعی اور جمہور کا قول ہے کہ واجب ہی اور اوس کے قائل ہین عمر اور ابن عمر اور ابن عباس اور طاؤس اور عطا اور ابن المسیب اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور مسروق وغیرہم اور مالک اور ابو حنیفہ اور ابو ثور نے کہا ہے کہ سنت ہی اور واجب نہین اور حج مقبول وہ ہے کہ اوس مین کسی گناہ کی ملوثی نہ ہو اور علامت قبول حج یہ ہے کہ حاجی پھر گناہون کیطرف کبھی مائل نہ ہو اللہ تعالے ہم سب کو یہ قبولیت نصیب کرے جیسے توفیق حج عنایت فرمائی **باب** نُزُولِ الْحَاجِّ بِمَكَّةَ وَتَوْرِيثِ دُورِهَا حاجیون کے اوترنے کا مکہ مین اور اونکی گھرون کے وارث ہونے کا بیان **عن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ **ترجمہ** اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ مکہ مین کیا اپنے گھر مین اوترینگے تو آپ نے فرمایا کہ بھلا عقیل نے ہمارے لیے کوئی چار دیواری یا مکان چھوڑا ہے اور حقیقت اوسکی یہ تھی کہ عقیل اور طالب وارث ہوئے ابو طالب کے اور جعفر اور علی کو اونکی ورثہ مین سے کچھ نہ ملا اسلیے کہ دونون مسلمان تھے اور عقیل اور طالب دونون کافر تھے **قال** قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اسامہ نے جو کہا کہ آپ اپنے گھر مین اترینگے مراد اوس سے یہ ہے کہ جس جگہ آپ کی سکونت تھی اسلیے کہ اصل مین تو وہ گھر ابو طالب کا تھا اسلیے کہ وہی متکفل تھے آپ کی پرورش کے اور ابو طالب بڑے بیٹے تھے عبد المطلب کے اور عبد المطلب کی ساری املاک کی وہی اکیلے وارث

وارث ہوئے جیسا قاعدہ تھا ایام جاہلیت کا اور یہی گمان ہے کہ شاید عقیل نے سب گھر بیچ ڈالے ہون
ہون اور اپنے ملک سے نکالدیے ہون جیسے ابوسفیان وغیرہ نے مہاجرین کے گھر تمام بیچ ڈالے فتاویٰ
داؤدی نے ایسا ہی کچھ کہا ہے اور یہ جو فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی الخ اس سے استدلال کیا
ہے شافعیہ نے اور اون کے موافقین نے کہ مکہ صلحاً فتح ہوا ہے اور مکان اوسکے مملوک ہین مکان
والون کے جیسے اور شہرون کے مکان ہین اور اون مین میراث وغیرہ جاری ہوتی ہے اور بیع اور
رہن اور اجارہ اون مکانون کا روا ہے مثل اور تصرفات کے اور مالک اور ابوحنیفہ اور اوزاعی اور
دوسری فقہا کا قول ہے کہ وہ جبراً اور قہر کی راہ سے فتح ہوا ہے اور یہ تصرفات کوئی وہان کے مالک
کو اپنے مکانون پر روا نہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کافر کا وارث نہین ہوتا اور یہی
تمام علماء کا مذہب ہے **عن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ
تَنْزِلُ غَدًا وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّتِهٖ حِيْنَ دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مَنْزِلًا
ترجمہ وہی مضمون ہے بالاختصار **عن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَذٰلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا
عَقِيْلٌ مِنْ مَنْزِلٍ اسامہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کل خدا نے چاہا اور ہم پہنچ گئے تو آپ کہان
اوترین گے اور یہ بات فتح مکہ کے دنون مین کہی تو آپنے فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا
بھی ہے **باب** اِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ مہاجر کا مکہ مین رہنے کا بیان **عن** عُمَرَ
ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَسْاَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ هَلْ سَمِعْتَ فِي الْاِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا فَقَالَ
السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ لِلْمُهَاجِرِ اِقَامَةُ ثَلَاثٍ بَعْدَ الصَّدَرِ بِمَكَّةَ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا ط
عمر بن عبدالعزیز سائب بن یزید سے پوچھتے تھے کہ تمنے مکہ مین رہنے کے باب مین کچھ سنا ہے
تو اُنہون نے کہا کہ مین نے علاء بن حضرمی سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ مہاجر کو اجازت ہے حج کی بعد لوٹنے کے پیچھے تین روز تک مکہ مین رہنے کی مراد یہ تھی کہ
اس سے زیادہ نہ رہے **فا** مراد اس سے یہ ہے کہ جو لوگ مکہ مین رہتے تھے اور پھر اسلام کی وجہ
سے اُنہون نے فتح مکہ سے پہلے مکہ سے ہجرت کی تھی وہ اگر حج کو آوین یا عمرہ کو تو بعد فراغ کے تین روز

سے زیادہ مکہ مین نرہین اور اس سے شافعیہ نے استدلال کیا ہے کہ تین دن کی اقامت حقیقت ہین اقامۃ
مین داخل نہین بلکہ تین دن کا رہنے والا مسافر ہے اور اگر کوئی مسافر تین روز تک اقامت کی نیت
کرے سوا روز خروج کے اور روز دخول کے تو وہ مقیم نہین اور حکم مسافر مین ہے اور حضتین مسافر کی
سب اسکو روا ہین جیسے قصر نماز کا اور افطار روزہ کا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ یَقُوْلُ لِجُلَسَائِہٖ
مَا سَمِعْتُمْ فِیْ سُکْنٰی مَکَّۃَ فَقَالَ السَّائِبُ بْنُ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ
اَرْ قَالَ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُقِیْمُ الْمُہَاجِرُ بِمَکَّۃَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُکِہٖ ثَلَاثًا وہی مضمون ہے عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ
یَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ثَلَاثٌ لَیَالٍ یُمْکِثُہُنَّ الْمُہَاجِرُ بِمَکَّۃَ
بَعْدَ الصَّدَرِ وہی مضمون ہے عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَکَثَ الْمُہَاجِرُ بِمَکَّۃَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُکِہٖ ثَلَاثًا وَحَدَّثَنِیْ
حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاکُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَہٗ وہی مضمون دونون سندون سے مذکور ہوا **بَابُ** تحریم صید مکہ وغیرہ
مکہ مین شکار وغیرہ کا حرام ہونا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَکَّۃَ لَا ہِجْرَۃَ وَلٰکِنْ جِہَادٌ وَّنِیَّۃٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ
فَانْفِرُوْا وَقَالَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَکَّۃَ اِنَّ ہٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَہُ اللّٰہُ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ فَہُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَۃِ اللّٰہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَاِنَّہٗ لَمْ یَحِلَّ الْقِتَالُ فِیْہِ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ
وَلَمْ یَحِلَّ لِیْ اِلَّا سَاعَۃً مِّنْ نَّہَارٍ فَہُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَۃِ اللّٰہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا یُعْضَدُ شَوْکُہٗ
وَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُہٗ وَلَا یَلْتَقِطُ لُقْطَتَہٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَہَا وَلَا یُخْتَلَی خَلَاہَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّہٗ لِقَیْنِہِمْ وَلِبُیُوْتِہِمْ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ
ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ آج
سے مکہ کی ہجرت نہین رہی مگر جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تم کو حکم جہاد کو بلا ئین تو نکلو اور جلد اور فرمایا
کہ یہ شہر ایسا ہے کہ بیشک اللہ تعالٰی نے اسکو ادب کی جگہہ قرار دیا ہے جس دن سے آسمان و زمین بنایا

سے غرض وہ اللہ کے مقرر کرنے سے حرمت وادب کی جگہہ ٹہیرایا گیا ہے قیامت تک اور کسی کو اوس مین قتال روا نہین ہوا مجہہ سے پیشتر اور مجہے بہی ایک دن کی صرف ایک گہڑی اجازت ہوئی تہی (یعنے لڑائی کی) اور وہ پہر ویسا ہی حرام ہوگیا اللہ تعالی کے حرام کرنے سے قیامت تک کہ نہ اوسکا کانٹا اوکہاڑا جاوے اور نہ اوسکا شکار رہگایا جاوے اور نہ اوسکی گری پڑی چیز اوٹہائی جاوے مگر وہ اوٹہاوے جو اوسکو پہچنوائی (کہ جس کی ہو اوسکو دیدے) اور نہ اوسکی سوکہی گہاس اوکہاڑی جاوے سو عباس رضے اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر (یعنے اوسکی اجازت دیجیے) کہ وہ سنارون لہاروں کے کام آتی ہے اور اوس سے گہر چہائے جاتے ہین آپ نے فرمایا مگر اذخر یعنے اوسکو توڑنے کاٹنے کی اجازت ہو۔

ف علمار نے کہا ہے کہ ہجرت دار حرب سے دار اسلام کیطرف قیامت تک باقی ہے اور اس حدیث کی تاویل مین دو قول ہین اول یہہ کہ مراد یہہ ہے کہ مکہ کی ہجرت اب نہین رہی اسلیے کہ وہ دار الاسلام ہوگیا بعد فتح کے اور ہجرت تو دار حرب سے ہوتی ہے اور اس مین پیشین گوئی اور معجزہ ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ ہمیشہ یہہ دار اسلام رہیگا اور ایسا ہی ہوا اور دوسری یہہ کہ جو ثواب ہجرت کا قبل فتح مکہ کے تہا وہ ثواب اب نہین رہا گو کہ ہجرت باقی ہو جیسے اللہ تعالے نے فرمایا لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ قَبْلَ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنے جس نے بعد فتح کے جہاد کیا اور مال خرچ کیا وہ اون کے برابر نہین ہین جنہون نے قبل فتح یہہ کام کیے مگر جہاد و نیت ہے یعنی تحصیل ثواب کا ذریعہ یہہ ہے کہ جہاد کرتے رہو اور نیک نیتی سے اعمال صالحہ بجا لاؤ کہ اوس سے ثواب حاصل ہوگا جیسے ہجرت سے حاصل ہوتا تہا بیشک اللہ تعالی نے اوسکو ادب کی جگہہ مقرر کیا ہے جسدن سے آسمان و زمین بنایا ہے یعنی اصل حرمت تو اوسیدن سے ہے مگر وہ پوشیدہ ہوگئی تہی پہر حضرت ابراہیم کے وقت سے ظاہر ہوگئی اسلیے کہ آگے مسلم مین مروی ہوا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اور اس معنے سے دونو مین تطبیق ہو جاتی ہے اور روایات باہم ثابت ہوا کہ قتال مکہ مین حرام ہے چنانچہ ابو الحسن ماوردی نے احکام سلطانیہ مین لکہا ہے کہ خصائص حرم مین سے ہے کہ وہان کے لوگون سے لڑائی نہ کی جاوے پہر اگر سلطان عادل صاحب عدل سے وہان کے لوگ بغاوت کرین تو انکو تنگ کیا جاوے کہ اطاعت قبول کرین نہ جنگ کی جاوے اور جمہور فقہا نے کہا ہے کہ اگر وہ اپنے نبی سے بازنہ آوین اور احکام شرع جو موافق عدل ہون قبول نہ کرین تو البتہ اون سے لڑائی کیجاوے اس لیے کہ باغیون سے لڑنا بہی اللہ تعالے کے حقوق مین سے ہے اور یہی قول قرین صواب ہے

اور اسی پر تخصیص کی ہے امام شافعی نے کتاب اختلاف الحدیث مین کتب امام سے اور قفال مروزی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ اگر ایک جماعت کفار کی بھی قلعہ نشین ہو جاوے مکہ مین تو ہم کو اُن سے لڑنا بھی روا نہین جبتک وہ مکہ مین ہون اور یہ قول قفال کا محض غلط ہے اور ہرگز قابل قبول نہین اور مجوزین قتال ان احادیث کا یہ جواب دیتے ہین کہ مراد ان حدیثون کی جو تحریم قتال مین وارد ہوئی ہین یہ ہے کہ جب تک بغیر قتال کے کام نکلے جب تک اپنی جانب سے اہل مکہ سے لڑائی شروع نہ کرے اور جب مجبور ہو جاوے تو پھر روا ہے بخلاف اور شہرون کے قتال وہان اس طور روا ہے عن تنصوص فی ھذا الاسناد بمثلہ ولم یذکر کل یوم خلق السموات والارض وقال بدل القتال القتل وقال یلتقط لقطتہ الا من عرفھا ترجمہ مضمون سے وہی مضمون مروی ہے اور اس مین یہ مذکور نہین کہ جس دن پیدا کیا آسمان و زمین کو اور کچھ لفظون مین فرق ہے باقی مضمون وہی ہے عن ابی شریح العدوی انہ قال لعمرو بن سعید وھو یبعث البعوث الی مکۃ ائذن لی ایھا الامیر احدثک قولا قام بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغد من یوم الفتح سمعتہ اذناي ووعاہ قلبی وابصرتہ عیناي حین تکلم بہ انہ حمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان مکۃ حرمھا اللہ ولم یحرمھا الناس فلا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یسفک بھا دما ولا یعضد بھا شجرۃ فان احد ترخص بقتال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا فقولوا لہ ان اللہ اذن لرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یاذن لکم وانما اذن لی فیھا ساعۃ من نھار وقد عادت حرمتھا الیوم کحرمتھا بالامس ولیبلغ الشاھد الغائب فقیل لابی شریح ما قال لک عمرو قال انا اعلم بذلک منک یا ابا شریح ان الحرم لا یعید عاصیا ولا فارا بدم ولا فارا بخربۃ ترجمہ ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعید سے کہا جو وقت وہ لشکرون کو روانہ کرتا تھا مکہ کے اوپر (یعنے عبداللہ بن زبیر کے قتل کو) کہ اجازت دو مجھ کو اے امیر کہ مین ایک حدیث بیان کرون کہ جو خطبہ کے طور سے کھڑے ہو کر فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن مکہ کی فتح کے اور میرے کانون نے سنی اور دل نے یاد رکھا اور میری آنکھون نے دیکھا آپ کو جب آپنے وہ بیان فرمائی پہلے تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے اور لوگون نے نہین حرام کیا سو کسی شخص کو روا نہین جو اللہ پر اور

پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ اُس مین کسیکا خون بہاوے اور نہ یہ حلال ہے کہ اُس مین کوئی درخت کاٹے پھر اگر میرے قتال کی سند سے قتال کی اجازت کوئی شخص نکالے تو اُس سے کہدینا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی اوس کی اور تمکو اجازت نہین دی اور مجھکو بھی دن مین ایک گھڑی کے لیے اجازت دی اور پھر اوسکی حرمت آج ویسے ہی لوٹ آئی جیسے کل تھی اور ضرور ہے کہ جو حاضر ہو غائبون کو یہہ حدیث پہنچا دے لوگون نے ابو شریح سے کہا کہ پھر عمرو نے آپ کو کیا جواب دیا اونہون نے فرمایا کہ اوس نے کہا کہ اے ابو شریح مین اسے تم سے زیادہ جانتا ہون (رہے ظالم) حرم پناہ نہین دیتا نافرمان کو (یعنی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو کہا معاذ اللہ من ذلک) اور نہ اوس کو جو خون کرکے بھاگا ہو اور نہ اسکو جو چوری اور فساد کرکے بھاگا ہو **ف** قولہ روا نہین ہے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو الخ اس سے استدلال کیا ہے اون لوگون نے جو کہتے ہین کہ کفار فروع اسلام کے مخاطب نہین ہین اور صحیح مذہب شافعیہ اور دوسرے فقہا کا یہ ہے کہ وہ مخاطب ہین مؤمن ہو کے بھی جیسے مخاطب ہین اصول کے اور آپنے یہ اسلیے فرمایا کہ بیشک مؤمن تو وہی ہے جو متبع فرمان ہو اور محرمات شرعیہ سے بچنے والا ہو اور یہہ مراد نہین کہ جو مؤمن نہو وہ مخاطب ہی نہین قولہ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی ہے الخ اس معلوم ہوا کہ مکہ شریف فتحاً اور قتالاً فتح ہوا ہے نہ صلحاً اور جو کہتے ہین صلحاً فتح ہوا ہے وہ اسکی تاویل یون کرتے ہین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ آپ قتال کو طیار تھے مگر ضرورت نہ پڑی پس طیاری سبب جواز قتال کے تھی گو اتفاق قتال نہ ہوا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما فتح اللہ علی رسولہ مکۃ قام فی الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان اللہ حبس عن مکۃ الفیل وسلط علیھا رسولہ والمؤمنین وانھا لن تحل لاحد کان قبلی وانھا احلت لی ساعۃ من نھار وانھا لن تحل لاحد بعدی فلا ینفر صیدھا ولا یختلی شوکھا ولا یحل ساقطتھا الا لمنشد ومن قتل لہ قتیل فھو بخیر النظرین اما ان یفدی واما ان یقتل فقال العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ الا الاذخر یا رسول اللہ فانا نجعلہ فی قبورنا وبیوتنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا الاذخر فقام ابو شاہ رجل من اھل الیمن فقال اکتبوا لی یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکتبوا لابی شاہ قال الولید فقلت للاوزاعی ما قولہ اکتبوا لی یا رسول

اللہ قال ھذہ الخطبۃ التی سمعتھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوھریرہ نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے مکہ کی فتحمندی اپنے رسول کو تو آپ لوگون مین کھڑے ہوئے تو اللہ کی حمد وثنا کے پھر فرمایا کہ اللہ پاک نے اصحاب فیل کو مکہ سے روک دیا اور اپنے رسول کو اور مومنون کو اسکا حاکم بنایا اور اس مین لڑنا کسی کو حلال نہین ہوا مجھسے پہلے اور مجھکو بھی ایک گھڑی کی اجازت ملی دن سے اور اب کبھی حلال نہ ہوگا میرے بعد کسیکو پھر اوسکا شکار بھگایا نہ جاوے اوسکا کانٹا توڑا نہ جاوے اوسکی پڑی گری چیز اٹھاوے نجاوے مگر وہ شخص اٹھاوے جو بتاتا پھرے کہ جس کی ہو اسے دیدے اور جس کا کوئی شخص مارا گیا اسکو دو باتون کا اختیار ہے خواہ فدیہ لے لے یعنے خون بہا خواہ قاتل کو قصاص مین مروا ڈالے سو عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کی کہ مگر اذخر یا رسول اللہ کہ ہم اوسکو اپنی قبرون مین ڈالتے ہین اور گھرون کو اس سے چھاتے ہین تو آپنے فرمایا کہ خیر اذخر توڑ لو (گھاس کو اذخر کہا پھر ابوشاہ ایک شخص یمن کا اٹھا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ مجھکو لکھدو آپنے فرمایا لکھدو ابوشاہ کو ولید نے کہا کہ مین نے اوزاعی سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے یا رسول اللہ یہ مجھے لکھدو اونہون نے کہا یہی خطبہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یعنے اسکو ابوشاہ نے لکھوالیا کہ بڑے نفع کی بات تھی ف اس حدیث سے امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ مقتول کے ولی کو اختیار ہے کہ چاہے قصاص لے اور چاہے خون بہا لے اور یہی قول ہے سعید بن مسیب اور ابن سیرین اور احمد اور اسحاق اور ابوثور کا اور امام مالک نے کہا کہ ولی کو اختیار نہین مگر قتل کا یا بخش دینے کا اور دیت کا اختیار نہین مگر برضائے قاتل اور یہ حدیث اس حدیث کے خلاف ہے اور ابوشاہ کا نام نہین معلوم سوا کنیت کے اور آپنے جو حدیث لکھوادی اس سے علم کا لکھنا اور حدیثون کا قلمبند کرنا اور کتب کا تصنیف کرنا روا ہوگیا اور اس کا جواز اور بھی روایتون سے پوچھا جاتا ہے اور اب تو امت کا اجماع ہے اسکے استحباب پر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول ان خزاعۃ قتلوا رجلا من بنی لیث عام فتح مکۃ بقتیل لھم قتلوہ فاخبر بذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرکب راحلتہ فخطب فقال ان اللہ حبس عن مکۃ الفیل وسلط علیھا رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم والمؤمنین الا وانھا لم تحل لاحد قبلی ولم تحل لاحد بعدی الا وانھا احلت لی ساعۃ من النھار الا وانھا ساعتی ھذہ حرام لا یختبط شوکھا ولا یعضد

شجرا وها ولا يلتقط ساقطتها الا لمنشد ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين اما ان يعفو
او يقاد اهل القتيل قال فجاء رجل من اهل اليمن يقال له ابو شاه فقال
يعني الدية واما ان يقاد اهل القتيل قال فجاء رجل من اهل اليمن يقال له ابو شاه فقال
اكتب لي يا رسول الله فقال اكتبوا لابي شاه فقال رجل من قريش الا الاذخر
فانا نجعله في بيوتنا وقبورنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا الاذخر رواه
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کہتے تھے کہ خزاعہ والون نے ایک شخص کو مار ڈالا قبیلہ بنی لیث کے جس سال
مکہ فتح ہوا آپنے ایک مقتول کے بدلہ جس کو بنی لیث نے مار ڈالا تھا اور اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی
اور آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے مکہ سے اصحاب فیل کو روکا اور اپنے
رسول اور مومنون کو اوسپر حاکم کیا اور وہ مجھسے پہلے کسی کو حلال نہین ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کو
ہوگا اور مجھے بھی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا اور اب اس گھڑی مین پھر ویسا ہی مجھپر بھی حرام
ہوگیا (یعنے جیسا پہلے تھا) سو اوسکا کانٹا نہ اوکھاڑا جاوے اور درخت نہ کاٹا جاوے اور پڑی چیز نہ
اٹھائی جاوے مگر بتانے والا اٹھاوے اور جس کا کوئی شخص مارا جاوے اوسکو دو چیزون کا اختیار ہے
خواہ دیت لے لے خواہ قصاص لے لے پھر ایک شخص یمن کا آیا کہ اوسے ابو شاہ کہتے تھے اور اوسنے کہا یا
مجھے لکھدیجیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے یارون سے فرمایا کہ اوسکو لکھدو پھر ایک شخص نے قریش
مین سے کہا کہ مگر اذخر کہ وہ ہمارے گھرون اور قبرون مین کام آتی ہے آپنے فرمایا کہ خیر مگر اذخر **باب**
النهي عن حمل السلاح بمكة من غير حاجة ہتیار اوٹھانا مکہ مین بے ضرورت منع ہے۔
عن جابر رضي الله تعالى عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل لاحد
ان يحمل بمكة السلاح **جابر** رضی اللہ عنہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے
حلال نہین کسیکو کہ مکہ مین ہتیار اوٹھاوے **ف** یعنے بیجا حجت کو اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا
اور جماہیر کا قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اہل علم کے نزدیک یہی محمول ہے اسپر کہ بلا ضرورت نہ اوٹھاوے
اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور عطا کا اور حسن بصری نے مطلق ہتیار باندھنا مکروہ کہا ہے
بظاہر اسی حدیث کے اور جمہور نے استدلال کیا ہے اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضا مین
شرط کیے تھے کہ ہتیار لاوینگے میان مین اور اوٹھانے سے مراد ہتیار باندھنا ہے **باب**
جواز دخول مكة بغير احرام مکہ مین بغیر احرام کے داخل ہونا روا ہے **عن** یحیی

واللفظ لہ قلت لمالک حدثک ابن شہاب عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ عام الفتح وعلی راسہ مغفر فلما نزعہ
جاءہ رجل فقال ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال اقتلوہ فقال مالک نعم ترجمہ
یحییٰ نے یہ لفظ بیان کیے کہ میں نے مالک سے پوچھا کہ کیا ابن شہاب نے انس سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم مکہ میں آئے اور آپ کے سر پر خود تھا جس سال مکہ فتح ہوا پھر جب خود اتارا ایک شخص نے آکر کہا
کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں میں لٹکا ہوا ہے آپ نے فرمایا اُس کو مار ڈالو مالک نے کہا کہ ہاں مجھ سے یہ روایت
بیان کی ہے **فائدہ** ایک روایت میں ہے کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور دونوں میں تطبیق اس
طرح ہے کہ اول دخول کے وقت خود تھا پھر اسے اتار کر عمامہ باندھ لیا اور اس حدیث سے دلیل ہے
انہوں نے جنھوں نے کہا ہے کہ مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا درست ہے اور سکو جو ارادہ حج وعمرہ کا نہ رکھتا
ہو اور کسی کام کے لیے آیا ہو یا دن کو رہا ہے جو ہمیشہ آتے جاتے ہیں جیسے لکڑیاں باہر سے لانے
والے یا گھاس یا شکار لانے والے یا آدن کے سوا کوئی اور ہو غرض سب کو رخصت ہے بلا احرام داخل
ہونے کی جو ارادہ حج وعمرہ نہ رکھتا ہو اور برابر ہے کہ امن ہو یا خوف ناک اور یہ صحیح تر قول ہے
شافعی کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ داخل ہونا بغیر احرام کے نہیں روا ہے اور سکو جسکو بار بار حاجت
آنے کی نہیں ہوتی مگر اُسکو جو مقاتل ہو یا خائف ہو قتال سے کسی ظالم کے کہ اگر اوسپر ظاہر ہو جاوے
تو اُسکو ضرر پہنچیگا اور نقل کیا قاضی نے یہ قول اکثر علماء سے **عن جابر بن عبد اللہ الانصاری**
رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ وقال قتیبۃ
دخل یوم فتح مکۃ وعلیہ عمامۃ سوداء بغیر احرام زاد فی روایۃ قتیبۃ قال ابو الزبیر
عن جابر قال حدثنا علی بن حجر علم الاودی قال انا شریک عن عمار الدہنی عن ابی
الزبیر عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل یوم فتح مکۃ وعلیہ
عمامۃ سوداء ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں
داخل ہوئے اور قتیبہ نے کہا کہ فتح مکہ کے دن داخل ہوئے اور آپکے اوپر سیاہ عمامہ تھا بغیر احرام
کے اور آگے کی روایت میں ہے کہ جابر نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے فتح
مکہ کے دن اور آپکے اوپر سیاہ عمامہ تھا **حدثنا** جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ ان

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ وَعَمْرُو بْنُ حُرَیْثٍ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور آپ پر سیاہ عمامہ تہا **عَنْ** جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ
عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَعَلَیْہِ
عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰی طَرَفَیْہَا بَیْنَ کَتِفَیْہِ وَلَمْ یَقُلْ اَبُوْ بَکْرٍ عَلَی الْمِنْبَرِ۔
ترجمہ جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ مین گویا دیکھ رہا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر کے
اوپر اور آپکے اوپر سیاہ عمامہ ہے کہ آپ نے اوسکے دونون کنارون کو اپنے شانون کے بیچ مین
لٹکا دیا ہے اور ابوبکر کی روایت مین منبر کا ذکر نہین ہے **ف** ان روایتون سے سیاہ کپڑے
پہننے کا جواز معلوم ہوگیا خواہ خطبہ کے وقت ہو یا سوا اوس کے اور اگرچہ سفید کپڑا افضل ہے جیسا
حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے **بَابُ** فَضْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَدُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فِیْہَا بِالْبَرَکَۃِ وَبَیَانِ تَحْرِیْمِہَا وَتَحْرِیْمِ صَیْدِہَا وَبَیَانِ حُدُوْدِ حَرَمِہَا
مدینہ کی فضیلت اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا اور اوسکی نکا حرم ہونے اور اوسکے حرم کی حدون کا بیان **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَدَعَا لِاَھْلِھَا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ کَمَا حَرَّمَ اِبْرَاھِیْمُ
مَکَّۃَ وَاِنِّیْ دَعَوْتُ فِیْ صَاعِھَا وَمُدِّھَا بِمِثْلِ مَا دَعَا بِہٖ اِبْرَاھِیْمُ لِاَھْلِ مَکَّۃَ
ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم نے مکہ کا حرم مقرر کیا (یعنے
حرمت اوس کی ظاہر کی ورنہ حرمت اوس کی آسمان وزمین کے بننے کے دن
سے تہی) اور اوسکے لوگون کی دعا کی اور مین نے مدینہ کو حرام کیا جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا اور
مین نے دعا کی مدینہ کے صاع اور مد کے لیے اُس سے دوحصہ برابر جیسے ابراہیم نے کی تہی اہل مکہ کے
لیے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا حَدِیْثُ وُھَیْبٍ فَنَحْوُ رِوَایَۃِ الدَّرَاوَرْدِیِّ
مِثْلَ مَا دَعَا بِہٖ اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَاَمَّا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ
الْمُخْتَارِ فَفِیْ رِوَایَتِھِمَا مِثْلُ مَا دَعَا اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ترجمہ عمرو سے
اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا اور وہیب کی روایت مین تو دراوردی کی مثل یہی ہے کہ مین نے
دعا کی ابراہیم علیہ السلام کے دوحصہ برابر اور سلیمان بن بلال اور عبدالعزیز کی روایت مین یہ ہے

کو دعا کی جس سے ابراہیم علیہ السلام کو دعا کی برابر عن رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام حرم مکۃ وانی احرم ما بین لابتیھا یرید المدینۃ ترجمہ رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ حرم قرار دیا اور میں دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں حرم قرار دیتا ہوں مراد اپنی مدینہ ہے عن نافع بن جبیر ان مروان بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطب الناس فذکر مکۃ و اھلھا وحرمتھا فنادا ہ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال مالی اسمعک ذکرت مکۃ واھلھا وحرمتھا ولم تذکر المدینۃ واھلھا وحرمتھا قد حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین لابتیھا وذلک عندنا فی ادیم خولانی ان شئت اقرأتکہ قال نعم فکتب مروان ثم قال قد سمعت بعض ذلک رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مروان نے خطبہ پڑھا اور ذکر کیا مکہ کا اور اس کے رہنے والوں کا سو پکارا اس کو رافع بن خدیج صحابی نے اور کہا کہ یہ کیا سنتا ہوں میں تجھ سے کہ تو نے ذکر کیا مکہ کا اور اسکے لوگوں کا اور اسکے حرم ہونیکا اور نہ ذکر کیا مدینہ کا اور نہ وہاں کے لوگوں کا اور نہ اوسکے حرم ہونیکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم ٹھہرایا ہے دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں اور یہ حدیث رسول اللہ صلعم کی حرم ٹھہرانیکی ہمارے پاس ایک خولانی چمڑے پر لکھی ہوئی ہے اگر تم چاہو تو میں تمکو پڑھ دوں اوسنے کہا کہ مروان چپکا ہو رہا اور کہا کہ میں نے بھی اسمیں سے کچھ سنا ہے عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراھیم حرم مکۃ وانی حرمت المدینۃ ما بین لابتیھا لا یقطع عضاھا ولا یصاد صیدھا ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے حرم مقرر کیا مکہ کا اور میں حرم مقرر کرتا ہوں مدینہ کا کہ دونو کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں (یعنے جو مدینہ کے دونوں طرف واقعہ ہیں) کوئی کانٹے دار درخت نہ کاٹا جاوے اور نہ کوئی جانور شکار کیا جاوے عن عامر بن سعد عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی احرم ما بین لابتی المدینۃ ان یقطع عضاھا او یقتل صیدھا وقال المدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون لا یدعھا احد رغبۃ عنھا الا ابدل اللہ فیھا من ھو خیر منہ ولا یثبت احد علی لاوائھا وجھدھا الا کنت لہ شفیعا او شھیدا یوم القیمۃ ترجمہ

عامر بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے حرم مقرر کردیا درمیانی
دونو میدانون کالے پتھرون والے کے کہ نہ کاٹا جاوے کانٹے دار درخت وہان کا اور نہ مارا جاوے شکار
وہان کا اور فرمایا کہ مدینہ اُن لوگون کے لیے بہتر ہوگا کاش وہ اُسکو سمجھتے (یہ خطاب ہے اون لوگون کو جو مدینہ
چھوڑکر اور جگہ چلے جاتے ہین یا تمام مسلمانون کو) اور نہین چھوڑتا کوئی مدینہ کو مگر اللہ تعالی اوس سے بہتر کرلیتا
آدمی اوس مین پہنچتا ہے اور نہین صبر کرتا ہے کوئی اوسکی بھوک پیاس پر اور محنت و مشقت پر مگر
مین اُسکا شفیع یا گواہ ہوتا ہون قیامت کے دن ف ان حدیثون سے استدلال کیا ہے ایک
جماعت نے مدینہ کے حرم ہونے پر اور وہان کے شکار حرام ہونے پر اور درخت نہ توڑنے پر اور یہی مذہب
ہے امام شافعی اور امام مالک اور اون کے موافقین کا اور ابو حنیفہ نے ان حدیثون کا خلاف کیا ہے بسبب
قلت علم حدیث کے اور احتجاج کیا ہے حلال ہونے پر شکار مدینہ کے حدیث یا ابا عمیر ما فعل النغیر سے اور نغیر
ایک چڑیا ہے کہ وہ کسی صحابی کے پاس تھی آپ نے اون سے پوچھا کہ وہ کیا ہوئے حالانکہ احدیث سے استدلال
اون کا محض لنگڑا اور پایہ چوبین ہے اس لیے کہ احتمال ہے کہ وہ چڑیا قبل ان حدیثون کے پکڑی گئی ہو
جب شکار حرام نہ ہوا ہو دوسرے یہ احتمال ہے کہ اُسکو حل مدینہ سے یعنے حرم کے باہر سے پکڑکر لائے ہون اور یہ
احتمال ثانی حنفیہ کے مذہب پر درست نہین ہوتا اسلیے کہ اُن کا مذہب ہے کہ حل مین سے جو شکار پکڑکر حرم
مین لاوین اوسکا بھی چھوڑ دینا واجب ہے اس لیے کہ اُس کا بھی حکم صید حرم کا ہے اور یہ اصل مذہب اُنکا
بھی محض بے اصل اور ضعیف و سست ہے اور جب حدیث نغیر مین احتمال ہوا تو قابل استدلال نہین ہوئی
ان احادیث صحیحہ متصل الاسناد کے روبرو جس مین صاف نص صریح ہے مدینہ کے حرم ہونے پر اور مشہور
مذہب مالک اور شافعی یہ ہے کہ صید مدینہ مین اور اوس کے درخت اکھاڑنے مین ضمان نہین ہے اگرچہ
حرام ہے اور ابن ابی ذئب اور ابن ابی لیلے نے کہا کہ اوس مین بھی جزا واجب ہوتی ہے جیسے حرم مکہ کا صید
و قطع اشجار مین اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ اوس کے کپڑے اور سامان
چھین لیا جاوے یعنے جو مدینہ کا درخت کاٹے یا شکار کرے اسلیے کہ سعد بن ابی وقاص کی روایت
مین جسکو مسلم نے ذکر کیا ہے ایسا ہی وارد ہوا ہے اور قاضی عیاض نے کہا کہ بعد صحابہ کے کوئی اس کا
قائل نہین ہوا سوا امام شافعی کے کہ اون کا قول قدیم یہی ہے اور قاضی عیاض نے ذکر کیا ہے
کہ مدینہ والون کے لیے یہ جو فرمایا کہ مین شفیع ہونگا یا گواہ مراد اس سے یہ ہے کہ اطاعت کرنے والون کے

لیے گواہ ہون گا اور اہل معاصی کے لیے شفیع ہونگا اور اس مین مزید فضیلت اور زیادت حضوصیت نکلی مدینہ
والون کے لیے جیسے آپنے شہدا احد کے لیے فرمایا کہ مین اون لوگون پر گواہ ہون اور اس سے فضیلت ثابت
ہوی مدینہ کی اور بزرگی نکلی وہان کی سکونت کی اللہ تعالی اس خادم حدیث کو مع اقارب مومنین و احباب
مخلصین کے وہان سکونت اور موت عنایت فرماوے آمین یارب العلمین عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ
بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ
ذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ وَلَا یُرِیْدُ اَحَدٌ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ بِسُوْءٍ اِلَّا
اَذَابَہُ اللّٰہُ فِی النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ اَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِی الْمَاءِ ترجمہ عامر نے وہی روایۃ
بیان کی اور ابن نمیر نے اس مین زیادہ کیا کہ آپنے فرمایا نہین ارادہ کرتا ہے کوئی اہل مدینہ کے ساتھہ
برائی کا مگر اللہ تعالی اوسکو گہلا دیتا ہے ایسا جیسے سیسہ گل جاتا ہے آگ مین یا نمک گل جاتا ہے پانی
مین عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَکِبَ اِلٰی قَصْرِہٖ بِالْعَقِیْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا یَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ
یَخْبِطُہٗ فَسَلَبَہٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَہٗ اَھْلُ الْعَبْدِ فَکَلَّمُوْہُ اَنْ یَرُدَّ عَلٰی غُلَامِھِمْ اَوْ
عَلَیْھِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِھِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اَنْ اَرُدَّ شَیْئًا نَفَّلَنِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبٰی اَنْ یَرُدَّ عَلَیْھِمْ ترجمہ عامر بن سعد نے کہا کہ سعد اپنے مکان کو چلے جو عقیق
مین تہا راہ مین ایک غلام کو دیکہا کہ وہ ایک درخت کاٹ رہا ہے یا پتے توڑ رہا ہے سو اوسکے کپڑے لیتے
چہین لیے اور اوسکے گھر والے آئے اور انہون نے کہا آپ وہ اوسکو پہیر دیجیے یا ہم کو عنایت کیجیے انہون
نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ اس سے کہ مین وہ چیز پہیر دون جو مجہے بطریق انعام کے عنایت کی ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہرگز نہ پہیرا انہون نے سامان اوسکا ف غرض ان سب احادیث صحیحہ
متواترہ المعنی سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ حرم مدینہ کا حکم ویسا ہی ہے جیسے حرم مکہ کا اور ابو حنیفہ کو شاید یہہ
احادیث پہنچی سو ان کا عذر مقبول ہے مگر متعصبان حنفیہ کو جنکو بخوبی اون کے آواز ین کان ٹہونک
چکین اون کا معلوم نہین کیا حال ہوگا کہ بہ سبب تعصب اور تصلب فی التقلید کے امام ہی کے قول
مردود کو لیے جاتے ہین امام ابن قیم رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے کہا کہ رد کرو یا سنت صحیحہ صریحہ محکمہ کو جسے
بیس پر کئی صحابیون نے روایت کیا ہے کہ مدینہ حرم ہے اور وہان کا شکار حرام ہے اور دعوی کیا کہ یہ اصول
کے خلاف ہے اور معارضہ کیا اسکا ایک متشابہ قول سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپنے فرمایا ای

ابا عمیر ہے کیا حال ہو نغیر کا اور بڑے تعجب کی بات ہو یا اللہ وہ کون سا اصول ہو جو ان سنن صحیحہ کا مقابل ہو سکے حالانکہ سنت اعظم اصول ہے اور لازم تھا کہ حدیث ابو عمیر کو ان روایتوں کے روبرو جو شہرت اور تصریح میں بدرجہا اوس سے زیادہ نہیں رد کیا جاتا اور ہم تو اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ رد کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سنت صحیحہ کو جب تک اوس کا نسخ نہ معلوم ہو جاوے حالانکہ حدیث ابی عمیر میں چار احتمال ہو سکتے ہیں کہ ہر طرف ایک جماعت گئی ہے اول یہ کہ احادیث تحریم مدینہ سے مقدم ہو اور ان حدیثوں نے اوسے منسوخ کر دیا دوسرے یہ کہ اون سے متاخر ہو اور ان حدیثوں کو منسوخ کر دیا تیسری یہ کہ نغیر مدینہ کے حرم سے باہر پکڑی گئی ہو اور پھر حرم میں لائی گئی ہو جیسے اکثر شکاری جانور اور ان میں ایسا ہوتا ہے کہ شہر کے باہر پکڑے جاتے ہیں چوتھے یہ کہ خاص اوس لڑکے کے لیے اجازت دی گئی دوسروں کو نہیں جیسے ابی بردہ کو عناق کی قربانی کی اجازت دی گئی غرض ان چاروں احتمالات کی وجہ سے یہ حدیث نغیر متشابہ ہوئی اور ان نصوص صریحہ کے روکے قابل نہ رہی جو صراحۃً بلا اشتباہ دلالت کرتی ہیں حرم ہونے پر مدینہ کے کذا فی روضۃ الندیہ اور امام نووی نے فرمایا ہے کہ ضمان واجب ہونا اوس شخص پر جو پیڑ توڑتا یا درخت کاٹتا ہے مدینہ کا یہ قول قدیم ہے شافعی کا اور حدیث سعد کی جو یہی معنی ہے ثابت ہوتا ہے اور حدیث کا کوئی معارض نہیں اور ضمان کی کیفیت میں دو وجہیں ہیں ایک تو یہ کہ وہ شکار جو اوس نے مارا اور وہ درخت یا گھاس جو کاٹی ہے اوسی کی ضمانت اوس پر آتی ہے یعنے قیمت اوسکی لازم ہوتی ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ اوس شخص کے اشیا جس نے یہ حرکت کی ہے سلب کی جاویں اور اس میں دو قول ہیں اول یہ کہ فقط کپڑے اوسکے چھین لیے جاویں اور جمہور کا یہ قول ہے کہ اوس کا سب سامان سلب کر لیا جاوے جیسے کافر مقتول کا سب سامان غازی قاتل لے لیتا ہے کہ اوس میں گھوڑا اور ہتیار اور نفقہ اوس کا سب داخل ہے اور یہی قول صحیح ہے اور وہ سب سالب کا ہے جس نے اوس سے سلب کیا ہے اور یہی موافق حدیث ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لِاَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلْتَمِسْ لِيْ غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ فَخَرَجَ بِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ يُرْدِفُنِيْ وَرَاءَهٗ فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا بَدَا لَهٗ اُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ

الصلوٰۃ والسلام مکۃ اللھم بارک لھم فی مدھم وصاعھم

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے فرمایا کہ ایک لڑکا ڈھونڈھو جو ہماری خدمت کرے سو ابوطلحہ مجھے لیکر گئے اپنی سواری پر پیچھے بٹھاکر اور میں سوا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا جب آپ اترتے تھے اور پھر اسے باتوں میں کہا کہ پھر آپ تشریف لاتے یہانتک کہ جب کوہ احد آپ کو دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا احد ہم کو دوست رکھتا ہے ہم اسکو دوست رکھتے ہیں پھر جب مدینہ کے قریب آئے تو فرمایا کہ یا اللہ میں حرام کرتا ہوں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان کو جیسا ابراہیم علیہ السلام نے حرام کیا مکہ کو یا اللہ برکت دی انکو اون کے مد اور صاع میں کہا امام مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث سعید اور قتیبہ نے اون سے یعقوب نے اون سے عمرو بن ابی عمرو نے اون سے انس نے اونہوں نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی جواوپر گذری مگر اوس میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے فرمایا میں حرام ٹھیراتا ہوں درمیان دونوں کالے پتھروں کے میدانوں کے بیچ میں عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا اِلٰى كَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيْ هٰذِهٖ شَدِيْدَةٌ مَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا قَالَ فَقَالَ ابْنُ اَنَسٍ اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم ٹھیرایا مدینہ کو کہا ہاں فلاں فلاں مقام سے فلاں تک سو جو اوس میں کوئی نئی بات نکالے یعنے گناہ کی تو اوسپر لعنت ہو اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں اور لوگوں کی نہ قبول کرے گا اللہ اس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ نفل اور انس کے بیٹے نے کہا یا جگہہ دی کسی نئی گناہ کی بات کو۔

عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ نَعَمْ هِيَ حَرَامٌ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ عاصم احول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مدینہ کو حرم ٹھیرایا ہے اونہوں نے فرمایا کہ وہ حرم ہے نہ توڑا جاویگا درخت اوسکا اور جو ایسا کرے اوسپر اللہ

اور فرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہے عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم بارک لھم فی مکیالھم وبارک لھم فی صاعھم
وبارک لھم فی مدھم الخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعا کی کہ یا اللہ برکت دے ان کو یعنے مدینہ والوں کو اور ان کے ماپ میں اور برکت دے ان کے صاع
میں اور برکت دے ان کے مد میں عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما جعلت بمکۃ من البرکۃ
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ
مدینہ میں مکہ سے دونی برکت دے عن ابراھیم التیمی عن ابیہ قال خطبنا علی بن
ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال من زعم ان عندنا شیئا نقرأہ الا کتاب
اللہ وھذہ الصحیفۃ معلقا فی قراب سیفہ فقد کذب فیھا اسنان الابل وا
اشیاء من الجراحات وفیھا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ حرم ما بین
عیر الی ثور فمن احدث فیھا حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ
والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا ذمۃ المسلمین واحدۃ
یسعی بھا ادناھم ومن ادعی الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر مواليہ فعلیہ لعنۃ
اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا وا
انتھی حدیث ابی بکر وزھیر عند قولہ یسعی بھا ادناھم لم یذکرا ما بعدہ
ولیس فی حدیثھما معلقہ فی قراب سیفہ ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ
خطبہ پڑھا ہمیں علی بن ابیطالب نے اور فرمایا کہ جو دعوی کرے کہ ہمارے پاس (یعنے اہل بیت کے
پاس) کوئی اور چیز ہے سوا کتاب اللہ کے اور اس صحیفہ کے اور راوی نے کہا کہ ایک صحیفہ لٹکا ہوا
تھا اور اس کی تلوار کے میان میں تو اس نے جھوٹ کہا اور اس صحیفہ میں اونٹوں کے عمر میں (یعنے
زکوۃ کے متعلقات) اور کچھ زخموں کا بیان ہے (یعنے اون کے قصاص اور دیتوں کا بیان ہے) اور
اس صحیفہ میں یہ بھی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ حرم ہے عیر اور ثور
کے بیچ میں سو جو شخص کہ کوئی نئی بات نکالے اوس جگہہ یا جگہہ دے کسی نئی بات نکالنے والے کو

کو اوسپر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتون اور سب لوگون کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اوس کی کوئی فرض
یہ سنت اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے کہ اعتبار کیا جاتا ہے ادنے مسلمان کی پناہ دینے کا بھی
اور جس نے اپنے کو اپنے باپ کے سوا غیر کا فرزند ٹھیرایا یا اپنے آقاؤن کے سوا کسی دوسرے کا غلام
اپنے کو قرار دیا اوسپر اللہ تعالیٰ اور فرشتون اور سب لوگون کی لعنت ہے اور نہ قبول کرے گا
اوس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت مسلم علیہ الرحمۃ نے کہا کہ روایت ابو بکر
زہیر کی تو ہمین تک ہو چکے کہ ادنے مسلمان کی پناہ دینے کا بھی اعتبار ہے اور ان دونون کی
روایت مین یہ ذکر نہین کہ صحیفہ تلوار کے میان مین لٹکا ہوا تھا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
نَحْوَ حَدِیْثِ اَبِیْ کُرَیْبٍ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ اِلٰی اٰخِرِهٖ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا
فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَرْفٌ وَّلَا
عَدْلٌ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِهِمَا مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ وَلَیْسَ فِیْ رِوَایَةِ وَکِیْعٍ ذِمَّةُ
یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اعمش نے اسی اسناد سے یہی مضمون مثل ابی کریب کی روایت کے جو ابی معاویہ سے
مروی ہے اخیر تک بیان فرمایا اور اتنا زیادہ کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو پناہ توڑے کسی مسلمان کی اوسپر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی
نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اوس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت اور انکی حدیثون مین یہ
مضمون نہین ہے کہ جو اپنے کو باپ کے سوا کسی غیر کا فرزند بناوے اور وکیع کی روایت مین قیامت
کا دن مذکور نہین عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ وَوَکِیْعٍ
اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ یَقُلْ مَنْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْهِ وَذَکَرَ اللَّعْنَةَ لَهٗ. اعمش سے اسی اسناد سے یہی مضمون
مروی ہے مثل حدیث ابن نمیر کی اور وکیع کی مگر اوس مین یہ مضمون نہین ہے کہ جو سوا لے بناوے
اپنے موالی کے سوا اوروں کو اور نہ اوسپر لعنت کا **فائدہ** حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جو
خطبہ مین فرمادیا کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور سوا اس صحیفہ کے اور کچھ نہین الخ اس مین رد کر دیا زعم
باطل کو رافضیون اور شیعون کے اور جھوٹا کر دیا اُن کے اس قول کو جو کہتے ہین کہ حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت سی وصیتین کین تھین اور اسرار علوم اور قواعد
دین اور غوامض شریعت بتائے تھے اور اپنا وصی قرار دیا تھا اور اہل بیت کو بعض امت یا اپنی تعلیم

کیے تھے کہ اون کے سوا اور کوئی اُنپر مطلع نہین ہوا غرض اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ سب دعاوی باطل اور خیالات فاسدہ ہین اور اُنکی کوئی اصل نہین اور اُن دعاوی کے ابطال کے لیے صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول کافی ہے اور اس سے جائز ہوا کہنا علمکا اور یہ جو فرمایا کہ مدینہ حرم ہے عیر اور ثور کے بیچ مین ثور کا لفظ غالبًا یہان غلط ہے راوی سے بھول ہوگئی اس لیے کہ جبل ثور تو مکہ کے قریب ہے اور صحیح یہ ہے کہ مدینہ حرم ہے عیر اور احد کے بیچ مین چنانچہ مازری اور بعض علمانے اسپر یہی کہا ہے اور شاید یہ بھی احتمال ہے کہ احد یا اوس کے سوا ثور کسی اور پہاڑ کا نام ہو نواح مدینہ مین اور اب وہ نام مخفی ہوگیا اور اوپر کی روایتون مین جو وارد ہوا کہ درمیان دو کالے پتھر والے میدانون کے حد ہے حرم مدینہ کی یہ بیان ہے اوسکی حد کا جو مشرق سے مغرب تک ہے اور اس روایت مین جو وارد ہوا کہ حد اوسکی درمیان دونون پہاڑون کے ہے یہ جنوب و شمال کی حد ہے اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے مراد اسکی یہ ہے کہ ادنے سے اعلے تک جو مسلمان کسی کافر کو پناہ دیدے وہ سب مسلمانون کی پناہ مین آگیا اور کسی مسلمان کو روا نہین کہ اب اُسے ایذا دے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور اُن کے موافقین متبعین سنت کا کہ اگر غلام اور عورت بھی کسی کافر کو امان دے تو امان دینا اُسکا صحیح ہے اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے اپنے باپ کے سوا کسی کی اولاد کہلانا یا جس نے اپنے کو آزاد کیا اوس کے سوا کسی کو مولا ٹھیرانا اور وعید ہے اس مین اون لوگون کو جو اپنی ذات بدل دیتے ہین یعنے نسب سے سید ہوجاتے ہین یا دوسرون کا غلام اپنے کو غلط سلط ٹھیرا لیتے ہین مثلاً نام رکھ لیتے ہین غلام محی الدین یا غلام علی یا غلام نبی قولہ اور جس نے پناہ توڑی کسی مسلمان کی یعنے ایک مسلمان نے کسی کافر کو پناہ دی اب جو اوسکو ایذا دے اوسنے پناہ توڑی اور وہ موذی ملعون ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المدینۃ حرم فمن احدث فیھا حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ یوم القیمۃ عدل ولا صرف ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہے پھر جو اوسمین کوئی گناہ کرے یا گناہ کرنے والے کو جگہہ دے اوسپر اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی لعنت ہو اور نہ قبول کرے گا اللہ تعالے اس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ نفل عن الاعمش بھذا

الاسناد ومثلہ ولم یقل یوم القیمۃ وزاد ودمہ المسلمین واحدۃ یسعی بہا ادناہم
فمن اخفر مسلما علیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ یوم
القیمۃ عدلا ولا صرفا ترجمہ اعمش سے بھی یہی مضمون مروی ہے اور اس میں قیامت کا لفظ
نہیں اور مضمون بڑھا دینے اور توڑنے کا زیادہ ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
انہ کان یقول لو رأیت الظباء ترتع بالمدینۃ ما ذعرتہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما بین لابتیہا حرام ابو ہریرہ کہتے تھے کہ اگر میں کسی ہرن کو مدینہ میں چرتا دیکھوں تو
کبھی نہ ڈراؤں اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دونوں کالے پتھروں والے
میدانوں کے بیچ میں حرم ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال حرم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین لابتی المدینۃ قال ابو ہریرۃ فلو وجدت الظباء ما بین
لابتیہا ما ذعرتہا وجعل اثنی عشر میلا حول المدینۃ حمی ابو ہریرہ نے کہا کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا درمیان دونوں کالے پتھروں والے میدانوں کے کہ جو مدینہ
کے مشرق اور مغرب کیطرف واقعہ ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر میں کسی ہرن کو
پاؤں جو ان کے بیچ میں چرتا ہو تو کبھی نہ ڈراؤں اور نہ بھگاؤں اوسکو اور آپ نے بارہ میل کر مدینہ کے
گرداگرد رمنہ مقرر کیا ف رمنہ اوس زمین کو کہتے ہیں جس میں حکام و امرا حکم کر دیتے ہیں
کہ سوا ہمارے جانوروں کے اور کوئی نہ چرے تو حرم کر گویا اللہ تعالیٰ کا رمنہ ہے کہ سوا جنگلی جانوروں
کے جو وہاں کے باشندے ہیں اور کوئی نہ چرے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
انہ قال کان الناس اذا رأوا اول الثمر جاؤا بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا
اخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم بارک لنا فی ثمرنا وبارک لنا فی
مدینتنا وبارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا اللہم ان ابراہیم علیہ
الصلوٰۃ والسلام عبدک وخلیلک ونبیک وانی عبدک ونبیک وانہ دعاک
لمکۃ وانی ادعوک للمدینۃ بمثل ما دعاک لمکۃ ومثلہ معہ قال ثم یدعو
اصغر ولید لہ فیعطیہ ذلک الثمر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ لوگوں کی عادت
تھی کہ جب نیا کوئی پھل دیکھتے تو بعد تبدیے فصل کا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے

اور آپ جب اوسکو لے لیتے تو دعا کرتے کہ یا اللہ برکت دے ہمارے پہلوں مین اور برکت دے ہمارے
شہر مین اور برکت دے ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمارے مدین یا اللہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام
تیرے غلام اور تیرے دوست اور تیرے نبی تھے اور مین تیرا غلام اور نبی ہون اور اونہون نے دعا کی
تجھسے مکہ کے لیے اور مین دعا کرتا ہون تجھسے مدینہ کے لیے اوس کے برابر جو اونہون نے مکہ کے لیے کی
اور مثل اوسکی اور بھی اوس کے ساتھ پھر بلاتے آپ کسی چھوٹے لڑکے کو اپنے اور وہ پھل اُسے

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُؤْتٰی
بِاَوَّلِ الثَّمَرِ فَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَفِیْ ثِمَارِنَا وَفِیْ مُدِّنَا وَفِیْ صَاعِنَا
بَرَکَۃً مَّعَ بَرَکَۃٍ ثُمَّ یُعْطِیْہِ اَصْغَرَ مَنْ یَّحْضُرُہٗ مِنَ الْوِلْدَانِ ابوہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہلا پھل آتا اور آپ دعا کرتے کہ یا اللہ
برکت دے ہمارے شہر مین اور ہمارے پہلون مین اور ہمارے مدین اور ہمارے صاع مین برکت پر برکت
پھر وہ پھل دیدیتے کسی چھوٹے لڑکے کو جو اُسوقت حاضر ہوتا **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
وہ پھل اسی لیے لاتے تھے کہ آپ کی دعاے خیر کا ثمرہ پاوین اور موجب برکات ہو اور مدا یک سیر
اور صاع چار سیر کے قریب ہے اور لین دین غلون اور حبوب کا انہی سے ہوتا ہے اسلیے ان مین برکت
کی دعا فرماتے اور چھوٹے بچون کا دل خوش کرنا مکارم اخلاق و محبت و اتفاق کا باعث ہے

عن اَبِیْ سَعِیْدٍ مَوْلَی الْمَھْرِیِّ اَنَّھُمْ اَصَابَھُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ جَھْدٌ وَّشِدَّۃٌ وَّاِنَّہٗ اَنَّ اَبَا
سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ لَہٗ اِنِّیْ کَثِیْرُ الْعِیَالِ وَقَدْ اَصَابَتْنَا شِدَّۃٌ
فَاَرَدْتُّ اَنْ اَنْقُلَ عِیَالِیْ اِلٰی بَعْضِ الرِّیْفِ فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ لَا تَفْعَلْ اِلْزَمِ الْمَدِیْنَۃَ فَاِنَّا نَرْجُوْ
مَعَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَظُنُّ اَنَّہٗ قَالَ حَتّٰی قَدْ مَنَا عُسْفَانَ فَاَقَامَ بِھَا لَیَالِیَ فَقَالَ
النَّاسُ وَاللّٰہِ مَا نَحْنُ ھٰھُنَا فِیْ شَیْءٍ وَاِنَّ عِیَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَّا اَمِنَ عَلَیْھِمْ فَبَلَغَ ذٰلِکَ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا ھٰذَا الَّذِیْ بَلَغَنِیْ مِنْ حَدِیْثِکُمْ مَا اَدْرِیْ
کَیْفَ قَالَ وَالَّذِیْ اَحْلِفُ بِہٖ اَوْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَوْ اِنْ شِئْتُمْ
لَا اَدْرِیْ اَیَّتُھُمَا قَالَ لَاُمُرَنَّ بِنَاقَتِیْ تُرْحَلُ ثُمَّ لَا اَحُلُّ لَھَا عُقْدَۃً حَتّٰی اُقْدِمَ الْمَدِیْنَۃَ
وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَکَّۃَ فَجَعَلَھَا حَرَامًا وَاِنِّیْ حَرَّ

المدینۃ حراما ما بین مازمیہا ان لا یعرف فیہا دم ولا یحمل فیہا سلاح لقتال ولا یخبط
فیہا شجرۃ الا لعلف اللھم بارک لنا فی مدینتنا اللھم بارک لنا فی صاعنا اللھم
بارک لنا فی مدنا اللھم بارک لنا فی صاعنا اللھم بارک لنا فی مدنا اللھم بارک
لنا فی مدینتنا اللھم اجعل مع البرکۃ برکتین والذی نفسی بیدہ ما من
المدینۃ شعب ولا نقب الا علیہ ملکان یحرسانہا حتی تقدموا الیہا ثم قال
للناس ارتحلوا فارتحلنا فاقبلنا الی المدینۃ فوالذی یحلف بہ شدۃ
من حمی دماد وضعنا رحالنا حین دخلنا المدینۃ حتی اغار علینا بنو عبید اللہ
بن غطفان وما یعنیہم قبل ذلک شیء ترجمہ ابو سعید مولی مہری نے کہا کہ ہم کو مدینہ
میں ایکبار محنت اور شدت فاقہ کی پہنچی اور میں ابو سعید خدری کے پاس گیا اور اُن سے کہا کہ میں
کثیر العیال ہوں اور ہمکو سختی پہنچی ہے اور میں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے عیال کو کسی ارد ن
اور سرسبز ملک میں بھیجدوں ابو سعید رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ مدینہ کو نہ چھوڑو اس لیے کہ
ہم ایک بار نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے میں گمان کرتا ہوں کہ اُنہوں نے کہا یہانتک کہ
عسفان تک گئے اور وہاں کئی شب ٹھیرے سو لوگوں نے کہا کہ قسم ہے اللہ تعالی کی کہ ہم یہاں
بیکار ٹھیرے ہوئے ہیں اور ہمارے عیال پیچھے چھٹے ہوئے ہیں اور ہم کو اُن کے اوپر
اطمینان نہیں (یعنے خوف ہے کہ کوئی دشمن نہ ستاوے) اور یہ خبر جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے جو مجھکو پہونچی ہے راوی نے کہا کہ میں نہیں
جانتا کہ کیا لفظ کہا قسم ہے اُس خدا کی کہ جس کی میں قسم کہاتا ہوں یا فرمایا قسم ہے اُس پروردگار
کی کہ میری جان اوس کے ہاتھہ میں ہے البتہ میں نے ارادہ کیا یا فرمایا اگر چاہو تم میں نہیں جانتا
کہ کیا فرمایا ان دونوں باتوں میں سے فرمایا کہ البتہ حکم کروں میں اپنی اونٹنی کو کہ وہ کسی جادی
اور پھر اوسکی ایک گرہ بھی نہ کھولوں یہانتک کہ داخل ہوں میں مدینہ منورہ میں اور فرمایا کہ یا اللہ
ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں نے مدینہ کو حرم ٹھیرایا دو گھاٹیوں
یا دو پہاڑوں کے بیچ میں کہ نہ اوس میں خون بہایا جاوے اور نہ اوس میں لڑائی کے لیے ہتیار
اٹھایا جاوے نہ اوس میں کسی درخت کے پتے جھاڑے جاویں مگر صرف چارہ کے لیے (کہ

اوس سے درخت کا چندان نقصان نہین ہوتا) یا اللہ برکت دے ہمارے شہر مین یا اللہ برکت دے ہماری
چوسیری مین یا اللہ برکت دے ہمارے سیر مین یا اللہ برکت دے ہماری چوسیری مین یا اللہ برکت دے ہمارے سیر
مین یا اللہ برکت دے ہمارے شہر مین یا اللہ ایک برکت کے ساتھہ دو برکتین اور دے اور فرمایا قسم ہے
اوس پروردگار کی کہ میری جان اوس کے ہاتھہ مین ہے کہ کوئی گھاٹی اور کوئی ناکہ مدینہ کا ایسا نہین ہے
جسپر دو فرشتے نگہبان نہ ہون جب تک کہ تم وہان نہ پہنچوگے (یعنے جب تک وہ نگہبان رہینگے) پھر فرمایا
آپنے کوچ کرو اور ہمنے کوچ کیا اور مدینہ مین آئے سو ہم قسم کہاتے ہین اوس پروردگار کی جسکی ہمیشہ قسم
کہایا کرتے ہین یا کہا جسکی قسم کہائی جاتی ہے غرض حماد کو اس مین شک ہوا غرض جب ہم مدینہ
پہنچے تو ہمنے ابہی کجاوے اونٹون پر سے نہین اوتارے تہے کہ بنو عبد اللہ بن غطفان نے
ہمپر ڈاکہ ڈالا اور اس سے پہلے اونکی ہمت نہ ہوئی کہ وہان آسکین یہ تصدیق ہوئی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمانے کی کہ فرشتے وہان نگہبان ہین **عن** ابی سعید الخدری رضی
اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم بارک فی مدنا و
صاعنا واجعل مع البرکۃ برکتین ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ برکت دے ہمارے مد مین اور ہمارے صاع مین اور ایک برکت
پر دو برکتین اور عنایت فرما **عن** ابی سعید مولی المھری انہ جاء سعید الخدری لبابی الحرۃ فاستشارہ فی
الجلاء من المدینۃ وشکی الیہ اسعارھا وکثرۃ عیالہ واخبرہ ان لا صبر لہ علی جھد المدینۃ ولا وائھا فقال لہ
ویحک لا آمرک بذلک انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یصبر احد علی لاوائھا فیموت الا کنت
لہ شفیعا او شھیدا یوم القیمۃ اذا کان مسلما ابو سعید مولے مہری سے روایت ہے کہ وہ
ابو سعید خدری کے پاس آئے حرہ کی راتون مین (یعنے جن دنون مدینہ طیبہ مین ایک فتنہ شہور
ہوا ہے اور ظالمون نے مدینہ طیبہ کو لوٹا ہے ۶۳ سنہ ترسٹھہ ہجری مین) اور مشورہ کیا اون سے کہ
مدینہ سے کہین اور چلے جاوین اور شکایت کی اون سے وہان کی گرانی نرخ کی اور کثرت عیال
کی اور خبر دی اونکو کہ مجھے صبر نہین آسکتا مدینہ کی محنت اور بھوک پہ تو ابو سعید خدری نے فرمایا
کہ خرابی ہو تیرے مین تجھے تہوڑے یہان رہنے کا حکم کرتا ہون بلکہ مین نے جناب رسول مقبول صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تہے کہ صبر نہین کرتا ہے کوئی یہان کی تکلیفون پر اور پھر

مرجاتا ہے مگر مین اسکا شفیع یا گواہ ہوتا ہون قیامت کے دن جب وہ مسلمان ہو عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنِّیْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ کَمَا حَرَّمَ اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَکَّۃَ قَالَ شُتَیْرٌ کَانَ اَبُوْ سَعِیْدٍ یَاْخُذُ وَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ یَجِدُ اَحَدُنَا فِیْ یَدِہِ الطَّیْرَ فَیُفَکُّہٗ مِنْ یَدِہٖ ثُمَّ یُرْسِلُہٗ ابو سعید نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مین نے حرم مقرر کیا ہے درمیان دونون کالے پتھرون کے مدینہ کے میدانون مین جیسے حرم قرار دیا تھا ابراہیم نے مکہ کو ایک ہم مین کا بانا تھا یا لیتا تھا اپنے ہاتھ مین چڑیا اور اسکو جدا کر دیتا تھا پھر چھوڑ دیتا تھا عَنْ سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ اَھْوٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ اَمْنَ سہل حنیف کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک مدینہ کیطرف جھکایا اور فرمایا کہ وہ حرم ہے اور امن کی جگہ ہے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ وَھِیَ وَبِیْئَۃٌ فَاشْتَکٰی اَبُوْ بَکْرٍ وَاشْتَکٰی بِلَالٌ فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَکْوٰی اَصْحَابِہٖ قَالَ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَمَا حَبَّبْتَ مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْھَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِھَا وَمُدِّھَا وَحَوِّلْ حُمَّاھَا اِلَی الْجُحْفَۃِ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ تشریف لائے تو وہان وبا تھی اور ابو بکر اور بلال بیمار ہوے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی بیماری دیکھی تو دعا کی کہ یا اللہ دوست کردے ہمارا مدینہ کو جیسے دوست کیا تھا تو نے مکہ کو یا اوس سے بھی زیادہ اور صحت عطا کر اوس کے رہنے والون کو اور برکت دی ہم کو اوسکے چوسیری اور سیر مین اور اوسکے بخار کو جحفہ کیطرف پھیر دے اور ہشام بن عروہ سے بھی یہی مضمون مروی ہے ف جحفہ اون دنون وطن تھا یہود کا غرض اسحدیث مین یہ اشارہ ہے کہ دعا کرنا کافرون پہ بیماری اور ہلاکت اور خسران کے ساتھہ درست ہے اور اس مین دعاے خیر ہوئی مسلمانون کے ساتھہ صحت اور تندرستی کے لیے اور یہی مذہب ہے کافہ علماء کا کہ بد دعا کافرون پر درست ہے اور قول بعض جہلاے صوفیہ کا معتبر نہین جو اسکو منع کرتے ہین اور موافقت کی ہے اون جہلاے متصوفہ نے معتزلہ کی کہ وہ بھی ایسی دعا کو بے فائدہ جانتے ہین غرض دونون قول اسحدیث سے مردود ہو گئے اور اس حدیث مین بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آج تک جحفہ کا بال جھپتا ہے اوسی بخار چڑھتا

ہے **باب** الترغیب فی سکنی المدینۃ وفضل الصبر علی لاوائہا وشدائدہا مدینہ کی سکونت کی
فضیلت اور وہان کی شدت ومحنت پر صبر کرنے کا ثواب **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صبر علی لاوائہا کنت لہ شفیعا
او شہیدا یوم القیمۃ **عبداللہ** بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے کہ جو صبر کرے مدینہ منورہ کی بھوک پر میں اسکا شفیع یا گواہ ہوں گا قیامت کے دن **عن**
یحنس مولی الزبیر اخبرہ انہ کان جالسا عند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فی الفتنۃ فاتتہ مولاۃ لہ تسلم علیہ فقالت انی اردت الخروج یا ابا عبد الرحمن
اشتد علینا الزمان فقال لہا عبد اللہ اقعدی لکاع فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول لا یصبر علی لاوائہا وشدائدہا الا کنت لہ شفیعا او شہیدا یوم
القیمۃ **یحنس** زبیر کے غلام آزاد سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اون
کی ایک آزاد باندی آئی اور اون کو سلام کیا اور یہ فتنہ کے دن تھے (یعنے فتنہ حرہ کے دن جسکا ذکر ابھی ہوچکا
دور گذرا) اور اُس نے کہا اے ابوعبدالرحمن (یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمر کی) ہمپر سخت دن ہیں اور میں
ارادہ کرتی ہوں مدینہ سے نکلنے کا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ بیٹھہ اے نادان اسلیے
کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جو صبر کرے گا مدینہ کی بھوک پیاس محنت پر میں
اُسکا شفیع ہونگا (یعنے اگر وہ گنہگار ہے) یا گواہ ہوں گا (یعنے اگر وہ نکوکار ہے) قیامت کے دن
عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من صبر علی لاوائہا وشدائدہا کنت لہ شہیدا او شفیعا یوم القیمۃ یعنی
المدینۃ **عبداللہ** بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے وہی قول جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا
روایت کیا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا یصبر علی لاواء المدینۃ وشدتہا احد من امتی الا کنت لہ شفیعا یوم
القیمۃ او شہیدا وہی مضمون ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہوا **عن** ابی عبد اللہ
القراظ یقول سمعت ابا ہریرۃ رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بمثلہ وہی مضمون ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَصْبِرُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَاءِ الْمَدِیْنَۃِ بِمِثْلِہٖ وہی مضمون ہے

باب صِیَانَۃِ الْمَدِیْنَۃِ مِنْ دُخُوْلِ الطَّاعُوْنِ وَالدَّجَّالِ اِلَیْھَا طاعون اور دجال سے مدینہ طیبہ کا محفوظ رہنا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَۃِ مَلٰٓئِکَۃٌ لَا یَدْخُلُھَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے ناکوں پر فرشتے ہیں کہ اوس میں طاعون اور دجال نہیں آسکتا **ف** اس حدیث سے فضیلت مدینہ کی اور ثواب وہاں کی سکونت کا اور درجہ وہاں کے ساکنین کا معلوم ہوا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ قَالَ یَاْتِی الْمَسِیْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ ھِمَّتُہُ الْمَدِیْنَۃُ حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَجْھَہٗ قِبَلَ الشَّامِ وَھُنَالِکَ یَھْلِکُ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسیح دجال آوے گا مشرق کیطرف سے اور ارادہ اوسکا مدینہ کا ہوگا یہانتک کہ اوترے گا کوہ احد کے پیچھے اور فرشتے اوس کا منہ وہیں سے شام کیطرف پھیر دینگے اور وہیں تباہ ہوجاوے گا۔

ف مسیح کا لفظ جناب عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے بولا جاتا ہے اور دجال کے واسطے اور اس کے دو معنے ہیں ایک چھونے والا اس معنے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اطلاق آتا ہے کہ وہ جسکو چھو دیتے تھے اچھا ہوجاتا تھا اور مسیح کے معنے ممسوح بھی ہیں یعنے ملا ہوا دبا ہوا اوس کی ایک آنکھ چونکہ آندھی ہے اس لیے اوسے بھی مسیح کہا یا اس نظر سے کہ وہ بھی دعوے کرے گا کہ میں مسیح ہوں اور لوگ اوس خبیث کے دھوکے اور فریب میں آجاوینگے **باب** اَلْمَدِیْنَۃُ تَنْفِیْ خُبْثَھَا وَتُسَمّٰی طَابَۃَ وَطَیْبَۃَ مدینہ کا طابہ اور طیبہ نام ہونا اور بری چیزوں کو اپنے سے دور کرنا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّہٖ وَقَرِیْبَہٗ ھَلُمَّ اِلَی الرَّخَآءِ ھَلُمَّ اِلَی الرَّخَآءِ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَخْرُجُ مِنْھُمْ اَحَدٌ رَغْبَۃً عَنْھَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰہُ فِیْھَا خَیْرًا مِّنْہُ اَلَا اِنَّ الْمَدِیْنَۃَ کَالْکِیْرِ تُخْرِجُ الْخَبِیْثَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَنْفِیَ الْمَدِیْنَۃُ شِرَارَھَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت لوگوں پر ایسا آوے گا کہ آدمی اپنے بھتیجے کو اور اپنے قرابتدار کو پکارے گا کہ آؤ اور ہمارے ملک

مین آوے ارزانی کے ملک مین اور مدینہ اُنکے لیے بہتر ہوگا کاشکے وہ جانتے ہوتے اور قسم ہے اوس پروردگار
کی کہ میری جان اوس کے ہاتھہ مین ہے کہ کوئی شخص مدینہ سے بیزار ہوکر نہین نکلتا ہے کہ اللہ تعالے اوس سے
بہتر دوسرا شخص نہین بھیجدیتا مدینہ مین اگاہ ہو کہ مدینہ ایسا ہے جیسے لوہار کی بہٹی کہ نکال دیتا ہے میل کو اور
قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ نکال نہ دیگا اپنے شریر لوگون کو جیسیکہ بہٹی نکالدیتی ہے لوہے کی میل کو
ف شاید یہ بات دجال کیوقت ہوگی کہ حدیث مین آیا ہے کہ دجال جب مدینہ کے قریب پہنچیگا تو مدینہ
مین تین بار زلزلہ آوے گا اور اللہ تعالی اوس کے سبب سے ہر کافر اور منافق کو نکالدیگا یا ہمیشہ مدینہ مین ایسا
ہوتا ہو عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت
بقریۃ تاکل القری یقولون یثرب وھی المدینۃ تنفی الکیر خبث الحدید ترجمہ ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھے حکم ہوا ہے (یعنے ہجرت کا) ایسی قریہ
کی طرف جو سب قریون کو کہا جاوے گا لوگ اوسے یثرب کہتے ہین اور وہ مدینہ ہے اور لوگون کو ایسا چھانٹتا
ہے جیسے بہٹی لوہے کی میل چھانٹتی ہے ف سب قریون کو کہا جاوے گا یعنے وہین لشکر اسلام جمع
ہوکر چار دانگ طرف پھیلیگا اور تمام بلاد کو مسخر اور فرمانبردار بنا دے گا یا سب طرف سے اموال غنیمت اوسی مین
آکر جمع ہونگے اور وہان کے لوگون کے صرف مین آوینگے اور یہ بھی فرمایا کہ یثرب اوسی لوگ کہتے ہین اور
یثرب کو آپ نے مکروہ جانا اسلیے کہ وہ تثریب سے مشتق ہے اور تثریب کے معنے جبر کرنا اور ملامت ہے اور مسند امام
احمد مین ایک روایت آئی ہے کراہت مین یثرب کہنے کے اور قرآن مجید مین جو یثرب واقع ہوا ہے وہ
بھی مقولہ کفار کا ہے یا منافقین کا اور مدینہ بھی جو قرآن مجید مین وارد ہوا ہے وہ منافقون کا قول ہے
غرض اس سے معلوم ہوا کہ اچھی چیز کا نام برا رکھنا یہ بھی ایک نفاق کا شعبہ کا ہے اور مسلک نبوت کے
خلاف ہے جیسے محبت الہی کو شراب سے تعبیر کرنا یا عشق الہی کو جنون سے یا خداوند تعالے کو معاذ اللہ
صنم یا معشوق یا نبی کو بت سے یہ تعبیرات جو اکثر شعرا کی زبان زد ہین وہ سب مردود اور مذموم ہین اور
منجملہ محدثات اور شرامور مین ان سے پرہیز کرنا ضرور ہے عن یحیی بن سعید ہذا الاسناد
وقالا کما ینفی الکیر خبث الحدید نسائی سے یہی مضمون مروی ہے مگر
اوسمین لوہے کے لفظ نہین عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما ان اعرابیا بایع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاصاب الاعرابی وعک بالمدینۃ فاتی النبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِي بَيْعَتِي فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِي بَيْعَتِي فَاَبٰى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِي بَيْعَتِي فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيْبُهَا

ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک گاؤں کا آدمی تھا کہ اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے بیعت کی اور اسکو شدت سے بخار آنے لگا مدینہ مین پھر وہ آپکے پاس آیا اور عرض کی کہ یا محمد مجھسے اپنی بیعت
پھیر لو تو آپ نے انکار کیا وہ پھر آیا اور کہا کہ مجھسے اپنی بیعت پھیر لو آپ نے پھر انکار کیا اور وہ پھر آیا اور
کہا کہ یا محمد مجھسے اپنی بیعت پھیر لو آپ نے انکار کیا اور وہ اعرابی مدینہ سے چلا گیا تب جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ تو بھٹی کے مانند ہے کہ اپنی میل کو دور کر دیتا ہے اور پاک کو خالص اور صاف
کر لیتا ہے ف اوس نے اسلام پر اور حضرت کے ساتھ قیام پر بیعت کی تھی پھر اسکا اقالہ آپ کیون
فرماتے عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
انہا طیبۃ یعنی المدینۃ وانہا تنفی الخبث کما تنفی النار خبث الفضۃ زید بن
ثابت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا یہ طیبہ ہے یعنے مدینہ اور یہ میل
کو دور کرتا ہے جیسے آگ چاندی کی میل کو دور کرتی ہے ف مدینہ کو طیبہ فرمایا یعنے پاکیزہ کہ نجاسات شرک
سے اور خباثات کفر سے پاک ہے یا طیب عیش و امان حاصل ہے اور طابہ بھی اسی معنے سے فرمایا جیسے آگے
آتا ہے عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اللہ سمی المدینۃ طابۃ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے نام رکھا مدینہ کا طابہ باب تحریم ارادۃ اہل المدینۃ بسوء
وان من ارادھم بسوء اذابہ اللہ مدینہ طیبہ والون کی بدخواہون کی ستیاناسی عن ابی
عبد اللہ الفراظ انہ قال اشھد علی ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال قال
ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم من اراد اھل ھذہ البلدۃ بسوء یعنی المدینۃ
اذابہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء ابو عبد اللہ فراظ نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون
کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ارادہ اس شہر والون کی بدحالی کا کریگا یعنے مدینہ
کی تو اللہ تعالیٰ اوسکو ایسا گھلا دے گا جیسے نمک پانی مین گھل جاتا ہے عن محمد بن یحیی بن

عمارة انه سمع القراظ وكان من اصحاب ابي هريرة يزعم انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من اراد اهلها بسوء يريد المدينة اذابه الله كما يذوب الملح في الماء قال ابن حاتم في الماء
بن يحيى بدل تولد بسوء شر ترجمہ عمرو بن یحیی نے قراظ سے وہی مضمون سنا جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام کر وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا عن سعد بن ابی وقاص یقول قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من اراد اهل المدينة بسوء اذابه الله كما يذوب الملح في الماء وہی مضمون ہے عن سعد
ابن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله غير انه قال بدم اور بسوء وہی مضمون ہے
عن ابی هريرة وسعد يقولان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم بارك لاهل المدينة في صاعهم
وساق الحديث وفيمن اراد اهلها بسوء اذابه الله كما يذوب الملح في الماء ابو سریرہ اور سعد دونوں کہتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ برکت دے مدینہ والوں کے مد میں اور آگے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر کسی بار گذرا

باب ترغيب الناس في سكنى المدينة عند فتح الامصار مدینہ کی سکونت کی فضیلت میں عن سفيان بن ابی
زهير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تفتح الشام فيخرج من المدينة قوم باهليهم يبسون والمدينة
خير لهم لو كانوا يعلمون ثم تفتح اليمن فيخرج قوم باهليهم يبسون والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون
ثم تفتح العراق فيخرج من المدينة قوم باهليهم يبسون والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون ترجمہ سفیان نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شام فتح ہوگا اور ایک لوگ مدینہ سے نکلینگے اپنے گھر والوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتے ہوئے
اور مدینہ انکے لیے بہتر تھا کاش کہ وہ جانتے ہوتے پھر یمن فتح ہوگا اور نکلینگے ایکقوم مدینہ سے اپنے گھر والوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتے
ہوئے اور مدینہ انکے حق میں بہتر تھا کاش کہ وہ جانتے ہوتے پھر عراق فتح ہوگا اور ایک قوم نکلینگی مدینہ سے اپنے گھر والوں کے ساتھ اونٹوں
کو ہانکتے ہوئے اور مدینہ انکے حق میں بہتر تھا کاش وہ جانتے ہوتے عن سفيان بن ابی زهير قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول يفتح اليمن فيأتي قوم يبسون فيحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا
يعلمون ثم يفتح الشام فيأتي قوم يبسون فيحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون ثم
تفتح العراق فيأتي قوم يبسون فيحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون ترجمہ
سفیان نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یمن فتح ہوگا اور ایک لوگ وہاں جاوینگے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور اپنے لوگوں کو
اپنے گھر والوں کو اور جو انکا کہنا مانے اور مدینہ انکے لیے بہتر ہے اگر وہ جانتے پھر شام فتح ہوگا اور ایک لوگ وہاں جاوینگے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور اپنے گھر
والوں کو لاویجاوینگے اور جو انکا کہنا مانے اور مدینہ انکے لیے بہتر تھا اگر وہ جانتے ہوتے پھر عراق فتح ہوگا اور ایک لوگ وہاں جاوینگے اونٹوں کو ہانکتے

ہوئے اور لاولد ہونگے اور گھر والون کو اور جوادن کا ٹھکانا کر وہ جانتے ہوتے تو مدینہ طیبہ ادن کے حق مین بہتر رہتا

ف ان حدیثون مین چند معجزے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **اول** یہ کہ آپ نے شام اور عراق و یمن کی فتح کی خبر دی اور ویسا ہی ہوا کہ خلفائے راشدین کے زمانہ مین یہ ممالک فتح ہوئے اور مصداق خلافت راشدہ یہی لوگ ٹھہرے اور مواعید الٰہی ان کے حق مین پورے ہوئے دوسرے یہ کہ لوگ اُن ملکون مین جا بسین گے اور اپنے اہل و عیال کو لے جاوین گے اور ایسا ہی ہوا **تیسرے** یہ کہ مفتوح ہونا اُن بلاد کا اس ترتیب سے ہوگا کہ پہلے یمن پھر شام پھر عراق اور اسی ترتیب سے یہ بلاد فتح ہوئے اور ان روایتون سے بڑی فضیلت سکونت مدینہ طیبہ کی ثابت ہوئی **باب** اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبر دنیا کہ لوگ مدینہ کو چھوڑ دین گے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمدینۃ لیترکنھا اھلھا علی خیر ما کانت مکذلۃ للعوافی یعنی السباع والطیر قال مسلم ابو صفوان عبد اللہ بن عبد الملک بن یثیم بن جریج عشر سنین کان فی جزہ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے لیے کہ لوگ وہان کے مدینہ کو چھوڑ دین گے اور مدینہ اُنکے لیے بہتر ہوگا اور ایسا چھوڑ دین گے کہ وطن ہو جاوے گا درندون اور پرندون کا **ف** یہ پیشین گوئی بھی آپ کی سچی ہے اور قیامت کے قریب ہوگی **مسلم** نے کہا کہ ابو صفوان جنکا نام عبد اللہ بن عبد الملک ہے وہ یثیم تہے اور ابن جریج کی گود مین دس برس پرورش پائی **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یترکون المدینۃ علی خیر ما کانت لا یغشاھا الا العوافی یرید عوافی السباع والطیر ثم یخرج راعیان من مزینۃ یریدان المدینۃ ینعقان بغنمھما فیجدانھا وحشا حتی اذا بلغا ثنیۃ الوداع خرا علی وجوھھما **حضرت ابو ہریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے لوگ مدینہ کو چھوڑ دینگے اور وہ بہتر ہوگا اور نہ رہیگا اوس مین کوئی مگر درندے اور پرندے پھر نکلین گے دو چرواہے قبیلہ مزینہ سے ارادہ کرتے ہون گے مدینہ کا للکارتے ہونگے اپنی بکریون کو اور پاوین گے مدینہ کو ویران یہان تک

کہ جب پہنچینگے ثنیۃ الوداع تک کہ ایک ٹیلہ ہے گریڑینگے اپنے مونہہ کے بہل ف یہ اخیر زمانہ مین ہوگا قیامت کے قریب کہ جب وہ دونون ٹیلہ کے پاس پہنچینگے قیامت آجاویگی اور وہ اخیر مین ہون گے اون سب لوگون کے جنکا حشر ہوگا جیسا کہ بخاری مین ثابت ہوا ہے اور یہی مطلب اس حدیث کا ظاہر و مختار ہے اور یہ معجزہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بعض فتن مین ایسا ہو بھی چکا ہے **باب** فضل مابین قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم و منبرہ و فضل موضع منبرہ قبر مبارک اور منبر کے درمیان کی موضع منبر کی فضیلت کی حدیثین **عن** عبد اللہ بن زید المازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مابین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک چمن ہے جنت کے چمنون مین سے **عن** عبد اللہ بن زید الانصاری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مابین منبری و بیتی روضۃ من ریاض الجنۃ وہی مضمون ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مابین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ و منبری علی حوضی **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے بیچ مین ایک کیاری ہے جنت کی کیاریون سے اور منبر میرا میرے حوض پر ہے ف احادیث کے دو معنی ہو سکتے ہین کہ حجرہ مبارک اور منبر کے بیچ کا ایک موضع جنت مین چلا جاوے گا قیامت کے دن دوسرے یہ کہ وہان عبادت کرنا جنت مین جانے کا سبب ہے کہ جس نے وہان عبادت کی گویا داخل جنت ہوا اور بعضی روایتون مین یون آیا ہے کہ میری قبر اور منبر کے بیچ مین ایک کیاری ہے جنت کی اور مطلب اوس کا بھی یہی ہے کہ قبر اور حجرہ مبارک گویا ایک ہے اس لیے کہ قبر حجرے کے اندر ہے اور میرا منبر حوض پر ہے اس کی بھی دو مراد ین ہو سکتی ہین ایک یہ کہ جو منبر کے قریب عبادت کرے گا اس حوض سے سیراب ہوگا اور دوسرے یہ کہ یہی منبر مبارک آپ کے حوض کوثر پر رکھ دیا جاوے گا یا میدان قیامت مین جو منبر عنایت ہوگا وہ حوض کوثر پر رکھا جاوے گا **باب** فضل احد فضیلت کوہ احد کی **عن** ابی حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلعم غزوۃ تبوک و سار الحدیث و فیہ ثم اقبلنا حتی قدمنا وادی القریٰ فقال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی مسرع فمن شاء منکم فلیسرع معی ومن شاء فلیمکث
فخرجنا حتی اشرفنا علی المدینۃ فقال ھذہ طابۃ وھذا احد وھو جبل یحبنا ونحبہ
ابی حمید نے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک مین اور حدیث بیان کی اور اس
مین یہہ کہا کہ چلے ہم یہانتک کہ پہونچے وادی قرے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین جلدی
چلنے والا ہون جسکا جی چاہے میرے ساتھہ چلے اور جس کا جی چاہے ٹہیر کر آوے سو ہم نکلے یہانتک کہ
دیکھنے لگے ہم مدینہ کو اور آپ نے فرمایا کہ یہ طابہ ہے اور یہ احد ہے اور یہ پہاڑ ایسا ہے کہ ہم اسکو دوست
رکھتے ہین اور یہ ہمکو دوست رکھتا ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان احدا جبل یحبنا ونحبہ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے کہ وہ ہمکو دوست رکھتا ہے اور ہم اسکو
ف معلوم ہوا کہ جس دل مین آپ کی محبت نہ ہو وہ پتھر سے سخت اور بدتر ہے **عن** انس
رضی اللہ تعالی عنہ قال نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی احد فقال ان احدا
جبل یحبنا ونحبہ وہی مضمون ہے **باب** فضل الصلوۃ بمسجدی مکۃ والمدینۃ
مسجد مکہ اور مدینہ مین نماز کی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یبلغ بہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ فی مسجدی ھذا افضل من الف صلوۃ فیما
سواہ الا المسجد الحرام **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ اس بات کو جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا ایک نماز میری اس مسجد مین ہزار نمازون سے اور مسجدون
کی افضل ہے سوا مسجد الحرام کے یعنے مکہ کی مسجد کے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ فی مسجدی ھذا خیر من الف صلوۃ
فی غیرہ من المساجد الا المسجد الحرام **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز میری اس مسجد مین ہزار نمازون سے اور مسجدون کے افضل ہے
سوا مسجد الحرام کے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول صلوۃ فی مسجد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم افضل من الف صلوۃ فیما سواہ من المساجد الا المسجد الحرام وانا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر الانبیاء وان مسجدہ اخر المساجد قال ابو سلمۃ

وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ نَشُكَّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا ذٰلِكَ اَنْ نَسْتَثْبِتَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حَتّٰى اِذَا تُوُفِّيَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ وَتَلَاوَمْنَا اَنْ لَّا نَكُوْنَ كَلَّمْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُسْنِدَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ سَمِعَهٗ مِنْهُ نَبِيِّنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ جَالِسًا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ فَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ وَالَّذِيْ فَرَّطْنَا فِيْهِ مِنْ نَصِّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ فَارِظٍ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِيْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ ترجمہ ابوہریرہ کہتے تھے کہ ایک نماز مسجد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون کے سوا مسجد الحرام کے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر انبیا ہین اور آپ کی مسجد آخر مسجد ہے (یعنے جو نبیون نے بنائی ہین) اور ابوسلمہ اور ابوعبداللہ نے کہا کہ بلاشک ابوہریرہ نے جو یہ بات کہی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے کہی ہوگی (اسلیے کہ ایسی بات کوئی قیاس سے نہین کہہ سکتا) اور ہمنے اسحدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے بکطرح سے دریافت نہین کیا تو اسوجہ سے کہ انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا جب تو کھا یہانتک کہ جب وفات ہوئی ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کی تو ہمنے آپس مین اسکا ذکر کیا اور ایک دوسرے کو ملامت کی کہ کیون نہ پوچھ لیا ہمنے ابوہریرہ سے اسکو کہ وہ نسبت کرتے اسحدیث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اگر آپ سے سنی ہو غرض ہم اسیحالت مین کہ عبداللہ بن ابراہیم کے پاس جا بیٹھے اور اون سے اسکا ذکر کیا اور جو وجہ بھی بیان کی جس کے سبب سے ہمنے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اسکو دریافت نہین کیا تھا تب عبداللہ نے ہمسے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ مین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا کہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک مین آخر انبیا ہون اور میری مسجد آخر مساجد ہے عن یحیی بن سعید رضی اللہ تعالی عنہ یقول سالت ابا صالح ھل سمعت ابا ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یذکر فضل الصلوۃ فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا ولکن اخبرنی عبداللہ بن ابراھیم بن

قَارِظٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ أَوْ كَأَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ
إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ یحییٰ بن سعید کہتے تھے کہ میں نے ابوصالح سے پوچھا کہ تم نے ابوہریرہ
سے سنا ہے کہ وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز کی فضیلت بیان فرماتے
تھے انہوں نے کہا کہ نہیں مگر مجھے عبداللہ بن ابراہیم نے خبر دی ہے کہ انہوں نے ابوہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایک نماز میری اس مسجد میں بہتر
ہے ہزار نمازوں سے جو اور مسجدوں میں ادا ہوں مگر مسجد حرام میں **عَنْ** یحییٰ بن سعید
بِهٰذَا الْإِسْنَادِ یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ
مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ **عبداللہ** بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز میری اس مسجد میں افضل ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں میں پڑھی ہوئی
سوا مسجد الحرام کے **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **عبیداللہ** سے اس اسناد سے بھی یہی مروی
ہوا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ **وَعَنْ**
مضمون ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **وَعَنْ** مضمون ہے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً اشْتَكَتْ شَكْوٰى فَقَالَتْ
إِنْ شَفَانِيَ اللّٰهُ لَأَخْرُجَنَّ فَلَأُصَلِّيَنَّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَبَرَأَتْ ثُمَّ تَجَهَّزَتْ تُرِيدُ
الْخُرُوجَ فَجَاءَتْ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَتْ عَلَيْهَا فَأَخْبَرَتْهَا
ذٰلِكَ فَقَالَتْ لِجُلَيْسٍ لَهَا فَمَا صَنَعْتِ فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلٰوةٌ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ
فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
کہا کہ ایک عورت بیمار ہوئی اور اس نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی تو میں جاؤں گی اور
بیت المقدس میں نماز پڑھوں گی پھر وہ اچھی ہوگئی اور طیاری کی کہ وہاں جانے کی اور میمونہ
ام المؤمنین بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور انکو سلام کیا اور اپنے

ارادہ کی خبر دی تو انہون نے فرمایا کہ جو تم نے توشہ طیار کیا ہے وہ کہاں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مبارک مین نماز پڑہو اس لیے کہ مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تہے ایک نماز اس مین ادا کرنا افضل ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون کے سوا مسجد کعبہ کے **باب** فضل المساجد الثلاثۃ باب تین مسجدون کی فضیلت مین **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد مسجدی ھذا ومسجد الحرام ومسجد الاقصیٰ ابو ہریرہ کہتے تہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندہے جاوین مگر تین مسجدون کیطرف ایک میری یہ مسجد یعنے جو مدینہ مین ہے اور مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ (یعنے بیت المقدس) **عن** الزھری بھذا الاسناد غیر انہ قال تشد الرحال الی ثلثۃ مساجد زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کجاوے باندہے جاوین ان تین مسجدون کی طرف **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یخبر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما یسافر الی ثلاثۃ مساجد مسجد الکعبۃ ومسجدی ومسجد ایلیا ترجمہ ابوہریرہ خبر دیتے تہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر نہ کرے کوئی مگر تین مسجدون کیطرف مسجد کعبہ اور میری مسجد اور مسجد ایلیا (یعنے بیت المقدس) **ف** جب کسی خانہ خدا کیطرف سفر درست نہ ہوا سوا ان تین کے تو قبرون کی زیارت کے لیے کیونکر درست ہوگا کہ وہ خانہ عبادہین اور اوپر اسکی شرح ہم خوب کر آئے ہین جہان بیان ہے کہ عورت کو بغیر محرم کے سفر درست نہین **باب** بیان المسجد الذی اسس علی التقوی تقوی پر جس مسجد کی بنا ہے **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن قال مر بی عبد الرحمن بن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قلت لہ کیف سمعت اباک یذکر فی المسجد الذی اسس علی التقوی قال قال ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت بعض نسائہ فقلت یا رسول اللہ ای المسجدین الذی اسس علی التقوی قال فاخذ کفا من حصباء فضرب بہ الارض ثم قال ھو مسجدکم ھذا المسجد المدینۃ قال فقلت اشھد انی سمعت اباک ھکذا یذکرہ ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے کہا کہ میرے پاس سے عبدالرحمن بن ابی سعید خدری گذرے اور

میں نے ان کو کہا کہ آپ نے اپنے والد کو کیسے سنا کہ وہ بیان فرماتے تھے کہ وہ مسجد کون سے جس کی بنا
تقوی پر ہوئی ہے تو انہوں نے کہا کہ میرے باپ نے کہا کہ داخل ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آپ کی چھتوں سے کسی کے گھر میں اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے
وہ مسجد کونسی ہے جسکو اللہ فرماتا ہے کہ تقوی پر بنائی گئی ہے سو آپ نے ایک مٹھی کنکر لیے اور زمین
پر مارے اور فرمایا کہ وہ یہی تمہاری مسجد ہے مدینہ کی مسجد سو میں نے کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں
اور فرمایا کہ وہی تمہاری مسجد ہے مدینہ کی مسجد سو میں نے کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں **عن** ابی سعید
کہ میں نے بھی تمہارے والد سے سنا ہے کہ ایسا ہی ذکر کرتے تھے اس مسجد کا **عن** ابی سعید
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یذکر عبد الرحمن بن ابی سعید
فی الاسناد ترجمہ ابو سعید سے مضمون وہی مروی ہے مگر اس سند میں عبد الرحمن کا ذکر نہیں
ہے **ف** اس روایت سے صاف کہا گیا ہے کہ قرآن میں اللہ تعالی نے جس مسجد کو فرمایا ہے
کہ تقوی پر بنا کی گئی ہے وہ مسجد نبوی ہے نہ مسجد قبا اور رد ہو گیا اون مفسرین کا قول جنہوں
نے مسجد قبا کو کہا ہے اور آپ کا کنکر اٹھا کر مارنا تاکید کی راہ سے تھا کہ خوب یقین آجاوے
سامع کو کہ یہی مسجد ہے **باب** فضل مسجد قباء وفضل الصلوۃ فیہ وزیارتہ مسجد
قبا کی فضیلت اور وہاں نماز پڑھنے کی اور اوسکی زیارت کرنے کا ذکر **عن** ابن عمر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یزور قباء راکبا وماشیا
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کرتے تھے
مسجد قبا کی سوار ہو کر اور پیادہ ہو کر **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی مسجد قباء راکبا وماشیا فیصلی فیہ
رکعتین قال ایوب کثیر فی روایتہ قال ابن نمیر فیصلی فیہ رکعتین ترجمہ
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کو تشریف
لاتے تھے سوار ہو کر اور پیادہ ہو کر اور اوس میں دو رکعت ادا کرتے تھے **عن** ابن عمر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یاتی قباء راکبا وماشیا ترجمہ
اور گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمثل حدیث یحیی القطان وہی روایت ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا ترجمہ اور گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا ترجمہ اور گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ وَكَانَ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْهِ كُلَّ سَبْتٍ عبداللہ بن دینار نے کہا کہ ابن عمر ہر ہفتہ مین ایک بار جاتے مسجد قبا مین اور کہتے تھے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ ہر ہفتہ مین جاتے تھے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ كَانَ يَأْتِيْهِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا قَالَ ابْنُ دِيْنَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا کو آتے تھے ہر ہفتہ مین اور آتے تھے آپ سوار بھی اور پیادہ بھی اور ابن دینار نے کہا کہ ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ كُلَّ سَبْتٍ ترجمہ ابن دینار سے یہی مضمون مروی ہے اور اس مین ہر ہفتہ کا ذکر نہین ہے ف ان حدیثون سے فضیلت قبا کی اور فضیلت دہان کی مسجد کی اور فضیلت اسکی زیارت کی معلوم ہوئی اور زیارت اوسکی سوار پیادہ دونو طرح درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز نفل دن کو دو رکعت ہے اور یہی مذہب ہمارا اور جمہور کا ہے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسکا خلاف کیا ہے اور قول اُن کا بظر مخالفت حدیث غیر مسموع ہے اور معلوم ہوا کہ زیارت مسجد یہی ہے کہ اوس مین دو رکعت ادا کرے نہ یہ کہ اوسکی گلکاریان دیکھتا پھرے یا اینٹین گنا کرے کہ یہ تماشائیون کا کام ہے نہ متبعان انبیا کا علیہم الصلوٰۃ والتسلیم الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب الحج تمام ہوئی ✤

تمت

اللہ تعالی کا شکر ہے کہ میسری جلد صحیح مسلم مترجم اردو شیخ محی الدین تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی ساکن شہر لاہور بازار کشمیری کے اہتمام سے ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۳۰۵ ہجری مین زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر عاملان حدیث کے لیے فرحہ جان و ایمان ہوئی اسہ تبارک و تعالی اپنے فضل و کرم سے اسکو قبول فرماوے اور اسکی چوتھی جلد جو چھپنی شروع ہو گئی ہے اُسکو تمام کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین یارب العلمین

الشتی کما بموجب نمبر ۱۸ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۷۶ء سے جلد صحیح مسلم مترجم اردو واقع ہی جرمانہ کی گورنمنٹ ہوگئی ہو بدون اجازت شیخ محی الدین تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی لاہور کے کوئی شخص چھاپے گا

5353

۹۵۵	۴	رزنات	رزوات	۹۹۶	۱	بیسیون	جلیسون	۱۱۳۲	۲	خرید+	خرید
۹۵۵	۲۱	جابد	چار	۹۹۷	۲	بیچ	بیچ	〃	۴	جاتے	جانتےہین
۹۵۹	۱	اور	اورمساع چیو	〃	۱۶	کرتے	کہتے	〃	۹	چلے	چلین
〃	۴	اسمعیل	اسمعیل نے بہی آیا	۹۹۸	۵	تواب	ثواب	〃	۲۴	چارپاین	چارپایون
〃	۱۹	اورن سے	دونکی چاندی	۹۹۹	۳	نے	تجہے	۱۱۳۳	۳	اورجن	اوروہ جن
۹۶۰	۴	ابن سلیمان	بن ابی سلیمان	۱۰۰۰	۵	ریا	دیا	۱۱۳۴	۱۹	کرین	کیا ہین
۹۶۱	۱۵	آدمی کے	آدمی کے باب کر	〃	۱۴	رز	زرمین	۱۱۳۵	۱۶	سے	سے
〃	〃	انہون	انہون نے	〃	〃	〃	〃	〃	۱۹	مین	مین بنے
۹۶۳	۱۰	ثواب	صواب	〃	۱۶	جاوے	جاوے	۱۱۳۶	۲۳	فرمالے	فرمائے
۹۶۶	۳	کافر	کافر کیطرف	〃	〃	ہی	اسی	۱۱۳۹	۱۴	ہوئین	ہوئین
۹۶۷	۲۲	ودیگر	ودیگر	〃	۲۳	ن	مین	〃	۱۵	تہمت	تہبند
۹۶۸	۹	الگر	اگر	۱۰۰۱	۹	رہے	لوہے	۱۱۴۰	۱۶	خواج	خوارج
〃	۹	بہر	دن بہر	〃	۱۰	پررون	پورون.	〃	۲۰	معتنزلہ	معتنزلی.
۹۶۹	۵	روایتون	روایتون مین	〃	۱۶	تنگ	تنگ	۱۱۴۱	۹	سبجالی	سبحانی
۹۷۱	۳	کوسیجئے	کوبجئین	〃	۱۹	کرتا	کرتا	۱۱۴۲	۴	مین	مین سے
〃	۲۰	سے	جس نے	۱۰۰۲	۱۵	عنہ	[illegible]	۱۱۴۴	۲۱	مین	مین سے
〃	۲۱	فرمئے	فرمائے	۱۰۰۴	۲	کوہی	کوبہی	۱۱۴۵	۱۳	ہون	ہونگے
۹۷۲	۲۴	کوسیجئے	کوبجئین	〃	۱۵	ایک	ایک اس	۱۱۴۷	〃	مین	مین ایک آدمی
۹۷۳	۲۰	لادین	بلاوین	۱۰۰۵	۲۱	تحریمین	تحریر یہی ہے	〃	۲۳	ایک بہر	ایک پر
〃	۲۴	بہی	مین جانورون	〃	۲۳	عزہ	غزہ	۱۱۴۸	۷	سواوس	سوادس
۹۷۴	۱۳	ہے	[illegible]	۱۰۰۷	۱۲	کس کے	کس نے	۱۱۴۹	۲	اس سے	انکی زبانون کو
۹۷۷	۳	تو	توآپ	۱۰۱۱	۴	اوس	اوس مین	〃	۴	چوچے	چوچچی
۹۷۸	۱۴	ان	کہاںان	〃	۱۰	برای	برائی ہے	〃	۲۰	غفاری	غفاری
۹۸۰	۱۴	جاہین	جاہین تو لینا	۱۰۱۲	۲	ہہیلے	ہپیلین	۱۰۵۰	۱۷	بچانا	بچانا
۹۸۱	۲	علیہ	[illegible]	〃	۴	ہوگئی	ہوگئین	۱۰۵۱	۵	نے	نے کہا
۹۸۲	۱۱	کرتا ہے	کرتا ہے پاک کر	۱۰۱۳	۹	غریب مسلمان	غریب مسلمان	〃	۱۰	شعبہ	شعبہ
۹۸۳	۲۴	ناطے	ناسے	۱۰۱۴	۶	رہتا	رہتا ہے	〃	۱۵	پربہر	پہر
۹۸۴	۲۳	قرارت	قرابت	〃	۱۰	بڑھانے	بڑھانے کو	۱۱۵۳	۱۹	آپ سر	آپ کے
۹۸۷	۲۴	دسئے	دیئے	۱۰۱۶	۱۷	دہنے	دینے	۱۰۵۹	۱	گئے	گئے ہین
〃	۲۴	دنون	دون	۱۰۱۹	۲۱	کہ یہ آپ	کہ آپ	〃	۷	ثبت	تشبت
۹۹۱	۲	روشین	روایتین	۱۰۲۲	۳	ہوتا	ہوتا ہے	〃	۱۱	عزیر	عزیز
۹۹۳	۱۷	کے	[illegible]	۱۰۲۳	۱۷	مسافر کو	[illegible]	〃	۱۹	اسلام	السلام
۹۹۴	۱۲	کہتا	کہتا ہے	۱۰۲۴	۲۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۸	کرکیا	کرلیا

صفحہ	ح	خطا	صواب
۱۰۶۰	۱۸	مین	اور
۱۰۶۲	19	کس کس	کس
〃	۲۲	الحمد	الحمدصر
۱۰۶۷	19	ہوتا	ہوتا ہے
۱۰۶۹	۱۲	دینے	دیتے
〃	۱۳	پہنچے	پہنچتے
〃	۱۳	لرتے	کرتے
۱۰۷۰	〃	لوٹے	لوٹتے
۱۰۷۴	9	اور یہ قول	اور نہ یہ قول
۱۰۷۵	۲۰	دور رہو	دور رہو
۱۰۷۶	۱۴	بب	جب
۱۰۷۷	۲	حدسے	حدسے
〃	۲۲	عبدالرحمن قائم	عبدالرحمن بن قاسم
۱۰۷۹	۱۷	مہونہ	میمونہ
۱۰۸۰	1	جس سے	جسے
〃	〃	جسے	جسے
〃	۱۳	وسلم	وسلم نے
۱۰۸۲	۸	افساد	فساد
۱۰۸۴	۲۲	ہوتی	ہوتے ہین
۱۰۸۵	۱۲	اور وہی	اور وہ
۱۰۸۷	۱۰	آپ	آپنے
۱۰۸۸	〃	کے	کیحدیث
〃	19	وسلم	وسلم نے
۱۰۹۰	1	اس کے	اسے
〃	۲	کہ ایک	کہ یہہ
〃	۱۴	کہ تو	کو تو
〃	۱۷	عمر	عمرو
〃	۱۳	لگاتا ہے	لگاتا
۱۰۹۲	۶	ہوئے	ہوئے تھے
۱۰۹۴	۲۰	ضعیف	عنعنہ
۱۰۹۸	۳	مردمی	مروی
۱۰۹۷	۱۲	اور اجی	اور جی
۱۱۰۱	1	انکی	انکی
۱۱۰۲	۸	انکی	انکی

صفحہ	ح	خطا	صواب
۱۱۰۵	۱۳	کہانے	کہانے
۱۱۰۶	۱۴	رکہتی تھے	رکہتا تہا
〃	۲۰	ہین	ہے
۱۱۰۷	۱۱	تے	سے
〃	۱۸	یسے	یعنے
۱۱۰۸	۴	فدیہ	فدیہ
۱۱۰۹	۲۱	ہمے	ہم ہین سے
۱۱۱۰	۶	خود	خود یعنی
۱۱۱۱	۱۳	التین	مسلم البطین
۱۱۱۵	۱۰	مسک	مشک
〃	۱۴	〃	〃
〃	〃	〃	〃
۱۱۱۶	۱۰	〃	〃
۱۱۱۷	۱۴	عزو	غزو
۱۱۱۸	۲۱	اجماغ	اجماع
۱۱۲۲	۸	اورجب	اور رجب
۱۱۲۴	۲۲	مبنی	بینی
〃	〃	آخر	آخر
۱۱۲۶	۵	بہیجایا	بہیجوایا
〃	19	توفیق	توبتق
۱۱۲۸	۳	بیارہ	بیمارہ
〃	۱۶	آپ	آپ
〃	〃	ہین	ہین نے
〃	۱۷	تلیے	تلیے
۱۱۲۹	19	اور کہنے	کہنے فرمایا روزہ
〃	19	〃	〃
۱۱۳۱	۲	ہین	ہین
〃	۱۶	ہوجاوگی	ہوجاویگا
۱۱۳۲	۲۱	الحدیث	الحدیث سے
۱۱۳۴	1	ہوا اور	ہوا اور
۱۱۳۶	۴	لضاری	النصاری
〃	۱۰	جلاما	جلاتا
〃	۱۶	ہین	ہین ہے
〃	۲۰	تالاسفس	تالاسفس
〃	9	بودہ ہین	بودہ ہین

صفحہ	ح	خطا	صواب
۱۱۳۸	۱۰	کرنا	کرتا
۱۱۴۱	۱۳	یا تیسوین	یا تیسوین
۱۱۴۲	1	تیتسوین	تیتیسوین
۱۱۴۳	۶	ہین	ہے
۱۱۴۴	۶	آنکہہ	آنکھہ کیطراف
〃	۷	تعالے	تعالی نے
۱۱۴۵	۲۳	کہ	قبور
۱۱۴۶	1	کے	کے اور
۱۱۴۷	۲	لگادے	لگادیے
۱۱۴۸	۲	اور	کہ اور
۱۱۴۹	۵	عمرہ کا	عمرہ کا
〃	۶	گروہ	گروہ
〃	۷	حالت	حالت
۱۱۵۱	۶	نہ ہوی	نہ ہون
〃	۱۱	سے	نے
〃	〃	محرم کہ	کہ محرم
〃	۱۴	بجامہ	پاجامہ
〃	۱۵	تہمت	تہبند
〃	〃	〃	〃
۱۱۵۲	1	〃	〃
〃	۱۵	سے	لیتے تھے
〃	۲۳	〃	لگانیوالے پر
۱۱۵۳	1	کمی	لگی
〃	۸	مین	مین نے
〃	۱۰	لاتا ہے	لاتا
۱۱۵۴	۳	ہین	مین
〃	۵	چہرہ	چہرہ
۱۱۵۵	9	بنسبت	بنسبت
〃	۱۵	اختلاف	اختلاف ہی
۱۱۵۹	〃	تہمت	تہبند
〃	۲۱	ہوتا	ہوتا ہے
〃	۲۳	نہین	یہین
۱۱۶۰	۴	قرآن	قرآن
〃	۵	ہین	ہین
〃	۸	بیک	بیک لاشریک لہ